وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے فَتَعْسًا لَّھُمْ پس ذلت اور شرمندگی اور ہلاکت اور رنج اور خرابی اور ناامیدی انکے واسطے ہے وَاَضَلَّ اور گم اور نیست ونابود کر دے گا خدا اَعْمَالَھُمْ ○ انکے عمل ذٰلِکَ یہ ذلت اور انکے عمل باطل کرنا بِاَنَّھُمْ کَرِھُوْا بسبب اسکے ہے کہ وہ کراہت رکھتے تھے اور نہ چاہنے والے تھے مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اُس چیز کو جو خدا نے نازل کی ہے اپنے پیغمبر پر توحید کا حکم اور احکام شروع پر قیام کرنا فَاَحْبَطَ پس باطل اور ضائع کر دے حق تعالیٰ نے اَعْمَالَھُمْ ع انکے اعمال جیسے وہ حساب میں رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور خانہ کعبہ کا طواف اور مہانداری اور مظلوموں کی اعانت اور یتیموں پر مہربانی اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا سیر نہیں کی ہے کافروں نے یہ استفہام حکم کے معنی میں ہے یعنی چاہیے کہ سفر کریں فِی الْاَرْضِ زمین میں اس سے عاد اور ثمود کے شہر مراد ہیں فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پھر دیکھیں تو کیسا ہوا عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ط انجام کار اور مآل ان لوگوں کا جو اُن سے قبل تھے کافر اور تکذیب کرنیوالے اور گنہگار دَمَّرَ اللّٰہُ ہلاک کیا اُن کو خدا نے اور نیست ونابود کر دینے کا عذاب بھیجا عَلَیْھِمْ ز اُن پر وَلِلْکٰفِرِیْنَ اور کافروں کے واسطے اَمْثَالُھَا ○ اُن کے مثل عذاب ہوں گے یہ بات کفار مکہ کے واسطے تہدید اور دھمکی ہے ذٰلِکَ جو کچھ ذکر کیا گیا دشمنوں پر عذاب اور دوستوں کی مدد کرنے کا حال بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے ہے کہ اللہ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے پس ان کی مدد کرتا ہے وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ اور اس سبب سے کہ کافر لَا مَوْلٰی لَھُمْ ○ کوئی دوست نہیں انکا کہ اُن پر سے عذاب دفع کرے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے نیک کام غرض اور ریاسے پاک جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ط اسکے درختوں کے نیچے سے نہریں وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے وہ یَتَمَتَّعُوْنَ فائدہ پاتے ہیں متاع دنیا کے سبب سے وَیَاْکُلُوْنَ اور کھاتے ہیں کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ جس طرح کھاتے ہیں چار پائے یعنی اُن کی تمام ہمت کھانے میں مصروف ہے اور عاقل کو چاہیے کہ اس کا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قواے نفسانی کو قوت دینے کے لیے کھانا کھائے اور اس کی نظر اس بات پر رہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے میں نفسانی قوتیں ممد اور معاون رہیں یہ نہیں کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا کی چراگاہ میں چار پایوں کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اور کسی چیز پر اُس کی نظر نہیں کیا خوب کسی نے کہا ہے **بیت**

خوردن[له] برائے زیستن و ذکر کردن ست　　تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًی رہنے کی جگہ ہے لَّھُمْ ○ کافروں کے واسطے وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اور کتنے رہنے والے دیہات مکہ کے کہ بہر حال ھِیَ وہ اَشَدُّ قُوَّۃً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّنْ قَرْیَتِکَ تیری بستی کے لوگوں سے الَّتِیْٓ اَخْرَجَتْکَ ج وہ بستی کہ نکال دیا اسکے لوگوں نے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے مکہ کے دیہات کے لوگ جو بہت قوی تھے اَھْلَکْنٰھُمْ ہلاک کر دیا ہم نے اُن دیہات کے لوگوں کو فَلَا نَاصِرَ لَھُمْ ○ تو کوئی مدد دینے والا نہ تھا اُن کو کہ ہلاک ہوتے وقت ان کی فریاد کو پہونچے اَفَمَنْ کَانَ کیا پھر جو کوئی عَلٰی بَیِّنَۃٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّہٖ اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہے کَمَنْ زُیِّنَ مانند اُس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اسکے نفس نے آراستہ کر دی ہے لَہٗ اُسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِہٖ برائی اُس کے کام کی کہ شرکت اور معصیت ہے وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی انھوں نے اَھْوَآءَھُمْ ○ حب

[له] کھانا جینے اور ذکر کرنے کے واسطے ہے۔ نہ جینا اس خیال سے کہ جینا صرف کھانے کے واسطے ہے ۱۲ منہ

ع

اپنی خواہشوں کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو ہم نے تم پر پڑھی بہشت کی صفت ہے الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ط وہ بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہیں اسکا پرہیزگار لوگ فِيهَآ اس بہشت میں اَنْهٰرٌ نہریں ہیں مِّنْ مَّآءٍ پانی غَيْرِ اٰسِنٍ ج نہ بگڑنے والے کی یعنی اسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہ ہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہ ہوگا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور نہریں ہیں دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج نہیں بدلا بٹھے ہونے سے یعنی زمانہ گزرنے سے تیز اور گھٹا نہیں ہوا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہریں ہیں شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِيْنَ ۵ ج پینے والوں کے واسطے کہ اسکے پینے سے خوشی ہوگی خمار نہیں وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط اور نہریں ہیں صاف شہد کی آگ پر نہیں صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے صاف پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگاروں کے واسطے ہیں فِيهَا جنت میں ان پینے کی چیزوں کے ساتھ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ سب میوے جو وہ چاہیں رنگ میں صاف مزہ میں لذیز بو میں خوب وَمَغْفِرَةٌ اور ان کے واسطے ہے گناہوں کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ ان کے رب کی طرف سے یعنی حق تعالیٰ ان کے گناہ چھپائے گا نہ ان پر عذاب کرے گا نہ عتاب فرمائے گا ارباب اشارت اس بات پر ہیں کہ جسطرح جنت میں چار نہریں شجرۂ طوبیٰ کے نیچے جاری ہیں اسی طرح عارف کی زمین دل میں شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کے نیچے بھی چار نہریں جاری ہیں قلب کے نبع سے انابت[1] کے پانی کی نہر اور سینہ کے نبع سے صفوت[2] کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب محبت کی نہر اور روح کے مجری سے عسل محبت کی نہر مثنوی میں ہے نظم

آب صدرت آبجوی خلد بود | جوے شیر خلد مہر تست زود
ذوق طاعت گشت جوی انگبیں | مستی وذوق تو جوے خمر بیں

بحرالحقائق میں ہے کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہے اور دودھ فطرت اصلی کی طرف کہ بدعت کے کسیلے پن سے متغیر نہیں ہوا اور شراب جوشش محبت الٰہی سے اور عسل مصفیٰ قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہے مکاشفات سے اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہوں کا بخشا جانا وُجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ بیت

پندار وجود ما گناہیست عظیم[3] | لطفے کن وایں گہنہ زما در گزراں

بہشت کی ناز و نعمت حاصل کرنے والوں کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والوں کے حال کی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو ایسی نعمتوں میں ہو جو ہم نے ذکر کیں وہ کیا كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مثل اس کے ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے فِي النَّارِ دوزخ کی آگ میں وَسُقُوْا اور چکھایا جاتا ہے جنت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِيْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کر دیتا ہے اَمْعَآءَهُمْ ۵ انکی آنتوں کو لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقوں کا عیب بیان کرتے تو منافقوں کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکل کر ہنسی کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالیٰ ان منافقوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَمِنْهُمْ اور بعضے ان میں سے یعنی منافقوں میں سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہیں جو کان لگائے رکھتے ہیں اِلَيْكَ تیری طرف خطبہ پڑھنے میں جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہاں تک کہ جب باہر جاتے ہیں مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے تو قَالُوْا کہتے ہیں لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ان لوگوں سے جن کو علم دیا ہے صحابہ میں سے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوالدرداء

[1] انابت خدا کی طرف پھرنا ۱۲ [2] صفوت برگزیدگی اور صفائی ۱۲ [3] ہم میں انانیت ہونا ہی بڑا گناہ ہے اے خدا لطف فرما اور ہمارا یہ گناہ سے درگزر ۱۲ ابو جعفر علی مصحح

اور مثل ان کے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بھی ان میں سے ایک ہوں جن سے منافق پوچھتے تھے کہ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ میں نہیں آیا اور مسخرے پن کے طور پر کہتے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہیں کہ حکم ازل سے طَبَعَ اللّٰهُ مہر کر دی ہے اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ان کے دلوں پر نفاق اور شرک کے ساتھ وَاتَّبَعُوْٓا اور انہوں نے پیروی کی اَهْوَآءَهُمْ ○ اپنے نفس کی خواہشوں کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہیں وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگوں نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنتا ان کو هُدًى بصیرت اور یقین وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ○ اور دیتا ہے ان کو وہ چیز جو مدد کرے ان کے تقویٰ زیادہ ہونے اور ہمیشہ رہنے میں فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہیں منافق اور کافر یعنی منتظر نہیں ہیں اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ج یہ کہ آجائے ان پر ناگہان فَقَدْ جَآءَ پھر تحقیق کہ آئیں اور ظاہر ہو گئیں اَشْرَاطُهَا ج اس کی علامتیں جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا فَاَنّٰى لَهُمْ پھر کہاں سے ہوگا اِذَا جَآءَتْهُمْ جب آجائے گی ان پر قیامت ذِكْرٰىهُمْ ○ نصیحت ماننا انکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئے گا تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کرے گا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جب موحدوں کی سعادت اور مشرکوں کی شقاوت کا حال تجھ کو معلوم ہو گیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہے اور تو نے جان لیا ہے کہ معبود برحق کوئی نہیں خدا کے سوا اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی میں ہے کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہیں کہ اِعْلَمْ یعنی جان تو تو اس سے اسکا یاد کرنا مقصود ہوتا ہے جو اس نے جانا ہے موضح میں ہے کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے اُس کے برابر کوئی ثواب نہیں وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت طلب کر لِذَنْۢبِكَ اپنے گناہ کے واسطے معالم میں فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اس کے کہ مغفور رہیں طلب مغفرت پر مامور ہوئے تاکہ استغفار سنت ہو جائے اور اس امر میں امت کے لوگ آپ کی پیروی کریں تبیان میں ہے کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہے کہ خدا سے عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تم کو بچائے رکھے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط اور مغفرت طلب کر ایمان والوں اور ایمان والیوں کیواسطے اور یہ امر خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہے کہ اس کے رسول کو اسکے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علامہ رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ سے منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم الٰہی کے خلاف متصور نہیں تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہے کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھ سے مانگو اور اُس کا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولت مغفرت ضروری حاصل ہوگی **نظم**

هر کہ را چون تو پیشوا باشد ... ناامید از خدا چرا باشد

چون نشان شفاعت کبریٰ ... یافت بر نام نامیت طغریٰ

استان باگشا هگار ریها ... تو دار ند امید وار یها

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مُتَقَلَّبَكُمْ تمہارے جانے اور پھرنے کی جگہ دنیا میں وَمَثْوٰىكُمْ ع ○ اور تمہارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہ دنیا اور عقبیٰ میں یا وہ جانتا ہے جہاں تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے ہو وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہیں

ع ۸

وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہیں اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہیں کہ لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَۃٌ ج کہ کیوں نہ اتاری گئی کوئی سورت کافروں کے ساتھ قتال کرنے کے باب میں فَاِذَآ اُنْزِلَتْ پھر جب اتاری جائے سُوْرَۃٌ مُّحْكَمَۃٌ سورت قرآن کی اس میں کوئی تشابہ نہ ہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ لا اس صورت میں جہاد اور قتال کا حکم تو رَاَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھے گا تو ان لوگوں کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جن کے دلوں میں مَّرَضٌ بیماری ہے تنگ اور نفاق کی یا دین میں سستی کہ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اس شخص کا سا کہ جس پر آئی ہو بیہوشی مِنَ الْمَوْتِ ط موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہیں فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ ج پس واے ہے اُن پر یا دوزخ ہے ان کے لیے طَاعَةٌ اُن کا کام فرمانبرداری ہے وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف اور بات اچھی جیسے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ نف پھر جب لازم ہوا امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اُن لوگوں نے خلاف کیا اور عورتوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھ رہے فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے میں تو لَكَانَ البتہ وہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ ۝ ج بہتر انکے واسطے فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم اے منافقوں نزدیک اس بات کے کہ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر لو امور لوگوں کے یعنی حاکم ہو جاوٴ اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْاَرْضِ زمین میں اور جاہ وحکومت حاصل ہونے کے سبب سے طرح طرح کی تباہیاں اور خرابیاں تم سے واقع ہوں گی وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اور کاٹو اپنی قرابتیں تکبر اور برائی جتانے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو اور اسکے احکام سے منہ پھیرو تو تم سے یہ بات وقوع میں آیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کرلو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی اور ایسی باتیں کرنے لگو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہیں کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ راندہ ہے ان کو اللہ نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے فَاَصَمَّهُمْ پس بہرا کر دیا ان کو تاکہ حق بات نہ سنیں وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ حب اور اندھی کر دی ہیں ان کی آنکھیں تاکہ قدرت اور عبرت کی دلیلیں نہ دیکھیں اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیوں تفکر نہیں کرتے قرآن میں اور اسکی نصیحتوں اور جھڑکیوں میں تاکہ نافرمانی سے درگزریں اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اُن کے دلوں پر اَقْفَالُهَا قفل ان کے ہیں یعنی ایسی چیزیں جو دلوں پر ایسی ہوں جیسے دروازوں میں قفل اور وہ دلوں پر اللہ کی مُہر ہے بیت۔

در کہ خدا بست بروے عباد ہیچ کلیدش نتواند کشاد
کیست کہ بردارد و در واکند قفل کہ او بر در دلہا نہد

تبیان میں ہے کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت توریت میں پڑھی تھی اور آپ کی نبوت کی صحت معلوم کرلی تھی اور آپ کے نبی ہونے سے آپ کی بڑی صفت کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے اور مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو یہود آپ سے پھر گئے اور حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھوں پر یعنی الٹے پھرے اور کافر ہوگئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا تھا لَهُمُ الْهُدَى لا انکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ وہ جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ آراستہ اور آسان کر دیا انکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ اور خدا نے مہلت دی انکو اور اُن پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کی تاکہ گناہ میں اور زیادتی کریں ذٰلِكَ یہ مہلت دینا بِاَنَّهُمْ قَالُوْا سبب اسکے ہے کہ یہود نے کہا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا اُن لوگوں کو جنھوں نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اس چیز سے

جو خدا نے بھیجی کردہ قرآن اور دین کے احکام ہیں یعنی منافق لوگ مراد یہ ہے کہ یہود نے منافقوں سے پوشیدہ یہ بات کہی کہ سَنُطِیۡعُکُمۡ قریب ہے کہ حکم مانیں ہم تمہارا فِیۡ بَعۡضِ الۡاَمۡرِ ج بعضے کاموں میں یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمہاری مدد کریں گے وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ اور خدا جانتا ہے اِسۡرَارَہُمۡ ○ چھپی باتیں ان کی فَکَیۡفَ پس کیسا ہو گا ان کا حال اِذَا تَوَفَّتۡہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ جب قبض کرینگے ان کی جان فرشتے یَضۡرِبُوۡنَ ماریں گے وُجُوۡہَہُمۡ انکے موہنوں کو جو انھوں نے حق سے پھیرے ہیں وَاَدۡبَارَہُمۡ ○ اور انکی بیٹھوں پر جو اہل حق سے موڑی ہیں ذٰلِکَ یہ اُن کی روحیں اس طرح قبض کرنا بِاَنَّہُمُ اتَّبَعُوۡا اس سبب سے ہے کہ انھوں نے متابعت کی مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰہَ اس چیز کی جو غصہ میں لائے خدا کو یعنی اس کے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقوں کا فروں مشرکوں کی مدد کرنا وَکَرِہُوۡا اور بسبب اسکے ہے کہ انھوں نے نہ چاہا اور مکروہ جانا رِضۡوَانَہٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ظاہر کرنا اور آپ کی نبوت کا اقرار اور آپ کی فرمانبرداری فَاَحۡبَطَ پس باطل کر دیا خدا نے اَعۡمَالَہُمۡ ○ع انکے کاموں کو اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ بلکہ گمان کیا ان لوگوں نے فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ جن کے دلوں میں مَّرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یعنی منافقوں نے تصور کیا کہ اَنۡ لَّنۡ یُّخۡرِجَ اللّٰہُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اَضۡغَانَہُمۡ ○ انکے کینے جو اپنے دل میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنوں کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہیں وَلَوۡ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہیں تو لَاَرَیۡنٰکَہُمۡ البتہ دکھائیں ہم تجھ کو وہ لوگ یعنی اُن کی علامتیں اور نشان ظاہر کر دیں فَلَعَرَفۡتَہُمۡ تو ضرور پہچان لے تو ان کو بِسِیۡمٰہُمۡ ط اُس علامت سے جو دلالت کرنے والی ہو انکے نفاق پر وَلَتَعۡرِفَنَّہُمۡ اور ضرور تو پہچان لے انکو فِیۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ط بات پھیرنے میں صواب[1] کیطرف سے تعریض[2] اور توبیخ[3] کی جانب وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ اور اللہ جانتا ہے اَعۡمَالَکُمۡ ○ تمہارے کام اور انکے موافق جزا دے گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے نشان اور بات سے اسے نہ پہچان لیتے ہوں تفسیر مطالع اور عین المعانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعض لڑائیوں میں نو منافق ایک رات سوئے اور صبح کو جب اٹھے تو ان کی پیشانیوں پر لکھا تھا کہ ہٰذَا مُنَافِقٌ یعنی یہ منافق ہے وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ اور البتہ آزماتے ہیں ہم تم کو امر جہاد اور تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والوں کا معاملہ ہم کرتے ہیں حَتّٰی نَعۡلَمَ الۡمُجٰہِدِیۡنَ تاکہ ہم جان لیں مجاہدوں کو یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہیں مِنۡکُمۡ تم میں سے وَالصّٰبِرِیۡنَ لا اور صبر کرنے والے لڑائی کی مشقت پر وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَکُمۡ ○ اور تاکہ آزمائیں ہم تمہاری چیزیں جو ایمان اور اخلاص کے باب میں تم کہتے ہو تاکہ سچ اور جھوٹ سب ظاہر ہو جائے اور بکر نے تینوں فعل یعنی لَیَبۡلُوَنَّکُم اور یَبۡلُوۡ کو ے سے پڑھا ہے یعنی خدا تم کو آزماتا ہے تاکہ مجاہدوں کو معلوم کر لے اور تمہاری چیزوں کی آزمائش کرتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بیشک وہ لوگ جو نہیں ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور نضیر کے یہود وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اور باز رکھا انھوں نے اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ دین اسلام ہے وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ اور مخالفت کی انھوں نے رسول کے ساتھ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہو گئی تھی لَہُمُ الۡہُدٰی لا ان کو راہ حق اور توریت میں انھوں نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا کہ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ نہ نقصان پہونچائیں گے خدا کو شَیۡئًا ط کچھ کفر کے سبب سے اور لوگوں کو راہ حق سے باز رکھ کر اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچے گا بلکہ اُس کا شر انہی کیطرف پھریگا وَسَیُحۡبِطُ اَعۡمَالَہُمۡ

[1] صواب راست ضد خطا ۱۲م [2] تعریض کنایہ کے ساتھ کرنا ۱۲م [3] توبیخ تہدید اور ملامت کرنا ۱۲م

اور قریب ہے کہ حق تعالیٰ حبط اور باطل کر دے ثواب اُن کے کاموں کا یعنی اُن عبادتوں کا جو وہ کرتے ہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اَطِیْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اُس چیز میں کہ اُس نے حکم کیا وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبردار ہو رسول کے اُس چیز میں کہ وہ فرمائیں
وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اور باطل اور بیہودہ اور ضایع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عجب اور تکبر کی وجہ سے اس
واسطے کہ عجب کے سبب سے کام مذموم اور مردود ہو جاتا ہے نظم

در ہر عملے کہ عجب رہ یافت　　روئیش ز رہِ قبول برتافت

اے گشتہ بکار خویش معذور　　وز درگہ قرب ماندہ مہجور

عجب مشو از طریق تلبیس　　کز عجب بچہ فتاد ابلیس

تا چند تو عجب خود نمائی　　از دیدہ ہنر منی دمائی

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اُن کے تابع اور منع کیا لوگوں کو عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا پھر مر گئے یعنی قتل ہو گئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر
تھے فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ تو ہرگز نہ بخشے گا خدا اُنکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان میں ہے مگر اسکا حکم عام ہے اور جو کافر
مرے اس کو شامل ہے فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے مومنو وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ اور نہ پکارو کافروں کو صلح کی طرف یعنی اُن
سے صلح نہ کرو کہ تمھارے ضعف اور ذلت کا نشان ہو وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ حال آنکہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے
ساتھ ہے نصرت اور اعانت میں وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اور ضایع اور کم نہ کرے گا اَعْمَالَكُمْ ۝ ثواب تمھارے کاموں کا اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
سوا اسکے نہیں کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہے ناپائدار وَّلَهْوٌ ۭ اور مشغولی ہے بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤ گے خدا اور
رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے گناہ اور فضول کام سے تو یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمھارے اجر آخرت میں وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اور نہیں
چاہتا ہے خدا تمھارا اجر دینے کو اَمْوَالَكُمْ ۝ تمھارے مال یا حق تعالیٰ تمھارا سب مال نہیں چاہتا بلکہ اس میں سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا
ہے کہ وہ دسواں حصہ ہے اور پانچواں حصہ اور دسویں حصے کی چوتھائی اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر چاہے تم سے تمھارے مال فَیُحْفِكُمْ پھر مبالغہ
کرے چاہنے میں یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَیُخْرِجْ اور ظاہر کر دے اللہ
تم سے اس چاہنے کے سبب سے یا تمھارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ۝ کینے اور کدورتیں تمھاری هٰٓاَنْتُمْ اے تم لوگو هٰٓؤُلَآءِ اے
اے گروہ مخاطبوں کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اس واسطے کہ خرچ کرو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ خدا کی راہ میں یعنی
مال کی زکوٰۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب میں صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم میں سے ہے مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ کوئی کہ بخل کرتا ہے زکوٰۃ دینے میں یا جہاد
میں خرچ کرنے سے وَمَنْ یَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہو اُس خرچ میں جو اُس پر واجب ہے فَاِنَّمَا یَبْخَلُ تو سوا اس کے نہیں کہ وہ بخل کرتا
ہے عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ اور اللہ بے پروا ہے تمھارے صدقوں اور خرچوں
سے وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ اور تم محتاج ہو اس چیز کے جو اُسکے پاس ہے نعمتیں اور کرامتیں تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو
اور کل اسکے عوض دس باقی رہنے والی نعمتیں اور بزرگیاں لو اسواسطے کہ اُسکے خزانۂ رحمت میں کوئی چیز کم نہ ہو گی اور تم اپنی مرادوں
اور مقصدوں کو پہنچ جاؤ گے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیرو گے اس چیز سے جو تم پر فرض کیا ہے یا اگر انکار کرو گے اسلام اور قبول

احکام سے یَسْتَبْدِلْ تو بدل دیگا اللہ قَوْمًا غَیْرَکُمْ لا ایک گروہ اور تمہارے سوا یعنی تم کو ہلاک کرکے اور لوگ پیدا کردیگا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا
پس نہوں گے وہ لوگ اَمْثَالَکُمْ ۝ عـ۴ مثل تمہارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہوں گے ان لوگوں سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے
مراد ہیں اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں حضرت سلیمان آپ کے پہلو میں بیٹھے
تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ اور ان کی قوم کے لوگ اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر دین اٹھ جائے ثریا تک تو اس کو پکڑ لائیں فارسی
لوگ لباب میں ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھ کر کہتے تھے کہ اِبْشِرُوْا یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اس سے پارسی لوگ مراد ہیں۔
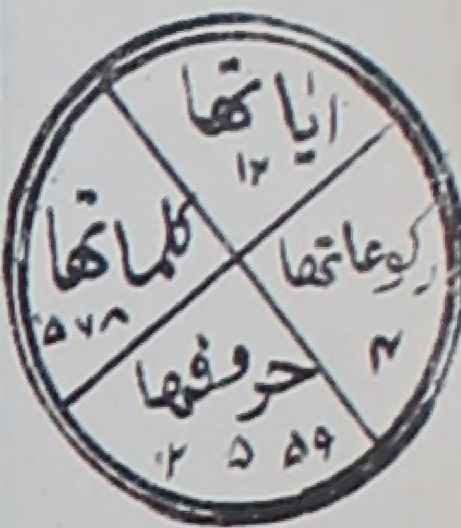
ع ۴

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اُنتیس آیتیں ہیں

ایاتها ۲۹ — رکوعاتها ۴ — کلماتها ۵۶۰ — حروفها ۲۵۵۹

یہ بات صحیح ہے کہ ہجرت کے آٹھویں برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت
کو تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا ہے صحابہ نے جب یہ حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے میں مشغول ہوئے اور اسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی
کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر
مکہ کے مشرکوں کو پہونچی زیارت خانۂ خدا سے آپ کو روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح میں لشکر گاہ ٹھہرائی اور رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ میں اترے کافروں کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ کے
آنے کا سبب دریافت کرے بعد اسکے حلیس کنانی آیا اور معلوم کرلیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہیں ہے فقط خانۂ کعبہ کی زیارت کے قصد سے
آئے ہیں مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر اڑگئے اور کسی طرح راضی نہ ہوئے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ میں داخل ہوں رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا کافروں نے ان کو نظر بند کرلیا اور اُن کے قتل کی خبر لشکر اسلام میں پہونچی اس
سبب سے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اس کا ذکر آتے گا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ کفار بیعت کا حال سن کر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو
بھیجا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی نہ ہو
ایک دوسرے سے نہ ظاہر میں تعرض کریں نہ ایک دوسرے کے حلفاء[1] سے متعرض ہوں اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئیں اور عمرہ
کی قضا کرلیں اور اور شرطیں بھی ہوئیں اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اسی مقام
حدیبیہ میں آپ کے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہیں قربانی کیے بعضے ناجیہ اسلمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ میں
بھیجدیے کہ مقام مروہ میں ذبح کریں اور وہاں کے فقرا اور مساکین کو اُن کا گوشت تقسیم ہو اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہیں سر منڈوائے بال
کتروائے اور اپنی قربانیوں کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ میں توقف فرمایا پھرتے وقت ایک
شب یہ سورت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھ پر نازل ہوئی کہ میں اسے اس سے
زیادہ دوست رکھتا ہوں جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور ان کو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپکو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا

[1] خلفاء عہد کرنے والے ۱۲

بیشک ہم نے حکم کیا ہے ہم نے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ اَفَتْحٌ هُوَ یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کر دیا گیا آپ نے جواب میں فرمایا کہ نَعَمْ یعنی ہاں اور درحقیقت یہ
صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اس واسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ میں اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے انھوں نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافروں کے
ساتھ مجاہدہ کیا ان کے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہو گئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ سے بعض
مفسروں نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہے کہ ہم فتح کر دین گے تیرے واسطے مکہ معظمہ اور لفظ ماضی لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہے پس خدا سے بخشش طلب کر لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے اللہ مَا تَقَدَّمَ
جو کچھ گذرا ہے وحی نازل ہونے کے قبل مِنْ ذَنْۢبِكَ اُس چیز سے جو تیرے عقاب کا موجب تھی وَمَا تَاَخَّرَ اور جو کچھ رہا ہے بعد
اسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ گزرا ہوا گناہ حضرت آدم اور
حضرت حوا علیہما السلام کی زلّت اور خطا ہے اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہیں یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا کا گناہ آپ کی برکت سے
بخشا اور امت کے گناہ آپ کی شفاعت سے بخشے گا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت آدم کے گناہ کی اضافت حضرت کی طرف
اسواسطے کی ہے کہ آپ اُسوقت اُن کی پشت میں تھے اور امت کے گناہوں کی اسناد اسواسطے آپ کیطرف فرمائی کہ آپ اُنکے
پیشوا اور کارساز ہیں وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کر دی نِعْمَتَهٗ اپنی نعمت عَلَيْكَ تجھ پر بہت سے شہر فتح کر کے یا دین بلند
فرما کر یا نبوت اور سلطنت کو ملا کر یا شفاعت قبول فرما کر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ اور دکھائی تجھ کو سیدھی راہ یعنی راہ
مستقیم پر ثابت رکھے وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ اور مدد دے تجھ کو اللہ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ مدد کہ اُس میں عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اُس مدد کے
سبب سے غالب ہو جاؤ گے چونکہ حدیبیہ کی صلح میں صحابہ رضی اللہ عنہم دغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِيْٓ وہ ہے
وہ خدا جس نے اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں کے دلوں میں لِيَزْدَادُوْٓا
تاکہ زیادہ کریں اِيْمَانًا ایمان مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ انکے ایمان کے ساتھ جس قدر ان کو یقین ہے اس پر اور یقین زیادہ
کریں یا جو ایمان اصول دین کے ساتھ رکھتے ہیں اُسے زیادہ کریں فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کیواسطے
ہیں جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ لشکر آسمانوں کے کہ فرشتے ہیں وَالْاَرْضِ ۭ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہیں پس اے ایمان والو جہاد کرو
اور نصرت الٰہی پر یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جس کے حکم میں ہوں بلکہ کونین کے ذرے جس کی پناہ ہوں اور اپنے دوستوں
کو دشمنوں سے لڑتے وقت چھوڑ نہ دے گا بیت

نصرت[1] از وطلب کہ بمیدان قدرتش | ہر ذرہ پہلوانے و ہر بیشہ صفدرے ست

وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتیں حَكِيْمًا ۝ پختہ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہ ہے کہ ایمان والوں کے
دلوں میں اس نے سکینۃ بھیجدی لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو دین میں مضبوط
اور عقیدے میں ثابت ہونیکی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اسکے مکانوں یا اسکے درختوں
کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ اُس میں وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ اور اس واسطے
کہ چھپائے اُن سے اُن کی برائیاں یعنی جنت میں داخل ہونے کے قبل اُن کی برائیاں مٹادے تاکہ پاک اور پاکیزہ روضۂ رضوان میں

[1] نصرت اُس سے طلب کر جس کی قدرت کے میدان میں ہر ذرہ پہلوان ہے اور ہر بیشہ شیر ہے ۱۲ سید جعفر علی مصحح

داخل ہوں وَکَانَ ذٰلِکَ اور ہے یہ وعدہ اُن کے واسطے عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک یعنی اسکے حکم میں فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ چھٹکارا بڑا
اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہے کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہوں گے اور اپنی مرادوں کو پہونچیں گے وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اس واسطے ہے تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق عورتوں کو جو مدینہ میں ہیں وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ
اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو مکے میں ہیں الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰہِ گمان کرنے والے ہیں اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ برا گمان
یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ اور بعضے منافقوں نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ میں جاتے ہیں وہاں
قتل ہو جائیں گے مدینہ میں صحیح سلامت پھر کر نہ آئیں گے اور آپ کا لشکر پسپا ہو جائے گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع
مال غنیمت مدینہ منورہ میں پھر کر تشریف لائے اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عَلَیْھِمْ اِن بدگمانوں پر ہے دَآئِرَۃُ السَّوْءِ ج گردش بڑی
یعنی یہ لوگ مغلوب ہوں گے وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اور غضب کیا اللہ نے اُن پر وَلَعَنَھُمْ اور دور کر دیا ان کو اپنی رحمت سے
وَاَعَدَّ لَھُمْ اور تیار کی انکے واسطے جَھَنَّمَ ؕ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہے دوزخ وَلِلّٰہِ
جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور اللہ ہی کے واسطے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمینوں کے سب اُسی کے مملوک اور مسخر ہیں جیسے
لشکری اور سرداروں کے مطیع ہوتے ہیں یہ بات مکرر فرمانا مومنوں کے ساتھ وعدہ ہے تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہیں اور مشرکوں اور منافقوں کے
واسطے وعید ہے تاکہ تکذیب ربانی سے ڈریں وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے خدا عَزِیْزًا غالب اپنے حکم میں حَکِیْمًا ۝ دانا اس چیز میں جو حکم فرمایا
ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بیشک ہم نے بھیجا تم کو شَاھِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینوالا
اُن کو جن کے دلوں پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِیْرًا ۝ اور ڈرانے والا ان لوگوں کو جنھوں نے برا گمان کیا بس اے ہمارے حبیب تم اپنی
امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے میرا بھیجا جانا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ اس واسطے ہے کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت
کے ساتھ اس پر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِہٖ اور تصدیق کرو اس کے رسول کی اُس دعوے میں جو وہ کرتا ہے وَتُعَزِّرُوْہُ اور تقویت دو
اسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ اور بزرگ رکھو اس کا حکم وَتُسَبِّحُوْہُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اُسے یا اُسکے واسطے نماز پڑھو بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا
صبح شام اور بعضوں نے کہا ہے کہ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ کی ضمیر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہے یعنی آپ کی مدد کرو
اور تعظیم بجا لاؤ اور اس واسطے کہ آپ کی تعظیم حقیقت میں تعظیم حق ہے کہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ بلیت

در حریم ستر تعظیم تو کس را راہ نیست　　وازکمال خشناسی ہیچکس آگاہ نیست

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ یقینی جن لوگوں نے بیعت کی تیری حدیبیہ میں اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ سوا اس کے نہیں کہ انھوں نے
بیعت کی ہے اللہ کی اس واسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہے اور بیعت اُسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو ہے اس بیعت سے بیعت رضوان
مراد ہے اور اس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہ بات مقام جمع میں ہے اور حق تعالیٰ نے جمع کا مرتبہ کسی کیواسطے
تصریح نہیں فرمایا مگر اسی کے واسطے جو تمام موجودات میں اخص اور اشرف ہے اور اسی مقام سے ہے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ
یَدُ اللّٰہِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے میں کہ ثواب آخرت ہے یا پیغمبر کی نصرت کے باب میں ہے فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج
انکے ہاتھوں پر ہے عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے میں معالم میں ہے کہ صحابہ رضی
اللہ عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور ید اللہ ان کے ہاتھوں پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے میں

نصف

فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑے گا عہد فَاِنَّمَا یَنْكُثُ کہ سوا اسکے نہیں کہ وہ توڑتا ہے عَلٰی نَفْسِهٖ اپنے نفس پر یعنی اُس کا ضرر اسی کو پہونچے گا موضح میں ہے کہ تین چیزیں اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہیں ایک مکر کہ وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب میں کہا ہے رباعی

عہد شکن کہ ہر کہ پیماں بشکست ازپائے در افتاد و برون شد از دست
آنرا کہ درست بود پیماں الست نشکست بہیچ حال ہر عہد کہ بست

وَمَنْ اَوْفٰی اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اُس چیز کے کہ عہد کیا ہے عَلَیْهُ اللّٰهَ اُس پر اللہ کے ساتھ فَسَیُؤْتِیْهِ تو جلد دیگا اُسے خدا اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اجر بڑا آخرت میں کہ وہ بہشت ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنواروں کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا کہ اس سفر میں میری موافقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب مدینہ میں تم پہونچوگے تو سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہیں گے تجسے پیچھے رہے ہوئے لوگ مِنَ الْاَعْرَابِ گنواروں میں سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوئے اُنکے لوگ عذر کریں گے کہ شَغَلَتْنَاۤ مشغول کیا تھا ہم کو اَمْوَالُنَا ہمارے مالوں نے کہ کوئی اُنکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ بیکسی کے سببسے بے برگ و بے نوا رہ جاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات میں کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپ کی رفاقت میں حاضر نہیں ہے یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہیں اپنی زبانوں سے مَا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وہ بات جو نہیں ہے اُن کے دلوں میں یعنی اُن کی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہے اور اُن کے دل کو نہ اس کی کچھ خبر ہے نہ اس کا کچھ اثر ہے قُلْ کہہ ان کے جواب میں کہ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہے کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی روکے تم سے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے حکم سے شَیْـًٔا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ ضَرًّا تمہارے ساتھ مغلوب کرنا اور پسپا کر دینا اور قتل اور خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب کرنا پیچھے رہ جانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمہارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہے اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اُس چیز کے ساتھ جو کرتے ہو خَبِیْرًا ۝ خبر رکھنے والا وہ جانتا ہے کہ پیچھے رہ جانے میں تمہارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ تم کو مشغولی نہ تھی بَلْ ظَنَنْتُمْ بلکہ تم نے گمان کیا اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھرے گا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھر آئیں گے ایمان والے اِلٰۤی اَهْلِیْهِمْ اپنے لوگوں کی طرف مدینہ میں اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ اُن کو قتل کر ڈالیں گے اور مٹا دیں گے وَّزُیِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ کر دیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اُن کے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ جم گیا فِیْ قُلُوْبِكُمْ تمہارے دلوں میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تھا تم نے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائے اور اسلام بے بنیاد ہو جائیگی وَكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سببسے قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ کہ وہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدہ کی خرابی سے وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اُس کے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی تصدیق نہ کرے فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہم نے تیار کی ہے لِلْكٰفِرِیْنَ کافروں کے واسطے سَعِیْرًا ۝ آگ جلتی ہوئی وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں یَغْفِرُ بخش دیتا ہے بڑے گنا

ع ۱۰

لِمَنْ یَّشَآءُ جس کے واسطے کہ چاہتا ہے وَیُعَذِّبُ اور عذاب کرتا ہے چھوٹے گناہ پر مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہتا ہے وَکَانَ اللّٰہُ
اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والوں کو رَّحِیْمًا ○ مہربان اُن پر سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہیں پیچھے رہے
ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی قبیلے مراد ہیں یعنی گنوار کہیں گے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰی مَغَانِمَ غنیمتوں کی طرف
اس سے خیبر کی غنیمتیں مراد ہیں لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم وہ غنیمتیں تو ذَرُوْنَا چھوڑو ہم کو تاکہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کریں ہم تمہاری
اس سفر میں لکھا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحج سن چھ ہجری میں حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات میں جنگ خیبر کی طرف
متوجہ ہوئے اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ میں حاضر تھا وہی اس لڑائی میں چلے اُسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہ ہو اور جب عزم بالجزم ہوا تو مخالف
بولے کہ اجازت دیجئے تاکہ ہم بھی ساتھ دیں اور خیبر میں آئیں یُرِیْدُوْنَ چاہتے ہیں مخالف لوگ اَنْ یُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدل دیں کَلٰمَ
اللّٰہِ اللہ کی بات یعنی اُس کا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی میں نہ جائیں قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہہ کہ پیروی نہ کریں گے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی میں ہے یعنی ہمارے ساتھ نہ آئیں كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰہُ اسی طرح فرمایا ہے اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمہارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے میں آنے کے فَسَیَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہیں کہ یہ حکم نہیں کیا ہے خدا نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا
بلکہ تم حسد کرتے ہو ہم پر تاکہ غنیمت میں ہم تمہارے شریک نہ ہوں اور ایسا نہیں ہے جیسا مخالف کہیں گے بَلْ كَانُوْا لَا یَفْقَهُوْنَ
بلکہ وہ ہیں کہ نہیں سمجھتے اِلَّا قَلِیْلًا ○ مگر تھوڑی چیز کو قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ کہہ ان پیچھے رہے ہوؤں مِنَ الْاَعْرَابِ گنواروں سے کہ
سَتُدْعَوْنَ قریب ہے کہ بلائے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت لڑائی
والے ہیں وہ اہل یمامہ ہیں مسیلمہ کذاب کے متابعوں میں سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد
مرتد ہو گئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھوں نے آپ کی زندگی میں حُنین کے میدان میں جنگ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ فارس اور روم
کے لوگ مراد ہیں آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تم کو بڑے لڑنے والے لوگوں سے لڑنے کو بلائیں گے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اُن سے
اور اُن کو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہو جائیں اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہوں تو ان کا حکم قتل ہے یا اسلام اور اگر ان کے سوا
اہل کتاب ہیں تو اُنکا حکم قتل یا جزیہ ہے اور اس تقدیر پر اسلام انقیاد کے معنی میں ہے فَاِنْ تُطِیْعُوْا پھر اگر اطاعت کرو گے کسی کی
جو تم کو اُن لوگوں سے لڑنے کے واسطے بلانے والا ہے تو یُؤْتِكُمُ اللّٰہُ دیگا تم کو حق تعالے اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ وہ غنیمت ہے
دنیا میں اور جنت ہے عقبیٰ میں وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیرو گے اور پکارنے والے کی طرف پیٹھ موڑو گے كَمَا تَوَلَّیْتُمْ جس طرح منہ
موڑا تم نے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ میں تو یُعَذِّبْكُمْ عذاب کرے گا خدا تم پر عَذَابًا اَلِیْمًا ○ عذاب دردناک مخالفوں کے
حق میں جب یہ سب وعیدیں واقع ہوئیں تو ضعیف عاجز مسلمانوں نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے جہاد میں نہیں جا سکتے
ہیں ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ نہیں ہے اندھے پر کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَّلَا عَلَی
الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر جہاد میں نہ جائے وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ اور نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر
نہ جائے اس واسطے کہ یہ معذور ہیں وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول کی جہاد وغیرہ
میں تو یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کرے گا اُسے اللہ جنتوں میں اور وہ جنتیں ایسی ہیں کہ برابر تَجْرِیْ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اُسکے مکانوں کے نیچے سے نہریں وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی منہ پھیرے گا خدا اور رسول کے حکم سے تو یُعَذِّبْهُ عذاب کرے گا اُس پر

خدا عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا کہ اُس کی تکلیف تمام ہی نہ ہو اور وہ عذاب محرومی کا جو اس واسطے کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہو گی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے میں سعادت شفاعت سے محروم رہیں گے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحِرْمَانِ بیت

موز ز آتش حرمانیم کہ ہیچ عذاب ۔ زروئے سوز والم چوں عذاب ہجران نیست

لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ میں اُترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتا دیں کہ رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہیں لڑنے کے ارادے پر نہیں اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافروں نے انھیں مکہ میں نظر بند کر لیا اور اُنکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کریں اور لڑائی سے منھ نہ پھیریں کیکر کے درخت کے نیچے حضرت بیٹھے تھے کشاف میں ہے کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اُس کی ایک شاخ آپ کی پشت مبارک پر جھک پڑی ببول ۱۲ عبد اللہ معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا تھا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اُس شاخ کو ہاتھ سے پکڑ کر پشت سے میں نے اُٹھایا اور صحابہ نے بیعت کی قتل کرنے اور قتل ہو جانے پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگیں گے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہو معالم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اُنمیں سے ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ حق تعالیٰ ان بیعت کرنے والوں سے راضی ہوا جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ بیشک و بشبہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں صحابہ سے اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ جب بیعت کی انھوں نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَۃِ کیکر کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ وہ چیز جو اُنکے دلوں میں ہے اخلاص اور وفا صدق و صفا فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَیْھِمْ اُن پر وَاَثَابَھُمْ اور جزا دی اُنکو فَتْحًا قَرِیْبًا ۝ فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہے یا مکہ معظمہ کی یا ہجر کی وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً اور غنیمتیں بہت نقد و جنس اور باغ اور مکان یَّاْخُذُوْنَھَا لیتے ہیں اُن غنیمتوں کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا اور ہے اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستوں کو حَكِیْمًا ۝ حکم کرنے والا دشمنوں کے مغلوب ہونے کا وَعَدَكُمُ اللّٰہُ وعدہ دیا ہے اللہ نے تم کو اے لوگو مَغَانِمَ كَثِیْرَةً بہت غنیمتوں کا روم اور فارس کے شہروں میں بلکہ تمام عالم کے اطراف میں تَاْخُذُوْنَھَا لیتے رہو گے تم وہ غنیمتیں قیامت تک فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تم کو ھٰذِہٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَیْدِیَ النَّاسِ ہاتھ لوگوں کے یعنی اہل خیبر کے اور اُن کے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تم سے یہاں تک کہ یہود کے حلفا ڈر کر لڑائی میں نہ آئے اور وہ تمھارے خوف سے قلعہ بند ہوئے یہاں تک کہ تم سے صحیح و سالم بچے وَلِتَكُوْنَ اور تاکہ ہو وہ غنیمت اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ نشان مومنوں کے واسطے فتح خیبر کے باب میں رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتوں کے وعدہ میں اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر وَیَھْدِیَكُمْ اور اس واسطے کہ دکھائے تم کو صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ سیدھی راہ کہ توکل کی شاہراہ ہے اور فضل ازلی پر یقین اور وثوق کرنا اور لطف لم یزلی پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالےٰ اس بات پر ہیں کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدہ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایکہزار

چار سو آدمی کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاکر خیبر کے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منزل صہبائے مرحبہ کی راہ پر روانہ ہوئے ایک صبح کو وادی حرضہ کی راہ سے خیبریوں کے قلعوں کے درمیان میں داخل ہوئے وہ لوگ جس طرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے اوزار لیکر روز جاتے تھے اُس دن بھی اُسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ناگاہ لشکر اسلام انھیں نظر آیا وہ بولے کہ واللہ محمد و الخمیس قسم خدا کی کہ محمد ہیں اور لشکر اور اپنے قلعہ میں چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ غرضکہ یہود نے قلعہ بند ہو کر قتل پر دل مضبوط کر لیا اور مسلمانوں نے پہلے نطاۃ والوں سے جنگ کی اور وہ قلعہ لے لیا پھر حصار شق فتح ہو گیا مغازی محمد بن اسحاق میں مذکور ہے کہ خیبر میں حضرت نے پہلے حصن ناعم فتح کر لیا پھر نطاۃ اور شق لبعد اس کے یہود نے صعب بن معاص کے قلعہ میں آکر پڑی اور بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اُن کا کپڑا اور غلہ اور مال و متاع بہت کچھ مسلمانوں کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ میں مشغول ہوئے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہ ہو سکتے تھے اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہاں بڑی سخت لڑائی ہوئی آخر کو حضرت مرتضے علی اکرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اُس قلعہ میں آپ نے مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہود نے پناہ مانگی یہاں بہت غنیمتیں صحابہ کے ہاتھ آئیں اور ابو الحقیق کا خزانہ پایا وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جس میں زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ مجھ میں سے نہ کھائیے اس واسطے کہ مجھ میں زہر ملایا ہے **بیت**

حدیث برہ بریاں شنو کہ ما حضرت ز خوان معجزہ او گر نوالہ طلبی

وَّاُخْرٰی اور وعدہ کیا ہے تم سے اور غنیمتوں اور شہروں کی فتحوں کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوْا قادر نہیں ہوئے ہو تم عَلَیْہَا اُس پر اور اُسے تم نہیں جانتے قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ تحقیق کہ گھیر لیا ہے اللہ کے علم نے بِہَا اُسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے شہروں کی غنیمتیں مراد ہیں اور مجاہد رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو حاصل ہو وہ اس میں داخل ہے وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے اللہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سب چیزوں پر فتح کرنے اور غنیمتیں عطا فرمانے پر قَدِیْرًا ۝ قادر ہے وَلَوْ قٰتَلَکُمُ اور اگر قتال کرتے تمہارے ساتھ حدیبیہ میں الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل حدیبیہ میں سے اور صلح نہ کی تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ البتہ پھیرتے ہیں پیٹھیں یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے وَلِیًّا کوئی کارساز جو اُن کی نگہبانی کرے وَّلَا نَصِیْرًا ۝ اور نہ کوئی یار جو اُن کی مددگاری کرے سُنَّۃَ اللّٰہِ عادت رکھی ہے اللہ نے عادت رکھنا الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گزری ہے مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے اور امتوں میں کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اُن پر غالب رہے ہیں وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائے گا تو لِسُنَّۃِ اللّٰہِ عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِیْلًا ۝ کچھ تبدیل اور تغیر جو کچھ ازل میں مقدر اور مقرر ہو الا محالہ وہ ظاہر ہو گا اور کوئی اُس میں تغیر اور تبدیل نہیں کر سکتا **رباعی**

تغیر بحکم ازلی راہ نیابد تبدیل بفرمان قضا کار ندارد
در دائرۂ امر کم و بیش نہ گنجد با سر قدر چون و چرا کار ندارد

لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو اسی آدمی اہل مکہ میں نماز کے وقت جبل تنعیم پر سے نیچے دوڑ پڑے اور شبخون لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کریں صحابہ نے غلبہ کر کے اُن کو گرفتار کر لیا اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لائے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن کو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَہُوَ الَّذِیْ اور وہ وہ خدا ہے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے کَفَّ اَیْدِیَہُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْکُمْ تم سے یہاں تک کہ اُنھوں نے صلح کر لی وَاَیْدِیَکُمْ عَنْہُمْ اور تمہارے ہاتھ

اُن سے بِبَطْنِ مَكَّةَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ میں مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ بعد اس کے کہ فتح دی تم کو اور غالب کر دیا عَلَيْهِمْ اُن پر اس سے وہی اسّی سوار مراد ہیں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ اُس چیز کو جو تم کرتے ہو کافروں سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے اور وہ جو ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانۂ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالیٰ یہ سب بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا ہے اور تم کو اُسکے سبب سے جزا دے گا هُمُ الَّذِيْنَ وہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے كَفَرُوْا کفر کیا وَصَدُّوْكُمْ اور باز رکھا تم کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْهَدْيَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے مَعْكُوْفًا اُس حال میں کہ باز رکھا گیا تھا اَنْ يَّبْلُغَ اِس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّهٗ ۭ اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہے یعنی مِنا میں خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ نے چونکہ تم کو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اُس کے محل پر نہ جانے دیا اس وجہ سے قتال اور استیصال کے مستحق ہو گئے مگر ہم تم کو امسال اُن کے قتال سے باز رکھتے ہیں اُن مومنوں کی جہت سے جو مکہ میں ہیں وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ اور اگر نہ ہوتے ایمان والے مرد وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتیں مکہ میں کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہیں جانا ہے تم نے اُن کو اور وہ بہتّر مرد اور عورتیں تھیں کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ میں نہ ہوتے اور تم ان کو نہیں پہچانتے ہو اس واسطے کہ وہ مشرکوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اَنْ تَطَئُوْهُمْ بدل ہے رجال سے یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ یہ مومن لوگ وہاں ہیں اور نہ یہ ہوتا کہ تم اُن کو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تم کو مِّنْهُمْ اُن کے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ ۢ مکروہی یعنی غم اور رنج مومنوں کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اَنْ تَطَئُوْهُمْ سے متعلق ہے یعنی تم اُن کو قتل کر ڈالتے بے جانے ہوئے اور البتہ ہم تمھارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہم نے تم کو اہل مکہ کے قتل سے اُن کی نگہبانی کے لیے اور یہ اس واسطے ہے کہ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت میں مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ جسے چاہے رحمت سے اس سے نیکوں کی زیادتی کی توفیق مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دین اسلام مقصود ہے لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافروں سے اور مکہ میں نہ ہوتے تو لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اُن پر جو کافر ہوئے مِنْهُمْ اہل مکہ میں سے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دُکھ دینے والا عقبیٰ میں اور دنیا میں بھی قتل اور قید کے سبب سے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کیا اور لائے وہ لوگ جنھوں نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلوں میں الْحَمِيَّةَ تعصب اور تکبر اور غیرت کو حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت کی کہ بندہ کو خدا کی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اُنھوں نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو اُن کے یاروں سمیت مکہ میں ہم آنے کی اجازت نہ دیں گے اس واسطے کہ اُنھوں نے بدر اور اُحد میں ہمارے باپ بھائیوں کو قتل کیا ہے قسم لات اور عزّیٰ کی کہ ہمارے مکانوں میں وہ نہ آئیں جب اُنھوں نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰي رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنوں پر کہ اُنھوں نے مقابلہ اور مقاتلہ نہیں کیا اور صلح پر راضی ہو کر معاودت کی اور سہیل بن عمر جو صلحنامہ کا باعث تھا اُس نے ہرگز اجازت نہ دی کہ صلحنامہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں اور راضی نہ ہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کریں تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنوں کو كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمۂ تقویٰ پر کہ کلمۂ شہادت ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اس کو پسند نہ کیا یا کلمۂ محمد رسول اللہ کہ اُسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہیں ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی بہ نسبت وَاَهْلَهَا ۭ اور ہیں اہل اُس کے اور اولیٰ اُس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ سب چیزیں جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم

نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہ ہوئی اور ہم نے خانۂ خدا کا طواف نہ کیا اور سر مُنڈانا بال کٹوانا اس جگہ پر ہم نہ ادا کر سکے تو آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ بے شک وشبہہ سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ ج راستی کے ساتھ اور حکمت کے واسطے اگلے سال دیر کر دی اور اگلے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام میں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ لا اگر چاہے خدا ایسے محل میں کہ امین اور بخوف ہو گئے دشمنوں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہے کہ خواب بیان کرتے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے انشاء اللہ اٰمِنِيْنَ یعنی امن پانے والے مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ لا اور بال کٹوانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائیں گے بعضے کترائیں گے لَا تَخَافُوْنَ ط نہ ڈرو گے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر میں فَجَعَلَ پس کر دیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرۂ قضا کے واسطے مسجد الحرام میں داخل ہونے کے قبل تمہارے واسطے مقرر کر دی فَتْحًا قَرِيْبًا ○ فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہے تا کہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانوں کے دلوں سے جاتا رہے اور اُس فتح کے سبب سے خوش دل ہو جائیں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہے جس نے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے لِيُظْهِرَهٗ تا کہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط سب دینوں پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اُس کے احکام منسوخ کر دے اور اگر باطل ہو تو اُس کو جڑ سے اُکھاڑ دے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کسی دین والا ایسا نہ ہو گا جو مغلوب اور مقہور مسلمانوں کا نہ ہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کے بعد ہو گا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ شَهِيْدًا ○ ط گواہ نبوت پر تیری اے ہمارے حبیب اگر سہیل کہتا ہے کہ صلحنامہ پر محمد بن عبد اللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط محمد رسول ہیں اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور کڑے ہیں کافروں پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہیں آپس میں تَرٰىهُمْ دیکھتا ہے تو اُن کو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں موضح میں ہے کہ یہ سب صفتیں صحابہ کی ہیں مگر ان الفاظ میں اشارہ خواص اصحاب کے ساتھ ہے ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اس واسطے کہ قرب اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفروں میں آپ مخصوص ہیں اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اس واسطے کہ مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہیں کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اس واسطے کہ آپ کی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور و معروف ہے خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتوں اور نشانوں سے موصوف اور موسوم ہیں رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اس واسطے کہ آپ کی اکثر اوقات عبادت ہی میں گزرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار ہزار بار نماز شروع کرنے میں اللہ اکبر کہنے کی آواز خلوت سے آپ کے آستان عالی کے خادموں کے کان میں پہونچتی تھی يَّبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہیں وَرِضْوَانًا ز اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہیں سِيْمَاهُمْ نشانیاں اُن کی فِيْ وُجُوْهِهِمْ اُن کے چہروں میں ظاہر تھیں مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط سجدہ کرنے کے اثر سے لُباب میں ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی پیشانیوں سے ظاہر تھا اس واسطے کہ نمازی کا چہرہ

اہل دل کی نظر میں آفتاب تاباں ہے کہ مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہے نفحات میں مذکور ہے کہ جب رُوحیں قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہوگئیں تو معرفت کے نور چہروں پر ظاہر ہوجاتے ہیں بیت

درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست — رنگ رخش زرد و رنج و بدال کہ ہست

ذٰلِكَ یہ وصف جو مذکور ہوئے مَثَلُهُمْ اُن کی صفت ہے فِي التَّوْرٰىةِ ۖ حضرت موسیٰ کی کتاب میں یعنی توریت میں اُن کا یہ وصف وصف لکھا ہوا ہے وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ اور اُن کی یہ صفت انجیل میں ہے یعنی انھیں صفتوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں اُن کا ذکر ہے یا توریت اور انجیل میں اُنکا ذکر ایسا ہے كَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْاَهٗ نکالتی ہے چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اکھوا پھوٹتا ہے اور سوئی نکلتی ہے فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہے اپنی اُس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوجاتی ہے فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہے آخر کو درخت ہوجاتا ہے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو اُس کی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہوجانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہیں اس واسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جس قدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی لِيَغِيْظَ تاکہ غصہ کھائیں بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان میں ہے تو جو کوئی اُن پر غصہ کرے اور اُنکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافروں میں داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اُنھوں نے اچھے مِنْهُمْ اُن سے یعنی اُن سب سے وعدہ فرمایا ہے مَّغْفِرَةً گناہ بخش دینے کا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۧ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب میں لکھا ہے کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہے

۱۵ معانقہ عند المتاخرین ۱۲

ع ۳

وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ
اور وہ اٹھارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ حجرات مدینہ منورہ میں نازل ہوئی

اٰیاتھا ۱۸ — رکوعاتھا ۲ — کلماتھا ۳۵۰ — حروفھا ۱۵۷

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوْا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اُسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی میں جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اس واسطے کہ آپ اُس کے معنی اور تاویل خوب جانتے ہیں وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل میں پہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہے تمھاری باتیں عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے تمھارے کام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوْٓا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازیں فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ نبی کی آواز پر اس واسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اُن کو ادب کی رسموں کا حکم کرتے ہیں یعنی جب بات کرو تو آپ کی آواز سے بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوْا اور نہ ظاہر کرو لَهٗ بِالْقَوْلِ اُس کے واسطے بات کو یعنی آپ کی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمھارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو اور بعض مفسروں نے یہ معنی کہے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کُنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو

پکارتے ہو بلکہ آپ کو یا نبیؐ اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہ ہو جائیں تمھارے عمل اس جسارت اور بے ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمھارے عمل حبط اور باطل ہو گئے بزرگوں نے کہا ہے کہ مَنْ تَرَکَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ یعنی جس نے بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہے تو لاکھ برس ابلیس نے جو طاعت اور عبادت کی تھی ایک بے ادبی میں ضائع ہو گئی **بیت**

نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز　　که گفته اند طریقت تمام آداب ست

لکھا ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے اور گریہ وزاری میں مشغول ہوے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اُن کو بُلایا اور فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کان میں گرانی ہے اور میں آپ کی مجلس میں بلند آواز سے بات کرتا ہوں میں ڈرا کہ میرے عمل حبط او ضبط ہو گئے ہوں گے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے بھی خیر کے ساتھ یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہے ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے آواز بلند نہ کروں گا تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہیں اَصْوَاتَهُمْ اپنی آوازیں عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہیں کہ امتحان کیا ہے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ اُن کے دلوں کو قبول تقویٰ کے واسطے کشف الاسرار میں ہے کہ پاکیزہ کیا ہے اللہ نے اُن کے دلوں کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہیں جس طرح جس سونے کو گھریا میں رکھتے ہیں تاکہ اُس کے مَیل جل جائیں اور خالص سونا رہ جائے تو اُسے کہتے ہیں کہ سونا آزمایا ہوا ہے **بیت**

گر گورہ امتحان کرم بگدازی　　منت دارم کہ بے غشم مے سازی

لَهُمْ ان پاک دلوں کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہے گناہوں کی وَّاَجْرٌ اور اجر ہے عَظِيْمٌ ۝ بڑا اور بسید لکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہاں سے مدینہ منورہ میں لایا ان تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس اور عطارد بن حاجب اور زبرقان بن بدر وغیرہ اپنے قیدیوں کے پیچھے پیچھے مدینے میں آئے دوپہر دن کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ حجرۂ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ اے محمد باہر آیئے ہمارے قیدیوں کا فیصلہ فرمایئے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف لائے اور اُنہی لوگوں میں سے ایک کو حکم کیا اُس نے حکم دیا کہ نصف قیدیوں سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہیں تم کو اے ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ حجروں کے باہر سے یا حجروں کے پیچھے سے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اکثر اُن کے عقل نہیں رکھتے ہیں اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہیں نہ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰى تَخْرُجَ یہاں تک کہ باہر آتے تم اِلَيْهِمْ اُن کی طرف تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ البتہ بہتر ہوتا اُن کے واسطے اس لیے کہ تم سب قیدیوں کو آزاد کر دیتے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اُن لوگوں کو جو بے ادبی سے توبہ کریں رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہیں اس واسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہے اور رحمت نعمت کو **بیت**

سرمایۂ ادب بکف آور کہ ایں متاع   آنرا کہ ہست فیض ابد آیدش بدست

لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نویں برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے زکوٰۃ تحصیل لائیں اُن لوگوں اور ولید کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں خون ہو گیا تھا جب اُنھوں نے ولید کے آنے کی خبر سُنی تو پرانی عداوت سے درگزرے اور نئی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے آتے ہیں پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہیں اُنھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اُن پر بھیجا اور فرمایا کہ اُن کے کام میں بڑی احتیاط کرنا اور جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اُن لوگوں میں روانہ کیا کہ اُن کا حال دریافت کر آئے اُس نے جا کر دیکھا کہ اذان کہتے ہیں جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اسلام کے طریقے اُن سے ظاہر ہیں وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو إِن جَاءَكُمْ اگر آئے تمہارے پاس فَاسِقٌ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَإٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت دلانے والی جو رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے ہے فَتَبَيَّنُوا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کر لو أَن تُصِيبُوا تاکہ نہ پہونچاؤ کوئی مکروہ امر قَوْمًا کسی گروہ کو بِجَهَالَةٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہیں اور اُن سے قتال کر بیٹھو اور حقیقت میں وہ مسلمان ہوں فَتُصْبِحُوا پھر ہو جاؤ تم عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ اُس بات پر جو تم نے کی ہے نَادِمِينَ ○ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی دی ہوئی خبر پر اعتماد کر کے کام میں جلدی نہ کر بیٹھا کرو تاوقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان تم پر نہ ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ اور جان لو تم یہ بات کہ تم میں رسول ہے اللہ کا انکی تعلیم مقتضی اس کو ہے کہ اُن کے حضور میں جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ يُطِيعُكُمْ اگر اطاعت کرے تمہاری یعنی اگر رسول تمہاری بات سُن لیا کریں اور تمہاری رائے پر کام کیا کریں فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ بہت کاموں میں لَعَنِتُّمْ تو البتہ رنج میں پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ اور لیکن خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہے إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ تمہاری طرف ایمان اور توحید وَزَيَّنَهُ اور آراستہ کر دیا ہے ایمان کو فِي قُلُوبِكُمْ تمہارے دلوں میں اے مومنو دلیلیں قائم اور واضح کر کے وَكَرَّهَ اور مکروہ کر دیا ہے إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ تمہاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْيَانَ اور نافرمانی کرنا أُولَٰئِكَ وہ لوگ جنھوں نے خبر میں تحقیق کر لیں هُمُ الرَّاشِدُونَ ○ وہی راہ پائے ہوئے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہے مِّنَ اللَّهِ اللہ سے یعنی اُس فضل کے سبب سے جو خدا کی طرف سے تم کو پہونچا وَنِعْمَةً اور نعمت سے اُس کی درگاہ سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور خدا جانتا ہے خبر دینے والوں کا سچ اور جھوٹ حَكِيمٌ ○ حکم کرنے والا محکم کار ہے بندوں کے امور میں اور اُس کی حکمتوں میں سے یہ بھی ایک حکمت ہے کہ خبروں کی تحقیق کا حکم فرمایا اس واسطے کہ جھوٹی خبروں سے انواع واقسام کے فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں

رباعی

ہرگز سخناں شبہہ آمیز مگوے   واں راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے
خاموش کن وگر چارہ نداری ز سخن   شوخی مکن وتند مشو تیز مگوے

لکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونوں کی

قوم سے مدد پہونچی اور سخت سست کہنے سے حرب وضرب تک مہم کھنچی تو حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں میں سے اقْتَتَلُوْا قتال کریں ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کردو بَیْنَهُمَا اُن دونوں کے درمیان نصیحت کرکے اور اُنھیں بلاؤ خدا اور رسولؐ کے حکم کی طرف فَاِنْۢ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا ایک اُن دو گروہوں میں سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہ ہو فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ تو قتال کرو اُس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہے حَتّٰى تَفِیْٓءَ یہاں تک کہ پھرے اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم مانے فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہو جائیں فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا تو اصلاح کرو اُن دونوں کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نہ کرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَاَقْسِطُوْا اور داد دو سب کاموں میں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والوں کو جو قول اور فعل میں قاعدہ عدل کی رعایت کرتے ہیں اس واسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار کار عدل پر ہے نظم

عدل چوں لشکریست جاں افزائے عدل مشاطہ ایست ملک آرائے
عدل کن زانکہ در ولایت دل در پیغمبری زند عادل

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سوا اس کے نہیں کہ مومن لوگ بھائی ہیں ایک دوسرے کے دین میں اس واسطے کہ سب منسوب ہیں ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہے فَاَصْلِحُوْا پس صلح کردو بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ اپنے بھائیوں کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہو اور ذکر کرنے میں دو بھائیوں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ جن میں لڑائی ہوتی ہے وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہیں یا اوس اور خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے حکم کی مخالفت کرنے میں لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۧ شاید تم رحم کئے جاؤ لکھا ہے کہ بنی تمیم کا ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر تو حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا یَسْخَرْ چاہیئے کہ نظر حقارت سے نہ دیکھے اور نہ مسخرا پن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمہارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا شاید کہ ہوں وہ خَیْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخراپن کرنے والوں سے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیئے کہ عورتیں نظر حقارت سے دیکھیں اور مسخرا پن کریں مِّنْ نِّسَآءٍ عورتوں سے عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ شاید کہ وہ عورتیں جو ہنسی گئی ہیں بہتر ہوں اُن ہنسنے والیوں سے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے صحابہ میں سے ایک کا عیب کیا تھا اُس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتوں کا یعنی اپنے دین والوں کا اس واسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہیں تو جس نے دوسرے کا عیب کیا اُس نے اپنا عیب کیا مصرع

عیب ہر کس کہ کنی ہم بتو میگیر دباز

ابو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدز رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اُنھوں نے جواب میں کہا کہ یا یہودی حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو بُرے لقب جیسے جو یہود یا نصاریٰ کہ مسلمان ہو گئے ہوں اُن کو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا

ثلثۃ ع

یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بدنامی ہے کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصاریٰ کہنا بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے اِن منع کی ہوئی باتوں سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ ظلم کرنے والے ہیں اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب آلہی میں لاتے ہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور نہ چھوڑو كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ بہتیرے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہیں اور اُن سے گناہ پیدا ہوتے ہیں جاننا چاہئے کہ گمان چار قسم پر ہیں ایک وہ جس کا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہے خدا کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ حدیث میں ہے کہ نیک گمان کرنا ایمان میں سے ہے دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنوں کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہے تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب میں اپنے دل سے حکم لینا ہے اور امور اجتہادی میں غلبۂ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا اور معیشت کے کاروبار میں گمان اور خیال کرنا ہے اور اس صورت میں بدگمانی سلامتی اور کاموں کے انتظام کا موجب ہے اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہے **بیت**

بر نفس مباش و بدگماں باش — وز فتنۂ مکر در امان باش

لکھا ہے کہ اکابر صحابہ میں سے دو آدمیوں نے بعض سفر میں سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہیں حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کر دیا اُن دونوں صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت میں کہا کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر چاہ بھیجہ پر جائیں تو اس کا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اُسامہ کی غیبت میں کہا کہ اُن کے پاس کھانا تھا مگر اُنھوں نے بخل کیا پھر کھوج میں پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اُن کے پاس کھانا نہ تھا یا ہم سے بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونوں صحابی جنھوں نے غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا کہ گوشت کی سرخی کیا ہے جو میں تمہارے دانتوں میں دیکھتا ہوں وہ بولے کہ ہم نے تو گوشت نہیں کھایا حضرت نے فرمایا کہ میں کھانے کا گوشت نہیں کہتا ہوں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر میں تم بدگمان ہوئے اور کھوج کیا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہئے کہ نہ غیبت کرے بعض بَعْضًا بعض کی جیسا کہ سلمان کے باب میں کی اور غیبت یہ ہے کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کو کہے کہ اگر اُس کے منہ پر کہتا تو اُسے بری معلوم ہوتی حق تعالےٰ غیبت بری ہونے کی اس طرح مثال دیتا ہے کہ اَیُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہے اَحَدُكُمْ کوئی تم میں سے اَنْ یَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِیْهِ گوشت اپنے بھائی کا مَیْتًا اُس حال میں کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمہارا جی اُس سے تنفر کرتا ہے فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ پس مکروہ جانتے ہو اُسے کھانا تو جس طرح پر مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو **رباعی**

آنکس کہ لوائے غیبت افراختہ است — او از تن مردگان غذا ساختہ است

وانکس کہ بعیب خلق پرداختہ است — زانست کہ عیب خویش نشناختہ است

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اور ڈرو اللہ کے غضب سے غیبت کرنے کے سبب سے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اُن لوگوں سے جو غیبت کرنے سے توبہ کریں الرَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اُس پر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دن زبان درازوں کے ایک گروہ نے حضرت بلال رض کی غیبت اُس وقت کی جب وہ بیت الحرام زادہا اللہ تعظیماً و شرفاً کی چھت پر اذان کہنے میں مشغول تھے اور اُن

غیبت کرنے والوں نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمدؐ کو اس کالے کوّے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہیں ملا اور حضرت بلالؓ کے نسب میں اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا ہے مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوّا علیہما السلام ہیں جب تم سب ایک ہی ماں باپ سے ہو تو اپنے نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب پر طعن کرنے کی کوئی وجہ نہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ قطعہ

نیست آں آدمیانے کہ تفاخر و رزند　　از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند
نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے　　چونکہ در اصل ز یک آدم و حوّا زادند

اور جو کوئی قبیلوں اور قرابتداروں پر ناز کرتا ہے اُسے چاہئے کہ یہ بات جان لے کہ شعبے اور بطن پہچان کے واسطے ہیں تفاخر کے واسطے نہیں جیسا کہ حق تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہم نے تم کو شعبے یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب وَّقَبَآئِلَ اور قبیلے منسوب اُن بڑے گروہوں کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاؤ بعض بعض سے یعنی دو آدمی ہمنام ہو تو قبیلے سے تمیز کر لیے جاؤ جیسے زید قریشی اور زید تیمی اور جاننا چاہئے کہ شعبے مشتمل ہیں قبیلوں پر مثلاً خزیمہ شعبی چند قبیلوں پر مشتمل ہے کہ ایک اُن میں سے کنانہ ہے اور قبیلہ عمائر پر مشتمل ہے جیسے قریش عمارہ ہے کنانہ سے اور عمائر کے بعد بطون ہیں جیسے لوی کہ قریش میں سے ایک بطن ہے اُس کے بعد افخاذ ہیں جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہے لوی سے پھر عشائر ہیں جیسے عباس ہاشم سے اُس کے بعد فضیل ہوتا ہے اور وہ اہل بیت ہیں جیسے بنی عباس اور بعضوں نے کہا ہے کہ شعوب قحطان سے ہوتے ہیں اور قبائل عدنان سے اور ایک قول یہ ہے کہ شعبے عجم سے ہیں اور قبیلے عرب سے اور پھر تقدیر اِنَّ اَکْرَمَکُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمہارا عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک اَتْقٰکُمْ بڑا پرہیزگار تمہارا ہے اس واسطے کہ پرہیزگاری سے نفسوں کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہے جو پرہیزگاری میں بہت بڑھ کر ہے اُس کا قدم مرتبہ کمال میں بہت بڑھا ہوا ہے کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ بیت

با ادب باش تا بزرگ شوی　　کہ بزرگی نتیجۂ ادب است

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے تمہاری اصل اور تمہارا نسب خَبِیْرٌ ○ آگاہ ہے تمہارے علم اور ادب سے لکھا ہے کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینۂ منورہ میں آیا اور یہ لوگ کلمۂ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام عرب آپ کے پاس تنہا آئے ہیں اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہیں اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم باز رہے تھے غرضکہ ایمان لا کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اُن گنواروں نے یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہیں قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ کہ تم ایمان نہیں لائے اس واسطے کہ ایمان زبانی اقرار ہے تصدیق دلی کے ساتھ اور تم کو اقرار ہے اور تصدیق نہیں پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہیں وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور مگر کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہے کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہے اور قتل اور قید سے ڈر کر اسلام میں داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہے وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ اور نہیں داخل ہوا ہے ایمان فِیْ قُلُوْبِکُمْ تمہارے دلوں میں تو تمہارے دل زبان کے موافق نہیں وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگزرو گے تو لَا یَلِتْکُمْ کم نہ کر دیگا خدا تم کو مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا تمہارے اجر اور اعمال میں سے کچھ بلکہ تمام و کمال تم کو پہونچائے گا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے

سلہ وہ لوگ انسان بھی نہیں جو تکبر کرتے ہیں اور وہ عقل و انصاف سے کسی قدر دور ہیں۔ نسب کی وجہ سے فخر کسی کو کسی پر نہیں۔ اس لیے کہ ایک آدم و حوا سے پیدا ہوئے ہیں ۱۲ اسید جعفر علی عفی عنہ

وہ گناہ جو مطیعوں سے صادر ہوا ہو رَّحِیۡمٌ ۝ مہربان اُن کے اجر پورے دیتا ہے اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ سوا اس کے نہیں کہ حقیقی مومن الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمۡ یَرۡتَابُوۡا پھر انھوں نے شک نہیں کیا دل میں زبان سے اقرار کر کے وَ جٰہَدُوۡا اور اپنے ایمان کی حقیقت ظاہر کرنے کو انھوں نے جہاد کیا بِاَمۡوَالِہِمۡ اپنے مالوں سے کہ غازیوں کو دیا یا ان کے واسطے ہتھیار مول لیئے وَ اَنۡفُسِہِمۡ اور اپنی ذاتوں سے کفار کی لڑائی میں شریک ہوئے فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ رضائے الٰہی کی راہ میں اُولٰٓئِکَ یہ مومن مجاہد کا گروہ ہُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۝ وہ ہیں سچے اپنے دعوی ایمان میں یہ آیت نازل ہونے کے بعد اسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے کہ اَتُعَلِّمُوۡنَ اللّٰہَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِیۡنِکُمۡ اپنے دین کی اور ایمان پر جھوٹی قسم کھاتے ہو وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیز جو آسمانوں میں ہے علوی خلائق وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ اور جو چیز زمین میں ہے سفلی خلائق وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ اور خدا سب چیزیں عَلِیۡمٌ ۝ جانتا ہے اور کوئی چیز اُس پر پوشیدہ نہیں رہتی تو وہ تمہارے جتانے اور خبر دینے کا محتاج نہیں یَمُنُّوۡنَ عَلَیۡکَ احسان رکھتے ہیں تجھ پر اَنۡ اَسۡلَمُوۡا یہ کہ اسلام قبول کیا ہے انھوں نے قُلۡ لَّا تَمُنُّوۡا کہہ کہ احسان نہ رکھو عَلَیَّ مجھ پر اِسۡلَامَکُمۡ اپنے اسلام کے سبب سے بَلِ اللّٰہُ بلکہ اللہ یَمُنُّ احسان رکھتا ہے عَلَیۡکُمۡ تم پر اَنۡ ہَدٰىکُمۡ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اس نے تم کو لِلۡاِیۡمَانِ ایمان کی طرف اِنۡ کُنۡتُمۡ اگر ہو تم صٰدِقِیۡنَ ۝ سچے دعوی ایمان میں اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ بیشک اللہ جانتا ہے غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جو کچھ پوشیدہ ہے آسمانوں اور زمینوں میں وَ اللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ اور اللہ دیکھتا ہے بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

ع ۲ ۸

خَمۡسٌ وَّ اَرۡبَعُوۡنَ اٰیَۃً	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	سُوۡرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ وَّ ہِیَ
پینتالیس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	سورۂ ق مکہ میں نازل ہوئی اور وہ

آیاتہا ۴۵ رکوعاتہا ۳ کلماتہا حروفہا ۱۵۳۵

قٓ قف حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام میں فرق کے واسطے ہیں امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حرف نثر کے واسطے ایسے ہیں جیسے نظم کے لئے تشبیب[1] اس واسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہے کہ جو کلام اُس کے بعد آتا ہے وہ نثر ہے منظوم نہیں ہے تو ایسے حروف لانے میں اُن لوگوں کے قول کی رد ہے جو قرآن کو شعر کہتے ہیں اور ان حرفوں میں کہا ہے کہ بعینہ خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا قرآن کا نام ہے یا اسم قادر اور قدیر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہے یا کلمہ قف کی طرف اشارہ ہے یعنی ٹھہر اور قائم رہ اے محمد اس عمل پر جس کا تو مامور ہوا ہے امام ابواللیث رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ قاف کے معنی یہ ہیں اللّٰہُ قَآئِمٌۢ بِالۡقِسۡطِ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قاف ایک پہاڑ ہے زمین کو گھیرے ہوئے حق تعالیٰ نے اُسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہے یہاں اُس کی قسم کھائی یا قسم ہے قدرت خدا اور قرب الٰہی کی کہ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ کا بھید اس سورت میں اس کی خبر دیتا ہے یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کھاتا ہے وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۝ اور قسم قرآن مجید کی کہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اٹھائے جائیں گے اور کافر اس بات پر ایمان نہیں لائے ہیں بَلۡ عَجِبُوۡۤا بلکہ عجب کیا انھوں نے اَنۡ جَآءَہُمۡ اس بات سے کہ آیا اُن کے پاس

[1] تشبیب شعرا کی اصطلاح میں قصیدے کی ان چند بیتوں کو کہتے ہیں کہ جو ممدوح کی مدح کے قبل بیان عشق میں ذکر کرتے ہیں ۱۲ غیاث

مُّنْذِرٌ پیغمبر ڈرانے والا مِّنْهُمْ اُن کی جنس سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ تو کہا کافروں نے ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافروں کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہے تو کافروں نے کہا کہ هٰذَا یہ محمد کو رسالت کے واسطے برگزیدہ کرلینا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ عجیب چیز اور عجب کام ہے اور کافر بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرجائیں گے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجائیں کے ہم خاک تو ہم کو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیریں گے اور ہماری روح جسم میں کیا پھر آئے گی ذٰلِكَ یہ ہمارا پھرنا زندگی کی طرف رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝ پھرنا دور ہے عادت اور امکان سے تو حق تعالیٰ نے اُن کی بات رد کرنے کو فرمایا کہ قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم جانتے ہیں مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ وہ چیز جو کم کردیتی ہے زمین مِنْهُمْ ان میں سے گوشت پوست ہڈی اُن کے مرنے کے بعد وَعِنْدَنَا اور ہمارے پاس ہے كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝ کتاب نگاہ رکھنے والی اُن کی تفصیلیں تو جو کچھ اُن میں سے خاک ہوگیا اُسے ہم جانتے ہیں یا لوح محفوظ میں اُنکے مندرس اور متغیر ہونے کا حال اُن کی تعداد اور ناموں کے ساتھ مفصل لکھا ہے اُسے بھی ہم نہیں بھولتے تو فنا کے بعد اُنکو پھر زندہ کردینا ہم پر کچھ دشوار نہیں ہے اور ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی ہے اور نہیں ایمان لائے ہیں بِالْحَقِّ قرآن کا جو حق ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آیا اُن کے پاس اور معجزہ دکھایا اور دلیل لازم کردی فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝ تو وہ ایک بات مختلف میں ہیں یعنی قرآن کے باب میں اُلجھے ہوے اور مضطرب ہیں کبھی اُسے سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی کہانی اور اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بھی الجھتے اور اضطراب کرتے ہیں کبھی اُن کو مجنون کہتے ہیں کبھی کاہن کبھی مفتری اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا کیا نہیں دیکھتے بعث وحشر کے منکر اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف جو فَوْقَهُمْ اُن کے اوپر ہے کہ محض قدرت سے كَیْفَ بَنَیْنٰهَا کیونکہ بنایا ہم نے اُسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ وَزَیَّنّٰهَا اور زینت دی ہم نے اُسے ستاروں سے وَمَا لَهَا اور نہیں ہے اُس کے واسطے مِنْ فُرُوْجٍ ۝ کوئی درز اور شگاف یعنی سے تو اتنی بڑی چیز بے درز اور شگاف اور علت کے پیدا کرنا ہمارے کمال قدرت وعلم اور نہایت حکمت پر دلیل ہے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچ دیا ہم نے اور پانی پر بچھا دیا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا اور ڈال دیے ہم نے اس میں رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے جمے ہوے اپنی جگہ پر وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا اور اُگائی ہم نے زمین میں مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ ہر طرح کی گھاس بَهِیْجٍ ۝ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو ہم نے کیا تَبْصِرَةً بینائی کے واسطے ہے یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو وَذِكْرٰى اور یاد کرنے اور نصیحت پکڑنے کے لئے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہے خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہم نے مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی بڑے فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اُگائے ہم نے اُس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ۝ اور اُگایا ہم نے پانی کے سبب سے غلہ کو کہ اُس کی شان سے یہ ہے کہ اُسے کاٹتے ہیں جیسے گیہوں جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اگائے ہم نے خرمے کے درخت بڑے اور اونچے لَهَا ان کے واسطے طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۝ خوشے ہیں تہ بتہ اس سے اُس میں میوے کی کثرت مراد ہے اور یہ سب چیزیں ہم نے اگائیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندوں کی روزی کے واسطے وَاَحْیَیْنَا بِهٖ اور زندہ کردیا ہم نے اس پانی کے سبب سے بَلْدَةً مَّیْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جس طرح مری ہوئی زمین کو ہم نے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ اسی طرح نکلنا ہے تمہارا قبروں سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر میں تمہارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور وتامل کرے دانے کے زندہ ہونے میں کہ مردہ کی طرح خاک میں دفن ہے اور پوشیدہ ہونے کے بعد اس کے ظاہر ہونے میں جو کوئی غور کرے تو بعید نہیں کہ

مرنے کے بعد آدمی کے زندہ ہونے کا ایک شمہ یا سے قطعہ

کدام دانہ فروشد کہ بر نیامد باز | چرا بدانہ انسانت ایں گماں باشد
فرو شدن چو بدیدی بر آمدن بنگر | غروب شمس و قمر را چرا زیاں باشد

پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی جہت سے ملول تھا اگلی امتوں کے کمذبوں کے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ اور چاہ یمامہ کے لوگوں نے یا بیر معطلہ یا جبل فتح کے لوگوں نے اپنے نبی کی کہ وہ خنظل بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُودُ ۝ اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسیٰ علیہم السلام کی وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ اور لوط کے بھائیوں نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرال والوں نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیبؑ کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان میں تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیاں ہو چکا ہے اور باقی انبیا علیہم السلام میں سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل پر مذکور ہوا كُلٌّ اُن سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبروں کی اس واسطے کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اُن میں سے ایک کی تکذیب اُن سب کی تکذیب ہوتی ہے پس جب اُن قوم کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيدِ تو مسلم ہو گئی اور نازل ہوئی اُن پر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب کا ہم نے کیا تھا أَفَعَيِينَا کیا عاجز ہو گئے ہم اور رنج پایا ہم نے بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار پیدا کرنے میں ہم عاجز ہیں مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالیٰ اول ہی خلق کا خالق ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بے مادّہ اور بے مدد پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادّوں کو جمع کر کے اُن میں زندگی پھیر لا کر دوبارہ پیدا کرنے پر کیوں نہ قادر ہوگا اور بے شبہ ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِي لَبْسٍ شک اور شبہ میں ہیں شیطانی وسوسوں کے سبب سے مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ نئی پیدائش سے یعنی بعث و حشر و نشر سے اس واسطے کہ اُنھیں خلاف عادت جانتے ہیں خلق جدید کے باب میں محققوں نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہیں اور اُن میں بعض اسی آیت کی تفسیر میں جواہر التفسیر سے دریافت ہو سکتے ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ اور بیشک ہم نے پیدا کیا آدمی کو وَنَعْلَمُ اور ہم جانتے ہیں مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وہ جس کے ساتھ وسوسہ دیتا ہے اُس کا نفس بُرے اندیشے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ اور ہم بہت نزدیک ہیں انسان کے مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ اس کی رگ جان سے اور یہ حق تعالیٰ کی نزدیکی انسان کے ساتھ اُس کے علم اور قدرت کے سبب سے ہے مکان اور مسافت کی راہ سے نہیں اور ماوردی نے کہا ہے کہ حبل الورید ایک رگ ہے دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہے اُس علم سے جو بندے کے دل کو اس رگ کا علم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہیں اُس سے زیادہ جو حبل الورید سے زیادہ اُس کے نزدیک ہے صاحب بحر الحقائق کہتے ہیں کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک جز ہے تو اُس کلام میں اس طرف اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ اس سے زیادہ بندے کے قریب ہے تو جس طرح بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہے تو پاتا ہے اسی طرح جب حقتعالیٰ کو بھی ڈھونڈھتا ہے تو پاتا ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ زبور میں ہے کہ أَلَا مَنْ طَلَبَنِي وَجَدَنِي ¹ مثنوی

¹ آگاہ ہو کہ جس نے مجھے ڈھونڈھا اس نے مجھ کو پایا ۱۲

ع ۱۵

نَحْنُ اَقْرَبُ گفت مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ　　تو فگندہ تیر فکرت را بعید

اے کمان و تیر ہا بر ساختہ　　صید نزدیک تو دور انداختہ

اور جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کا قرب بے چون اور چگون ہوتا ہے اے عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہے اُس کے قرب کی کیفیت نہیں دریافت ہو سکتی تو حق تعالیٰ کا قرب جو کیفیت سے پاک اور منزہ ہے کیونکر دریافت ہو سکتا ہے اور یہ بھی مثنوی معنوی میں مذکور ہے نظم

قرب بیچون ست جانت را تو　　قرب حق را چوں بدانی اے عمو

قرب نے بالا و پستی رفتن ست　　قرب حق از قید ہستی رفتن ست

کشف الاسرار میں ہے کہ حق تعالیٰ سے بندہ کا قرب یہ ہے جو اُس نے فرمایا کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ احادیث قدسیہ میں وارد ہے کہ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ اور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہے آخر کو احسان اور تحقیق کر کے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ اور حق تعالیٰ کا قرب بندے کو دو قسم پر ہے ایک تو تمام خلق کو علم اور قدرت کے سبب سے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ دوسرے خواص درگاہ کو خاص نیکیوں اور لطفوں کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پہلے اُسے قرب دیتا ہے یہاں تک کہ جہاں سے اُس کو رہا کرتا ہے پھر قرب حقیقی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ آب و گل سے چھوڑا لیتا ہے اور بندے کی ہستی موہوم میں سے گھٹاتا ہے اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہے جس طرح اول میں خود تھا آخر میں بھی خود ہوتا ہے یہاں علاقے مرتفع اسباب منقطع رسوم باطل حدود پراگندہ اشارات متناہی عبارات منتفی اور حق یکتا اور باقی رہتا ہے نظم

موج بحر لِمَنِ الْمُلْکُ بر آید ناگاہ　　غرق گردند دراں بحر چہ درویش و چہ شاد

خرمن ہستی موہوم جہاں سوزانہ　　آتش عشق کہ نے دانہ بماند نے کاہ

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ یاد کر جب لیتے ہیں دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگوں کے اور لکھتے ہیں عَنِ الْیَمِیْنِ داہنی جانب سے ہم نشین فرشتہ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ۝ اور بائیں طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے بندے کے داہنے بائیں بیٹھے نگہبانی کرتے ہیں مَا یَلْفِظُ نہیں نکالتا ہے اپنے منہ سے مِنْ قَوْلٍ کوئی بات یعنی بندۂ مکلف کوئی کلام نہیں کرتا اِلَّا لَدَیْہِ مگر اُس کے پاس رَقِیْبٌ ایک نگہبان ہوتا ہے عَتِیْدٌ ۝ آمادہ کہ فوراً لکھ لیتا ہے لباب میں ہے کہ حکمت اولی میں مذکور ہے کہ آدمی سے میں عجب کرتا ہوں کہ دو مؤکل فرشتے اُس کے اگلے دانتوں پر بیٹھے ہیں آدمی کی زبان اُن کا قلم ہے اور آب دہن اُن کی روشنائی پس آدمی کیونکر بے مطلب اور لایعنی امر میں بات کرتا ہے حال آنکہ بات کرتا ہے اور بے مطلب بہت سا نہیں بکتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ نظم

الٰہی از صرفہ زرے کنی　　صرفۂ گفتار کن ار ے کنی

مصلحت تست زبان زیر کام　　تیغ پسندیدہ بود در نیام

فرشتے تو اس طرح بندہ کے نگہبان ہیں اور اُس کا نیک و بد لکھ رہے ہیں کہ ناگاہ اجل آ پہونچے گی وَجَآءَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْتِ اور آئے گی غشی موت کی بِالْحَقِّ خدا کے حکم سے کہ وہ حکم حق ہے اور اس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہیں گے کہ ذٰلِکَ یہ موت ہے مَا کُنْتَ مِنْہُ تَحِیْدُ ۝ وہ چیز جس سے تو بھاگتا اور ڈرتا تھا اور اُسے مکروہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور

پھونکا جائے گا صور میں دوسری بار اور اس پھونک سے مُردے زندہ ہو کر قبروں سے نکلیں گے اور فرشتے کہیں گے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝
وعید کا دن ہے کہ خلق کو اس سے وعید کرتے یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئے گا حشر کے دن میدان حشر میں كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک مَعَهَا
سَآئِقٌ اُس کے ساتھ ہنکانے والا ہو گا یعنی فرشتہ جو اُسے موقف حساب میں لے جائے گا وَّشَهِيْدٌ ۝ اور اُس کے ساتھ گواہ ہو گا جو
اُس کے نیک اور بد اعمال کی گواہی دے گا اور وہ بھی یا فرشتہ ہو گا یا اُس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنا میسر ہو گا اور نہ گواہ
کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالےٰ کی طرف سے خطاب پہونچے گا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا میں فِيْ غَفْلَةٍ غفلت
میں مِّنْ هٰذَا اُس دن سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ پس اُٹھا لیا ہم نے تیری آنکھ پر سے غِطَآءَكَ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے
سنا تھا اب آنکھوں سے دیکھتا ہے فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اُٹھ جانے کے سبب حَدِيْدٌ ۝ تیز ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ بینائی یہاں دانائی کے معنی میں ہے یعنی جو کچھ تجھ پر پوشیدہ تھا بعث وحشر کا احوال وہ آج ہم نے تجھے دکھا دیا اور اُسے تو نے جان لیا
وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اور کہے گا اُس کا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اُس پر موکل اور متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہے مَا لَدَيَّ وہ چیز میرے پاس
عَتِيْدٌ ۝ حاضر یعنی تیرے اعمال کا دفتر پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچے گا کہ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ ڈالدو
جہنم میں كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اُن حقوں سے
روکنے والا جن کا ادا کرنا فرض تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان میں ہے اور خیر سے دین اسلام مراد ہے وہ اپنی
اولاد اور قرابتداروں کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر وعناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اُس کی دوسری صفت
یہ ہے کہ مُعْتَدٍ گزرنے والا تھا حدود الٰہی سے مُّرِيْبٍ ۝ شک کرنے والا وحدانیت میں الَّذِيْ جَعَلَ وہ کہ اُس نے کیا
شریک مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ اور معبودوں کو فَاَلْقِيٰهُ تو ڈالدو تم دونوں اُسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ
عذاب سخت میں جو ہمیشہ رہے گا اور جب کافر کو دوزخ میں ڈالا جاہیں گے تو وہ کہے گا کہ میرا کیا گناہ ہے جو شیطان مجھ پر مسلط تھا اُس نے مجھے
گمراہ کر دیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائے گا تو وہ انکار کرے گا قَالَ قَرِيْنُهٗ کہے گا اُس کا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا میں اُس کے ساتھ تھا
کہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ اے ہمارے رب میں نے تو اسے گمراہ نہیں کیا اور اُس کے باب میں میں حد سے نہیں گزرا وَلٰكِنْ كَانَ
اور مگر تھا وہ خود فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ دور دراز گمراہی میں اور اُس سے نہ پھرا قَالَ فرمائے گا حق تعالےٰ کہ لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو
لَدَيَّ میرے پاس اس واسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہیں وَقَدْ قَدَّمْتُ اور بیشک میں نے پہلے
بھیجی تھی اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ تمہاری طرف اپنی وعید اپنی کتابوں میں اپنے رسولوں کی زبانی اور اب تم کو کوئی حجت نہیں رہی
اور تمہارا کوئی عذر نہ سنا جائے گا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائے گی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم جو کچھ وعدہ وعید کر چکے ہیں
تبدیل تغییر کی گنجائش وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہیں ہوں میں ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ بندوں پر کہ بے استحقاق ان پر
ظلم کروں يَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کر اُس دن کو جب ہم کہیں گے اور بکر نے يَقُوْلُ یے سے پڑھا ہے یعنی حق تعالیٰ فرمائے گا لِجَهَنَّمَ
دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَاْتِ کیا تو بھر گئی یعنی میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنوں سے تجکو بھر دوں گا تو بھری کہ نہیں حق
تعالےٰ تو یہ استفسار فرمائے گا وَتَقُوْلُ اور کہے گی دوزخ کہ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ کیا زیادتی ہے یہ استفہام سوال کے معنی میں ہے
یعنی مجھ میں اور زیادہ کر دے حق تعالیٰ اور کافروں کو دوزخ میں بھیجے گا یہانتک کہ دوزخ پُر ہو جائے گی اور ایک قول یہ ہے کہ دوزخ

ع ۱۴ ۲

نہ بھرے گی حتیٰ یَضَعَ الْجَبَّارُ قَدَمَہٗ فَیَقُوْلُ قَطْ قَطْ یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اُس میں اپنے دونوں قدم رکھدے گا پھر فرمائے گا کہ بس بس ؎ بیت

آن قدم حق را بود کور اکشد　　غیر حق کو کہ کمان او کشد

امام زاہدی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہیں کہ یہ استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ یعنی دوزخ کہے گی کہ میں بھر گئی اب مجھ میں زیادہ کی گنجائش نہیں وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کر دی جائے گی بہشت لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ○ پرہیزگاروں کے واسطے نہ دور تاکید ہے یعنی بہشت متقیوں کے نزدیک ہوگی دور نہیں اور یہ قبل اس کے ہوگا کہ اُن کو بہشت میں لے جائیں پہلے بہشت اُن کو دکھائیں گے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتیں اُس کے واسطے مقرر ہیں اُس کی نظر کے سامنے کر دیں گے تاکہ اُس کی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ھٰذَا یہ ہے مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا میں اور یہ ہم نے تیار کی ہے لِکُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کی حَفِیْظٍ ○ نگاہ رکھنے والا شرع کی حدیں یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضوں نے کہا ہے کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا حکم الٰہی کی حفاظت کرنے والا یا اپنی ساعتوں اور وقتوں کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالیٰ سے غافل نہیں رہتا ؎ نظم

اگر تو پاسداری پاس انفاس　　بسلطانی رسانندت ازین پاس

ترا ایک پند بس در ہر دو عالم　　نہ جانت بر نیاید بے خدا دم

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہے خدا سے بِالْغَیْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ○ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اُس شخص کو اور اُس کے مثل لوگوں کو کہیں گے کہ اُدْخُلُوْھَا آؤ بہشت میں بِسَلٰمٍ بیخوفی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتوں کے سلام سے بزرگی پائے ہوئے ذٰلِکَ یہ دن یَوْمُ الْخُلُوْدِ ○ دن ہے ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن میں موت نہ ہوگی لَھُمْ اُن کے واسطے یعنی جنتیوں کے لیے ہے مَّا یَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہیں طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کی لذتیں فِیْھَا جنت میں وَلَدَیْنَا اور ہمارے پاس مَزِیْدٌ ○ زیادہ ہے اُس سے جو وہ چاہیں اور اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ مزید سے دیدار مراد ہے وَکَمْ اَھْلَکْنَا اور بہتیرے ہلاک کر دیے ہم نے قَبْلَھُمْ اُن سے پہلے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل ہم نے بہتیرے ہلاک کر دیے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والے کہ واقع میں ھُمْ اَشَدُّ مِنْھُمْ وہ بہت سخت تھے مکہ کے کافروں سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ فَنَقَّبُوْا پھر راہ کاٹی اُنھوں نے فِی الْبِلَادِ شہروں میں یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع پیدا کیا ھَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ○ کیا تھی اُن کے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضائے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اُنکے فنا ہو جانے کا حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اُن کی دستگیری نہ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک جو اس صورت میں مذکور ہوا اس میں لَذِکْرٰی البتہ نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہے لِمَنْ کَانَ لَہٗ اُس شخص کے واسطے جس کے لئے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزوں کی حقیقتوں میں یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شبلی قدس سرہٗ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے خدا کے ساتھ حاضر کہ پلک مارنے کی قدر بھی غافل نہ ہو اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ یا جو کوئی القائے سمع کرتا ہے یعنی کان لگائے رہتا ہے اور عبرت حاصل کرنے کی راہ سے سنتا ہے وَھُوَ شَھِیْدٌ ○ اور وہ حاضر رہتا ہے سننے کے وقت تاکہ اُس کے معنی سمجھ سکے لباب میں لکھا ہے کہ صاحب قلب

مومن عرب ہے اور شہید مومن اہل کتاب ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت پر گواہ رکھتا ہے اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قرآن سنتے وقت اس طرح کان لگائے رہنا چاہئے گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے پھر فہم بیں اور اوپر بڑھ جائے کہ گویا جبرئیل علیہ السلام سے سنتا ہے پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہے اور بات پر قرآن میں ایک گواہ ہے اور وہ لفظ شہید ہے اس واسطے کہ شہید اسے کہتے ہیں جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہیں اس واسطے کہ خبر دینے والے سے سنتا ہے اور حاضر کلام کرنے والے سے جس کا خود کلام ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں قرآن پکر ر پڑھتا رہا یہانتک کہ میں نے اُس سے سُنا جس کا وہ کلام ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کئے ہم نے آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اُن کے درمیان میں ہے فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن میں تو اسے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا اور نہیں پہونچا ہمیں انھیں پیدا کرنے میں مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہے وہ کہتے ہیں کہ ہفتے کے دن خدا نے استراحت کی اور سنا یا لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سُنا تو غصہ کے مارے چہرۂ مبارک کا رنگ سرخ ہوگیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اس بات پر جو یہود کہتے ہیں یا منکروں کی باتوں پر کہ بعث وحشر سے منکر ہیں یا تمہاری شان میں جو بات اُن سے صادر ہوتی ہے یا تمہاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہیں اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی اس بات پر صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے کہ فجر کی نماز ہے وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے وہ نماز عصر ہے وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات میں سے پس نماز پڑھ اس کے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہے وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھ سجدوں کے بعد امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عشا کے بعد وتر مراد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرض کے بعد نفلیں مقصود ہیں وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہو اور سنو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ جس دن کہ ندا کرے گا ندا کرنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہے یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی بہ نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مکان قریب کے یہ معنی ہیں کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچے گی کہیں سے دور نہ ہوگی حدیث میں ہے کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہوکر کانوں میں انگلی دے کے پکاریں گے کہ اے چور چور ہڈیو اور اے چھوٹے ہوئے گوشت اور اے پریشان بالو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ سب جمع ہو جاؤ جزا اور فیصلہ کے واسطے يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ جس دن سنیں گے صیحۂ بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھنکنا ہے بِالْحَقِّ اس چیز کے ساتھ جو حق ہے یعنی بعث اور کہیں گے سننے والوں سے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ دن ہے قبروں سے نکلنے کا اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيٖ زندہ کرتے ہیں ہم مردوں کو یعنی مُردہ نطفوں کو ہم زندگی دیتے ہیں وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہیں ہم دُنیا میں وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ اور ہماری طرف ہے پھرنا اُن کو دوبارہ کہ حساب کے واسطے ہم انھیں زندہ کریں گے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ یاد کرو وہ دن جب پھٹے گی زمین اور دور ہو جائے گی عَنْهُمْ آدمیوں سے یعنی مُردوں سے پس وہ مُردے قبروں سے نکل آئیں گے سِرَاعًا دوڑتے ہوئے پکارنے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مُردوں کو قبروں سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اُٹھانا ہے عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ہم پر آسان نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہیں بِمَا يَقُوْلُوْنَ وہ بات جو کافر کہتے ہیں انکار قیامت کے

باب ہیں اور اے ہمارے حبیب تیرے حق میں بُری باتیں اور میرے حق میں افترا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہیں ہے تو اُن پر بِجَبَّارٍ تسلط کہ جبر اور قہر سے اُن کو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ اُسے جو ڈرتا ہے میری وعید سے اس واسطے کہ ڈرنے والے ہی اُسکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہیں مانتے

سورۃ الذّٰرِيٰت مكية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وهى ستون اٰية
سورۂ ذاریات مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور یہ وہ ساٹھ آیتیں ہیں

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے اُن چیزوں کی جو پراگندہ ہونے والیاں ہیں خاک وغیرہ میں پراگندہ ہوکر اور دانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیاں یا اُن فرشتوں کی جو ہوائیں چلانے والے ہیں فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ پھر اُٹھانے والیاں بھاری بوجھ یعنی بدلیاں جو بہت پانی برساتی ہیں فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ پھر چلنے والیاں آسانی سے یعنی رواں کشتیاں یا ستارے جو اپنی منزلوں میں سیر کرتے ہیں فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ پھر حصّہ کرنے والیاں کام کو یعنی وہ فرشتے جن سے مینھ روزیوں وغیرہ کی تقسیم متعلق ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن سے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہیں کہ جن کے نامزد ایک ایک بڑا کام ہے جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہے میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہیں عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہیں حق تعالیٰ ان عجیب اور بڑی چیزوں کی قسم یاد کرکے فرماتا ہے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اس کے نہیں کہ وہ چیز جس کا تم وعدہ دیے گیے ہو حشر نشر ثواب عذاب وہ لَصَادِقٌ ۙ ضرور سچ اور صحیح ہے اور اُس میں کچھ خلاف نہیں ہے وَّاِنَّ الدِّيْنَ اور بتحقیق جزا اور حساب کا دن لَوَاقِعٌ ۙ ضرور ہونا ہے اُس میں کچھ شک وشبہہ نہیں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ اور قسم آسمان کی جو سختی اور مضبوطی والا ہے یا بڑی زینت والا یا اچھی صورت والا اور اچھا معلوم ہونے والا یا راہوں والا یعنی وہ راہیں جن میں ستارے سیر کرتے ہیں اور تبیان میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ اس سے ساتواں آسمان مراد ہے حق تعالیٰ اُس کی قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم اے مکہ والو لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ البتہ مخالف باتوں میں ہو میرے پیغمبر کے ساتھ یعنی اُن کو کبھی ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون یا قرآن کی شان میں تمہاری باتیں مختلف ہیں اُسے سحر کہتے ہو اور شعر اور کاہنی اور افترا کیا ہوا اور اگلوں کی کہانیاں يُّؤْفَكُ پھیرا جاتا ہے عَنْهُ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے یا قرآن سے مَنْ اُفِكَ ؕ وہ شخص جو پھیر اگیا ہی خدا کے علم میں قضا اور قدر کے حکم کے ساتھ ایمان کی طرف سے در قرآن کی جانب سے یعنی جو شخص خدا کے علم میں قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو وہی محروم ہے بیت

دلہا ہمہ مجروح وجگرہا ہمہ خونست ۔ تا حکم ازل درحق ہر کس ہمہ چونست

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ لعنت کیے گئے ہیں جھوٹے مختلف باتوں والے اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو قافلے اُترنے کے وقت مکۂ معظمہ کی گھاٹیوں پر بیٹھے اور ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال آنے جانے والوں سے نئی طرح پر کہتا اور لوگوں کو آپ کی محبت سے باز رکھتے حق تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی اور فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ هُمْ جھوٹے وہ لوگ ہیں جو فِيْ غَمْرَةٍ جہالت اور نہایت غفلت میں سَاهُوْنَ ۙ غافل ہیں اوامر ونواہی سے يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ پوچھتے ہیں پیغمبر اور مومنوں سے کہ کب ہوگا روز جزا جسے تمہارے خدا نے قسم کھاکر کہا ہے کہ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ کافر یہ بات ہنسی اور تکذیب کی راہ سے کہتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا

جزا ہونے والی ہے یَوۡمَ ھُمۡ اُسدن جبکہ وہ کافر عَلَی النَّارِ دوزخ کی آگ پر یُفۡتَنُوۡنَ ○ جلائے جائیں گے اور عذاب کیے جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے اُن سے کہیں گے کہ ذُوۡقُوۡا چکھو فِتۡنَتَکُمۡ اپنا عذاب ھٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ یہ ہے وہ کہ تھے دنیا میں اُسکے ساتھ یعنی اُس کے آنے کی تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ○ جلدی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مَتٰی ھٰذَا الۡوَعۡدُ اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ بیشک پرہیز کرنے والے کفر اور گناہ سے اُس دن فِیۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ ۙ باغوں میں ہوں گے اور جاری چشموں میں یعنی ایسے باغوں میں جن میں نہریں جاری ہوں گی اٰخِذِیۡنَ قبول کرنے والے اور لینے والے مَاۤ اٰتٰھُمۡ رَبُّھُمۡ ط اُس چیز کو جو اپنے فضل سے عطا کی ہے انھیں اُن کے رب نے اعمال اور اقوال کا ثواب اِنَّھُمۡ کَانُوۡا بیشک وہ تھے قَبۡلَ ذٰلِکَ قبل جنت میں داخل ہونے کے مُحۡسِنِیۡنَ ○ نیک کام کرنے والے اور فرمانبردار کَانُوۡا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ تھے تھوڑی رات مَا یَھۡجَعُوۡنَ ○ نہ سوتے یعنی رات کو اکثر عبادت میں مشغول ہوتے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلیں پڑھا کرتے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اُن پر ایسی رات کم گزرتی تھی کہ اُس کے اول یا درمیان یا آخر میں نماز نہ پڑھتے ہوں اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ بے عشا کی نماز پڑھے ہوے نہ سوتے تھے اُس کے وقت کو لمبا کھینچنے آدھی رات تک وَبِالۡاَسۡحَارِ اور تھے کہ فجروں کو ھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ○ وہ استغفار کرتے تھے یعنی باوجود اس کے کہ رات کو وہ لوگ اکثر نماز پڑھتے اور کم سوتے تھے جب صبح ہوتی تو استغفار کرتے تھے اس طور پر کہ گویا تمام شب گناہ کیا کیے تھے اور اُس نماز کو کچھ حساب میں نہ لاتے تھے **بیت**

طاعتِ ناقص ما موجبِ غفراں نشود
راضیم گر مددِ علتِ عصیاں نشود

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِھِمۡ اور ان کے مالوں میں حَقٌّ حق اور حصہ تھا لِّلسَّآئِلِ سوال کرنے کے واسطے وَالۡمَحۡرُوۡمِ ○ اور بے نصیب کے لیے اور محروم اُس مستحق کو کہتے ہیں کہ جو کسی سے کچھ سوال نہ کرے اور لوگ گمان کریں کہ یہ غنی اور مالدار ہے اور اسے صدقہ نہ دیں یا محروم وہ شخص ہے جس کی کھیتی وغیرہ کو نقصان پہونچے یا وہ فقیر جس کے لڑکیاں ہوں یا وہ لونڈی غلام جس کا آقا خرچ نہ دے بہر تقدیر اُن لوگوں نے اپنے مال میں حق مقرر کر رکھا تھا سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کیلئے وَفِی الۡاَرۡضِ اور زمین میں اٰیٰتٌ نشانیاں ہیں قدرت آلہی پر دلیل پکڑنے کو لِّلۡمُوۡقِنِیۡنَ ○ یقین کرنے والوں کے واسطے جو نشانیاں روے زمین پر ہیں اُن نشانیوں میں سے کھانیں ہیں کہ اُن میں سے انواع و اقسام کے جواہر نکالتے ہیں اور اُگنے والے دانے اور ساگ اور درخت اُن کے اقسام اور حیوانات ہیں چرند پرند درند کیڑے مکوڑے اور اُن کے اقسام اور زمین کی ذات میں نشانیاں ہیں وہ اُس کے اجزا کی کیفیتوں اور خاصیتوں اور منفعتوں کا اختلاف ہے وَفِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اور نشانیاں ہیں تمھاری ذاتوں میں اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ○ کیا تم نہیں دیکھتے یہ استفہام حکم کے معنی میں ہے یعنی نظر عبرت سے دیکھو اور اپنی ذات میں کمال صنعت کی علامت مشاہدہ کرو اس واسطے کہ عالم میں کوئی چیز نہیں مگر اُس کا نمونہ تمھاری ذات میں ہے اور باوصف اس کے اچھی ہیئت اور خوب ترکیبیں اور دلچسپ صورتیں اور عجیب غریب کام اور مختلف صنعتیں نکالنے اور انواع و اقسام کے کمالات جمع کرنے میں منفرد اور بے مثل ہو حقائق سلمی میں ہے کہ جو کوئی یہ نشانیاں اپنی ذات میں نہ دیکھے اور اپنے صفحۂ وجود میں قدرت کے آثار مطالعہ نہ کرے اُس نے اپنا حظ ضائع کیا ہوگا اور زندگی سے بے بہرہ رہا ہوگا **نظم**

نظرے بسوئے خود کن کہ تو جانِ دلربائی
مفگن بخاک خود را کہ تو از بلند جائی

تو زچشم خود نہانی تو کمال خود چہ دانی چو دُر از صدف برون آ کہ تو نیز گران بہائی

وَفِي السَّمَآءِ اور آسمان میں ہے رِزْقُكُمْ تمہاری روزی یعنی رزق کے اسباب کہ مینھ ہے یا جو رزق تمہاری قسمت میں ہے وہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے تبیان میں کہا ہے کہ لوح چوتھے آسمان میں ہے وَمَا تُوعَدُونَ ○ اور آسمان میں بھی ہے جس چیز کا تم کو وعدہ دیا ہے یعنی ثواب اس واسطے کہ جنت اور اس کی نعمتیں ساتویں آسمان میں ہیں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پس قسم آسمان اور زمین کے رب کی کہ اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک جو مذکور ہوا روزی اور ثواب کا حال البتہ وہ حق ہے مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ○ مثل اس کے کہ تم بات کرتے ہو یعنی جس طرح تمہاری بات کرنے میں شک نہیں اسی طرح میرے روزی دینے میں بھی شک نہیں هَلْ اَتٰىكَ بیشک آئی تیرے پاس حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ بات ابراہیم کے مہمانوں کی اور وہ گیارہ فرشتے تھے کہ قوم لوط کو ہلاک کرنے کے واسطے نازل ہوئے تھے تبیان میں ہے کہ چار فرشتے تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل زدقائیل علیہم السلام الْمُكْرَمِيْنَ ○ مہمان بزرگی کے لیے خدا کے نزدیک یا حضرت ابراہیم کے نزدیک اس واسطے کہ اُن کی خدمت کے واسطے آپ اپنی ذات سے مستعد ہو گئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ یاد کر جب داخل ہوئے مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس فَقَالُوْا تو بولے کہ سَلٰمًا سلام کیا ہم نے تجکو سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سَلٰمٌ تم پر سلام اور تم ہو قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ گروہ بے پہچانے ہوئے یعنی ہرگز تم ایسے آدمی میں نے نہیں دیکھے نہ صورت میں نہ قد و قامت میں مجھے بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہیں فَرَاغَ پس پھرے ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے گھر والوں کی طرف اس طرح کہ اُن مہمانوں کو نہ معلوم ہوا کہ یہ کہاں جاتے ہیں فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ○ پھر لائے تیار بچھڑا بھنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ پھر نزدیک کیا اُسے اِلَيْهِمْ اُن کی طرف یعنی اُن کے سامنے رکھ دیا انھوں نے اُس کی طرف رغبت نہ کی قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ○ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیوں نہیں کھاتے اس میں سے یعنی کھاؤ وہ بولے کہ ہم نہیں کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل میں آیا ابراہیم کے مِنْهُمْ اُن سے خِيْفَةً خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل مبارک ڈرا کہ مبادا چور نہ ہوں اور ان کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں اس واسطے کہ اُس زمانے میں یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اُس کا کھانا نہ کھاتا جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم میں خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہیں خدا کے بھیجے ہوئے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تم نے پہلے سے کیوں نہ کہا کہیں بچھڑا نہ ذبح کرتا اور اُس کی ماں سے نہ چھڑاتا پس حضرت جبرئیلؑ نے اپنا پر مبارک اُس بھنے بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہو کر کودنے لگا اور چلاتا ہوا اپنی ماں کی طرف چلا حضرت بی سارہ دروازے کے پیچھے کھڑی یہ حال دیکھ رہی تھیں اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوئے اور فرشتوں نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْهُ اور خوشخبری دی اُسے بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ○ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اُنکی بی بی سارہ نے فِيْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال میں اور کہتی تھیں اللیا اللیا اور یہ کلمہ اُن کی زبان میں تعجب بڑے امور ہوتے تو اس وقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَكَّتْ پھر طمانچہ مارا وَجْهَهَا اپنے منھ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتیں کرتی ہیں وَقَالَتْ اور بولیں عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ○ بوڑھیا بانجھ کیا جنے گی قَالُوْا كَذٰلِكِ فرشتوں نے کہا کہ ہاں ایسی ہی خوشخبری دی ہے ہم نے تجکو قَالَ رَبُّكِ کہا ہے تیرے رب نے اور ہم نے اُس کے کہے کی خبر دی اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِيْمُ ○ خوب جانتا ہے تیرا رنج ہونا اور جو کوئی حکمت والا علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح پر بھی قادر ہے نظم

ع ۱۷

منزل ۷

کسے کو بکاری کہ دانا بود　　برا تمام آں ہم توانا بود
بجز در گہش رو مکن سوے کس　　مراد دل خویش ازو خواہ و بس

جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہیں اور اکٹھا ہو کر اُن کا اُترنا کسی بڑے ہی کام کرنے کے واسطے ہوگا تو قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہے تم کو اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ○ اے بھیجے ہو قَالُوْا وہ بولے کہ اِنَّا اُرْسِلْنَا ہم بھیجے گئے ہیں اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ گنہگاروں کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافروں کی جا جب اس واسطے کہ سب گناہوں کا مُتر (؟) کفر ہے اور ہم آئے ہیں لِنُرْسِلَ تاکہ ہم پھینکیں عَلَيْهِمْ اُن پر یعنی اُن کو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے بعد حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ○ پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِيْنَ ○ اُن لوگوں کے واسطے جو کفر اور گناہ میں حد سے باہر ہو جانے والے ہیں لکھا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوئے تھے سیاہ اور سفید خط سے یا ہر پتھر پر اُس کا نام لکھا تھا جو اُس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اُن پر اُن کے ہلاک ہونے کے بعد برسائے گیے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اُن لوگوں پر برسے جو اُس شہر میں نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے ہلاک نہیں ہوئے اور جب حضرت ابراہیمؑ کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ میں قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہیں تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کے سبب ملول و غمگین ہوا کہ اُس کا اس بلا میں کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجئے کہ لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیاں نجات پائیں گی فَاَخْرَجْنَا پس نکالیں گے ہم اُسے مَنْ كَانَ فِيْهَا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات میں مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والوں میں سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پائیں گے فِيْهَا اُن قریوں میں غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ سوا ایک گھر کے مسلمانوں سے کہ لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیاں اُس میں ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُس قوم میں سے ایک شخص حضرت لوطؑ پر ایمان لایا تھا بیس برس میں وَتَرَكْنَا اور چھوڑی ہم نے فِيْهَا اُن دیہات میں اٰيَةً ایک نشانی عذاب کی لِلَّذِيْنَ اُن لوگوں کی عبرت کے واسطے جو يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہیں اور قوم لوط کے مکانوں کا الٹ جانا وَفِيْ مُوْسٰٓى اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے ڈرنے والوں کے واسطے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جب بھیجا ہم نے اُسے اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلّٰى تو پھر گیا فرعون بِرُكْنِهٖ اپنی قوت کے سبب سے یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث زور رکھتا تھا اس وجہ سے اُس نے ایمان لانے سے انکار کیا وَقَالَ سٰحِرٌ اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہے ڈھٹبندی کر کے لوگوں کو خلاف عادت کام دکھاتا ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ ○ یا دیوانہ ہے کہ اپنا انجام کار نہیں سوچتا محققوں نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ پر فرعون کی طعن اُس کے کمال نادانی کی دلیل ہے اس واسطے کہ اُن پر دو مخالف چیزوں کے طعن کی اس لیئے کہ یہ امر ٹھہرا ہوا ہے کہ جادوگری کو کمال عقل اور ذہن رسا اور اُس فن میں پوری مہارت چاہیئے اور دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہے تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہیں تو فرعون جب حضرت موسیٰؑ سے پھر گیا اور اُن پر طعن کی اور اُس کی قوم اس بات میں اُس کے ساتھ متفق تھی فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑ لیا ہم نے اُس کو اپنے غضب میں وَجُنُوْدَهٗ اور اُسکے لشکر کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا ہم نے اُن سب کو فِى الْيَمِّ دریا میں یعنی ہم نے انکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِيْمٌ ○ مستحق ملامت کا تھا یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ میں نے ایمان کیوں نہ قبول کیا اور موسیٰؑ سے پھر کر اُن پر طعن کیوں کی تھی اور اِسی سبب سے اُس نے کہا تھا کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَفِيْ عَادٍ اور قوم عاد کے

ہلاک ہونے میں بھی نصیحت اور عبرت ہے عبرت لینے والوں اِذۡ اَرۡسَلۡنَا جب بھیجی ہم نے عَلَیۡھِمُ الرِّیۡحَ الۡعَقِیۡمَ اُن پر ہوا بے فائدہ
اور بغیر بھلائی کی یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہوا اور نہ ابر اٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اُس ہوا نے مِنۡ شَیۡءٍ اَتَتۡ کسی چیز کو گذری
عَلَیۡہِ اس پر اِلَّا جَعَلَتۡہُ مگر یہ کہ کر دیا اس چیز کو کَالرَّمِیۡمِ ؕ مثل سوکھی ہوئی گھاس کے یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کے مانند وَفِیۡ ثَمُوۡدَ
اور قوم ثمود کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے ڈرنے والوں کے لیے اِذۡ قِیۡلَ لَھُمۡ جب کہا گیا اُن کے واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور
اونٹنی کے کوچیں کاٹنے کے بعد کہ تم تَمَتَّعُوۡا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کاموں سے حَتّٰی حِیۡنٍ ○ عذاب کے وقت تک کہ
تین دن گزرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوۡا تو سرکشی کی انھوں نے عَنۡ اَمۡرِ رَبِّھِمۡ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک
میں نہ مشغول ہوئے فَاَخَذَتۡھُمُ الصّٰعِقَۃُ پھر پکڑ لیا انھیں ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَھُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ○
اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی چیخ مراد ہے جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا
پھر نہ سکے وہ مِنۡ قِیَامٍ اٹھنا یہ اُن کی عاجزی سے کنایہ ہے یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ انھیں اور عذاب سے بھاگیں یا یہ طاقت نہ رکھتے
تھے کہ اپنی مہم کی اصلاح پر قائم ہوں اور عذاب دفع کرنے میں کوشش کریں وَمَا کَانُوۡا مُنۡتَصِرِیۡنَ ○ اور نہ تھے انتقام لینے والے
ہم سے مدد دینے والے ایک دوسرے کو عذاب روکنے میں وَقَوۡمَ نُوۡحٍ اور ہلاک کیا ہم نے قوم نوح کو مِنۡ قَبۡلُ ؕ قوم عاد اور قوم ثمود سے
قبل اِنَّھُمۡ کَانُوۡا بیشک وہ لوگ تھے قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ○ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیاں کے سبب سے دائرہ استقامت سے
نکل جانے والے وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰھَا اور آسمان کو ہم نے بنایا بِاَیۡىدٍ اپنی قوت الوہیت یعنی زور خدائی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ
اُس قوت سے جو ہم اُس کے پیدا کرنے پر رکھتے ہیں وَاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ ○ اور ہم قادر ہیں اُس کے بنانے پر بندوں پر اس طرح ہم
روزی کشادہ کرنے والے ہیں جس طرح آسمان کو ہم نے کشادہ کر دیا وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰھَا اور بچھایا ہم نے زمین کو فَنِعۡمَ
الۡمٰھِدُوۡنَ پھر خوب بچھایا ہم نے اُسے وَمِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسوں میں سے خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ
پیدا کی ہم نے دو قسم کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہے یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اُجالا
اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ سے جیسے رات دن یا مخالف کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کر لینا چاہیے آسمان زمین
پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات میں سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت
اور بخل اور اسی کے مثل ہیں حق و باطل شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علیٰ ہذا القیاس
جس قدر خیال کیجئے خدا کی مخلوقات میں جوڑ نکلیں گے اور یہ جوڑ اس واسطے پیدا کئے کہ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ○ شاید تم نصیحت مانو
اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت خاص میری ہی صفت ہے اس واسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصوں سے ہے اور میں واجب بالذات
ہوں اور واجب تعداد اور انقسام نہیں قبول کرتا

نظم

دانش از قسمت و تعدد پاک — وحدت او مقدس از اشراک
از عدد دم مزن کہ او فرد ست — کہ عدد بہر فرد در خور دست
احد ست و شمارہ از دمعزول — صمد ست و نیاز از و مخذول

فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف یا اُس کے عذاب سے اُس کے ثواب کی جانب یا اُس کی معصیت سے

اس کی طاعت کی طرف آور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہیں کہ بھاگو اُس کی طرف اُس کے ماسوا سے اور بحر الحقائق میں یہ معنی لکھے ہیں کہ اے لوگو جو بھاگے ہو خلق میں تعلق کے سبب سے حق میں بھاگو قطع تعلق کرکے آور امام قشیری رحمہ اللہ تعالےٰ کا کلام اِس طرف راجع ہے کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے سے فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو و بیت

ہیچ تن در تونیاویخت کہ از خود نگریخت ۔ ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ برید

اِنِّیْ لَکُمْ بیشک میں تمہارے واسطے مِّنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہوں جس سے بچنا چاہیئے وَلَا تَجْعَلُوْا اور ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ کسی دوسرے معبود کو اِنِّیْ لَکُمْ بیشک میں تمہارے واسطے مِّنْهُ خدا سے اُس کے غیر کی عبادت کرنے میں نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِیْنٌ ۝ ظاہر اور کھلا ہوا كَذٰلِكَ جس طرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنوں کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اسی طرح مَآ اَتَى الَّذِیْنَ نہیں آیا اُن لوگوں کے پاس جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہا اُن لوگوں نے کہ وہ رسول سَاحِرٌ جادوگر ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہے اگر رسول نے اُن لوگوں کو معجزہ دکھایا تو اُس کے فعل کو اُن لوگوں نے سحر کہا اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اُس کے قول کو اُن لوگوں نے دیوانوں کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا کیا وصیت کر دی تھی اُن اگلوں نے اُن پچھلوں کو بِهٖ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی وصیت نہیں کی ہے بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہیں طَاغُوْنَ ۝ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اُن کی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہے فَتَوَلَّ پس منہ پھیر عَنْهُمْ اُن سے بدلا لینے سے تا وقتیکہ قتال پر مامور نہ ہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہیں ہے بِمَلُوْمٍ ۝ ملامت کیا ہوا خدا کے نزدیک اُن سے منہ پھیرنے کی وجہ سے معالم میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوئے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک پہونچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت دے وعظ اور نصیحت چھوڑ نہیں فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ فائدہ کرتا ہے مومنوں کو یعنی کافروں کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنوں کی تربیت سے ہاتھ نہ اٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کہنے سے بہت فائدے ہیں فصول میں ہے کہ وعظ کہنے والے کے کلام میں دس چیزیں ہونا چاہیئے تاکہ سننے والوں کو مفید ہو ایک تو خدا کی نعمت لوگوں کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کریں دوسرے محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اُس پر صبر کریں تیسرے گناہوں کا عذاب بیان کرے تاکہ اس سے باز آئیں اور توبہ کریں چوتھے شیطانی وسوسہ اور مکر کہہ سنائے کہ لوگ اُس سے بچیں پانچویں دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اُس سے دل نہ لگائیں چھٹے موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے چلنے پر آمادہ ہو جائیں ساتویں قیامت اور اُس کی ہولوں کا ذکر سنائے کہ اس دن کا کام بنائیں آٹھویں دوزخ کے ڈر کے اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اُس سے ڈریں نویں بہشت کے درجے اور اس کی نعمتیں گنے تاکہ اُس کی طرف راغب ہوں دسویں کلام کی بنیاد خوف اور رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اُس سے ڈریں اور کبھی اُسکی رحمت مغفرت مہربانی تقریر کرے تاکہ اُس سے اُمیدوار ہوں تو جو نصیحت اور وعظ اِن چیزوں کو شامل ہے مومنوں کو اس سے نفع حاصل ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور ہم نے نہیں پیدا کیا جنوں اور آدمیوں کو جو اہل ایمان ہیں اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ مگر اس واسطے کہ میری عبادت کریں یا جتنے جن اور انسان ہیں اُن سب کو ہم نے نہیں پیدا کیا مگر اس واسطے کہ اُن کو اپنی عبادت کا ہم حکم کریں

اور سب انکو حکم کیا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہیں کہ نہیں پیدا کیا ہم نے اُن کو مگر اس واسطے کہ ہم کو وہ پہچانیں اور سب اُسے پہچانتے ہیں بعضے حکم نہیں مانتے اور بعضے اُس کی عبادت میں شریک ٹھہراتے ہیں اس آیت کے دقائق اور حقائق جواہر التفسیر پر حوالہ ہیں مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ اور نہیں چاہتا ہوں میں اپنے پیدا کئے ہوؤں سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اور نہیں چاہتا ہوں کہ کھانا دیں مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے پس اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہے روزی دینے والا بندوں کو اُس کا غیر نہیں ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ قوت اور قدرت والا یعنی قدرت میں استوار اور ثابت ترجمہ کشف میں قوی اور متین کے یہ معنی لکھے ہیں کہ اُس کی قدرت قاہرہ اُس کی قوت بالغہ کی دلیل ہوئی اور اسکی شدت قوت اسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی میں اُس کی متانت کو کچھ فتور ہے اور نہ رزق رسانی اور بندہ نوازی میں اسکی قدرت کو کمی اور قصور ہے **نظم**

رساند رزق بر وجہے کہ شاید　　بسازد کارہا نوعے کہ باید

بروزی بے نوایاں را نوازد　　برحمت بیکساں را کار سازد

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اُن لوگوں کے واسطے ہے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کے سبب سے یعنی مکہ والوں کے واسطے ہے ذَنُوْبًا حصہ عذاب میں سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند اُن کے یاروں کے حصہ کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اُن پر پہونچا تھا وہ ان پر بھی پہونچے گا فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پس چاہئے کہ جلدی نہ کریں اُسے طلب کرنے میں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وائے اُن لوگوں پر جو کافر ہوئے مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ عذاب سے اُن کے اُس دن کے جس کا وعدہ دئے گئے ہیں اور وہ قیامت کا دن ہے یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

ع ۱۴

وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ اُنچاس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ طور مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

ابا کفا ۴۹ — رکوعاتھا ۲ — کلماتھا ۱۹ — حروفھا ۱۳۳۴

وَالطُّوْرِ ۝ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سُنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مطلق پہاڑ مراد ہیں کہ زمین کی میخیں ہیں وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ اور قسم کتاب کی کہ لکھی ہوئی ہے فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ ایسے صحیفہ میں جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہے اِس کتاب سے قرآن مراد ہے یا وہ چیز جو لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہوگا اس واسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہے یا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیاں مراد ہیں کہ اُن پر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہے کہ اُس میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے نوشتے مراد ہیں یا وہ کتاب مقصود ہے جو حق تعالیٰ نے فرشتوں کے واسطے لکھی ہے کہ اُس میں جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا اُس کا علم پڑھتے ہیں وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ اور قسم ہے آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیوں کی زیارت اور مجاوروں کی خدمت سے اُس کی آبادی ہے یا اُس محل کی جو ساتویں آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہے اور آبادی اس سے ہے کہ فرشتے کثرت سے اُس کا طواف کرتے ہیں وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی

جگہ ہے یا قسم عرش عظیم کی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم دریا کی جو بڑھا اور بڑھتا ہے یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہے اور اسی دریا میں سے چالیس دن تک قبروں پر پہلے نفخہ کے بعد مینھ برسائیں گے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبروں سے مُردے نکل آئیں یا بحر مسجور جہنم ہے اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہے کہ کلیم قلب اُس پر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور کتاب مسطور ایمان ہے کہ رق منشور قلب میں قلم رحمت ازلی سے لکھا ہے کہ کَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور بیت معمور عارفوں کے دل کا بھید ہے کہ تجلیات سبحانی کی نظروں سے آبادی پائی ہے اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہے کہ خانۂ دل کی چھت ہے اور بحر مسجور وہ دل ہے جو آتش محبت بھڑکا ہوا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا عذاب لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونے والا ہے اور اترنے والا ہے مَّا لَهٗ نہیں ہے اُس عذاب کو مِنْ دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ ہر حال میں وہ واقع ہوگا يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ جس دن پھرے گا آسمان مَوْرًا ۝ پھرنا یعنی اضطراب میں آکر پھٹ جائے گا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ اور چلیں گے پہاڑ یعنی ہوا میں اُڑ جائیں گے روئی کی طرح سَيْرًا ۝ چلنا یعنی اُڑ کر فَوَيْلٌ تو ہیں عذاب کی سختی يَّوْمَئِذٍ اُس دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہوگی جنھوں نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِيْنَ هُمْ وہ لوگ جو فِيْ خَوْضٍ شروع کرنے میں باطل باتوں کے کہ قرآن شریف پر ہنسی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکذیب اور بعث وحشر کا انکار يَّلْعَبُوْنَ ۝ کھیل کرتے ہیں یعنی غفلت کی رو سے یہ باتیں کرتے ہیں اور بیہودہ کلام کرتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّوْنَ نہیں ڈرتے اُس دن سے جس دن ڈالے جائیں گے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائیں گے اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا ۝ کھینچ کر لکھا ہے کہ کافروں کے ہاتھ تو اُن کی گردنوں میں باندھیں گے اور اُن کی پیشانیاں پیروں کی پشت سے چپکائیں گے اور دوزخ میں ڈال دیں گے اور کہیں گے کہ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ یہ وہ آگ ہے کہ دنیا میں كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اُسکے ساتھ تُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے اور پیغمبر کی وحی کو سحر جانتے تھے اَفَسِحْرٌ هٰذَآ کیا سحر ہے یہ جو تم دیکھتے ہو اَمْ اَنْتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ نہیں دیکھتے ہو یہاں جس طرح دنیا میں کہتے تھے کہ ہم پر ڈھنڈی کردی ہے اِصْلَوْهَا آؤ دوزخ میں فَاصْبِرُوْٓا پھر صبر کرو اُس کے عذاب پر اَوْ لَا تَصْبِرُوْا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَآءٌ یکساں ہے عَلَيْكُمْ تم پر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب میں رہوگے اِنَّمَا تُجْزَوْنَ ۝ سوا اس کے نہیں کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا میں اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک پرہیزگار لوگ جنھوں نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِيْ جَنّٰتٍ باغوں میں ہیں اور کیا باغ ہیں وَّنَعِيْمٍ ۝ اور نعمتوں میں ہیں اور کیا نعمتیں ہیں فٰكِهِيْنَ خوش اور مزے اڑانے والے بِمَآ اٰتٰهُمْ اُس چیز کے سبب سے جو عطا کی ہے اُن کو رَبُّهُمْ ۚ اُن کے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیاں وَوَقٰهُمْ اور سبب اُسکے کہ بچایا اُن کو رَبُّهُمْ اُن کے رب کے عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اُن سے کہیں گے کہ كُلُوْا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوْا اور پیو پینے کی چیزیں کھانا پینا هَنِيْٓئًا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمہارے واسطے یہ جزا بِمَا كُنْتُمْ بسبب اُسکے ہے کہ تھے تم دنیا میں تَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چند وعدہ بندہ کے کام پر ہے مگر اصل اُسکا فضل ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی

نظم

ندارد فعل من آن زور بازو ۔ کہ با فضل تو گردد ہم ترازو
بہ فضل خویش ولطفت شو مرا یار ۔ بہ عدل خود مکن با فعل من کار

وقف لازم

مُتَّكِئِيْنَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت میں تکیہ لگائے ہوں گے عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تختوں پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہوں گے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کر دیں گے ہم ان کو بِحُوْرٍ عِيْنٍ ان عورتوں کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھیں کشادہ ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتْهُمْ اور پیروی کی انکی ذُرِّيَّتُهُمْ ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ایمان کے کاموں میں بِاِيْمَانٍ روز میثاق میں اَلْحَقْنَا بِهِمْ ملا دیں گے ہم انکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمْ ان کی اولاد کو دخول بہشت میں یا ان درجوں پر پہونچنے میں یعنی اگر باپ دادا کے درجہ بلند ہوں گے تو ان کی اولاد کے درجہ بھی ہم بلند کریں گے تاکہ باپوں کی آنکھیں اولاد کے دیدار سے روشن ہوں وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ اور ہم نہ گھٹائیں گے باپوں سے اس ملا دینے کے سبب مِّنْ عَمَلِهِمْ ثواب میں سے ان کے کاموں کے مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو ان کے باپوں کے درجوں پر ہم پہونچا دیں گے بے اس کے کہ باپوں کا ثواب کچھ کم ہو جائے بلکہ اپنے فضل و کرم سے اولاد کے رتبے ہیں ہم بلندی عطا کریں گے شیخ الاسلام حسین مروی اپنے استاد خواجہ احمد بن علی سرخسی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان و عمل بہشت و درجات بہشت کے واسطے علت نہیں ہیں در بہشت اور اس کے درجات کا وعدہ ایمان و عمل پر ہے بے ایمان او عمل کے نہیں اور ایمان اور عمل کا وعدہ فضل لم یزل پر ہے بیت

در فضل خدا بندہ دل خویش مدام تا فضل نباشد نشود کار تمام

كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اس چیز کے جو اس نے کی رَهِيْنٌ گروہے قیامت کے دن یعنی اپنے کاموں کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہے کہ اس سے رہائی کی شکل نہیں رکھتا دوسرے کے کام پر مواخذہ نہیں اور مکلفہ عورت کا بھی یہی حکم ہے وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ اور زیادہ دیں گے ہم متقیوں کو یعنی جو کچھ ان کو ہم دے چکے ہیں مزید براں اور دیں گے جس قسم کے میوے وہ چاہیں گے وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ اور اس چیز کے گوشت میں سے جس کو وہ خواہش کریں گے يَتَنَازَعُوْنَ ایک دوسرے کو دیں لیں گے فِيْهَا جنت میں كَاْسًا کاسے بھرے ہوئے شراب بہشت سے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ یہاں کاسہ سے شراب مراد ہے چیز کا نام برتن کے نام پر رکھ دیا ہے یعنی سبھوں کو ایسی شراب پلائیں گے کہ لَّا لَغْوٌ فِيْهَا نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اس میں یعنی اسے پینے سے نہ بقولیں گے اور نہ جھگڑیں گے جیسے دنیا میں فاسقوں اور شرابیوں کی عادت ہے وَلَا تَاْثِيْمٌ ○ اور نہ گنہگار ہوں گے یعنی ان سے ایسا کوئی کام نہ ہو گا جو گناہ کا موجب ہو وَيَطُوْفُ اور پھریں گے عَلَيْهِمْ ان کے گرد خدمت کے واسطے غِلْمَانٌ لَّهُمْ غلام جو خدمت کرنے والے ان کے ہیں لڑکوں کی صورت پر پیدا کیے گئے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ صفائی اور لطافت میں لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ موتی ہیں چھپے ہوئے سیپی میں کہ ان تک کسی کا ہاتھ نہیں پہونچا معالم میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے کہا کہ خادم جو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہوں گے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے سب تاروں پر چودھویں رات کے چاند کو ہوتی ہے تبیان میں ہے کہ مشرکوں کے لڑکے جنتیوں کے غلام ہوں گے اور لڑکیاں حور عین اور مومنوں کی اولاد اپنے باپوں کے ساتھ اسی ہیئت پر ہوگی جس طرح دنیا میں تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہے وَاَقْبَلَ اور منہ کریں گے بَعْضُهُمْ بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض پر يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہوں گے ایک دوسرے کا احوال اور اعمال قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا کہیں گے کہ بیشک ہم تھے ہم قَبْلُ پہلے اس سے فِيْٓ اَهْلِنَا اپنے لوگوں کے درمیان مُشْفِقِيْنَ ○ ڈرنے والے عذاب الٰہی سے یا حکم کی برائی یا دشمنوں کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ اللّٰهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيْنَا ہم پر اپنی رحمت یا توفیق عصمت سے وَوَقٰىنَا اور بچایا ہم کو عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ آگ کے عذاب سے

جولون کی طرح مسام میں نفوذ کرتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سموم جہنم کا نام ہے اِنَّا بیشک ہم کُنَّا تھے ہم مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْہُ اس سے
پہلے دنیا میں کہ عبادت کرتے تھے خدا کی اور اسے پکارتے تھے اور دوزخ سے بچاؤ مانگتے تھے تو اُس نے ہماری دعا قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک
وہ هُوَ الْبَرُّ وہ تو ہے بھلائی کرنے والا بندوں کے ساتھ الرَّحِیْمُ ۝ مہربان اُن پر لکھا ہے کہ کافر مکہ معظمہ کی گھاٹیوں پر کھڑے ہوتے اور
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے قافلوں کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی اِن
باتوں سے نہایت غمگین ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے موافق اہل مکہ کو
اور اس پر ثابت رہو اور مشرکوں کی باتوں پر غمگین نہ ہو فَمَآ اَنْتَ پس نہیں ہے تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ اپنے رب کے نعمت دینے کے
ساتھ یعنی بحمد اللہ ونعمتہ بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہے بے اُس پر وحی اُترے وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اور نہ تو دیوانہ ہے جس کی
عقل پوشیدہ ہوتی ہے یا جن اُسے پکڑے ہوتا ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے نبی نہیں نَّتَرَبَّصُ بِهٖ انتظار کرتے
ہیں ہم اُس کے ساتھ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ حادثۂ زمانہ کا یعنی ہم اُس کی موت کے منتظر ہیں جیسے اور شاعر مر گئے یا ہم امید رکھتے
ہیں کہ اُس کی موت بھی اُس کے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مر جائے اور بڑھاپے تک نہ پہونچنے پائے قُلْ تَرَبَّصُوْا
کہہ کہ منتظر رہو میری موت کے فَاِنِّيْ مَعَكُمْ پس بیشک میں بھی تمہارے ساتھ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ منتظروں میں سے ہوں
یعنی تمہارے ہلاک ہونے کا منتظر ہوں جس طرح تم میرے ہلاک ہونے کے منتظر اَمْ تَاْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہیں اُن کو اَحْلَامُهُمْ
اُن کی عقلیں بِهٰذَآ ان باتوں کا جو ایک دوسرے کی نقیض ہیں کہ تجھکو کاہن کہتے ہیں اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہے اور پھر
مجنون بھی کہتے ہیں اور مجنون کے ساتھ عقل اکٹھا نہیں ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں شاعر کا کلام موزوں اور خیالی ہونا چاہئے
اور وہ بھی مجنون کے ساتھ میسر نہیں ہوتا پس کافروں کی یہ باتیں عقل کے موافق نہیں ہیں اَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہیں طَاغُوْنَ ۝ حد
سے گزرے ہوئے جھگڑے اور عناد میں اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہیں تَقَوَّلَهٗ کہ اُس نے قرآن بنا لیا ہے اپنی طرف سے اور ایسا نہیں ہے جیسا
وہ کہتے ہیں بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بلکہ وہ نہیں ایمان لاتے ہیں تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَاْتُوْا پس کہہ کے لاؤ بِحَدِيْثٍ
مِّثْلِهٖ کوئی بات قرآن کے مثل اِنْ كَانُوْا اگر ہیں صٰدِقِيْنَ ۝ اُس بات میں کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہے یعنی
اگر قرآن بنا لینے کی چیز ہے تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہیں ان سے کہہ کہ اُسکے مثل ایک بات بناؤ اَمْ خُلِقُوْا کیا پیدا کئے گئے
ہیں وہ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بے چیز کے یعنی بے ماں باپ کے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ آدمی ہیں آدمی سے پیدا ہوے جماد نہیں ہیں کہ امور
نہ سمجھیں اور بعضوں نے آیت کے معنی اس طرح کہے ہیں کہ کیا وہ مخلوق ہیں بے خالق کے اور محال ہے کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا
کرنے والے کے ہو اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ یا وہ پیدا کرنے والے ہیں خود اپنے کو اور یہ بات صاف بالکل ہے کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر
موجود کر سکتا ہے اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیا اُنھوں نے پیدا کئے آسمان اور زمین ایسا نہیں ہے بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝
بلکہ وہ یقین نہیں کرتے شک میں پڑے ہیں اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اُن کے پاس ہیں خَزَآئِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے یعنی
فضل کے خزانے جس کو چاہیں نبوت دیں یا علم کے خزانے تاکہ جان لیں کہ منصب نبوت کے قابل کون ہے اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ یا
وہ سرکش اور غالب ہیں اور مسلط کہ جو کچھ چاہیں کریں اَمْ لَهُمْ کیا اُن کے واسطے سُلَّمٌ سیڑھی ہے کہ اُس پر چڑھکر آسمان پر
چلے جا کر يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہیں اس میں فرشتوں کی باتیں جو کہ غیب میں سے فرشتوں کی جانب وحی کی جاتی ہیں اور اگر ایسا ہے فَلْيَاْتِ

تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سُن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ٥ کھُلی ہوئی دلیل کے ساتھ جو اُس بات پر گواہ ہو کہ اُس کا سُن آنا سچ ہے اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیاں ہیں وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ٥ اور تمہارے لئے بیٹے ہیں اس کلام میں مشرکوں کی حماقت در جہالت بیان کرتا ہے اور یہ کئی بار اُوپر گزرا اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ کیا مانگتا ہے تو اُن سے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اُن پر تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ ٥ گراں بار ہوتے ہیں اور تجھ سے منہ پھیرتے ہیں اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ کیا اُن کے پاس وہ چیز ہے جس میں غیب لکھا ہوا ہے یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ٥ پس وہ لکھتے ہیں کہ قیامت اور بعث کے باب میں پیغمبر کی خبر باطل ہے یا یہ لکھتے ہیں کہ تمہاری موت کب ہوگی اور الیسا نہیں ہے اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہیں كَيْدًا مکر اور کید تیرے بارہ میں اس سے وہ مکر مراد ہے جو دار الندوہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجئے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ لوگ جو نہ ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ٥ وہی مکر کئے گئے ہیں یعنی اُس کید اور مکر کی سزا اور وبال انہی پر پڑے گا اور جنگ بدر میں قتل کئے جائیں گے اَمْ لَهُمْ کیا اُنکے واسطے ہے اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود خدائے برحق کے سوا کہ جو عذاب اُن کے مکر کی مکافات ہے وہ اُن سے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ اُس چیز سے جسے اُس کا شریک لاتے ہیں یا اُس کے واسطے شریک پکڑتے ہیں نظم

نزدیک عزتش نہ نشیند غبار شرک | باحدتش کسے دم شرکت چہ سال زند
ہر طرح کافگند بوصفش خیال دہم | دست کمال آتش غیرت دران زند

قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہم پر اُتار و اگر وعدہ میں سچے ہو تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھیں كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اُترنے والا اُن کے سر پر تو يَّقُوْلُوْا کہیں دشمنی اور تکبر کی راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہیں بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ٥ ابر ہے ایک پر ایک بندھا اور تہ پر تہ جیسا ہوا یعنی باوصف اس کے کہ عذاب کے آثار دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اُن سے اور اُن کو چھوڑ دے یعنی ان سے جنگ نہ کر ابھی قتال پر تو مامور نہیں ہے اور ان کی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہاں تک کہ آنکھوں سے دیکھ لیں يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اُس دن کو جس دن خود يُصْعَقُوْنَ ٥ ہلاک کئے جائیں گے یا نفخہ اولیٰ سے بیہوش ہو جائیں گے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جس دن نفع کریگا اور نہ باز رکھے گا عَنْهُمْ ان سے كَيْدُهُمْ اُن کا مکر شَيْـًٔا کسی چیز کو عذاب میں سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ٥ اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے یعنی کوئی مدد کر کے ان سے عذاب کو نہ روکے گا اُس دن سے قیامت کا دن مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ روز بدر مراد ہے وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور تحقیق کہ اُن لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہے عذاب آخرت کے سوا کہ عذاب قبر ہے یا دنیا میں مواخذہ جنگ بدر میں قتل ہو کر اور سات برس کے قحط میں مبتلا ہو کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کافر لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ نہیں جانتے اے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اُن کے بارہ میں نازل ہو اور ان کو مہلت دے کر اور خود ان سے تکلیف اٹھا کر فَاِنَّكَ پس بیشک تو بِاَعْيُنِنَا ہماری حفاظت میں ہے اور ہم تجکو دیکھتے ہیں اور تیری حفاظت کرتے ہیں وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِيْنَ تَقُوْمُ ٥ جس وقت کہ اُٹھے تو خواب سے یا جب نماز پر کھڑا ہو تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہہ یا مجلس سے تم اٹھو تو کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

وَاَدْبَارَ ایک حدیث میں ہے کہ مجلس سے اٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہیں تو جو لغو اور لہو اس مجلس میں واقع ہوا ہو یہ کلمات اُن سب کا کفارہ ہو جاتے ہیں وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْهُ پس نماز پڑھ اس کے واسطے اس لئے کہ رات کو عبادت گزارنا بہت دشوار ہے اور نفس پر بہت سخت ہے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ اور نماز ادا کر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اجالے میں تارے غائب ہو جائیں اس سے نماز فجر کے قبل کی دو رکعتیں سنت مراد ہیں اور صاحب موضح اور مفسروں کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہے

وَهِيَ اثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ باسٹھ ۶۲ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	سورۂ نجم مکہ معظمہ میں داخل ہوئی

ع ۲

ایاتها ۶۲ رکوعاتها ۳ کلماتها ۳۶۵ حروفها ۱۴۵۰

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی مشرکوں نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ محمدؐ اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہو گیا اور خطا کی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا هَوٰى ۝ جب طلوع کرے یا غروب اس سے سب ستارے مراد ہیں کہ مسافروں کو راہ بتانے والے ہیں تری اور خشکی میں یا وہ ستارے مراد ہیں جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہیں جن سے شیطانوں کو مارتے ہیں جب وہ آسمان کے قریب چڑھ کر فرشتوں کی باتیں سننے کو جاتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک نجم ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضوں نے کہا ہے کہ نجم سے قرآن مراد ہے اور ہوٰی نزول کے معنی میں ہے یعنی قسم ہے قرآن کی سورتوں اور آیتوں کی جب وہ نازل ہوتی ہیں اور ایک گروہ کے نزدیک وہ گھاس ہے جس کی ٹہنی نہیں ہوتی در ہوٰی یعنی سقط یعنی قسم اُس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ستارے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہے جب شب معراج میں آپ آسمان سے آئے اور لباب میں کہا ہے کہ آنحضرت ہی مراد ہیں جب شب معراج میں آپ آسمان پر گئے اور ہوٰی سے دونوں معنی لے سکتے ہیں اور محققوں کے نزدیک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ما سوٰی سے منقطع ہوا ہے اور جواب قسم یہ ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ گمراہ نہیں ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کا نام صاحب ہے کہ آپ دعوت اسلام کرنے کو کافروں کی صحبت میں بیٹھنے پر مامور تھے وَمَا غَوٰى ۝ اور اس نے خطا نہیں کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہیں رکھا وَمَا يَنْطِقُ اور بات نہیں کرتا ہے عَنِ الْهَوٰى ۝ اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہیں کرتا ہے در اصل معنی یہ ہیں کہ آپ کا بولنا قرآن کے ساتھ ہے اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہیں اِنْ هُوَ نہیں وہ جس کے ساتھ وہ بولتا ہے اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے اس کی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اس کو یہ وحی اور لایا اسکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ سخت قوت والا یعنی جبرئیل امین اور ان کی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اکھاڑ کر اپنے بازو پر اٹھا لیا اور آسمان کے قریب لے جا کر الٹ دیا اور ان کی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مر گئی ذُوْ مِرَّةٍ ۝ اچھی صورت والا فَاسْتَوٰى ۝ پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی جبرئیل علیہ السلام اُس پر راستی کے ساتھ قائم ہو گئے جس پر مامور تھے یعنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہاں تک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیلؑ کو کسی نے صورت ملکی پر نہیں دیکھا اور آپ نے انکو دو بار دیکھا ہے پہلی بار تو جب انکو

اصلی صورت پر دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور جب ہوش میں آئے تو حضرت جبرئیل ع کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر دوسرا آپ کے شانہ پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے حق تعالیٰ اسی بات سے خبر دیتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہ السلام سے بعد اس کے کہ آپ جبرئیل ع امین کو دیکھ کر بیہوش ہو گئے تھے فَتَدَلّٰى ۙ پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانوں کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى ۚ بلکہ اس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰٓى پھر وحی کی جبرئیل نے اور ظاہر کر دیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں مَآ اَوْحٰى ۭ جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر بعضی ضمیریں حق تعالیٰ کی طرف پھرتی ہیں اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اس طرح پر کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیث کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الٰہی ہوئے مرتبہ میں مکان میں نہیں فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی خدمت کا سجدہ بجا لائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ میں قرب کا وعدہ بھی ہے کہ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ سَاجِدًا اور مکان قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کنایہ ہے تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہموں سے قریب ہو جانے کے واسطے تمثیل کی صورت میں ادا ہوا اس واسطے کہ عرب کے بڑے آدمیوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے تو دونوں عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونوں عہد کرنے والے دونوں قبضے پکڑ کے ایک ہی بار کھینچ کر متفق ہو کے ایک تیر اس سے پھینکتے اور ان دونوں عہد کرنے والوں سے یہ صورت ظاہر ہونا اُن معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے درمیان موافقت کلی محقق ہو گئی اور ایسا اتحاد ہو گیا کہ اس کے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا سبب ہو گی تو گویا اس آیت یا عنایت میں یہی معنی ادا کئے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت حق تعالیٰ کے ساتھ اس مرتبہ ہے کہ جو مقبول رسول ہے وہ مقبول خدا ہے اور جو مردود جناب مصطفےٰ ہے وہ مردود بارگاہ خدا ہے اور علیٰ ہذا القیاس اور محققوں کے نزدیک اَدْنٰى اشارہ ہے آپ کے مکان نفس کی طرف اور فَتَدَلّٰى آپ کے دل مظہر کی منزل کی جا اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آپ کی روح مطیب کے مقام کی طرف اور اَوْ اَدْنٰى آپ کے سر منور کے مرتبہ کی جا اور آپ کا نفس مکان خدمت میں تھا اور آپ کا دل محبت میں اور آپ کی روح مقام قربت میں اور آپ کا سر مرتبہ مشاہدہ میں شیخ ابوالحسن نوری قدس سرہ سے اس آیت کے معنی پوچھے جواب دیا کہ جہاں جبرئیل علیہ السلام کی گنجائش نہیں نوری کون ہے کہ اس کی بات کہہ سکے نظم

خیمہ برون زدز حد و حیات　پردۂ او شد تتق نور ذات

تیرگی ہستی از و دور شد　پردگی پردہ از و نور شد

کیست کزاں پردہ شود کارساز　زمزمہ گوید ازاں پردہ باز

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى پھر وحی کی خدا نے اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہیں کہ اولیٰ یہ ہے کہ اس وحی سے ہم تعرض نہ کریں اور اُسے پردے ہی میں رکھیں اور ایک گروہ عالموں کا کہنا ہے کہ اس وحی میں سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ میں ہم کو پہونچا ہے اسکا ذکر کچھ نقصان نہیں کرتا اور اس بات میں بہت سی روایتیں وارد ہوئی ہیں اور جواہر التفسیر میں بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہیں یہاں تین وجہ پر اختصار کیا جاتا ہے ایک یہ کہ وحی کا یہ مضمون تھا کہ اگرچہ یہ ہے کہ دوست رکھتا ہوں میں معاتبہ[1] تیری امت کے ساتھ تو ان کے

---

[1] معاتبہ کسی پر عتاب کرنا ۱۲

محاسبہ کی بساط میں طے کر دیتا دوسری یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمدؐ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَایَ ذٰلِکَ خَلَقْتُہٗ لِاَجْلِکَ آپ نے جواب میں فرمایا رَبِّ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَایَ ذٰلِکَ تَرَکْتُہٗ لِاَجْلِکَ تیسری یہ کہ اے ہمارے حبیب تیری امت میری اطاعت بجالاتی ہے اور میرا گناہ بھی کرتی ہے اُن کی طاعت میری رضا سے ہے اور اُن کی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اُن سے صادر ہوا اگرچہ تھوڑا اور قصور کے ساتھ ہو قبول کروں گا اس واسطے کہ کریم ہوں اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اُن سے ظہور میں آتا ہے اگرچہ بہت اور بڑا ہو اُس سے درگزر کروں گا اس واسطے کہ رحیم ہوں مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ جھوٹ نہیں کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَا رَاٰی ○ جو کچھ کہ دیکھا یہ دیکھی ہوئی چیز پہلے قول پر حضرت جبریلؑ ہیں اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالیٰ ہے اکثر صحابہ اس بات پر ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں حق تعالیٰ کو دیکھا معالم میں ہے کہ مفسروں کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل میں رکھ دی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالیٰ کو دیکھا نظم

کلام سرمدی بے نقل بشنید　　خداوند جہاں را بے جہت دید
دراں دیدن کہ حیرت حاصلش بود　　دلش در چشم وچشمش در دلش بود

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ کیا جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس چیز پر جو انھوں نے شب معراج میں دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ کافروں نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ اور تحقیق کہ دیکھا جبریل علیہ السلام کو اُنکی اصلی صورت پر نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ ایک بار اور عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ سدرۃ المنتہیٰ کے درخت کے پاس وہ ایک درخت ہے کہ خلائق کا علم وہاں منتہی ہو جاتا ہے اور اُن کے اعمال بھی وہیں تک پہونچتے ہیں آگے نہیں بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ کو دوسری بار دیکھا جس وقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اسی کی تائید کرتا ہے اس واسطے کہ اُنھوں نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج میں دل کی آنکھ سے دوبار خدا کو دیکھا اور معالم میں ہے کہ شب معراج میں نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپ کو کئی عروج ہوئے شاید یہ دوبارہ دیکھنا اِن عروجوں میں سے کسی عروج میں ہوا ہو عِنْدَهَا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۭ وہ جنت جو متقیوں کی آرام گاہ یا ارواح شہدا کے رہنے کی جگہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریلؑ امین یا حق تعالیٰ کو دیکھا اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ اُس وقت جب کہ چھپایا تھا سدرہ کو مَا يَغْشٰى ۙ ○ اُس چیز نے کہ چھپایا تھا یعنی اُس درخت پر بہت سے فرشتے جمع تھے اور ہر پتے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُس درخت کے گرد فرشتے اس طرح اُڑتے تھے جیسے سنہرے پروانے یا نور کبریا اُس درخت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائیں نہیں دیکھا وَمَا طَغٰى ○ اور نہ بڑھی اُس حد سے جس کو دیکھنا مقرر تھا اس آیت میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہے کہ اُس رات تمام کائنات میں سے کسی کی طرف آپ نے التفات نہیں فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدۂ جمال آلہی کے سوا اور کسی پر نہیں کھولی نظم

در دیدہ کشید کحل مازاغ　　نے زاغ نگاہ کرد نے باغ
میراند براق عرش پرواز　　تا حجلۂ ناز در پردۂ راز
پس پردہ ز پیش دیدہ برخاست　　بے پردہ بدید انچہ دل خواست

لَقَدْ رَاٰی قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ○ اپنے رب کی قدرت کی
نشانیوں میں سے بہت بڑی کو یعنی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو سمیت ہر ایک بازو مشرق سے مغرب تک
اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۙ خبر دو مجھ کو کہ لات
اور عزّیٰ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ○ اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کر سکتے ہیں جو خدا نے کیا ہے لات ایک بت تھا ثقیف کا
طائف میں یا قریش کا نخلہ میں اور عزّیٰ ایک درخت ہے غطفان نے اُسے پوجا ہے اور منات ایک بڑا پتھر ہے کہ ہذیل اور خزاعہ اُسکے
گرد طواف کرتے تھے یا ایک بت مسلسل تھا کہ بنو کعب اُس کی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوئے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہے
اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمہارے واسطے بیٹے ہیں وَلَهُ الْاُنْثٰی ○ اور خدا کے
واسطے بیٹیاں تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا جبکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِيْزٰی ○ بانٹ ہے نادرست اور بے اعتبار اسواسطے کہ
خدائی میں جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اُسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِيَ نہیں ہیں وہ اِلَّا اَسْمَآءٌ مگر نام چند
کہ ان ناموں سے سَمَّيْتُمُوْهَا نام رکھ لیا ہے تم نے ان کو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق
یعنی خداؤں کے نام تم ان پر بولے ہو اور خدائی کے معنی میں سے ان میں کچھ نہیں ہے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہیں بھیجی ہے اللہ نے بِهَا اُن کی
عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ ط کوئی دلیل کہ اُس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاوَ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہیں کرتے مشرک
بت پوجنے میں اِلَّا الظَّنَّ مگر شک و گمان کی یعنی اُنھوں نے یہ توہم کیا کہ اُن کا کام حق ہے وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ج اور متابعت
نہیں کرتے مگر اُس کی جو چاہتے ہیں اُن کے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی جو کچھ شیطان اُن کی نظر میں
آراستہ کرتا ہے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اُن کے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ط اُن کے رب کی طرف سے کتاب اور
رسول کہ سبب ہدایت ہیں اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہے انسان کے واسطے یعنی کافروں کے لیے مَا تَمَنّٰى ○ زص جو کچھ آرزو کرتے ہیں بتوں کی
شفاعت یا یہ جو کہتے ہیں کہ نبوت فلاں فلاں شخص کو کیوں نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ع ○ پس اللہ ہی کے واسطے ہے
مُلک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اُس پر تحکم نہیں پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہتیرے فرشتے
فِي السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں ہیں کہ کافر اُن کی شفاعت کے اُمیدوار ہیں لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کرے گی اُن کی شفاعت شَيْئًا
کچھ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ مگر بعد اسکے کہ اذن دے خدائے تعالیٰ اُن کی شفاعت میں لِمَنْ يَّشَآءُ جس کے واسطے
کہ چاہے فرشتوں میں سے کہ وہ شفاعت کریں یا لوگوں میں سے جس کے لئے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگوں کی شفاعت کریں وَيَرْضٰى ○
اور پسند کرے حق تعالیٰ اُسے شفاعت کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لئے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
تحقیق کہ وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کو تَسْمِيَةَ
الْاُنْثٰى ○ نام رکھنا عورتوں کا یعنی کہتے ہیں کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے اُن کو بِهٖ اُس چیز کا جو وہ کہتے ہیں
اُن کو عورتیں مِنْ عِلْمٍ ط کچھ علم اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ نہیں پیروی کرتے ہیں اس بات میں اِلَّا الظَّنَّ ج مگر گمان کی یعنی حق تعالیٰ کو
علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہیں کر سکتے اور حقائق کی معرفت میں گمان کا کچھ اعتبار نہیں وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان
لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ج ○ دفع نہیں کرتا سخن حق سے کچھ یعنی دفع نہیں کرتا عذاب الٰہی میں سے کسی چیز کو اگر عذاب نازل ہو

ع ۲۵

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ پس منھ پھیر اُس شخص سے جو منھ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ قرآن ہے وَلَمْ یُرِدْ اور نہیں چاہتے اپنے عمل سے اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت اور اُسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ بڑی پہونچ اُن کی ہے علم سے اور اُس سے تجاوز نہیں کر سکتے بلکہ اُن کی ہمت اُسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے میں مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم منھ پھیرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ جانتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اُسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِیْلِهٖ راہ سے دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ اُس شخص کو جس نے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا اُس کے لائق دے گا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے موجودات علوی وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینوں میں ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو ان کو قیامت میں لائے گا لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا اُن لوگوں کو جنھوں نے بُرا کیا یعنی کافر ہوئے بِمَا عَمِلُوْا عذاب اُس چیز کے جو اُنھوں نے کیا یعنی آتش دوزخ سے منکر ہوئے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دے گا اُنھیں جنھوں نے نیکی کی اور توحید کے قائل ہوئے بِالْحُسْنٰى ۝ج اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِیْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو یَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہیں یا الگ ہو جاتے ہیں كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہوں سے جن کے باب میں وعید واقع ہوئی یا اُن گناہوں کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتوں سے یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ میں بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتوں میں بہت بڑا جرم ہے اِلَّا اللَّمَمَؕ مگر جو کہ چھوٹے ہیں یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اُس کے دل میں آئے اور وہ کرے نہیں تو یہ گناہ معاف ہیں اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ بڑا بخشنے والا ہے اس واسطے کہ اُسکی مغفرت سب گناہگاروں کو پہونچتی ہے

نظم

گر بارِ گناہ ما گرانست	بحر کرم تو بیکرانست
ما را گنہ گر ز حد برونست	عفو تو ز جرم ما فزونست

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خوب جانتا ہے تمھارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تم کو یعنی تمھاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو اُس نے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اُس نے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اس وقت جیسا تم اَجِنَّةٌ چھوٹے بچے تھے فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْج اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تو وہ تمھارے امور کی کیفیت جانتا تھا فَلَا تُزَكُّوْا آپس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْؕ اپنے نفسوں کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کیساتھ لباب میں ہے کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہیں کوئی لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں نہیں مگر یہ کہ یا وہ سعید ہے یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمھارا احال خوب جانتا ہے ابتدائے خلقت میں جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول یہ ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہماری نماز ہے ہمارا روزہ ہے ہمارا حج ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اتَّقٰى ۝ع اس شخص کو جو تقویٰ اور پرہیزگاری کرتا ہے اور اپنے کام میں خلوص رکھتا ہے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیچھے چلتا اور آپ کا کلام سنا کرتا مشرکوں نے اُسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہے اور اُن کو گمراہی کی طرف منسوب کرتا ہے

ربع

ع ۷

وہ بولا کہ کیا کروں عذاب الٰہی سے ڈرتا ہوں پس ایک کافر بولا کہ اس قدر مال مجھے دے اگر تجھ پر عذاب آئے گا تو میں عذاب اٹھاؤں گا ولید نے شرط کی اور اُس مال میں سے تھوڑا سا دیا اور باقی میں بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۝ کیا دیکھا تو نے اُسے جس نے حق کی پیروی سے منھ پھیرا وَاَعْطٰی قَلِیْلًا اور دیا تھوڑا سا مال رشوت میں اپنے اوپر سے عذاب اٹھا لینے کو وَّاَکْدٰی ۝ اور باز رکھا باقی کو تو اُس نے جہل اور بخل دونوں اکٹھا کر لیے اَعِنْدَهٗ کیا اُس کے پاس ہے عِلْمُ الْغَیْبِ علم پوشیدہ چیزوں کا فَهُوَ یَرٰی ۝ کہ وہ دیکھتا ہے یعنی جانتا ہے کہ اُس کا یار اُس پر سے بار عذاب اُٹھائے گا اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ۝ کیا خبر نہیں دیا گیا اُس چیز کے ساتھ جو موسیٰ کے صحیفوں یعنی توریت میں ہے وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ۝ اور ابراہیم کے صحیفوں میں ہے جس نے وفا کی جی جان مال اولاد سب خدا کو تسلیم کر دینے میں یا وفا کی فطرت اسلام میں کہ وہ دس چیزیں ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ کیا ولید پلید کو اُن باتوں کی خبر نہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ہے اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اُٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی نفس اُٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰی ۝ بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہے وَاَنْ لَّیْسَ اور دوسرے یہ کہ نہیں ہے لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰی ۝ مگر وہ چیز جو کوشش کریں یعنی جس طرح کسی کو کسی کے گناہ پر نہیں پکڑتے اُسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہیں دیتے تبیان میں ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اس واسطے کہ سورہ طور میں مذکور ہوا کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کریں گے وَاَنَّ سَعْیَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اُس کام کو جس میں اُس نے کوشش کی ہو سَوْفَ یُرٰی ۝ قریب ہے کہ دیکھیں قیامت کے دن عدل کی ترازو میں ثُمَّ یُجْزٰىهُ پھر جزا دیں گے اُس کو الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۝ جزا پوری اگر نیک عمل ہے تو نیک جزا اور اگر بُرا کام ہے تو بُری جزا وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ۝ اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہے نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی ۝ اور یہ کہ خدا وہی تو ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے یعنی خوش کرتا ہے اور غمگین کر دیتا ہے یا ہنساتا ہے اہل بہشت کو بہشت میں اور رُلاتا ہے اہل دوزخ کو دوزخ میں یا زمین کو ہنساتا ہے نباتات اُگا کر اور ابر کو رُلاتا ہے پانی برسا کر اور بعضوں کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب سے ہے یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونا اور اُس کی طرف سے منھ پھیرنے سے وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۝ اور یہ کہ خدا وہ مار ڈالتا ہے اور زندہ کرتا ہے یعنی زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر وہی قادر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافروں کو مردہ کرتا ہے انکار کے ساتھ اور مومنوں کو زندہ کرتا ہے معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مار ڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہے یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل اور فضل کر کے اور محققوں کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مار ڈالتا ہے زاہدوں کے نفسوں کو آثار مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہے عارفوں کے دلوں کو انوار مشاہدہ سے یا جس کو مقام فنا فی اللہ میں پہونچاتا ہے اُسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہے مثنوی

هر کرا از بود او فانی کنی ۔ پر ز گوهرهای روحانی کنی

کشتگان را شربت حیوان دهی ۔ بعد کشتن جان جاویدان دهی

وَاَنَّهٗ اور وہ جو حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں میں تھا وہ یہ ہے کہ خدا نے خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ پیدا کیا انسان کو دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت مِنْ نُّطْفَةٍ آب منی سے اِذَا تُمْنٰی ۝ جب گرائی جاتی ہے رحم میں

خدانے انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا جیسے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں وَاَنَّ عَلَيْهِ اور یہ کہ خدا پر ہے النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہے قیامت میں وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى اور وہ ہے وہ جو تو انگر کر دیتا ہے نقد مال سے وَاَقْنٰى ۝ اور پونجی دیتا ہے چار پائے اور مال و متاع یا قناعت کے سبب سے غنی کرتا ہے اور اُس پر راضی کر دیتا ہے وَاَنَّهٗ اور یہ کہ خدا هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ وہ پیدا کرنے والا ہے شعریٰ کا اور شعریان دو ستارے ہیں ایک کو غمیصا کہتے ہیں اور وہ شعریٰ شامیہ ہے اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہے اور یہاں شعریٰ سے وہی مراد ہے اس واسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانا ؤں میں سے تھا اُس کی پرستش کرتا اور اُس نے قریش کے ساتھ بت پرستی میں مخالفت کی اسی خلافت کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ اور یہ کہ خدا نے ہلاک کیا عَادَا نِ الْاُوْلٰى ۝ پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہودؑ کی امت تھی اور اُن میں سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہیں قوم عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھی اُس نے اُن کے بعد کفر ظاہر کیا اور اسے عاد اخریٰ کہتے ہیں یعنی دوسری قوم عاد وَثَمُوْدَ اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فَمَآ اَبْقٰى ۝ پس باقی نہ چھوڑا اُن میں سے کسی کو وَقَوْمَ نُوْحٍ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو مِّنْ قَبْلُ عاد اور ثمود سے قبل اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ بیشک تھے وہ لوگ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ بڑے ظالم اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت میں اس واسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج ہوپہنچائے نو سو پچاس برس حضرت نوحؑ نے دعوت اسلام کی اُس میں وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور حضرت لوط کے شہر کو اَهْوٰى ۝ گرا دیا بعد اس کے کہ حضرت جبرئیلؑ نے اُسے اٹھا لیا تھا یعنی اُس شہر کو الٹ پلٹ دیا فَغَشّٰىهَا پھر اڑھایا اُس شہر کو مَا غَشّٰى ۝ جو کچھ اُڑھایا یعنی نشان کیے ہوئے پتھر اُس شہر پر برسائے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ پھر اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس نعمت پر تَتَمَارٰى ۝ تو شک لاتا ہے اور جھگڑتا ہے اس آیت میں ولید بن مغیرہ مخاطب ہے یا ہر ایک سے خطاب ہے اور جو کچھ کہ معدودات میں ہے اُسے حق تعالیٰ نے نعمت فرمایا اس واسطے کہ اُس میں نصیحت ہے عبرت لینے والوں کو اور دشمنوں سے انبیا علیہم السلام کا انتقام بھی اُس کے ضمن میں ہے اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنوں کے دل کی تقویت کا سبب ہے هٰذَا نَذِيْرٌ یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہے ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اگلے پیغمبروں کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہیں جو اگلے پیغمبروں نے فرمایا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ قریب ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہے لَيْسَ لَهَا نہیں ہے اُس کو یعنی اُس کے آنے کے وقت کو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَاشِفَةٌ ۝ خوب ظاہر کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام سے کہ قرآن ہے تَعْجَبُوْنَ ۝ تعجب کرتے ہو وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستے ہو مسخرے پن سے وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ اور نہیں روتے ہو اُس وعید کے خوف سے جو اُس میں ہے وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافروں کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ گانے بجانے لگتے تاکہ قرآن سننے سے لوگوں کو باز رکھیں فَاسْجُدُوْا پس سجدہ کرو لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَاعْبُدُوْا ۝ اور یہ اُس کی عبادت کرو باطل معبودوں کی پرستش نہ کرو معالم میں ہے کہ پہلی سورت جو اُتری اور جس میں سجدہ تھا وہ یہی سورت ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سب سجدہ کیا اور قرآنی سجدوں میں سے یہ بارھواں سجدہ ہے فتوحات میں اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہے اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ عاجزی اور

سجدہ ۱۲ ع ۳
سنت ۱۲

سکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والوں کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سرمنزل پر کوئی نہیں پہونچ سکتا

سورۃ القمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	خمس وخمسون آیۃ
سورہ قمر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچپن آیتیں ہیں

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے اُن کے واسطے چودھویں رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اس طرح پر کہ کوہ حرا کو دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا معالم اور تبیان میں مذکور ہے کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ میں اور یہ آیت نازل ہوئی اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ قریب آئی قیامت وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ○ اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتوں میں ایک علامت چاند کا پھٹنا ہے اس درجہ پر جو اگلی کتابوں میں مذکور تھا امام زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہو کہ ایک شب ابوجہل و ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچے ابوجہل بولا کہ اے محمد کوئی معجزہ ہمیں دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اُڑاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہے اُس نے داہنے بائیں دیکھا کہ کیا معجزہ چاہوں جس کا وقوع محال اور متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہیں ان سے کہو کہ چاند کو پھاڑ دیں اس واسطے کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہے اور ساحر آسمان پر تصرف نہیں کر سکتے ابوجہل بولا کہ اے محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑ دو ویسیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اُنگلی اُٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابوجہل بولا کہ اس سے کہو مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونوں ٹکڑے مل گئے بیت

شق گشت ماہ چاردہ بر لوح سبز چرخ ۔۔۔ چوں خامۂ دبیر ز تیغ سنانِ او

یہودی تو ایمان لایا ابوجہل بولا کہ محمد نے جادو کر کے میری آنکھ باندھ دی اور چاند دو ٹکڑے ہم کو دکھایا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہاں آئیں ہم پوچھیں گے کہ انھوں نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہے کہ نہیں جب آنے جانے والوں سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلاں شب چاند کو ہم نے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس بات کے کہ ابوجہل نے خود بھی دیکھا اوروں سے بھی سُنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمد کا جادو بہت سخت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنۡ یَّرَوۡا اور اگر دیکھتے ہیں کافر اٰیَۃً کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے جس سے ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ میں تو یُّعۡرِضُوۡا انکار کرتے ہیں اُس پر ایمان لانے سے یا اُس میں غور و تامل کرنے سے وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ○ اور کہتے ہیں کہ جادو ہے ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک جانیوالا وَکَذَّبُوۡا اور تکذیب کرتے ہیں پیغمبر کی وَاتَّبَعُوۡۤا اور پیروی کرتے ہیں اَہۡوَآءَہُمۡ اپنی خواہشوں کی یعنی اُس بات کی جسے شیطان نے اُن کی نگاہ میں آراستہ کر دیا عناد اور انکار وَکُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ ○ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ واقع ہے یعنی کافروں کی شقاوت مومنوں کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اُن کو ضرور پہونچے گی وَلَقَدۡ جَآءَہُمۡ اور تحقیق کہ آئی اُن کو یعنی اہل مکہ کو قرآن میں مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ خبروں میں سے اگلوں کی یا امور اخروی کے بیان میں سے مَا فِیۡہِ مُزۡدَجَرٌ ○ وہ چیز جس میں باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے حِکۡمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ وہ حکمت پوری ہے حد کمال کو پہونچنے والی فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ ○ پس فائدہ نہیں کرتے اُن کو اور نفع نہیں پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتیں اگر اُن کے پاس ایک کے بعد ایک آئیں تو اُن کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا فَتَوَلَّ عَنۡہُمۡ پس منھ پھیر اُن سے قتال کا حکم ہونے تک اور اُن کی جزا کا منتظر رہ یَوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ اُس دن جب

وقف لازم

پکارے گا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اُن کو پکاریں گے اِلٰی شَیۡءٍ نُّکُرٍ ۙ سخت اور بُری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولیں ہیں خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ نیچی ہوں گی اُن کی آنکھیں ہول کے مارے یَخۡرُجُوۡنَ نکلیں گے مِنَ الۡاَجۡدَاثِ قبروں میں سے کَاَنَّهُمۡ گویا کہ وہ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌ ۙ ٹیڑی پراگندہ ہیں یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہوں گے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جائینگے مُّهۡطِعِيۡنَ جلدی کرنے والے اِلَى الدَّاعِ ؕ پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئے گی دوڑتے ہونگے یَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ کہیں گے کافر کہ هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ ۞ یہ دن سخت ہے ہم پر كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ تکذیب کی تیری قوم سے پہلے قَوۡمُ نُوۡحٍ قوم نوح نے بعث و قیامت کی فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا پھر تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ اور بولے کہ وہ دیوانہ ہے وَّازۡدُجِرَ ۞ اور باز رکھا گیا خلق کی دعوت سے یعنی حضرت نوح جب اپنی قوم کے لوگوں کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا پہونچاتے دھمکاتے اتنے پتھر مارتے کہ آپ بیہوش ہوجاتے اور دعوت سے باز رہتے فَدَعَا رَبَّهٗۤ تو پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ کہ بیشک میں قوم سے مغلوب ہوا اور اُن سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں فَانۡتَصِرۡ ۞ پس تو ان سے انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحۡنَاۤ تو کھول دیے ہم نے اُن پر عذاب کرنے کو اَبۡوَابَ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ۞ کھلے پانی گرنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا برابر اور اس مدت میں ذرا بھی نہ تھما وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ اور کھول دیے ہم نے زمین میں عُيُوۡنًا چشمے کہ اُن سے بھی پانی اُبلا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ پھر مل گیا پانی آسمان اور زمین کا عَلٰٓى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ ۞ اُس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اُن پر یعنی طوفان سے قوم نوحؑ کی ہلاکت وَحَمَلۡنٰهُ اور اُٹھالیا ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن لوگوں سمیت جو اُن کا ایمان لائے تھے یعنی ہم نے اُن کو سوار کیا عَلٰى ذَاتِ اَلۡوَاحٍ کشتی پر جو تختوں کی تھی وَّدُسُرٍ ۙ اور کیلوں اور بندھنوں کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہیں تَجۡرِىۡ چلتی تھی وہ کشتی بِاَعۡيُنِنَا ۚ ہماری نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ اُس شخص کی جزا کے واسطے جو كُفِرَ ۞ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگوں نے حضرت نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اُن کی جزا کیلئے وَلَقَدۡ تَّرَكۡنٰهَاۤ اور تحقیق کہ ہم نے چھوڑا اس قصہ کو اٰيَةً ایک نشانی لوگوں کے درمیاں یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہم نے زمین میں ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص میں ہے کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے وہ کشتی دیکھی ہے فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ۞ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اُس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ پھر کیسا تھا میرا عذاب دیا میں کہ سبکو میں نے طوفان میں مبتلا کیا وَنُذُرِ ۞ اور ڈرانا میرا قوم کو نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ اور بیشک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو لِلذِّكۡرِ اگلی امتوں کا حال یاد کرنے کے واسطے فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ۞ پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اُسکے سبب سے نصیحت پکڑے كَذَّبَتۡ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی فَكَيۡفَ كَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِىۡ میرا عذاب کرنا اُن کو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ ۞ اور اُن کو میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا بیشک ہم نے بھیجی عَلَيۡهِمۡ اُن پر رِيۡحًا صَرۡصَرًا سخت ہوا مہیب اور ہولناک آواز کے ساتھ فِىۡ يَوۡمِ نَحۡسٍ منحوس دن میں مُّسۡتَمِرٍّ ۞ ملی اور مستحکم ہے اُس کی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری چہارشنبہ تھا تَنۡزِعُ النَّاسَ ۙ ہوا نے جڑ اُکھاڑ دی قوم عاد کی كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ ۞ گویا کہ بڑی موٹی جڑ تھی خرمے کی جڑوں میں کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَكَيۡفَ كَانَ پھر کیسا ہوگا میرا عذاب آخرت میں اور عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ۞ میری وعید جس سے میں نے اُن کو ڈرایا ہے وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ

ع ۲۲

اور تحقیق کہ آسان کر دیا ہم نے قرآن کہ عربی زبان میں بھیجا لِلذِّکْرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ○ پھر کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ○ بسبب ڈرانے کے کہ اُن کے پیغمبر نے اُن کو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوْٓا تو وہ بولے کہ اَبَشَرًا مِّنَّا کیا آدمی ہماری جنس میں سے وَّاحِدًا ایک کہ خدم حشم کچھ نہیں رکھتا نَّتَّبِعُهٗٓ اُسکی ہم پیروی کریں اُسے تو ہم پر کچھ فضیلت نہیں اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اُس کی متابعت کریں تو پڑ جائیں لَّفِيْ ضَلٰلٍ گمراہی میں وَّسُعُرٍ○ اور جنون میں ءَاُلْقِيَ کیا القا کی گئی ہے الذِّكْرُ عَلَيْهِ وحی اُس پر مِنْۢ بَيْنِنَا ہم میں سے یعنی قوم ثمود میں کیا نزول وحی کے ساتھ اُسے خاص کر لیا ہے بَلْ هُوَ ایسا نہیں بلکہ وہ تو كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہے اَشِرٌ○ خود پسند اور جھگڑالو چاہتا ہے کہ ہم پر ترقی اور بلندی کر جائے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہے کہ جان لیں کل جب اُن پر عذاب نازل ہو قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ○ کون ہے بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال تو اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے تھے اونٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ اُن کے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ اُن پر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہم نے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اُن کا نگہبان رہ دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہیں وَاصْطَبِرْ○ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اُن کو آگاہ کر دے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوئیں کا پانی قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ حصہ کیا گیا ہے اُن کے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اُنکا اور اُن کے چار پاؤں کا حصہ ہے اور ایک روز فقط اونٹنی کا حصہ ہے كُلُّ شِرْبٍ ہر حصہ اُس پانی کا مُّحْتَضَرٌ○ حاضر کیا گیا اُس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا حصہ لے جائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگوں نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کو فَتَعَاطٰى تو پکڑی اُسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اُس راہ پر گھات میں بیٹھا فَعَقَرَ○ پس کوچین کاٹیں اُس نے اونٹنی کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے باب میں تحریک کرنے والی دو عورتیں تھیں ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اُس کا سبب کچھ تو پہلے سورۂ ہود میں مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی قدر بن سالف کے نامزد کی وہ دونوں اونٹنی کی راہ گزر پر گھات میں بیٹھے جب اونٹنی پانی پی کر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے پہونچی اُس نے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پاؤں چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کوچیں کاٹیں جب اونٹنی گری تو اس کے ٹکڑے کر کے قوم کے لوگوں نے بانٹ لئے اُس کا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہاں سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مار ڈالا گیا تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَيْفَ كَانَ تو کیسا تھا عَذَابِيْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ○ اور میرا ڈرانا صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہم نے بھیجی عَلَيْهِمْ اُن پر صَيْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک یعنی جبرئیل علیہ السلام کی ایک چیخ فَكَانُوْا تو ہو گئے اُس آواز کی ہول سے كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ○ روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہو کہ بکریوں کی جگہ بنانے والے نے اُسے تلے اوپر کر کے رکھا ہو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کر دیا ہم نے قرآن کو لِلذِّكْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کر لیتے ہیں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ○ پھر کوئی یاد کرنے والا ہے اُسے كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ○ ڈرانے کے سبب کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ بیشک بھیجی ہم نے اُن پر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانیوالی اور سب کو ہم نے ہلاک کر دیا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ مگر لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیوں کو نَّجَّيْنٰهُمْ نجات دی ہم نے اُن کو عذاب سے

بِسَحَرٍ ۝ اُس صبح کو جب عذاب واقع ہوتا تھا نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جس طرح لوط علیہ السلام اور اُن کی بیٹیوں پر ہم نے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہیں ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ ۝ اُس کو جو شکر کرے ہماری نعمت کا کہ رسولوں کو بھیجا اور کتابیں نازل کرتا ہے اور اُس پر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کر کے فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ ۝ اُس ڈرانے کے ساتھ اور اُنھوں نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کئے اُنھوں نے لوط علیہ السلام سے عَنْ ضَيْفِهٖ اُس کے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھیں ہمارے سپرد کر دو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑ کر گھس آئے فَطَمَسْنَآ پس مٹا دیں ہم نے اَعْيُنَهُمْ اُن کی آنکھیں یا اُن کا چہرہ ہم نے برابر کر دیا اور حدیث شریف میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اپنا پر اُن کی آنکھوں پر ملا تو وہ سب اندھے ہو گئے اور ہم نے فرشتوں کی زبانی اُن سے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور لوط علیہ السلام تم کو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن میں یعنی صبح کے وقت آیا اُن پر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جب تک اُن کو ہلاک نہ کیا اُن پر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہم نے اُن سے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور کھینچو میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تم کو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور ضرور سہل اور آسان کر دیا ہم نے قرآن لِلذِّكْرِ گروہ عربی زبانوں کے واسطے اُس کے معنی سمجھنے کو اور اگلوں کی خبریں جاننے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پس کوئی نصیحت سننے والا ہے کہ اُس سے عبرت لے وَلَقَدْ جَآءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ فرعون اور اُس کی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیوں اور معجزوں سمیت کہ حضرت موسیٰ نے اُن معجزوں کے سبب سے قبطیوں کو ڈرایا اور دونوں نشانیاں تھیں كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اُن سب نشانیوں کے ساتھ اور اُن پر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہم نے اُن کو عذاب غرق میں اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو پکڑ میں مغلوب نہ ہو مُّقْتَدِرٍ ۝ قادر مشرکوں کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہیں مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ان تکذیب کرنیوالوں کے گروہ سے جو شمار کئے گئے یعنی یہ کافر اُن اگلے کافروں سے قوت تیزی حشمت سطوت میں بہتر اور بڑھ کر نہیں ہیں اور اُن پر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو ان پر کیوں نہ آئے گا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمھارے واسطے ہے اے مشرکو بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ برات آسمانی کتابوں میں یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تم پر عذاب نہ ہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ کیا کہتے ہیں عرب کے کفار کہ ہم جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ گروہ جمع ہوئے ہیں مدد دینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہے کہ شکست پائے اُن کی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ اور پھیری جائیں اُن کی پیٹھیں لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیریں اور بھاگ جائیں اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی تو یہ آیت دلائل نبوت میں سے ایک دلیل اور اعجاز قرآنی میں سے ایک معجزہ ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا ہیں ناگاہ جنگ بدر کے دن میں نے دیکھا کہ حضرت زرہ پہنتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ تو میں نے جانا کہ آیت کے یہ معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہیں ہے بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت کا دن مَوْعِدُهُمْ اُن کے عذاب کلی کا

ع ۱۸

وقف لازم

وعدہ گاہ ہے وَالسَّاعَةُ اور قیامت کا عذاب اَدْهٰى بہت سخت اور بہت ہولناک وَاَمَرُّ ۝ اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہے دنیا کے عذاب سے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ بیشک مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ گمراہی میں ہیں راہ حق سے دنیا میں وَّسُعُرٍ ۝ اور عناد اور مشقت میں یا جلانے والی آگ میں ہیں آخرت میں يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ جس دن کھینچے جائیں گے فِي النَّارِ آتش دوزخ میں عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ اپنے موہنوں پر یعنی اُن کو اُن کے موہنوں کے بل کھینچکر دوزخ میں ڈالیں گے اور کہیں گے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَسَّ سَقَرَ ۝ چھونا دوزخ کا یعنی اُس کی آگ کی گرمی اور دُکھ سہو اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بیشک ہم نے سب چیزوں کو پیدا کیا بِقَدَرٍ ۝ اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہے مقتضائے حکمت پر یا جو کچھ ہم نے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہے لوح محفوظ میں اور اُس کے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اُس سے متعلق ہے تو ضرور بالضرور تغیر اور تبدیل سے دور ہے شعر

قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا وَجَفَّ الْقَلَمُ فَمَا شَاءَ يُوْجَدُ وَمَا لَا فَلَمْ

بیت

سر بر خط لوح ازلی وار د خموش کز ہر چہ قلم رفت قلم در کشند

وَمَآ اَمْرُنَآ اور نہیں ہے حکم ہمارا ہر چیز کو جس کا ہونا ہم چاہتے ہیں اِلَّا وَاحِدَةٌ مگر ایک لفظ کہ وہ کُن ہے یا نہیں ہے قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝ جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی اور سہولت کے ساتھ یعنی اگر ہم چاہیں تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کر دیں وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اور بیشک ہم نے ہلاک کر دیا اَشْيَاعَكُمْ تم ایسوں کو یعنی اگلے زمانے میں جو کافر تمھارے مثل تھے اُن کو ہم نے ہلاک کیا جیسا کہ تم نے اس صورت میں سُنا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پھر کوئی ہے نصیحت ماننے والا کہ اُن کے حال سے عبرت پکڑنے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ اور جو چیز کی ہے اگلے کافروں نے فِي الزُّبُرِ ۝ وہ لکھی ہے لوح محفوظ میں زُبُر کتابوں کو کہتے ہیں اور یہاں لوح محفوظ کو زبر اس واسطے فرمایا کہ سب کتابوں کی اصل ہے یا خود اُن کے سب افعال اُن کے نامۂ اعمال میں لکھے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھ میں ہے وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مُّسْتَطَرٌ ۝ لکھا ہوا ہے اور اس پر جزا پائیں گے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگار اور ڈرانے والے لوگ فِيْ جَنّٰتٍ جنتوں میں ہیں قیامت کے دن وَّنَهَرٍ ۝ اور نہروں اور چشموں میں یعنی ایسے باغوں میں جن میں نہریں اور چشمے ہیں اور بعضوں کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی میں ہے یعنی متقی لوگ جنت میں ہوں گے نہایت وسعت اور روشنی میں بخلاف کافروں کے کہ وہ تنگی اور تاریکی میں گزاریں گے اور متقی لوگ ہونگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ مکان پسندیدہ میں کہ اُس میں نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہاں نہ بیٹھیں گے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ وہ مکان ہے جس میں حق تعالیٰ وہ وعدے سچ کرے گا جو اُس نے اپنے دوستوں کے ساتھ کئے ہیں اور خدا کے دوست وہاں ہونگے عِنْدَ مَلِيْكٍ ایسے بادشاہ کے پاس جو مُّقْتَدِرٍ ۝ ع قادر ہے سب چیزوں پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مقعد صدق وحدت قربت کا مقام ہے کہ عندیت کے مرتبہ میں متحقق ہوتا ہے اور کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہے یعنی اہل قرب کل اُس گھر میں اُس مرتبہ کے ساتھ اختصاص رکھیں گے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم میں اُس مرتبہ کے ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ اور جب وہ مرتبہ جس کے سبب سے خاص لوگ کل ناز کریں گے آج آپ کا ادنیٰ رتبہ تھا تو کل قیامت میں جو مرتبۂ اعلیٰ آپ کو حاصل ہوگا اُس کا کون نشان دے سکتا ہے نظم

ع ۳ ۱۵

اے محرم سر لایزالی — مرآت جمال ذو الجلالی
مہمان ابیت عند ربی — صاحبدل لایُنام قلبی
از قربت حضرت الٰہی — ہستی بشتابہ کہ خواہی
قربے کہ عبارتش نسنجد — در حوصلۂ خرد نہ گنجد
گم گشتہ بود عبارت آنجا — بلکہ نرسد اشارت آنجا

سورۃ الرحمٰن مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	وھی ثمان و سبعون آیۃ
سورۂ رحمٰن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھتر آیتیں ہیں

آیاتھا ۷۸ — رکوعاتھا ۳ — کلماتھا ۳۵۱ — حروفھا ۱۶۸۳

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافروں کو اسم رحمٰن کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہیں پہچانتے تو یہ سورت نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلاں فلاں شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہیں تو یہ سورت نازل ہوئی کہ اَلرَّحۡمٰنُ ۝ خدا بڑی بخشش والا جس کی رحمت سب چیزوں کو پہونچی ہے اُس نے عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہے قرآن اپنے حبیب کو جبیر اور یسار نے نہیں یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سیکھنا اور اوروں کو سکھانا آسان کر دیا ہے خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۝ پیدا کی خدا نے آدمیوں کی جنس عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝ تعلیم کر دیا اُس کو بیان یعنی جو کچھ اُس کے دل میں ہے اُسے کہہ کر یا لکھ کر ظاہر کرنا یا آنحضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور علم اسما اُنھیں تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا سب اُن کو تعلیم کر دیا جیسا بخبر عُلِّمۡتُ عِلۡمَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ کا مضمون اس کی خبر کر دیتا ہے اَلشَّمۡسُ آفتاب وَالۡقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہیں بِحُسۡبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اُس طرح پر کہ حق تعالیٰ نے مقرر کر دیے اُن کی سیر کے واسطے برجوں اور منزلوں میں اور اُس کے سبب سے فصلیں اور وقت پہچانے جاتے ہیں وَّالنَّجۡمُ اور وہ گھاس کہ اُگتی ہے اور اُس کی ٹہنی نہیں ہوتی زمین ہی پر پھیلتی ہے وَالشَّجَرُ اور جو گھاس شاخ دار اور کھڑی ہوتی ہے یعنی درخت یَسۡجُدَانِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہیں خدا کی اپنی طبیعت اور خوشی سے جیسے مکلف سجدہ کرنیوالوں کا سجدہ اُن گھاسوں کا سجدہ اُن کے سایہ سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس طرح ان چیزوں کی تسبیح کی ہم کو تمیز اور موقوف نہیں اُسی طرح اُن کے سجدہ کی بھی تمیز نہیں جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَہُوۡنَ تَسۡبِیۡحَہُمۡ وَالسَّمَآءَ رَفَعَہَا اور اُٹھایا رحمان نے آسمان کو زمین سے پانسو برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۝ اور پیدا کی یا اُتاری ترازو یا خلق کو اُس کی کیفیت اور بنانا الہام کر دیا اَلَّا تَطۡغَوۡا اس واسطے کہ حد سے نہ گزرو فِی الۡمِیۡزَانِ ۝ ترازو میں دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نہ کرو اور راستی کے ساتھ معاملہ کرو وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ اور قائم رکھو تولیں بِالۡقِسۡطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ۝ اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے میں کم نہ تولو ترازو والوں کو یہ سب تاکید اس واسطے ہے کہ قیامت میں جب ترازو کھڑی ہو تو اُس وقت شرمندہ نہ ہوں نظم

ہر جو و ہر حبہ کہ بازوے تو — کم کند از کیل و ترازوے تو
ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش — روز جزا جملہ بیارند پیش
باتو نمانند نہانیت را — کم وہی و بیش ستانیت را

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو بچھایا یا پانی پر رکھا لِلْاَنَامِ ۝ آدمیوں کے واسطے تاکہ اُس پر قرار پکڑیں فِیْهَا زمین ہیں فَاکِهَةٌ انواع و اقسام کے میوے ہیں وَّالنَّخْلُ اور خرمے کے درخت ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۝ خوشوں اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جبتک پھٹتا نہیں غلاف میں رہتا ہے اور میووں میں خرمے کی تخصیص اُسے ذکر کرکے اُسکی فضیلت کی جہت سے ہے اور اس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہے چنانچہ جواہر التفسیر میں بیان ہوا وَالْحَبُّ اور زمین میں دانہ ہے ذُو الْعَصْفِ سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ ہے وہ چیز مراد ہے جس سے غذا کرتے ہیں جیسے گیہوں اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہے جس سے دانہ جدا ہوتا ہے وَالرَّیْحَانُ ۝ اور زمین میں پھول ہیں اچھی بو والے کہ اُن سے غم پاس نہیں آتا مرادیہ ہے کہ زمین میں ہم نے تمکو بہت نعمتیں دی ہیں بعضی کھانے کی بعضی سونگھنے کی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس اے آدمیو اور جنو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں سے جو مذکور ہوئیں تُکَذِّبٰنِ ۝ جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اُسکی طرف سے نہیں ہے اے عزیز از جان اس بات کو جان کہ اس سورت میں اکتیس ۳۱ بار یہ کلمے مکرر آئے ہیں اس جہت سے کہ اس سورت میں خدا کی نعمتیں مذکور ہیں تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تاکہ پڑھنے اور سننے والے نعمتوں کی کثرت سے آگاہ ہو جائیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اِن الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے پر دلیل اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہے صحیح حاکم میں جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگوں کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تم کو چپ دیکھتا ہوں البتہ جن اس سوال کا جواب دینے میں تم سے بہتر ہیں میں نے جتنی بار پڑھا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو اُنھوں نے جواب میں کہا کہ وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنی ہم کسی چیز کی اے ہمارے رب تکذیب نہیں کرتے ہیں پس تیرے ہی واسطے ہے حمد و ثنا خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا ہم نے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہیں مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے کَالْفَخَّارِ ۝ مانند سفال پختہ کے کہ اگر تو اُس پر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے وَخَلَقَ الْجَآنَّ اور پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہے مِنْ مَّارِجٍ شعلہ سے جو صاف ہوتا ہے بے دھوئیں کا مِّنْ نَّارٍ ۝ آگ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مارج اُس آگ سے مراد ہے جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد ملا ہوتا ہے آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نویں باب میں مذکور ہے کہ مارج آگ ہے ہوا سے ملی ہوئی کہ اُسکو مشتعل ہوا یعنی لُو کہتے ہیں تو جان دو عنصر سے مخلوق ہے آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوئے خاک اور پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہے تو اُسے طین کہتے ہیں اور جب ہوا اور آگ ملتی ہے تو اُسے مارج کہتے ہیں جسطرح رحم میں پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہے اسی طرح رحم میں ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہے اور جان اور آدم کی پیدائش میں ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں تکذیب کرتے ہو تم دونوں جن و انس کہ اُس نے تم کو طین اور مارج سے پیدا کیا اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ پیدا کرنیوالا دو مشرقوں کا ہے ایک گرمی میں آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے جاڑے میں وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۝ اور پیدا کرنے والا دو مغربوں کا ایک گرمی میں آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے میں اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہونے میں طرح طرح کے فائدے ہیں فصلیں نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہے بلکہ آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اُس کا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کس کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو تم دونوں اور اس کے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

نصف

اُس نے راہ دی دو دریاؤں کو ایک اچھا اور شیریں دوسرا کھاری کڑوا تاکہ اُس کے حکم سے یَلْتَقِیٰنِ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور وہ فارس اور روم کے دریا ہیں کہ محیط ہیں ایک دوسرے سے ملتے ہیں بَیْنَہُمَا درمیان دونوں دریاؤں کے بَرْزَخٌ ایک مانع اور حاجب اور پردہ ہے خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اُس کے سبب سے لَّا یَبْغِیٰنِ زیادتی نہیں چاہتے ایک دوسرے پر یعنی باہم ملتے نہیں تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہ ہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہو گئی ہے اُس سے تجاوز نہیں کرتے تاکہ جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے غرق نہ ہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت سے فائدے ان دونوں دریاؤں سے حاصل ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تو کس سے اپنے رب کی اِن نعمتوں میں سے جو کلیہ مصلحتوں پر مشتمل ہیں تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو یَخْرُجُ نکلتا ہے مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونوں دریاؤں میں سے یا دریائے شور میں سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ اور ریزہ موتی اور یہ جواہر ہیں کہ ان کے سبب سے آرائش کرتے ہو اور ان کی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتیں ظاہر ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر تم کس کی اپنے رب کی ان نعمتوں میں سے تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو دریاؤں سے زمین اور آسمان کا دریا مراد ہے کہ ہر سال ملتے ہیں اور ابر پردہ ہے کہ آسمان کے دریا کو اُترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے رُوکتا ہے اور آسمان کے دریا سے بوند زمین کے دریا پر گرتی ہیں اور سیپی کے منھ میں جاتی ہیں اُس سے موتی بنتے ہیں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دو دریا خوف اور رجا ہیں یا قبض اور بسط یا اُنس اور ہیبت اور برزخ قدرت بے علت ہے اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف وافیہ صاحب کشف الاسرار شرح کرتے ہیں کہ خوف ورجا دُو دریا عام مسلمانوں کو ہیں اور اُن سے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہے اور قبض وبسط کے دو دریا خاص مومنوں کو ہیں اُن سے فقر اور وجد کے جواہر پیدا ہوتے ہیں اور اُنس اور ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقوں کے واسطے ہیں اُن سے فنا کا موتی نکلتا ہے تاکہ اس موتی کا جوہری منزل بقا میں آسایش کرے **بیت**

زقعر بحر فنا گوہر بقا یابی ۔۔۔ وگرنہ غوطہ خوری این گہر کجا یابی

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ اور خدا کے واسطے ہے چلانا کشتیوں کا جو ئی چلانے پر لائی گئی ہیں اور بکر نے شین کو زیر پڑھا ہے یعنی نئی چلنے والیاں فِی الْبَحْرِ دریا میں کَالْاَعْلَامِ مانند پہاڑوں کے اونچائی اور بڑائی میں اور کشتیاں پیدا کرنا اور دریا میں رواں کرنا بندوں کے فائدے کے لیے ہے کہ بہت مسافت تھوڑے زمانے میں قطع ہو جاتی ہے اور کشتیوں کے ذریعے سے تجارتیں اور معاملے ہوتے ہیں اور یہ بڑی نعمتیں ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُکَذِّبٰنِ منکر ہوتے ہو کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہے وہ فَانٍ ہالک ہے یعنی انجام کو سب فنا ہو جائیں گے وَّیَبْقٰی اور باقی رہے گی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلٰلِ خداوند بزرگی اور عظمت کا وَالْاِکْرَامِ اور بزرگ کر دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اُسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اُس نے تم کو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ اور اُس کا کام بناؤ اور اُس نے اپنی بقا سے تم کو آگاہ کر دیا تاکہ اُسی کی طرف رجوع کرو اور اُس کے غیر پر اعتماد نہ کرو یَسْئَلُهٗ چاہتا ہے اُس کو یعنی اُس سے مانگتا ہے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی ہے آسمانوں اور زمینوں میں اپنی حاجتیں اس واسطے کہ سب اپنی ذات او صفات میں اُسی کے محتاج ہیں کُلَّ یَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِیْ شَاْنٍ وہ نیک کام بنانے میں ہے دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہے سائل کو عطا فرماتا ہے عاجز کو نجات بخشتا ہے

ع ۱۵

غمگین کو خوش کرتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے کسی قوم کو توبہ پر رکھتا ہے کسی گروہ کو بخشتا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تو کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ توبہ اور دعا قبول کرنا اور گناہ بخشنا ہے تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سراسر زمانہ دو دن ہیں ایک دن دنیا کی مدت اور اس ایک روز میں اس کی شان امر ہے نہی ہے عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مار ڈالنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا دن آخرت کی مدت ہے اس دن اس کی شان حساب ہے عذاب ہے جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققوں کے نزدیک یوم آن کے معنی میں ہے اور وہ ایک جزو اقل زماں کا ہے اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس ہر نشانی میں حق کی تجلی مراد ہے اس کے موافق جس کے واسطے تجلی کی جائے اور اس کی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہیں ہے رباعی

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ چہ شان ست چہ شاں — یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایاں
جلوہ حسن ترا غایت و پایانے نیست — ہر زماں جلوہ دیگر شود از پردہ عیاں

سَنَفْرُغُ لَکُمْ قریب ہے کہ حساب کریں گے ہم تمہارے واسطے فراغ یہاں حساب کرنے اور جزا دینے کے قصد کے معنی میں ہے اس فراغ کے معنی میں نہیں جو شغل کے بعد ہوتا ہے یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہے جیسے کوئی مثلاً کسی کو کہے کہ ٹھہر کہ میں تیرے ساتھ مشغول ہوں حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہیں کرتا ہے تو وہاں سننے والے کو ڈرانا منظور ہوتا ہے تو یہاں بھی وعید کی رو سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے حساب کا قصد کروں گا اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ ج اے دو گروہ بڑے یعنی جن اور انسان اور جس کی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہے عرب اس کو ثقل کہتے ہیں کہ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ[1] اور بعضوں نے کہا ہے کہ ثقل گراں بار ہے اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گراں بار ہیں یا اتنک کہ بھاری گناہوں کے بوجھ سے عاجز اور درماندے ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید ہے تاکہ برے کاموں میں دھمکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہے تاکہ کرم بیحد سے امیدوار رہو تُکَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو اَنْ تَنْفُذُوْا یہ کہ نکل جاؤ مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کناروں سے آسمانوں اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے فَانْفُذُوْا تو نکل جاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُوْنَ نہ نکل سکو گے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ج مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب سے اور تم کو یہ قوت نہیں ہے بلکہ جہاں جاؤ گے موت تمہارے ساتھ ہے اور موت آنے سے تم کو کچھ چارہ نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ قیامت کے دن اہل محشر کے گرداگرد فرشتے صفیں کھینچیں گے اور منادی ندا کرے گا کہ اے آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہے اگر تم سکتے ہو تو نکل جاؤ مگر تم نہیں نکل سکتے لیکن دلیل اور حجت سے اور تمہارے واسطے نہ یہ ہے نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کس کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اس نے تم کو خبر کر دی کہ تم دنیا میں عاجز ہو اور آخرت میں درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونوں جہان میں اس کے سوا کوئی یار اور مددگار نہیں ہے اور یہ سمجھ کر اسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہے عَلَیْکُمَا تم دونوں میں سے اس پر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ ۵ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھواں یعنی ایک بار آگ کا شعلہ پہونچے گا اور ایک بار دھواں اور بعضے کہتے ہیں کہ نحاس پگھلایا ہوا تانبا ہے کہ ان کے سروں پر ڈالیں گے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ج پھر مدد نہ دے سکو گے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکو گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے کہ اس نے تم کو شعلہ اور

[1] تحقیق کہ چھوڑتا ہوں میں تم میں دو چیزیں بڑی قدر والی ۱۲

دھویں سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اسی کی عبادت میں مشغول رہو تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹے گا آسمان فرشتے اُترنے کے واسطے فَكَانَتْ پھر ہو جائے گا وَرْدَةً سرخ یعنی گلابی كَالدِّهَانِ ج مانند سرخ نری کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اُس نے آسمان پھٹنے کی اور اُوں کی شدت سے اُس کے رنگ بدلنے کی تم کو خبر کر دی اُس سے پناہ مانگو فَيَوْمَئِذٍ پھر اُس دن لَّا يُسْـَٔلُ نہ پوچھا جائے گا عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اُس کے گناہ سے اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ج آدمی اور نہ جن یعنی اُن سے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کریں گے کہ تم نے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیوں کیا یا گنہگاروں کو علامت سے پہچان لیں گے اور سوال کی حاجت ہی نہ ہوگی یا قبروں سے نکلتے وقت اُن سے نہ پوچھیں گے اور وہ جو حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ وہ موقف حساب میں ہوگا کہ سب سے سوال کریں گے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پس کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اُس نے اُس روز کے احوال کی تم کو خبر کر دی تاکہ ایمان اور تقویٰ پر ثابت رہو کہ تمھاری نجات کا سبب ہے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائیں گے کافر بِسِيْمٰهُمْ اپنی نشانیوں سے کہ منھ کی سیاہی اور آنکھوں کا نیلا ہونا ہے یا اُن کے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہوں گے فَيُؤْخَذُ پھر پکڑے جائیں گے بِالنَّوَاصِيْ پیشانی کے بالوں سے ایک بار وَالْاَقْدَامِ ج اور قدموں سے ایک بار یعنی کبھی تو اُن کی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچیں گے اور کبھی پانوں پکڑ کر سر نیچے پاؤں اُوپر کر کے کھینچتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیں گے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو کہ اُس نے تم کو کافروں کے پکڑے جانے اور دوزخ میں ڈال دیے جانے کی خبر کر دی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکوں کو دوزخ میں ڈال کر فرشتے کہیں گے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ یہ وہی دوزخ ہے کہ عناد کی وجہ سے يُكَذِّبُ تکذیب کرتے تھے بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اُس کی مشرک لوگ اور اُسے باور نہ کرتے تھے يَطُوْفُوْنَ طواف کریں گے اور پھریں گے بَيْنَهَا دوزخ کے درمیان وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ج اور درمیان اُس کے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر آگ سے پناہ چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس طرح کی جائے گی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی میں ڈال دیں گے کہ اُن کے جوڑ ایک دوسرے سے کھل جائیں گے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان میں رہیں گے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اُس نے تم کو دوزخیوں کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کر کے ایمان سے آراستہ ہو کر اُس سے نجات پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اُس کے واسطے جو ڈرتا ہے مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ج وہ جنتیں ہیں یعنی جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑ دے اُس کو دو جنتیں دیں گے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک انسان خائف کے واسطے ہے اور ایک خائف جن کے لیے اور موضح میں ہے کہ بہشت میں اُن کو دو باغ دیں گے کہ ان میں سے ہر ایک سو برس راہ کی قدر لمبا اور اُتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ میں مکانات خوب اور میوے مرغوب اور حوریں خوبصورت ہوں گی حکیم قدس سرہ نے کہا ہے کہ ایک بہشت تو خوف الٰہی کے واسطے ہے اور ایک ترکِ مناہی کے واسطے ہے ایک خاص خائف کے واسطے اور ایک اُس خادموں اور متعلقوں کے لیے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ادائے طاعت اور ترک معصیت کے واسطے وہ بہشتیں دیتا ہے تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ج دو باغ ہیں شاخوں والے یعنی اُن میں بہت درخت ہوں گے ہر ایک درخت

وقف لازم

ع ۲

ہیں طرح طرح کے میوے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے کہ وہ بہشتیں بندے کو عطا کرتا ہے جن میں درخت اور میوے ہوں گے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونوں باغوں میں عَیْنٰنِ دو چشمے ہیں تَجْرِیٰنِ ○ کہ جاری ہیں ہر جگہ جہاں جنتی چاہیں اونچے مکانوں پر یا نیچے مقاموں پر ایک تسنیم ہے اور ایک سلسبیل معالم میں ہے کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہے ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ جس نے ایسے چشمے تمھاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہیں تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونوں باغوں کے درختوں میں مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ○ دو قسم ہیں ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا میں دیکھا ہوگا اور دوسرا عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے جو انواع و اقسام کے پھل اور میوے بندہ کو عطا فرماتا ہے تُکَذِّبٰنِ ○ منکر ہوتے ہو مُتَّکِئِیْنَ ٹیکنے والے لوگ ان بہشتوں میں کرنے والے ہوں گے عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا بچھونوں پر کہ اُس کا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی مضبوط کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ اُس بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اُس کا ابرا اس آیت میں داخل ہے کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اور میوے ان دونوں بہشتوں کے درختوں کے دَانٍ ○ نزدیک ہیں کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اُس پر پہونچتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو کرے گا تو درخت کی شاخ جھک آئے گی اور جس میوے کی خواہش ہے وہ اُس کے منھ میں آجائے گا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ تم کو بادشاہانہ تختوں اور فرشوں پر بٹھائے گا اور لذیذ اور لطیف میوے دے گا تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِنَّ اِن دونوں بہشتوں کے محلوں میں قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیاں آنکھوں کی ہیں یعنی حوریں کہ اپنے شوہروں کے سوا اور کو دیکھنے سے آنکھ بند رکھیں گی لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اُن کو اِنْسٌ آدمیوں نے قَبْلَهُمْ قبل اُن کی ازدواج کے جنت میں وَلَا جَآنٌّ ○ اور نہ جنوں نے یعنی جو حوریں آدمیوں کے لیے مقرر ہیں اُن کے دامن تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حوریں جنوں کے لیے مقرر ہیں اُن پر کسی جن نے نہ تصرف کیا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تو کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں کہ اس لطافت کے ساتھ اُس نے اپنے بندوں کے واسطے حوریں عنایت کیں تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو اور باور نہیں کرتے کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ گویا وہ حوریں پیدا ہوئی ہیں صفائی اور سُرخی میں یاقوت سے اور سفیدی اور چمک میں پاکیزہ موتی سے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اُس نے اس صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ تمھارے واسطے حوریں پیدا کی ہیں تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو اور باور نہیں کرتے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ کیا جزا عمل میں نیکی کرنے کی ہوتی ہے اِلَّا الْاِحْسَانُ ○ مگر نیکی کرنا ثواب میں، یا جو کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور امر و نواہی پر عمل کرے نہیں اس کی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعت کی جزا درجات ہیں اور شکر کا بدلہ نعمت کی زیادتی اور تقویٰ کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت اور دنیا میں خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے۔ بحر الحقائق میں فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ کی جزا نہیں ہے مگر بقا باللہ مثنوی

ہر کہ در راہ محبت شد فنا　　یافت از بحر بقا دُرِّ بقا

ہر کرا شمشیر شوقش سر برید　　میوۂ ذوق از درخت وصل چید

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اس نے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اس کی جزا مقرر کی تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب اور انکار کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا اور ان دو بہشتوں کے سوا جو مذکور ہوئیں یا ان سے کم جَنَّتٰنِ ○ دو جنتیں اور ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ دو جنتیں جو پہلے مذکور ہوئیں سونے کی ہیں سابقوں کے واسطے اور یہ دو جنتیں چاندی کی ہیں اصحاب یمین کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ یہ جنتیں بندوں کے نامزد کرتا ہے تُکَذِّبٰنِ ○ منکر ہوتے ہو مُدْهَآمَّتٰنِ ○ دو بہشتیں سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہیں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسے سبز باغ عطا فرمایا ہے اور سبزی سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دو بہشتوں میں عَیْنٰنِ دو چشمے ہوں گے نَضَّاخَتٰنِ ○ خوب جوش مارتے ہوئے یعنی ہر چند اس میں سے پانی لیں پھر اور پانی جوش مارے گا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تم کو دیتا ہے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ ان دونوں بہشتوں میں میوہ بہت ہوگا وَّنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہوں گے وَّرُمَّانٌ ○ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میووں میں سے بسبب ان کی فضیلت کے ہے اس واسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسے میوے اپنے بندوں پر انعام کرتا ہے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِیْهِنَّ ان چار جنتوں میں خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ○ عورتیں برگزیدہ ہوں گی خوبصورت بھی ہوں گی اور نیک سیرت بھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ تم کو حوریں دے گا ایک دوسری سے بہتر تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ حوریں چھپی ہوئی فِی الْخِیَامِ ○ خیموں میں ہیں جو تراشے اور خالی کیے ہوئے موتیوں کے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ خیام سے گھر مراد ہیں اور بعضوں نے تخصیص کی ہے حجلوں کے ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہے جو آراستہ ہو دولھا دولھن کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسی پاکیزہ حوریں جنتیوں کو دیتا ہے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا ان کو اِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے ان کے شوہروں سے پہلے جن کے ساتھ نامزد ہوتی ہیں وَلَا جَآنٌّ ○ اور نہ جن نے ان کو ہاتھ لگایا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اس نے کنواریاں ایمان والوں کے نامزد کی ہیں تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حوریں محفوظ رکھ کر عطا کرے گا مُتَّکِئِیْنَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہوں گے عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونوں یا سبز تکیوں پر وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ○ اور بہت خوب قیمتی بچھونوں پر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس کی اپنے رب کی ان نعمتوں میں سے جو مذکور ہوئیں تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ بزرگ ہے نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اس کی ذات پر بولا جاتا ہے پس جان سکتے ہیں کہ ذات کی بزرگی کس درجے پر ہوگی اور اسی سے ہے کہ کسی نے اس کی ذات کی عظمت سے خبر نہ دی ہے نہ دے سکتا ہے **بیت**

برلب بحر جنیں وا ماندہ اند خشک لب ہم بندی ہم منتہی

ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○ ترجمۂ کشف میں اس اسم کے معنی اس طرح پر ادا کیے ہیں کہ ایسا خداوند کہ صفات جلال میں سے جن کا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہے وہ صفات اس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہیں اور جن صفتوں کا سلب عزت اور کبریا کو مقتضی ہے وہ جناب مقدس ان صفتوں سے منزہ اور مبرا ہے اور اکثر محقق اس بات پر ہیں کہ جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کی طرف

ع ۳ ۳۲

اور اکرام عبارت ہے اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب صفات آلہی کو جامع ہے اور اسی سبب سے لئیے اسم اعظم کہا ہے اور الظوا بیا ذا الجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہے

سُورَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ واقعہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھیانوے ۹۶ آیتیں ہیں

آیاتها ۹۶ — رکوعاتها ۳ — کلماتها ۳۷۸ — حروفها ۱۷۶۸

وقف لازم

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ○ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئے گی قیامت لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا نہیں ہے اُسکے واقع ہونے اور آنے میں کَاذِبَۃٌ ○ کچھ جھوٹ یا اُسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہیں بلکہ جو اُس کی خبر دیتا ہے وہ سچا ہے اور وہ دن خَافِضَۃٌ نیچے لے جانے والا ہے ایک گروہ کو اسفل السافلین میں عدل کی رو سے رَّافِعَۃٌ ○ بلند کرنے والا ہے ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا دھنسانے والا ہے دشمنوں اور اہل شقاق اور منافقوں کو اور بلند کرنے والا ہے اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہیں یا نیچا رکھے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یاد کر جب جنبش دی جائے گی زمین رَجًّا ○ جنبش دے کر اس طرح پر کہ اس پر جو بنا اور عمارت ہے سب منہدم ہو جائے گی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ہنکا دیے جائیں گے پہاڑ بَسًّا ○ ہنکا کر یہاں تک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے فَکَانَتْ پھر ہو جائیں گے ھَبَآءً غبار جو آفتاب کی شعاعوں میں نظر آتا ہے جب وہ شعاع روشن دان وغیرہ میں پڑتی ہے مُّنْۢبَثًّا ○ پراگندہ اور منتشر ہوا وَّکُنْتُمْ اور ہو گے تم اے مکلف لوگو اُس وقت اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ○ اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہو گے فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ تو داہنے ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ○ کیا ہیں داہنے ہاتھ والے حق تعالیٰ ان کی تعظیم کرتا ہے جیسا کہ تو یوں کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہیں اور کیا بزرگ ہیں اس استفہام میں تعجب کے معنی بھی ہیں اور اصحاب یمین وہ لوگ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت ان کی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے یا جن کے داہنے ہاتھ میں ان کے نامۂ اعمال دیں گے یا جو لوگ جنت میں جائیں گے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ میمنہ یُمن اور برکت کے معنی میں ہے یعنی ان لوگوں کا قدم مبارک ہے وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ اور بائیں ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ ○ کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کی بائیں ہاتھ کی طرف تھے یا ان کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیں گے یا یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے اور دوزخ عرش کے بائیں طرف ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مشئمہ تشام سے بنا ہے یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہیں وَالسّٰبِقُوْنَ اور سبقت لے جانے والے سب قوموں پر یا بہشت میں آگے جانے والے السّٰبِقُوْنَ ○ سبقت لے جانے والے ہیں ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد میں آگے بڑھنے والے یا نماز جماعت میں پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ وہ لوگ ہیں نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ جنتوں میں جن میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ گروہ زیادہ اگلوں میں سے یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِیْلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ پچھلوں میں سے

یعنی امت محمدی ہیں سے مضمون کلام یہ ہے کہ اگلی امت کے سبقت لے جانے والے اس امت کے سبقت لے جانے والوں سے زیادہ ہیں تبیان
میں ہے کہ ان لوگوں سے وہ گروہ مراد ہے جن لوگوں نے انبیا علیہم السلام کو آنکھوں سے دیکھا اور ان کی خدمت میں پہونچکر ان پر ایمان لائے
اگلے پیغمبر کی تمام امت مراد نہیں ہے اس واسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتوں سے
بہت زیادہ ہوگی جیسا کہ حدیث اَنَا اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کا مضمون اس کی خبر دیتا ہے اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے
کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اسی صفیں میری امت کی اور چالیس اور سب امتوں کی اور یہ سابق لوگ اولیں اور آخریں جنت میں ہوں گے
عَلٰی سُرُرٍ تختوں پر کہ مَّوْضُوْنَۃٍ ○ بنے ہوئے ہیں سونے سے اور جڑے ہوئے ہیں موتی یاقوت زمرد سے مُّتَّکِئِیْنَ تکیہ لگائے ہوئے
عَلَیْھَا ان تختوں پر مُتَقٰبِلِیْنَ ○ ایک دوسرے کے برابر یعنی منھ کی طرف منھ کیے ہوئے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور رہیں یَطُوْفُ
عَلَیْھِمْ دورہ کرتے ہیں ان پر خدمت کے واسطے وِلْدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوْنَ ○ ہمیشہ رکھے گئے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے
کہ چھوٹوں کی خدمت بڑوں کی بہ نسبت زیب دیتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنہلے گوشواروں سے آراستہ ہوں گے اور ان لڑکوں کو حق تعالیٰ
نے جنتیوں کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ مشرکوں کے لڑکے ہیں کہ جنتیوں کی خدمت کو نامزد
ہوئے ہیں اور جنتیوں کے گرد کام خدمت کو پھرتے رہیں گے بِاَکْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِیْقَ ○ اور ابریقیں لیے ہوئے وَکَاْسٍ
مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ اور جام شراب بھرے ہوئے جو بہشت میں جاری ہے یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال ہوتا ہے لَّا یُصَدَّعُوْنَ
نہ درد سر کھینچیں گے عَنْھَا اس شراب سے یعنی اس شراب میں خمار نہ ہوگا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہوں گے اُس سے
وَفَاکِھَۃٍ اور اُن کے گرد پھریں گے میوے لیے ہوئے مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ اس میں سے جسے اختیار اور پسند کریں گے وَلَحْمِ
طَیْرٍ اور چڑیوں کا گوشت لیے ہوئے کہ سب گوشتوں سے زیادہ لطیف ہے مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ○ اس میں سے کہ آرزو کریں گے
یعنی جسطرح وہ چاہیں شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ اور سابق لوگوں پر جنت میں طواف کریں گی اور پھرتی رہیں گی خدمت کیواسطے گورے رنگ کی
عورتیں عِیْنٌ ○ کشادہ چشم صفا اور لطافت میں کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ مانند موتی اَلْمَکْنُوْنِ ○ چھپے ہوئے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے کہ اس پر گرد وغبار نہ بیٹھا ہو اور غیروں کا ہاتھ نہ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہیں ہم اُن کو جزا دینا بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ بسبب
اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے دنیا میں لَا یَسْمَعُوْنَ نہ سنیں گے فِیْھَا جنت میں لَغْوًا بیہودہ بات یا چیخنا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا
تَاْثِیْمًا ○ اور نہ ایسی بات کہ جس کا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِیْلًا مگر سنیں گے بات کہ وہ یہ ہے سَلٰمًا سَلٰمًا ○
اس لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہے کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہیں گے وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۵ اور داہنے ہاتھ
والے مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ کیا ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور معزز اور مکرم ہیں اور وہ ہوں گے فِیْ سِدْرٍ بیری کے
درخت کے نیچے مَّخْضُوْدٍ ○ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اس میں کانٹے ہوتے ہیں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی نظر وج پر پڑی
اور یہ طائف میں ایک میدان ہے اس میں بیریاں لگی ہیں اسے دیکھ کر مسلمان بولے کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمیں اس کے مثل باغ ملتا تو
یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیوں کیواسطے بیریاں بے کانٹے کی ہوں گی وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ اور کیلے کے درخت کہ اس کے میوے تلے
اوپر پھیلے ہوئے یعنی جڑ سے پھنگی تک درخت میں سب میوہ ہی میوہ ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور پھیلا ہوا سایہ کہ
کبھی زائل نہ ہو ظل سے راحت مراد ہے وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ○ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے بہ کر اور باغوں پر آتا ہوگا

وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ اور بہت میوے کہ لَّا مَقْطُوعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانے میں وہ میوہ نہ کٹے گا بخلاف دنیا کے میووں کے کہ فصل پر ہوتے ہیں بغیر فصل کے نہیں وَّ لَا مَمْنُوعَةٍ ۝ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسی طرح نہ روکیں گے دنیا کے میووں کی طرح نہیں کہ بے قیمت ہاتھ نہیں آتے وَّ فُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوعَةٍ ۝ جو بلند کیے گئے ہیں قیمت کی رو سے یا اُن کی قدر بلند ہے اور بعضوں کے قول کے موافق فرش کنایہ ہے بلند کی ہوئی عورتوں سے جو اونچے تختوں پر بیٹھی ہوں گی إِنَّا بیشک ہم نے أَنشَأْنَاهُنَّ پیدا کیا ہم نے بے سبب ولادت دنیا کی بوڑھیوں کو إِنشَاءً ۝ پیدا کرنا یعنی بوڑھاپے کے بعد انھیں دوسری صورت اور خلقت پر ہم پیدا کرینگے اس سے مراد یہ ہے کہ سب بوڑھیوں کو ایک سن پر ہم جوان کر دیں گے فَجَعَلْنَاهُنَّ پھر کر دیں گے ہم ان کو أَبْكَارًا ۝ کنواری لڑکیاں یعنی جب اُن کے شوہر اُن سے قربت کریں گے تو اُن کو کنواری پائیں گے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہروں کی عاشق زار ہوں گی یا ناز و ادا اور شیریں کلامی کے ساتھ ہوں گی أَتْرَابًا ۝ ہمجولیاں سب تینتیس برس عمر کی اور اُن کے شوہروں کے بھی یہی سن ہوں گے تبیان میں ہے کہ لڑکیوں کو بھی جنت میں اسی سن کا کر کے شوہروں کو دیں گے اور بوڑھیوں کو بھی اسی سن کا کر دیں گے اگر دنیا میں اُس کا شوہر نہ ہوگا تو اور کسی جنتی کے حوالے کر دیں گے اور اگر دنیا میں اس کا شوہر ہو مگر جنتی نہ ہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دیں گے اور اگر اُس کا شوہر بھی جنتی ہوگا تو اسی کو اس کی جورو عنایت کی جائے گی اور اگر کسی عورت نے کئی شوہر کیے ہوں اور سب جنتی بھی ہوں تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائے گی اور یہ عورتیں ہم پیدا کرینگے لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہیں اور گویا کہ پوچھنے والا پوچھتا ہے کہ اصحاب یمین کون لوگ ہیں تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ ایک گروہ ہے اگلوں میں سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ اور ایک گروہ ہے پچھلوں میں سے اس کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت قَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم میں سے تھوڑے ہی آدمی نجات پائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِينَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوئے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے مجھ تک ایک گروہ اور مجھ سے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث میں آیا ہے کہ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی میں آرزو کرتا ہوں کہ اہل جنت میں سے آدھے لوگ ہو گے اور عنقریب یہ بات بیان ہوتی ہے کہ جنتی لوگ ایک سو بیس صف ہوں گے اُن میں اسی صفیں میری امت کی ہوں گی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی امت کی متابعت میں کوئی شخص دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا

نظم

نماند بزندان دوزخ اسیر — کسے را کہ باشد چنیں دستگیر

نماند بہ عصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سید پیش رو

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ اور بائیں ہاتھ والے مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ کیا ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی ذلیل اور بے قدر ہیں اور اس دن ہوں گے فِي سَمُومٍ جلتی ہوئی آگ میں یا گرم ہوا میں کہ اس کی گرمی اُن کے جسم کے اندر اثر کرے گی وَحَمِيمٍ ۝ اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ جب سموم کی گرمی ان کے جسموں اور کلیجوں میں اثر کرے گی تو وہ پانی سے پناہ ڈھونڈھیں گے جس طرح دنیا میں گرمی کے مارے ہوئے پانی مانگتے ہیں جب حمیم یعنی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیئے جائیں گے تو

انھیں اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ میں پناہ چاہیں گے اور اس سایہ کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وَّظِلٍّ اور سایہ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ کالے گرم دھوئیں کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہے کہ دوزخی اسکے سایہ میں پناہ لے جائیں گے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہے اور سایوں کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا اور یہ عذاب ان پر اس جہت سے ہیں کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اس کے قبل دنیا میں مُتْرَفِيْنَ ۝ ناز و نعمت میں پالے گئے اور ان کی آرام طلبی حرام چیزوں اور خواہشوں کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ اور تھے اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہے یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے اس بات پر کہ حشر نہ ہوگا وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اور تھے کہتے کہ اَئِذَا مِتْنَا کیا جب اٹھائے جائیں گے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائیں گے ہم مٹی وَّعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور بے پوست تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ کیا ہم اٹھائے جائیں گے قبروں سے اور زندہ ہوں گے استفہام کی تکرار انکار میں مبالغہ کے واسطے ہے اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ بیشک اگلے تمہارے باپ وغیرہ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ اور پچھلے تم اور تمہارے سوا لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ البتہ جمع کیے گئے ہیں اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وقت مقرر کیے ہوئے کے واسطے دن معلوم میں کہ وہ قیامت کا دن ہے یا سب قبروں میں جمع کیے گئے ہیں میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہے یا سب حشر کیے جائیں گے حساب کے مکان یا زماں میں اس روز جو کہ خدا کو معلوم ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ اے گمراہو راہ حق سے الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرنے والو بعث و نشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور ان کے مثل اور کافروں سے فرماتا ہے کہ تم فردائے قیامت کو لَاٰكِلُوْنَ البتہ کھانے والے ہو مِنْ شَجَرٍ ایک درخت سے مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ کہ وہ زقوم ہے یعنی تم کو زندہ کر کے اس درخت میں سے کھلائیں گے فَمَالِئُوْنَ پھر بھر لینے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ اس درخت کے میوے سے پیٹوں کو فَشٰرِبُوْنَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ گرم پانی میں سے لکھا ہے کہ دوزخیوں پر بھوک کا عذاب ڈالیں گے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھر لیں گے پھر ان پر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی ان کے سامنے کریں گے اس میں سے وہ بہت سا پانی پی جائیں گے فَشٰرِبُوْنَ پس پینے والے ہیں کھولتے پانی میں سے شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوئے اونٹ پیتے ہیں جنھوں نے مدتوں پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اس کا اثر اس پر ظاہر نہیں ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا ہوا پانی پئیں گے مگر ان کی پیاس نہ بجھے گی هٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ ان کے واسطے پیشکش ہے يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ روز جزا میں جیسے وہ ماحضر جو مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور اس کے بعد دوزخ میں ان کے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہوں گے کہ اس کی سختی اور عذاب کی شرح بیان میں نہیں آتی نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ ہم نے پیدا کیا تم کو ابتدا میں اور تم اس کا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ پھر کیوں باور نہیں رکھتے اپنی پیدائش انتہا میں اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہے جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا اَفَرَءَيْتُمْ آیا خبر دو مَّا تُمْنُوْنَ ۝ اس پانی کی جو عورت کے رحم میں تم ڈالتے ہو ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اس سے اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ یا ہم ہیں اس کے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو اس بات کے کہ خالق میں ہی ہوں اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو پیدا نہیں ہوتی ہے تو ہمارے ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا ہم نے تم کو پیدا کر کے اندازہ کر دی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ تمہارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہم نے مقرر کر دیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ اور نہیں ہیں ہم سبقت لے گئے ہوئے یعنی

ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہیں لے جاسکتا تو جو موت مقرر ہوچکی ہے اُس سے کوئی نہیں بھاگ سکتا اور ہم نے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ اس واسطے کہ بدل دیں ہم تم سے اَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمھارے مانند ہیں یعنی تم کو ہم مار ڈالیں اور اوروں کو پیدا کردیں وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کردیں ہم دوبارہ تم کو فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اس صورت اور ہیئت پر جو نہیں جانتے ہو تم آج یعنی کافروں کو بہت بری صورت پر اور مومنوں کو بہت اچھی ہیئت پر وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہے تم نے النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر تھکا ہوئے آخر تک اور تم اس کا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ پھر کیوں نہیں یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اس واسطے کہ جو اس پر قادر ہے وہ اس سے عاجز نہیں ہوسکتا نظم

انکہ مارا ز خلوت ما بود	میکشد تا بجلوہ گاہ وجود
بار دیگر کہ از سموم ہلاک	روے پوشیم زیر پردۂ خاک
ہم تواند بامر کُنْ فَیَکُوْن	کارد از گوشۂ لحد بیرون

اَفَرَءَيْتُمْ کیا خبر دیتے ہو مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ اُس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین میں بیج بوتے ہو ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ کیا اگاتے ہو تم وہ بیج اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○ یا ہم نے اگایا ہے بونا بندہ کا فعل ہے اور اُگانا خدا کا کام ہے حدیث میں ہے کہ تم میں سے کسی کو زَرَعْتُ نہ کہنا چاہیے یعنی میں نے اگایا بلکہ حَرَثْتُ کہنا چاہیے یعنی میں نے بویا اس واسطے کہ زمین جوتنا اور اُس میں بیج ڈالنا بندہ کا کام ہے اور اگانا حق تعالیٰ کی طرف سے ہے لَوْ نَشَآءُ اگر ہم چاہیں لَجَعَلْنٰهُ البتہ کردیں ہم اُسے جو کچھ تم نے بویا ہے حُطَامًا گھاس لی دلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○ پھر تمام دن رہو تم اس سے تعجب کرتے یا اُس بار اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور کہو کہ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ لا بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوئے ہیں اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے کہ کیا ہم تاوان دیے ہوئے ہیں بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ بلکہ ہم بے نصیب ہیں روزی سے اَفَرَءَيْتُمُ کیا خبر دیتے ہو الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ط اُس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اُسکے ساتھ بندھی ہوئی ہے ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ کیا تم نے اتارا ہے اُسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ یا ہم اتارنے والے ہیں پانی شیریں لطیف کو لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اگر چاہیں تو کردیں ہم اس پانی کو اُجَاجًا کڑوا اور کھاری اور اس کا فائدہ اُس سے ہم زائل کردیں فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ پھر کیوں نہیں شکر کرتے خدا کا اس نعمت پر اَفَرَءَيْتُمْ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ط وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءَاَنْتُمْ کیا تم نے اَنْشَاْتُمْ پیدا کیا ہے تم نے شَجَرَتَهَآ اُس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہے اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں اُس کے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہیں اور عفار کو عورت اس کی ہری شاخ اس کی سبز شاخ پر رگڑتے ہیں حق تعالیٰ اپنی قدرت سے ان ہری شاخوں میں سے آگ پیدا کر دیتا ہے جن سے پانی ٹپکتا ہے نَحْنُ جَعَلْنٰهَا ہم نے کردیا اُس آگ کو تَذْكِرَةً تذکرہ اور یاد کرنا کہ جب اُسے دیکھو دوزخ کی آگ کو یاد کرو یا اس کو ہم نے تبصرہ کردیا تاکہ اہل بصیرت جان لیں کہ جو کوئی سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہے باوصف اُس تری کے جو اس میں موجود ہے اور تری کیفیت میں آگ کی ضد ہے یقینی وہ انسان کی ہستی کے درخت کو اور پژمردہ ہوجانے کے بعد تر و تازہ کر دینے پر قادر ہے وَّمَتَاعًا اور ہم نے کردیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِیْنَ ج ○ مسافروں اور مقیموں کیلئے حق تعالیٰ نے دو ضدوں میں سے ایک کے بیان پر اکتفا کی جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ع

ثلثہ ع

اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اسکے پاکی کے ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پھر قسم کھاتا ہوں میں بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ نجوم قرآنی کے مواقع کی یعنی اس کے منزل کے وقتوں کی یا تاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ غروب زوال کی دلیل ہے اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہیں اس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہیں ہے یا تاروں کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہوں کی قسم عین المعانی میں ہے کہ اس سے صحابہ کے سجدہ کرنے اور قبروں کی جگہیں مراد ہیں کہ وہ تاروں کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہیں جیسا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ یا تاروں کی منزلیں مراد ہیں کہ وہ آسمان کے برج ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ یا وہ وقت مراد ہے جب کہ تارے شیاطین کو رجم کرنے اور ہانکنے پر مامور ہوئے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہے اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہیں اور ان کے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دل مقدس ہے ہر چند آپ کا دل ایک ہی مگر نجوم قرآنی بہت ہیں ہر نجم کا ایک موقع ہے اس نظر سے مواقع بصیغہ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی قرارت کہ انھوں نے موقع النجوم پڑھا ہے اس قول کی تائید کرتی ہے اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ کی نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ جس کی خدا قسم کھاتا ہے لَقَسَمٌ البتہ قسم ہے کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو تو عَظِیْمٌ ۝ بڑی اور معتبر ہے اور قسم کا جواب یہ ہے کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت تم پر پڑھتے ہیں لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ ۝ البتہ قرآن ہے بڑے فائدہ والا اس واسطے کہ اصول علوی پر مشتمل ہے کہ معاش اور معاد کے مصالح میں کام آئے یا بزرگ ہے حق تعالیٰ اور فرشتوں اور مومنوں کے نزدیک یا اسکے حفظ کرنیوالا اور اسکی قرارت کرنے والا معزز اور مکرم ہے یہ قرآن لکھا ہوا ہے فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ ۝ کتاب میں جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہے خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ میں لَّا یَمَسُّهٗۤ نہیں چھوتے ہیں لوح کو یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر مطلع نہیں ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتوں سے پاک ہیں کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مطہرون سے سفرۃ اور کرام بررہ مراد ہیں اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں اور قرآن سے مصحف مراد ہے یعنی مصحف کو نہیں چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثوں سے پاک ہیں ظاہر آیت نفی ہے اور حقیقت میں نہی مراد ہے یعنی وہ شخص جو بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی فقہا بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا جائز نہیں رکھتے اور فقہائے حنبلی کہتے ہیں کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا درست ہے اور حیض والی عورت کو نہیں اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی عورت کو قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اس کے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو تو اور میں مذکور ہے کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر قرآن لکھنا جائز ہے جبکہ لوح زمین پر ہو گود میں نہیں اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہیں ہے اور بعضوں نے چھونے کو پڑھنے پر حمل کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہے کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نہی کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصاریٰ کو قرارت قرآن سے عشر و تمکین دیں محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ مس سے اعتقاد مراد ہے یعنی قرآن کے معتقد نہیں ہوتے مگر وہ لوگ جن کے دل پاکیزہ ہیں کہ وہ مومن لوگ ہیں یا قرآن پر عمل اور اسکے احکام کی نگہداشت نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خذلان[1] کے لوث سے پاکیزہ ہوں یا قرآن کا علم یعنی اس کی تفسیر اور تاویل نہیں جانتے مگر وہ لوگ جن کا دل

---

[1] خذلان بے نصیب ہونا اور چھوڑ دینا ۱۲

اور سر پاک ہوتا ہے حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہے حکیم سنائی نے کہا ہے **بیت**

جمال حضرت قرآن نقاب آنگہہ براندازد　　کہ دارالملک معنی را مجرو بیند از غوغا

بحر الحقائق میں ہے کہ قرآن کے اسرار نہیں کھلتے مگر اس پر جو غیر اور غیریت کے توہم کے لوث سے پاک ہو جاتے اور یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا بجز اس کے کہ شاہد[1] اور شہود[2] مشہود[3] میں فنا ہو جائے **بیت**

چوں تجلی کرد اوصاف قدیم　　پس بسوزد وصف حادث را کلیم

تَنْزِيلٌ قرآن اتارا گیا ہے مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہے اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ تم اے کمہ والو نہ ایمان لانے والے ہو یا سستی کرنے والے یا منکر ہو وَتَجْعَلُوْنَ بناتے ہو رِزْقَكُمْ اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ یہ کہ تکذیب کرتے ہو اس کی یا روزی کھانے والوں کا شکر پھیرتے ہو کہ مینھ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو اور یہ خدا کی بات کو جھٹلاتا ہے فَلَوْلَآ پس کیوں نہیں اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ جب پہونچتی ہے روح حلقوم میں موت کے وقت وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ اور تم اس وقت تَنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہو مردے کو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اور ہم بہت قریب ہیں اِلَيْهِ اس مرنے والے کی طرف مِنْكُمْ تم سے وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور مگر تم نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے اور وہ قرب علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہے فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ پھر کیوں نہیں اگر ہو تم غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ نہ جزا دیے گئے قیامت میں تَرْجِعُوْنَهَآ پھیر لیتے روح کو جسم میں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر تم حشر اور جزا کے انکار میں سچے ہو تو جس وقت روح خلق میں پہونچی ہے تو اُسے بدن میں پھیر کیوں نہیں لاتے فَاَمَّآ اِنْ كَانَ پس اگر ہوتا ہے متوفی مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقوں میں سے ہوتا ہے فَرَوْحٌ تو اس کے واسطے ہے راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت اور یہ باتیں قبر میں ہوں گی یا قیامت میں وَّرَيْحَانٌ اور روزی ہمیشہ کو یا خوشبو یا فرشتوں کی دعا اور یہ چیزیں بہشت میں ہوں گی وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ اور اسکے واسطے ہے جنت یعنی جنت پر نعمت کا پانا وَاَمَّآ اِنْ كَانَ اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ داہنے ہاتھ والوں میں سے فَسَلٰمٌ لَّكَ پھر سلامتی ہے تجھ پر اے وہ شخص کہ تو ہے مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ اصحاب یمین میں سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہے کہ سلام تجھ پر اے محمد اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہیں یا ان سے تم کو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتوں سے صحیح سالم ہیں وَاَمَّآ اِنْ كَانَ اور اگر ہو وہ مردہ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ تکذیب کرنے والوں میں سے کہ خدا اور رسول کو جھٹلاتے ہیں الضَّآلِّيْنَ ۝ گمراہ راہ حق سے فَنُزُلٌ تو اسکے واسطے پیشکش تیار ہے مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ گرم پانی سے ہے جو دوزخ میں گرم کیا گیا ہے یا آتش دوزخ کا دھواں وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اور پہونچنا قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں جو جلتی اور جلاتی ہے اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینوں گروہ کی شان میں لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ البتہ وہ حق یقین ہے یعنی صحیح اور درست اور بیشک فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ ع اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہے یعنی اُسکا نام مبارک لیکر اس کی تنزیہ اس چیز سے کر جو اس کی عظمت اور کبریا کے لائق نہ ہو اور یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور قول یہ ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ کہہ اور حدیث میں ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِجْعَلُوْهَا فِیْ رُكُوْعِكُمْ

---

[1] شاہد دیکھنے والا ۱۲　[2] شہود دیکھنا ۱۲　[3] مشہود دیکھا ہوا ۱۲

یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع میں کرو

سورۃ الحدید مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع و عشرون اٰیۃ
سورۂ حدید مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اُنتیس ۲۹ آیتیں ہیں

آیاتھا ۲۹ رکوعاتھا ۴ کلماتھا ۵۸۶ حروفھا ۲۵۹۹

سَبَّحَ لِلّٰہِ نماز ادا کی اور عبادت خدا کے واسطے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج اس نے جو کوئی آسمانوں میں فرشتے اور جو کوئی زمین میں ہے مومن اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ تسبیح خدا کی اور اُسے پاکی کے ساتھ یاد کیا اُس چیز نے جو آسمانوں میں ہے فرشتے ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین میں ہے حیوان جمادات وغیرہ تو تسبیح عام ہے ہر چیز میں جسے اللہ نے پیدا کیا مگر بعض کی زبان تسبیح کرتی ہے اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وظلالھم بالغدو والآصال وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور خدا غالب ہے ہر چیز میں جو چاہے الْحَکِیْمُ○ دانا ہر حکم میں جو فرمائے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج اسی کے واسطے ہے پادشاہی آسمان و زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنیوالا ہے اور ان میں تصرف کرنیوالا یُحْیٖ زندہ کرے گا آخرت میں وَیُمِیْتُ اور مار ڈالا ہے دنیا میں وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزوں پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قَدِیْرٌ○ قادر ہے ھُوَ الْاَوَّلُ وہ ہے پہلے سب چیزوں کے اور اس کا ظاہر کرنیوالا یعنی وہ قدیم ازلی ہے کہ اس کی ابتدا نہیں وَالْاٰخِرُ اور سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہے یعنی باقی ابدی ہے کہ اُسکے آخر ہونے کی نہایت نہیں ہے **فرد**

اول او اول بے ابتدا — آخر او آخر بے انتہا

بیت

بود بنو و این چہ بلند ست و پست — باشد و این نیز بناشد کہ ہست

وَالظَّاھِرُ ظاہر ہے اس کی ہستی دلیلوں کی کثرت کے سبب سے وَالْبَاطِنُ ج اور پوشیدہ ہے اُسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسروں مذکروں محققوں کے اقوال اس آیت میں حدوں سے تجاوز کر گئے ہیں شرح و بسط تمام کے ساتھ جو آہر التفسیر میں تحریر ہیں یہاں دو قول پر اختصار کیا جاتا ہے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارات کی رو سے کہتی ہے کہ اے آدمی خلق عالم کی تیرے حق میں چار گروہ ہیں ایک وہ گروہ جو اول حال میں تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا گروہ جو اخیر عمر میں ہاتھ پکڑتا ہے جیسے بیٹے پوتے تیسرا گروہ جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہے جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے جیسے عورتیں اور لونڈیاں پس رب العالمین فرماتا ہے کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور ان کو اپنا کارساز نہ جان اسواسطے کہ اول میں ہوں کہ میں تجھے معدوم سے موجود کیا اور آخر میں ہوں کہ تیری رجوع میری طرف ہوگی ظاہر میں ہوں کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح پر میں نے آراستہ کی اور باطن میں ہوں کہ حقائق کے بھید تیرے دل میں میں نے امانت رکھے ہیں **رباعی**

اول و آخر توئی کیست حدوث و قدم — ظاہر و باطن توئی چیست وجود و عدم

اول بے انتقال آخر نے ارتحال — ظاہر بے چند و چوں باطن بے کیف و کم

بحر الحقائق میں ہے کہ وہ اول ہے عین آخریت میں اور آخر ہے عین اولیت میں اور اسیطرح ظاہر ہے عین باطنیت میں اور باطن ہے عین ظاہریت میں شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ خدا کو کس چیز سے آپنے پہچانا فرمایا اس سبب سے کہ ضداد کو اُس نے جمع کرلیا ہے

پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد متصور ہی نہیں مگر ایک حیثیت اور ایک اعتبار سے اُس ایک میں **نظم**

اوّلی وہم در اوّل آخری　　　　باطنی وہم دران دم ظاہری
تو محیطی بر ہمہ اندر صفات　　　　وز ہمہ پاکی و مستغنی بذات

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزیں **عَلِيمٌ** جانتا ہے اول اور آخر اس کے علم میں برابر ہے اور ظاہر و باطن اُس کے علم کے سامنے یکسان ہے **هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ** وہ ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین اپنی قدرت کاملہ سے **فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ** چھ روز کی مدت میں تاکہ فرشتے اُن کا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھیں **ثُمَّ اسْتَوٰى** پھر اس نے قصد کیا **عَلَى الْعَرْشِ** عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اس کے متعلق امور جاری کرنے کا **يَعْلَمُ** جانتا ہے **مَا يَلِجُ** وہ چیز جو اندر آتی ہے **فِي الْأَرْضِ** زمین میں جیسے وہ بیج جسے بوتے ہیں اور مینھ کے قطرے اور خزانے اور مردے **وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا** اور جانتا ہے اس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہے جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا میں اور باقی بعض خزانے اور سب مردے آخرت میں **وَمَا يَنْزِلُ** اور جانتا ہے وہ چیز جو اترتی ہے **مِنَ السَّمَاءِ** آسمان سے جیسے مینھ برف اُولا فرشتے احکام **وَمَا يَعْرُجُ** اور جو چیز بلند ہو کے چلی جاتی ہے **فِيهَا** آسمان میں جیسے اعمال دعائیں اور وہ فرشتے جو بندوں کے عمل لکھتے ہیں **وَهُوَ مَعَكُمْ** اور اللہ تمھارے ساتھ ہے علم اور قدرت کی راہ سے عموماً اور فضل اور رحمت کی راہ سے خصوصاً **أَيْنَ مَا كُنْتُمْ** جہاں کہیں تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال میں تم سے جدا نہیں ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اُسے ذوق کشف سے پاتا ہے **بیت**

این معیت مے نہ گنجد در بیاں　　　　نے زماں دارد خبر زد نے مکاں

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ اس چیز کے جو تم کرتے ہو **بَصِيرٌ** دیکھنے والا ہے اور اُس پر جزا دے گا **لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ** اسی کے واسطے ہے حکمرانی اور فرماں روائی آسمانوں اور زمینوں میں یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہے کہ اول ابتدا پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا دوبارہ پیدا کرنے سے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ **وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ** اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہیں انجام کاموں کے **يُولِجُ اللَّيْلَ** اندر کرتا ہے رات کو **فِي النَّهَارِ** دن میں یعنی رات کی گھڑیوں میں سے دن میں بڑھا دیتا ہے **وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ** اور اندر کرتا ہے دن کو رات میں یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات میں بڑھاتا ہے چاروں فصلوں کے اختلاف کے موافق **وَهُوَ عَلِيمٌ** اور وہ جاننے والا ہے **بِذَاتِ الصُّدُورِ** وہ باتیں جو دلوں میں پوشیدہ ہیں **اٰمِنُوا** ایمان لاؤ اے کافرو **بِاللّٰهِ** اللہ کا اور اُسے ایک جانو **وَرَسُولِهٖ** اور اسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اُن کو سچ مانو **وَأَنْفِقُوا** اور دو **مِمَّا جَعَلَكُمْ** اُن مالوں میں سے کہ کر دیا ہے خدا نے تم کو **مُسْتَخْلَفِينَ** خلیفہ اگلوں کا تصرف کرنے کو **فِيهِ** اُس میں یعنی وہ مال جو پہلے اوروں کے ہاتھ میں تھا اور اُن کے مرنے کے بعد تمھارے تصرف میں آیا اُس مال میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرو **فَالَّذِينَ اٰمَنُوا** پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا و رسول کا **مِنْكُمْ** تم میں سے **وَأَنْفَقُوا** اور خرچ کیا اُنھوں نے مال زکوٰۃ اور جہاد اور سب خیرات میں تو **لَهُمْ** اُن کے واسطے ہے **أَجْرٌ كَبِيرٌ** اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہے اور اُسکی نعمت **وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ** اور کیا ہے تم کو کہ نہیں ایمان لاتے ہو **بِاللّٰهِ** خدا کا اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہو **وَالرَّسُولُ** اور حال آنکہ رسول **يَدْعُوكُمْ** پکارتا ہے تم کو دلیل اور حجت کے ساتھ **لِتُؤْمِنُوا** تاکہ ایمان لاؤ **بِرَبِّكُمْ** اپنے رب کا **وَقَدْ أَخَذَ** اور تحقیق کہ

لے لیا ہے خدا نے مِيْثَاقَكُمْ عہد تمہارا روز الست میں اپنی ربوبیت کے اقرار اور شرک کے نفی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم مُّؤْمِنِيْنَ ○ یاد رکھنے والے اس عہد کو هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ وہ ہے وہ خداوند جو اُتارتا ہے عَلٰى عَبْدِهٖٓ اپنے بندے پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ آیتیں ظاہر یعنی قرآن یا معجزے کھلے ہوئے لِّيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے تم کو خدا قرآن کے سبب سے یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیوں سے کفر کی اِلَى النُّوْرِ ؕ نور ایمان کی طرف یا جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فتوحات میں ہے کہ ظلمت حجاب سے نور تجلی کی طرف وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ بِكُمْ تمہارے ساتھ لَرَءُوْفٌ ضرور مہربان ہے کہ قرآن بھیجتا ہے رَّحِيْمٌ ○ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہے وَمَا لَكُمْ اور کیا ہے تم کو اور تم کیا فائدہ دیکھتے اور کیا عذر رکھتے ہو اَلَّا تُنْفِقُوْا اس بات میں کہ خرچ نہیں کرتے ہو اپنے مال فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں وَلِلّٰهِ حالانکہ خدا ہی کے واسطے ہے مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ میراث آسمانوں اور زمینوں کی جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ اہل زمین اور اہل آسمان کے فنا ہو جانے کے بعد اسی کی طرف رجوع کرے گا اور آج بھی اسی کے واسطے ہے مگر خلق اس میں تصرف کرتی ہے آخر کو اس سے اوروں کا دست تصرف کوتاہ ہو کر وہ سب حق تعالیٰ کیطرف پھرے گا اس کلام میں خرچ کرنے کی رغبت دلاتا ہے یعنی اے بندو جب تم نے یہ بات جان لی کہ یہ مال تمہارے ہاتھ میں باقی نہ رہیں گے تو باد دے خدا کا حکم اس میں نگاہ رکھو اور اس میں سے اپنے واسطے ذخیرۂ آخرت کر و لَا يَسْتَوِيْ برابر نہیں ہے مِنْكُمْ تم میں سے اے مومنو مَّنْ اَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اسلام بے ساز و سامان اور بے برگ و بے نوا ہیں وَقٰتَلَ ؕ اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنوں سے ایسا مومن جان اور مال تصدق کرنے والا فتح مکہ کے قبل اسکے برابر نہیں ہے جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور قتال کرنیکی چنداں حاجت نہ پڑے گی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہیں اور قتال پر مستعد ہیں وہ اَعْظَمُ بڑے ہیں دَرَجَةً درجہ اور مرتبہ کی رو سے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا ان لوگوں سے جو خرچ کریں مِنْۢ بَعْدُ فتح کے بعد وَقٰتَلُوْا ؕ اور قتال کریں وَكُلًّا اور سب کو جو خرچ اور قتال کرتے ہیں فتح کے قبل اور بعد وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وعدہ دیا ہے خدا نے ان کو بہشت کا مگر ان کے درجے متفاوت ہونگے وَاللّٰهُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو خرچ اور قتال خلاق سے یا ریا کے ساتھ خَبِيْرٌ ○ع خبر رکھتا ہے اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافروں سے جھگڑا وہ حضرت صدیق ہی تھے اور اسی مضمون کیطرف اشارہ کر کے کسی نے ان کی شان میں کہا ہے رباعی

صاحب قدم مقام تجرید — سر دفتر جملہ اہل توحید

در جمع مقربان سابق — حقا کہ جز او نبود صادق

مَنْ ذَا الَّذِيْ کون ہے ایسا کہ يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی خرچ کرے اپنا مال بدلے کی امید پر اسواسطے کہ وہ بدلے کا طالب ویسا ہے جیسے قرض دیتا ہے قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ فَيُضٰعِفَهٗ تاکہ زیادہ کرے اس کے قرض کی جزا اور بدلا لَهٗ اس کے واسطے یعنی اس کا اجر مضاعف کرے وَلَهٗٓ اور اسکے واسطے ہو اَجْرٌ كَرِيْمٌ ج اجر بزرگ کہ جنت يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ یاد کر اس دن کو جب دیکھے گا تو ایمان والے مردوں کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتوں کو صراط پر اس دم کہ يَسْعٰى دوڑے گا نُوْرُهُمْ نور ان کی توحید کا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ان کے آگے تاکہ وہ آسانی سے گذریں وَبِاَيْمَانِهِمْ

اور ان کے داہنی طرفوں سے تاکہ اُن کو بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر ایک کا نور اُس کے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ کوہ صفا سے عدن تک اور دوسرے کا نور ایک پہاڑ کے برابر اور کسی کا ایک درخت کی قدر کم سے کم نور اتنا ہوگا کہ اس نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہ دیکھ لے بارے کوئی ایمان والا بے نور نہ ہوگا اور فرشتے اُن سے کہیں گے بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ خوشخبری تمہاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہے جنتوں میں کہ برابر تَجْرِيْ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُس کے مکانوں اور درختوں کے نیچے سے نہریں اور رہو گے تم خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط ہمیشہ اُس میں ذٰلِكَ اور یہ خوشخبری ہمیشہ کے واسطے جنتوں کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ع وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہے بڑا اس واسطے کہ قیامت کے سب ہولوں سے بیخوف ہوکر دار الجلال میں پہونچیں گے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھیں گے **مصرع**

هزار جان مقدس فدای دیدارش

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنوں کو صراط پر نور دیں گے اور کافروں اور منافقوں کو بے نور چھوڑیں گے اور مومن جب منہ پھیریں گے تو سب صراط روشن ہو جائے گی تو منافق اُن سے نور مانگیں گے اور ان کو نور نہ پہونچے گا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کر وہ دن کہ کہیں گے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور منافق عورتیں لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اُن لوگوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں یعنی مومنوں سے التماس کریں گے کہ تم انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لیں ہم نور مِنْ نُّوْرِكُمْ ج تمہارے نور سے جو ہماری طرف دیکھو قِيْلَ ارْجِعُوْا تو کہا جائے گا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقوں سے کہیں گے کہ پھر جاؤ وَرَآءَكُمْ اپنے پیچھے یعنی دنیا میں جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اس واسطے کہ محشر میں نور نہیں حاصل کر سکتے دنیا سے اپنے ساتھ لانا چاہیے **بیت**

کار اینجا کن کہ تشویش ست در محشر بسے آب ازینجا بر کہ در دریا بسے شور و شرست

منافق لوگ یہ بات نہ سمجھ کر اس خیال سے کہ نور اُن کے پیچھے ہے پیچھے کی طرف منہ پھیریں گے فَضُرِبَ پس کھینچی جائے گی یعنی حکم الٰہی سے فرشتے کھینچ دیں گے بَيْنَهُمْ درمیان مومنوں اور منافقوں کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہر پناہ کہ لَّهٗ بَابٌ ط اُس کے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اُس دروازے میں داخل ہو جائیں گے بَاطِنُهٗ بھیتر دیوار کا کہ اس میں مومن جاتے ہیں فِيْهِ الرَّحْمَةُ اُس میں رحمت ہوگی اس واسطے کہ بہشت کے نزدیک ہے وَظَاهِرُهٗ اور باہر دیوار کا مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ لط اسکے آگے سے کہ منافقوں کی طرف ہے عذاب ہوگا اس لیے کہ نزدیک ہے پس منافق جب پیچھے دیکھیں گے اور نور نظر آئے گا تو پھر مومنوں کی طرف متوجہ ہوں گے تو ایک دیوار دیکھیں گے اپنے اور مومنوں کے درمیان میں کہ آڑ ہوگئی ہے اور ایک دروازہ اس میں ہے اُس دروازہ سے مومنوں کو دیکھیں گے کہ ٹہلتے ہوئے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہیں تو يُنَادُوْنَهُمْ پکاریں گے ان کو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہیں گے کہ اے مومنو اَلَمْ نَكُنْ کیا نہ تھے ہم مَّعَكُمْ ط تمہارے ساتھ دنیا میں اور تمہاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمہارے ساتھ روزے رکھتے تھے تو قَالُوْا بَلٰى مومن کہیں گے کہ ہاں ظاہر میں تم ہمارے ساتھ تھے وَلٰكِنَّكُمْ اور مگر تم نے فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فتنہ میں ڈالیں اپنی جانیں اور نفاق کے سبب سے گناہوں کا مزہ چکھا تاکہ عذاب کے مستحق ہوگئے وَتَرَبَّصْتُمْ اور دیر کی تم نے توبہ میں وَارْتَبْتُمْ اور شک کیا تم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب دیا تمکو تمہاری آرزووں نے یعنی بڑی لمبی امیدیں تم نے کیں حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہاں تک کہ آ گیا حکم الٰہی تمہاری روح قبض کرنے کو وَغَرَّكُمْ

بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ○ اور فریب دیا تم کو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا ناپائدار دنیا نے فَالْیَوْمَ تو آج لَا یُؤْخَذُ نہ لی جائے گی مِنْکُمْ تم سے اے منافقو فِدْیَۃٌ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور فدیہ نہ لیں گے اُن سے بھی جو کافر ہوئے مَاْوٰىکُمُ النَّارُ ط تمھارا اور اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے ھِیَ وہ آگ مَوْلٰىکُمْ ط بہت سزاوار ہے تمھارے واسطے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ اور بری پھرنے کی جگہ ہے دوزخ لکھا ہے کہ مومنوں نے مکہ معظمہ میں فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بجد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اُن کے ہاتھ آیا اور اُن پر نعمت کشادہ ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اُن کے وظائف عبادت میں ظاہر ہوئے تو یہ آیت آئی کہ اَلَمْ یَاْنِ کیا وقت نہیں آیا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اُن لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے ہیں اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ یہ کہ ڈریں اور نرم ہو جائیں اُنکے دل لِذِکْرِ اللّٰہِ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وَمَا نَزَلَ اور اُس کے واسطے جو اُتارا خدا نے مِنَ الْحَقِّ لا اپنا کلام کہ حق ہے اور ایک قول یہ ہے کہ بعضے صحابہ میں مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اُتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں ہے حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ وقت نہیں آیا اُن پر جو ایمان لائے ہیں زبان سے کہ اُنکا دل اُس سے خبر نہیں رکھتا کہ وہ ڈریں اور اخلاص کو اپنا شعار کرلیں وَلَا یَکُوْنُوْا اور نہ ہو جائے اے مومنو کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اُن لوگوں کے مانند جو دیے گئے ہیں کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہ ہو کہ اُن کو توریت اور انجیل دی فَطَالَ پھر کھینچا عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ اُن پر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ ط تو سخت ہو گئے اُنکے دل اور اُن میں خشوع اور خضوع نہ رہا وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ اور بہتیرے اُن میں سے فٰسِقُوْنَ ○ خارج ہیں اپنے دین سے اور چھوٹے ہوئے ہیں اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہے اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہے ابیات

دلے کز نور معنی نیست روشن　　محو النقش دل کآں سنگ ست آہن

دلے کز گرد غفلت زنگ دارد　　ازاں دل سنگ آہن ننگ دارد

اِعْلَمُوْٓا جان لو اے بعث کے منکرو اَنَّ اللّٰہَ بہ یہ کہ اللہ یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین بَعْدَ مَوْتِھَا اُسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد اور اُسی طرح زندہ کرے گا مردوں کو قَدْ بَیَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کیں ہم نے لَکُمُ الْاٰیٰتِ تمھارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیاں لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ شاید تم اپنی عقلیں دلیل پکڑنے میں لڑاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والیاں اور بکرنے صاد کو فقط زبر پڑھا ہے بے تشدید یعنی تصدیق کرنے والے اور تصدیق کرنے والیاں جنھوں نے خدا اور رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ اور حال آنکہ قرض دیا انھوں نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ مالوں سے یُّضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہے لَھُمْ اُنکے واسطے اُنکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَھُمْ اور اُنکے واسطے ہے اَجْرٌ کَرِیْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ خدا کا اور اُسکے رسولوں کا اُن کے احکام اور اُن کی دی ہوئی خبروں میں اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ صے وہ صدیق ہیں یعنی بڑے سچے وَالشُّھَدَآءُ اور گواہ ہیں قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّھِمْ ط اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتوں پر اور بعض کے قول کے موافق جو وَالشُّھَدَآءُ کو مبتدا جانتے ہیں آیت کے یہ معنی ہیں کہ اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید ہوئے وہ خدا کے پاس ہیں قرب کے درجوں میں لَھُمْ اَجْرُھُمْ اُنکے واسطے ہے اُنکا اجر جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے وَنُوْرُھُمْ ط اور اُنکا نور کہ روز حشر میں اُنکے ساتھ ہوگا وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جنھوں نے چھپایا حق اور پیغمبروں کی نبوت کا

انکار کیا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور اُنھوں نے تکذیب کی ہماری آیتوں کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم نے اُتاریں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ دوزخ میں رہنے والے ہیں اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہے وَّلَهْوٌ اور بیہودہ ہے اور رنج کھینچنا ہے متاع دنیا کی طلب میں اور لڑکوں کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہے بیت

بازیچہ است طفل فریب این متاع دہر — بے عقل مرداں کہ بدو مبتلا شدند

وَّزِيْنَةٌ اور آرائش ہے خوش مزہ کھانوں اور عمدہ کپڑوں اور پاکیزہ مکانوں اور راہوار سواریوں میں وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر کرنا ہے باہم جاہ و نسب میں وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ اور اترانا ہے کثرت اموال وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد میں اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ میں کھیل برطرف ہو جائے گا اور اُس کی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائے گی اور آرائشیں جاتی رہیں گی اور فخر کرنا اور زیادتی چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست و نابود ہو جائے گا تو اس کی مثل جلد زائل اور منتقل ہو جانے میں كَمَثَلِ غَيْثٍ مینہ کی مثل ہے جو پیاسی زمین پر برستا ہے اور جو بیج زمین میں پڑے ہیں اُسکے سبب سے جلد اُگ آتے ہیں اور درخت کھڑے ہو جاتے ہیں پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب اور خوشی میں لاتا ہے کفار کو نَبَاتُهٗ وہ جو اُگا ہے اُس پر مینہ سے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہے سماوی یا ارضی آفت کے سبب فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا پھر دیکھتا ہے تو اُس گھاس کو زرد ہری ہونے کے بعد ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا پھر ہو جاتی ہے زرد ہونے کے بعد روندی اور ملی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِي الْاٰخِرَةِ اور آخرت میں عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت ہے خدا کے دشمنوں کو کہ تمام عمر دنیا طلبی میں بسر کر کے حق کو بھولے رہے وَّمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ اور خوشی خدا کے دوستوں کو جنھوں نے طلب مولا میں دنیا اور عقبیٰ دونوں کو ترک کر دیا رباعی

اے طالب دنیا تو بسے مغروری — وے مائل عقبیٰ تو یکے مزدوری

وے آنکہ ز میل ہر دو عالم دوری — تو طالب نور بلکہ عین النوری

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہیں ہے زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر متاع جو فریب دے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور اُس شخص کی نسبت ہے جو دنیا کو اُخروی نعمتیں حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس اور خواہش کے مزوں میں پھنس کر آخرت کے کام میں مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب مقاصد عقبیٰ حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے اور خدا کو راضی کر کے بہرہ مند ہوتا ہے اُس کی نسبت دنیا متاع سرور ہے متاع غرور نہیں نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ بیت

مال را گر بہر حق باشد حمول — نعم مال الصالحیں گفتہ رسول

سَابِقُوْٓا آگے بڑھ جاؤ اور جلدی کرو اِلٰى مَغْفِرَةٍ ان کاموں کی طرف جو موجب مغفرت ہیں مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہے یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ یا جہاد یا پہلی تکبیر یا جماعت میں حاضر ہونا سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہے تو حق تعالے فرماتا ہے کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے میں جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور سبقت کرو جنت کو جانے میں کہ اُس کا عرض كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہے اس شرط پر کہ سب کو باریک باریک ورق کر کے باہم جوڑ دیں اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہے ایسی بہشت لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اُن لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے ہیں خدا کا وَرُسُلِهٖ اور اُسکے رسولوں کا ذٰلِكَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی

توفیق فَضْلُ اللّٰہِ خدا کا فضل و کرم ہے یُؤْتِیْہِ دیتا ہے اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہے مومنوں پر دنیا میں ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت میں مغفرت اور رضامندی کے سبب سے مَآ اَصَابَ نہ پہونچتی ہے اور نہ پہونچے گی مِنْ مُّصِیْبَۃٍ کوئی مصیبت فِی الْاَرْضِ زمین میں جیسے قحط اور گرانی اور مال اور کھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور نہ تمہاری ذاتوں میں جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اس کے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی گئی ہے لوح محفوظ میں مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا پہلے سے اس کے کہ پیدا کریں ہم اس مصیبت کو یا زمین کو یا تمہاری ذاتوں کو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اُن کی کثرت کے عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝ اللہ پر آسان ہے اس نے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل میں یہ حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلوں میں یہ بات قرار پکڑے اور بندے یہ امر جان لیں کہ احکام ازلی مندفع نہیں ہوتے حق تعالے فرماتا ہے کہ ازل میں یہ حکم ہم نے تجھ پر لکھ رکھے ہیں لِّکَیْلَا تَاْسَوْا تاکہ تم اندوہگین نہ ہو اور غم نہ کرو عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اُس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰىکُمْ بسبب اُس چیز کے جو دی تم کو دنیا کی پونجی یہ خبر دینا نہی اور منع کرنے کے معنی میں ہے یعنی اگر دنیا تمہاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہ ہو اور اگر دنیا تم سے منہ پھیرے تو تم غمگین نہ ہو اس واسطے کہ نہ اس کا اعتبار ہے نہ اُسے قرار بیت

گر دست دہد گدای شادی نکند ۔۔۔ در فوت شود نیز بہر زر دے لغمے

حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس آیت پر عمل کرے البتہ زہد کو دونوں کناروں سے لے لے یعنی وہ پورا زاہد ہو جائے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے رباعی

مال ار بنورد نہد مشو شاد از ان ۔۔۔ در فوت شود مشو بفریاد از ان

پندیست پسندیدہ بکن یاد از ان ۔۔۔ تا دنیا و دینت شود آباد از ان

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ اور اللہ دوست نہیں رکھتا کُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب سے دوسرے پر زیادتی کرے فَخُوْرِ ۝ اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور ہمسروں پر فخر کرتا ہے پھر حق تعالے اُن کا حال بیان کرتا ہے کہ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ مختال اور مغرور وہ لوگ ہیں کہ باوصف دنیاداری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہیں اور اپنا مال راہ خدا میں نہیں صرف کرتے وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونے کے ساتھ حکم کرتے ہیں لوگوں کو بھی بِالْبُخْلِ بخیل کرنے کا بتیان میں ہے کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہیں کہ ان کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور احوال کا جو علم حاصل تھا اُسے ظاہر کرنے میں اُنھوں نے بخل کیا اور اُسے پوشیدہ کر رکھے اوروں کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جس نے منہ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰہَ تو بیشک اللہ ھُوَ الْغَنِیُّ وہ ہے بے نیاز اُس سے اور اُس کے خرچ کرنے سے الْحَمِیْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات اور صفات میں کہ اعدائے دین کا منھ پھیرنا اور انکار کرنا اُسے کچھ ضرر نہیں کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہم نے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبروں کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ کہ وہ معجزے ہیں یا واضح تبیینوں کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہم نے مَعَھُمُ الْکِتٰبَ اُنکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِیْزَانَ اور نازل کی ہم نے اُن کے ساتھ ترازو لِیَقُوْمَ النَّاسُ تاکہ قائم ہو جائیں لوگ بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت

ایک دوسرے کے درمیان اُسکے سبب سے حقوق برابر کریں اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں اتری اور بعضوں نے کہاہے کہ اسکے اسباب نازل کرنا اور لیسے بنانے کا حکم کرنا مراد ہے وَاَنزَلنَا الحَدِیدَ اور بھیجا ہم نے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہاہے کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا میں آئے تو لوہے کی تین چیزیں اُنکے ساتھ تھیں تبر ہتھوڑا سنداں معالم میں ہے کہ خدا نے چار چیزیں بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجیں پانی آگ نمک لوہا فِیهِ لوہے میں بَاسٌ شَدِیدٌ لڑائی سخت ہے یعنی لڑائی میں جو ہتھیار کام آتے ہیں وہ لوہے سے بنائے جاتے ہیں خواہ دشمن کو دفع کرنے کے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور انکے مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے میں ہیں فائدے لوگوں کے واسطے اسلیے کہ جنگ و حرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہے اور کوئی حرفہ وہ نہیں ہے جس میں لوہے کا دخل نہ ہو اور خود بڑا نفع اُسکا یہ ہے کہ کافر مسلمانوں کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہیں اور مسلمان اکثر شہروں میں کافروں سے بیخوف رہتے ہیں پس حق تعالیٰ نے لوہا اس واسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن ڈریں اور ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہو اکریں اور کتاب اس واسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل میں تمیز اور فرق ہو جائے وَلِیَعلَمَ اللّٰهُ اور تاکہ دیکھے اللہ مَن یَّنصُرُهٗ اُس شخص کو جو اُس کے دین کی مدد کرتاہے وَرُسُلَهٗ اور مدد دیتا ہے اُسکے رسولوں کو کافروں کے ساتھ جہاد کرنے میں ہتھیار استعمال کرنے کے سبب سے اس جگہ مومن مراد ہے جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو بِالغَیبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی جبکہ پیغمبر موجود نہ ہوں اس واسطے کہ منافق لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپ کی غیبت میں یکہ اور ہوادار نہ تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ بیشک اللہ قادر ہے دشمنوں کو ہلاک کرنے پر عَزِیزٌ ○ غالب ہے سب پر حکم کے ساتھ وَلَقَد اَرسَلنَا اور تحقیق کہ ہم نے بھیجا نُوحًا نوح علیہ السلام کو بنی قابیل کی طرف وَّاِبرٰهِیمَ اور ابراہیم خلیل کو نمرودیوں کی طرف وَجَعَلنَا اور امانت رکھی ہم نے فِی ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اُن کی اولاد میں نبوت وَالکِتٰبَ اور وحی بھیجی ہم نے اُن کی طرف وہ کتاب جو اُنکے نامزد تھی فَمِنهُم پس بعضے وہ لوگ جن کی طرف انبیا علیہم السلام آئے مُّهتَدٍ راہ پائے ہوئے ہیں یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وَکَثِیرٌ مِّنهُم اور بہتیرے اُن میں سے فٰسِقُونَ ○ باہر نکل جانے والے ہیں راہ حق سے یعنی رسولوں اور کتابوں پر ایمان نہ لائے ثُمَّ قَفَّینَا پھر پیچھے لائے ہم عَلٰۤی اٰثَارِهِم عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اُن کی اُمتوں کے بِرُسُلِنَا اپنے رسولوں کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسمٰعیل اسحق یعقوب یوسف علیہ السلام کو وَقَفَّینَا اور پیچھے لائے ہم ان رسولوں کے اور پورے کر دیے ہم نے انبیاء بنی اسرائیل بِعِیسَی ابنِ مَریَمَ عیسیٰ فرزند مریم پر وَاٰتَینٰهُ الاِنجِیلَ۵ اور عطا کی ہم نے اُسے کتاب انجیل وَجَعَلنَا اور ڈال دی ہم نے فِی قُلُوبِ الَّذِینَ اتَّبَعُوهُ اُن لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے عیسیٰ کی پیروی کی رَاْفَةً مہربانی وَّرَحمَةً ط اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والوں کو ہم نے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کر دیا وَرَهبَانِیَّةَ اور اُنھوں نے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے ابتَدَعُوهَا نیا کیا اُنھوں نے اُسے مَا کَتَبنٰهَا ہم نے فرض نہیں کیا تھا وہ عَلَیهِم اُن پر اور وہ اس طرح پر تھا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اٹھ جاتے کے بعد اُن کی اُمت میں سے بعض نے احکام انجیل سے ہاتھ اُٹھایا اور کافر ہو گئے اور بعضے اُسی دین پر رہے اور لوگوں میں سے نکل کر پہاڑوں پر چلے گئے اور کھانا پینا کپڑا نکاح چھوڑ کر بڑی ریاضتیں اور مشقتیں اختیار کیں اور اُن پر فرض نہ تھا اِلَّا ابتِغَآءَ رِضوَانِ اللّٰهِ مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اُنھوں نے رہبانیت اختیار کی فَمَا رَعَوهَا پھر اُنھوں نے نہ رعایت کی اُس کی اور نہ نگاہ رکھا اُسے

حق رِعَایَتِھَا ، جو حق تھا اُس کی رعایت اور حفاظت کا بلکہ تین خداؤں کے قائل ہو کر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہو گئے اور اُن میں سے بہت تھوڑے آدمیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کر کے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ نے اُن کی شان میں فرمایا کہ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر دیا ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے مِنْھُمْ راہبوں میں سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اَجْرَھُمْ اُن کا اجر کہ بڑا ثواب اور بےحد بزرگی ہے وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ اور بہتیرے نصارا فٰسِقُوْنَ ۝ باہر نکلے ہوئے ہیں دائرہ ایمان سے پھر اہل کتاب کو فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے نبیوں پر اتَّقُوا اللّٰہَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ بِرَسُوْلِہٖ اُسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یُؤْتِکُمْ تاکہ دے تم کو کِفْلَیْنِ دو حصے مِنْ رَّحْمَتِہٖ اپنی رحمت میں سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے اور ایک حصہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَیَجْعَلْ لَّکُمْ اور دے اور خاص کرے تمہارے واسطے نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ نور کہ اُس کے سبب سے چلوگے اور گزروگے صراط پر وَیَغْفِرْ لَکُمْ اور بخش دے تمہارے واسطے گناہ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے مومنوں کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ان پر لکھا ہے کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور اُن میں سے جو ایمان نہ لائے تھے انھوں نے اُن پر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے انکو دوچندے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہے لِئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتٰبِ تاکہ جانیں وہ اہل کتاب جو میرے حبیب پر ایمان نہ لائے اَلَّا یَقْدِرُوْنَ یہ کہ بیشک وہ قادر نہ ہوں گے عَلٰی شَیْءٍ کسی چیز پر مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ خدا کے فضل میں سے یعنی اُن بزرگیوں میں سے جو انکے ایمان والوں کے واسطے مذکور ہوئیں انکے لئے کوئی چیز بھی نہ ہوگی اور انھیں نہ پہنچے گی وَاَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِیَدِ اللّٰہِ خدا کے دست قدرت میں ہے یُؤْتِیْہِ عطا کرتا ہے اُسے مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہتا ہے وَاللّٰہُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ بڑے فضل والا ہے یعنی اتنی بڑی نعمت والا جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہے قطعہ

فیض کرم رسانده از مشرق تا مغرب ۔ خوان نعم نهاده از قاف تا بقاف

هستند بیش و کم ز نوال تو بهره مند ۔ دارند نیک و بد بعطائے تو اعتراف

ع

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی اثنتان و عشرون اٰیۃ
سورہ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے	وہ بائیس آیتیں ہیں

ایاتھا ۲۲ ۔ رکوعاتھا ۳ ۔ کلماتھا ۴۷۳ ۔ حروفھا ۱۷۹۲

لکھا ہے کہ ایک دن آوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے رد کیا آوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ یعنی تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت اور اُسے ظہار کہتے ہیں جاہلیت میں ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس باب میں دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اُس پر حرام ہو گئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس نے مجھ کو طلاق نہیں دی حضرت نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں مگر یہ کہ تو اُس پر حرام ہو گئی خولہ لڑکوں کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انیس کی مفارقت کے سبب سے نہایت غمگین ہوئیں اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر روئے نیاز آسمان کی طرف کر کے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْکُوْ اِلَیْکَ یعنی یا اللہ میں تجھ سے شکایت کرتی ہوں پس فوراً یہ آیت آئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ تحقیق
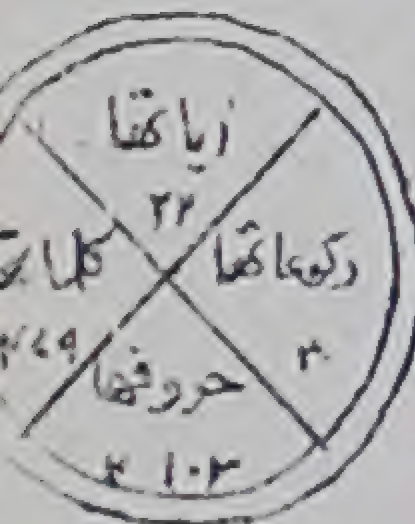
کہ سُنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ بات اُس عورت کی جو جھگڑتی ہے تیرے ساتھ فِیْ زَوْجِهَا اپنے شوہر کے باب میں
وَتَشْتَكِیْٓ اور فریاد کی اور اپنی شکایت اُٹھائی اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف وَاللّٰهُ يَسْمَعُ اور خدا سُنتا ہے تَحَاوُرَكُمَا جواب دینا
اور بات پھیرنا تم دونوں کا یعنی اے ہمارے حبیب تم کہتے تھے کہ تو اس پر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی کہ اُس نے مجھ کو طلاق نہیں دی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
بیشک اللہ سننے والا ہے لوگوں کے اقوال بَصِيْرٌ۝ دیکھنے والا ہے اُنکے احوال یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اُسکی ماں نہیں ہوجاتی اَلَّذِيْنَ
يُظٰهِرُوْنَ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہیں مِنْكُمْ تم مردوں میں سے مِّنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتوں سے اور کہتے ہیں کہ تیری پشت مجھ پر مثل
میری ماں کی پشت کے ہے مَّا هُنَّ نہیں ہیں اُنکی عورتیں اُمَّهٰتِهِمْ اُن کی مائیں یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اُسکی ماں نہیں ہوجاتی اِنْ
اُمَّهٰتُهُمْ نہیں ہیں اُن کی مائیں درحقیقت اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ مگر وہ عورتیں جو جنی ہیں ان کو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اور
دودھ پلانے والیاں ماں کے حکم میں ہیں وَاِنَّهُمْ اور بیشک مرد لَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ بے جانی بوجھی بات وَّزُوْرًا
اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہیں ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَعَفُوٌّ عفو کرنے والا ہے اُن کے گناہ جو اس قول سے توبہ کرتے ہیں غَفُوْرٌ۝
بخشنے والا اُن کو کفارہ واجب کرکے اور ظہار زوجہ کو تشبیہ دینا ہے اُس چیز کے ساتھ کہ تعبیر کریں ساتھ اُس کے زوجہ سے یا اُسکے کسی جزو عام کو
تشبیہ دینا اُس عضو کے ساتھ جس پر لوگوں کو نظر ڈالنا حرام ہے اُن عورتوں کے اعضا میں جن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے نسب کی وجہ سے
خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجھ پر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہے یا تیرا سر یا تیرا نصف دھڑ مثل میری ماں کی
پیٹھ کے ہے یا میری بہن یا میری خالہ کے پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہے اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہے
وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ اور وہ لوگ جو مظاہر کرتے ہیں مِنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتوں سے ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھیرتے ہیں لِمَا
قَالُوْا اُس کے توڑنے کے واسطے جو اُنھوں نے کہا ہے یعنی اُس سے وطی کا قصد کریں یہ تفسیر امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب پر ہے یا روک رکھیں
اپنی عورت کو جورو بنے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے یا وطی کرے یا امام
مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہے اور اُن کے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہے اور بہر تقدیر کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہے کہ
جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اُس سے وطی کا یا اپنی جورو ہوں میں اُسے نگاہ رکھے یا وطی کر بیٹھے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ تو اُس پر ہے آزاد کرنا
ایک بندہ کا مومن ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ط پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اور عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کریں ایک دوسرے کو اور فائدہ اُٹھائیں باہم
اور بعضے اس بات پر ہیں کہ مس جماع سے کنایہ ہے اور جس عورت سے ظہار کیا گیا اُس سے جماع حرام ہے کفارہ دینے کے قبل ذٰلِكُمْ یہ حکم
کفارہ کا جس کے تم مامور ہوئے تُوْعَظُوْنَ بِهٖ نصیحت کیے جاتے ہو اُس کے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ۝ جانتا ہے اور اُس پر پوشیدہ نہیں رہتی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پھر جو بندہ نہ پائے یا بندہ کا مالک ہو
مگر اُس سے خدمت لینے کا محتاج ہے یا اُس کے پاس بندہ کی قیمت ہے مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے
یہ قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ ہی آزاد کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بات یہ ہے کہ
اگر بندہ رکھتا ہے تو اُسے آزاد کر دینا چاہیے ہر چند اُس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہے اور خرچ کو محتاج ہے فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اُس پر ہیں روزے دو مہینے کے پے در پے کہ اُس کے درمیان بے عذر افطار نہ کرے اور اگر افطار کرے گا تو

پھر نئے سرے سے روزے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہے تو اس میں اختلاف ہے اور یہ روزے رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا قبل اسکے کہ ایک دوسرے پر پہونچیں مباشرت کے ساتھ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ پھر جو کوئی نہ سکے روزے رکھنا فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا تو اُس پر کھانا کھلانا ہے ساٹھ مسکینوں کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہوں اور ایک صاع اور اناج اور امام شافعی کے مذہب پر ایک مُد طعام دینا چاہیے ذٰلِکَ یہ ظہار کا بیان ہوا یا یہ احکام مقرر ہوے لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ تاکہ تصدیق کرو خدا کی وَرَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے ساتھ وَتِلْكَ اور یہ احکام حُدُوْدُ اللّٰهِ حدیں ہیں خدا کی کہ اُس سے نہیں درگزر سکتے وَلِلْكٰفِرِیْنَ اور کافروں کے واسطے جو حکم نہیں مانتے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت اور دشمنی کرتے ہیں خدا اور اسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدوں سے تجاوز کرتے ہیں كُبِتُوْا خوار و ذلیل کئے جائیں گے كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ جس طرح ذلیل اور رسوا ہوے مِنْ قَبْلِهِمْ جو اُن سے پہلے کافر تھے وَقَدْ اَنْزَلْنَا اور تحقیق کہ نازل کیں ہم نے اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ آیتیں کھلی ہوئیں یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہیں وَلِلْكٰفِرِیْنَ اور کافروں کے واسطے ہے فرقت عَذَابٌ مُّهِیْنٌ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافروں پر ایسا عذاب آخرت میں ہوگا یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ یاد کر اُس دن کو جب اُٹھائے گا اللہ اُنھیں قبروں سے جَمِیْعًا سب کو کوئی وہ نہ ہوگا جو قبر سے نہ اُٹھایا جائے فَیُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اُنکو بِمَا عَمِلُوْا اُسکی جو اُنھوں نے کیا ہوا اَحْصٰىهُ اللّٰهُ نگاہ رکھا ہوگا اللہ نے اُنکے عمل کو وَنَسُوْهُ اور وہ بھول گئے ہونگے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ اور اللہ سب چیزوں پر بندوں کے اعمال احوال اقوال پر شَهِیْدٌ گواہ ہے اور اُس کے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اُسکی گواہی رد نہ کر سکے **بیت**

حاکم ز حکم دم نہ زند گر گواہ نیست　　حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل ست

کشاف میں ہے کہ ایک دن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اُن کے بھائی صفوان بن امیہ کے ساتھ باتیں کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہے جو کچھ ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا کہ ہاں بعضی بات جانتا ہے بعضی نہیں تیسرے نے کہا کہ اگر بعض جانتا ہے تو سب جانتا ہے اس واسطے کہ جاننے سے دوئی منع کرنے والا نہیں رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ کیا نہیں جانتا ہے تو یہ کہ خدا جانتا ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ ہے آسمانوں میں فرشتے تارے وغیرہ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو زمین میں ہیں کھانیں اور اُگنے والی چیزیں حیوانات مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ نہیں ہوتے ہیں آدمی کہ باہم راز کہنے والے ہوں اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ مگر خدا اُنکا چوتھا ہے علم میں یعنی اُن کو چار کر دیتا ہے اس حیثیت سے کہ اُنکا رفیق ہے اور اُن کے کلام پر مطلع ہے وَلَا خَمْسَةٍ اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہیں اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اُنکا چھٹا ہے افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے یعنی اُن کو چھ کر دیتا ہے وَلَآ اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہیں مِنْ ذٰلِكَ تین عدد سے وَلَآ اَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اُنکے ساتھ ہے علم کے سبب سے اَیْنَ مَا كَانُوْا جہاں کہیں ہوں آسمانوں میں یا زمین میں اس واسطے کہ اُس کے علم کو چیزوں کے ساتھ قرب مکانی نہیں ہے کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے **نظم**

این معیت در نیابد عقل و ہوش　　زین معیت دم مزن بنشیں خموش
قرب حق از بندہ دور ست از قیاس　　بر قیاس خود منہ آنرا اساس

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اُن کو بِمَا عَمِلُوْا اُس کی جو کچھ اُنھوں نے کیا ہے دنیا میں اُنکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزیں اور باتیں اور کام عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہے اور اُس کے علم کی نسبت سب معلومات کے ساتھ یکساں ہے اہل آسمان کے حالات اسی طرح جانتا ہے جیسے اہل زمین کے اور اُس کا علم چھپے ہوے امور کو اس طرح گھیرے ہوئے ہے جیسے ظاہری امور کو بیت

نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بر علمت ﴿ ایں راز دو تر بینی نہ آنرا دیر تر دانی

امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہود اور منافقوں کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اسکی خبر دیر کو آتی تو مومنوں کی راہ پر یا مومنوں کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگوں کے عزیز قریب اُس لشکر میں ہوتے اُنکی طرف کنکھیوں سے دیکھ کر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان میں لاتے یہانتک کہ مومنوں کو گمان ہوتا کہ اُس لشکر پر سخت امر یا کچھ شکست واقع ہوئی ہے تو مومن نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اُن کو نہی فرمائی اور ممانعت کی تین دن تک تو اُنھوں نے آپ کا حکم مانا پھر اُسی طرح باتیں کرنا شروع کیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہیں دیکھتا ہے اِلَى الَّذِيْنَ اُن لوگوں کی طرف جو نُهُوْا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى مصلحت کرنے سے آپس میں یعنی اُن کو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہیں لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اُس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرنے میں عداوت کی راہ سے بِالْاِثْمِ اُس چیز کے ساتھ جو اُن کو گنہگار کرتی ہے مومنوں کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق میں اور اُن کے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھ کر سلام میں ہے کہ یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ اے عائشہ اور عادت نرم کر حضرت بی بی عائشہ رض نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے سنا نہیں کہ اُنھوں نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مگر تم نے وہ نہیں سنا کہ میں نے کیا کہا اور رد کیا یعنی میں نے بھی تو کہا وعلیکم اُن کی بات اُن پر رد کر دی اور میری بات اُنکے حق میں مقبول ہے اُن کی بات میرے باب میں نہیں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہیں یہود تیری طرف حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہیں تجکو بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اُس چیز کے ساتھ کہ نہیں تحیت اور دعا کی ہے تجھے اُسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالے نے تجکو کہا کہ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اور یہ کہتے ہیں کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ اور سام زبان یہود میں موت ہے یا تلوار سے قتل ہونا وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں یہود فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ کیوں نہیں ہم کو عذاب کرتا اللہ بِمَا نَقُوْلُ بسبب اُس چیز کے جو ہم کہتے ہیں اُسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو چاہیے تھا کہ ہم پہ جو اُن کی اہانت کرتے ہیں اُسکے سبب سے خدا ہم پہ عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ بس ہے اُن کو دوزخ عذاب کے واسطے يَصْلَوْنَهَا داخل ہو گئے اُس میں فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ پس بُرا ٹھکانا ہے دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا تَنَاجَيْتُمْ جب مصلحت کرو ایک دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہیں وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مصلحت کرو نکوکاری اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام میں جو تم کرتے ہو الَّذِيْٓ اِلَيْهِ اللہ کہ تم اُس کی

تُحْشَرُوْنَ ۝ اُس کی طرف اکٹھا کئے جاؤ گے اور تم کو کاموں پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی سوا اس کے نہیں کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ مِنَ الشَّيْطٰنِ شیطان کے وسوسہ سے ہے کہ تمھاری نگاہ میں آراستہ کرتا ہے اور اُس کام پر تم کو رکھتا ہے لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ غمگین کرے مومنوں کو وَلَيْسَ اور نہیں ہے شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا ضرر پہونچانے والا مومنوں کو کچھ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اُس کی مشیت اور حکم سے وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اُس کے غیر پر نہیں فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے اور اپنے کام حق تعالے پر چھوڑیں اور یہود اور منافقوں کی مصلحت کرنے کو حساب میں نہ لائیں اس واسطے کہ اُن کے کاموں کی کوئی مقدار اور اُن کی خبروں کا کچھ اعتبار نہیں ہے بیت

دگر با سخن خصم تندخوے مگوے ۔۔۔ کہ اہل مجلس ما را ازاں حسابے نیست

اہل بدر میں سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریوں نے سلام کیا اور مسجد کے درمیان میں کھڑے رہے کسی نے ان کو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ تم یا فلاں یا فلاں یعنی اے فلاں فلاں شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقوں نے موقع پا کر اس باب میں شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا جب کہا جائے تمھارے واسطے کہ جگہ کشادہ کر دو فِي الْمَجٰلِسِ مجلسوں میں جیسے ذکر اور تلاوت اور نماز کی مجلسیں فَافْسَحُوْا تو جگہ کشادہ کر دو لوگوں پر يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ تاکہ کشادہ کرے اللہ تمھارے واسطے قبر یا بہشت میں مکانات وسیع تم کو عطا فرمائے یا تمھارے دل کھول دے تنگی اور زحمت دور کر کے وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جائے تم کو کہ انْشُزُوْا اٹھو فَانْشُزُوْا تو اٹھ کھڑے ہو موضح میں ہے کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتا تھا اُن لوگوں میں سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لئے بلاتے تو وہ نہ اٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور تفسیر زاہدی میں مذکور ہے کہ جب تم سے کہیں کہ اٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہیں تو تم جلدی کرو اٹھنے میں يَرْفَعِ اللّٰهُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت میں الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں تم میں سے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہے اُن لوگوں کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ درجے اُن مومنوں کے درجوں پر جو بے علم ہوتے ہیں اس واسطے کہ مومن عالم افضل ہے مومن بے علم سے کشف الاسرار میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ مجھکو خبر دو اُس عمل سے جو سب عملوں سے بہتر ہے تاکہ اُس کے سبب سے میں خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھوں فرمایا کہ عالموں کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ میں نے نہیں دیکھا اُس سے اُتر کر اندوہناکوں کا درجہ ہے تو یہ خواب اس آیت کے موافق ہے اور علمائے دین کے درجے بہت بلند ہیں دنیا میں مرتبہ اور شرف اور وراثت انبیا کے سبب سے اور عقبی میں بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مومن عالم کو مومن غیر عالم پر درجے ہیں کہ ان دو نوں درجوں میں ساٹھ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہے ابو داؤد کی حدیث میں مذکور ہے کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو سب تاروں پر بیت

مصابیح الانام بجلی الظلام ۔۔۔ ہم العلماء باللہ الکرام

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے رباعی

رفعت آدمی بعلم بود ۔۔۔ ہر کرا علم بیش رفعت بیش
قیمت ہر کسے بدانش اوست ۔۔۔ سازافزوں بعلم قیمت خویش

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہے اُس کلام میں امید خوف وعدہ وعید سب ہے لکھا ہے کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبریں پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا تو آگے بھیجو یعنی دو بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے صَدَقَةً صدقہ مستحقوں کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے اس لئے کہ طاعت زیادہ کرتا ہے وَاَطْهَرُ اور بہت پاکیزہ ہے اس واسطے کہ گناہ مٹاتا ہے فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہے اُسے جو یہ گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے بندہ کو وہ تکلیف نہیں دیتا جس کے اُٹھانے کی طاقت نہ ہو حدیث میں ہے کہ یہ ممانعت دس دن رات رہی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا ایک دینار تھا آپ نے اُسے دس درم کو بُھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے اور پوچھتے بعد اُس کے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہد نے کہا ہے کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضےٰ رضہ کے سوا اور کسی نے اُس کی تعمیل نہیں کی اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب میں سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے اُسی ساعت اُسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تم کو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب نہ کیا تم نے یہ کام وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھر اللہ تم پر توبہ کے ساتھ یعنی درگزرا تم سے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور اطاعت کرو خدا اور اُس کے رسول کی ہر حال میں کہ یہ اُس کی درستی اور تلافی کردے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ خبر رکھتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث میں ہے کہ عبد اللہ بن نبتل ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا اُٹھتا اور آپ کی باتیں یہود سے کہدیا کرتا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرات طاہرات میں سے ایک حجرے میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم میں ایک مرد آتا ہے کہ اُسکا دل سرکش اور متکبر ہے اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہے ناگاہ ابن نبتل آیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیوں دیتا ہے اور فلاں فلاں تیرے یار کیوں مجھے سخت کہتے ہیں پس ابن نبتل اور اُس کے یاروں نے قسم کھائی کہ ہم نے ہرگز یہ بے ادبی نہیں کی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا اُن لوگوں یعنی منافقوں کی طرف جنھوں نے دوست پکڑا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ اُس گروہ کو کہ غصہ کیا ہے اللہ نے عَلَيْهِمْ اُن لوگوں پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہیں ہے منافق مِّنْكُمْ تم میں سے اے مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اُن یہود میں سے وَيَحْلِفُوْنَ اور قسم کھاتے ہیں وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعویٰ اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز و احترام پر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہتے ہیں اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے اُن کے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دنیا میں ذلت اور رسوائی اور آخرت میں آتش دوزخ کے سبب اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ ہیں وہ کرتے اور اُس پر اصرار کرتے ہیں اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ بنالیا ہے اُنھوں نے اپنی قسموں کو جو وہ کھاتے ہیں جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اُس کے سبب اُن کی جان اور مال امن میں ہے فَصَدُّوْا واپس باز رکھا اُنھوں نے لوگوں کو اپنی بےخوفی کے وقت عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کرکے یا لوگوں کو بددل کرتے ہیں یہانتک کہ وہ لوگ جہاد میں نہیں جاتے گھر بیٹھ رہتے ہیں فَلَهُمْ تو اُن کے واسطے ہے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

عذاب رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِیَ دفع نہ کریں گے عَنْهُمْ اُن سے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اُن کے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اُنکی اولاد مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا عذاب الٰہی میں سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ منافق دوزخی ہیں هُمْ فِیْهَا وہ دوزخ میں خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہیں منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہنے میں کافر کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ان کا درکہ مشرکوں سے بھی بہت نیچے ہوگا اور اُن پر عذاب بہت سخت ہوگا یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا یاد کرو وہ دن جب اُٹھائے گا حق تعالیٰ سب منافقوں کو اُنکی قبروں سے فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ پھر قسم کھائیں گے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ جس طرح قسم کھاتے ہیں تمھارے واسطے وَیَحْسَبُوْنَ اور اُس دن گمان کریں گے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰی شَیْءٍ کسی چیز پر ہیں اور کام کرتے ہیں جو قسم کھاتے ہیں اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وہ جھوٹے ہیں اور انکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اُس کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہے اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ اُن پر شیطان اور وسوسہ دے کر اُنھیں گناہوں کی رغبت دیتا ہے فَاَنْسٰهُمْ پس بھلا دی اُن کو ذِكْرَ اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہیں نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّیْطٰنِ لشکر ہیں شیطان کے اور اُن کی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان پانے والے ہیں کہ اُنھوں نے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہاتھ سے کھوئیں اور ہمیشہ رہنے والے عذاب میں مبتلا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کرتے ہیں خدا اور رسول کی اُولٰٓئِكَ وہ مخالف لوگ فِی الْاَذَلِّیْنَ ○ بہت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اُن کے ساتھ یعنی دنیا میں تو قتل اور قید ہونے کی ذلت و خواری میں گرفتار ہیں اور عقبیٰ میں رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہیں كَتَبَ اللّٰهُ لکھا ہے خدا نے لوح محفوظ میں اور حکم کر دیا ہے کہ ہر حال میں لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا میں وَرُسُلِیْ اور میرے رسول رسول اگر جہاد کے مامور ہیں تو اُن کا غلبہ قہر اور زجر کے سبب سے ہے اور اگر جہاد کے مامور نہیں ہیں تو دلیل اور حجت سے اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ تحقیق کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِیْزٌ ○ غالب ہے ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اُسے رد کرنے پر قادر نہیں **بیت**

حکمے کہ آں ز بارگہ کبریا بود ۔۔۔ کس را در آں مجال تصرف کجا بود

حق تعالیٰ منافقوں کا ذکر اور خدا کے دشمنوں کے ساتھ اُن کی دوستی بیان کر چکا تو اُس کے بعد مخلصوں کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہیں کرتے اگرچہ چند در چند قرابتیں واقع ہوں چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ نہ پائے گا تو اُس گروہ کو جو ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خدا کا اور روز آخرت کا کہ یُوَآدُّوْنَ محبت کریں اور دوست رکھیں مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُسکو جو مخالفت کرتا ہے خدا کے ساتھ اور اُس کے رسول سے یعنی مومن لوگ کافروں کو دوست نہیں رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہوں وہ خدا اور رسول کے مخالف اٰبَآءَهُمْ اُن کے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبداللہ جراح کو جنگ اُحد میں قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَهُمْ یا اُن کے بیٹے ہوں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبدالرحمٰن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ اُن کے ساتھ مقابلہ کریں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے مقابلہ کو جائیں اَوْ اِخْوَانَهُمْ یا اُن کے بھائی ہوں جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد میں قتل کیا اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ یا اُن کے قرابتدار ہوں جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضیٰ علیؑ اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ میں

قتل کیا اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو خدا کے دشمنوں سے محبت نہیں کرتے کَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہے فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ ان کے دلوں میں ایمان گویا ایمان کو اُس کے لوازم اخلاص اور استقامت وعدہ کے ساتھ اُن کے دلوں میں اکٹھا کر دیا ہے وَاَیَّدَھُمْ اور تائید اور تقویت کی ہے اُن کی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْهُ اپنے پاس سے اور بعضے یہ تفسیر کرتے ہیں کہ مدد دی ہے اُن کو جبریل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَیُدْخِلُھُمْ اور داخل کرے گا اُن کو حشر کے دن جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِھَا اُس کے درختوں کے نیچے سے الْاَنْھٰرُ نہریں پانی دودھ شراب شہد کی خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن میں رَضِیَ اللّٰہُ راضی ہوا اللہ عَنْھُمْ اُن سے اُس طاعت کے سبب سے جو اُنھوں نے دنیا میں کی وَرَضُوْا اور راضی ہوئے وہ عَنْهُ خدا سے اُس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اُس نے اُنھیں عقبیٰ میں عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ وہ لوگ خدا کا لشکر ہیں اور اُس کے دین کی مدد کرنے والے ہیں اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں امام ثعلبی جرجانی رحمہ اللہ تعالےٰ سے نقل کرتے ہیں اور اُنھوں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ الٰہی تیرا لشکر کون لوگ ہیں خطاب آیا اَلْغَاضَّۃُ اَبْصَارُھُمْ وَالسَّلِیْمَۃُ اَکُفُّھُمْ وَالنَّقِیَّۃُ قُلُوْبُھُمْ اُولٰئِکَ حِزْبِیْ وَحَوْلَ عَرْشِیْ یعنی جنھوں نے محارم پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور خلق کو آزار پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے اور اپنے دل ماسوی اللہ سے پاک کئے وہ لوگ میرا لشکر ہیں اور میرے عرش کے گرد طواف کریں گے اور اسی باب میں کسی نے کہا ہے **قطعہ**

از ہر چہ ناروا ست بر و دیدہا بہ بند　　　　وز ہر چہ ناپسند بود دست باز دار
لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک　　　　تا باشدت بحلقۂ اہل قبول بار
بشنو نصیحتے ز فقیر خود اے عزیز　　　　تا آیندت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار

سورۃ الحشر مدنیہ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی اربع وعشرون اٰیۃ
سورۂ حشر مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتیں ہیں

آیاتھا ۲۴ — رکوعاتھا ۳ — کلماتھا ۴۵۵ — حروفھا ۲۰۱۲

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی لِلّٰہِ خدا کے واسطے جو حمد و ثنا مستحق ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اُس چیز نے جو آسمانوں میں ہے اور اُس چیز نے جو زمینوں میں ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے سب پر حکم میں الْحَکِیْمُ۝ پکا اور محکم کام کرنیوالا لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن چار ہجری میں خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اُن دو عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے جو آپ کے عہد میں تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے انھیں قتل کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود ایک بڑا پتھر لے گئے کہ حضرت پر ڈال دیں فوراً حضرت جبریل نے آپ کو خبر کر دی اور آپ مدینۂ منورہ میں پھر آئے اور یہود کے پاس کسی کو بھیجا کہ چونکہ تمھاری غداری ظاہر ہو گئی تو تم ہمارے شہر و دیار سے نکل جاؤ اور اُن کو آپ نے دس دن کی مہلت دی اور وہ سامان سفر مہیا کرنے میں مشغول ہوئے اُدھر ابن اُبی جو منافقوں کا پیشوا تھا اُس نے کسی کو اُن یہود کے پاس بھیجا کہ تم اپنے گھروں سے نہ نکلو اپنے قلعوں میں اڑے پکڑے رہو میں اپنی قوم سے دو ہزار آدمیوں سمیت تمھارا معین اور مددگار ہوں یہود اُس منافق کی بات پر مغرور ہو کر باغی ہو گئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لے کر اُن کے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اُن کو گھیرے رہے اُس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی

آخر یہود نے اُس خوف دہراس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے اُن کے دلوں میں ڈال دیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اُنھوں نے قبول کر لیا تو
حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہے کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور تمہارے جانور جس قدر مال اٹھا سکیں اُن پر لادے جاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالیٰ نے
آیت بھیجی کہ هُوَ الَّذِىٓ وہ وہ خداوند ہے جس نے ذلیل کرنے کیوجہ سے اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نکال دیا اُنھیں جو نہ ایمان لائے مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت میں سے یعنی نضیر میں سے مِنْ دِيَارِهِمْ اُن کے گھروں سے جو مدینہ میں بنے تھے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ
پہلی بار اُن کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے واسطے اور اُن کا دوسرا نکالنا خیبر سے ہوگا یا یہ لوگوں کا پہلا حشر ہے ملک شام کی طرف اس واسطے کہ آخر
زمانہ میں ایک آگ مشرق سے آئے گی اور لوگوں کو زمین شام کی طرف ہنکاوے گی اور وہیں قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا
مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے اے مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جائیں گے بنی نضیر مدینہ سے بہت مرد ہونے کی جہت سے اور شجاعت
اور شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اُنھوں نے کہ اُن کو کہ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے ہیں اُنکے قلعے مِّنَ اللّٰهِ
اُن پر حکم اور قضائے آلہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اُن پر عذاب الٰہی کا دن مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۚ اُس جگہ سے
جہان سے اُنھوں نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں رعب اور خوف کہ شہر بدر
ہونے پر مستعد ہو گئے اور جب شہر سے نکل جانے کا حکم ہوا تو يُخْرِبُوْنَ خراب کرتے ہیں اور گراتے ہیں بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ
اپنے ہاتھوں سے وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنوں کے ہاتھوں سے یعنی اُنھوں نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اُن کے گھر اہل ایمان کے
ہاتھوں سے خراب ہوئے تو گویا اُنھوں نے خود اپنے ہاتھوں سے خراب کئے لکھا ہے کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوئے اور سمجھے کہ ہمارے
مکانات مومنوں کے قبضے میں آئیں گے تو اپنے مکان کھودتے تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور پتھر اُنھیں اچھا معلوم ہوتا اُسے اپنی جگہ سے اکھاڑ کر
چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لے جائیں تو چھ سو اونٹ لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوئے مدینہ منورہ کے بازار
سے نکلے بعضے تو ولایت شام میں چلے گئے اور بعضے خیبر میں فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ ۝ اے آنکھوں والو یعنی اُنکا حال
دیکھو اور عبرت پکڑو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ ہے کہ خدا نے لکھا ہے لوح میں اور حکم کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ اُن پر خانماں سے
نکل جانے کا تو لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اُن کو فِى الدُّنْيَا ؕ دنیا میں قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب سے وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
اور اُن کے واسطے باوصف اس کے کہ دنیا میں شہر بدر ہوئے آخرت میں عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اُن پر بِاَنَّهُمْ بسبب اس کے ہے کہ اُنھوں نے شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ دشمنی کی خدا اور اُس کے رسول کے ساتھ اور حکم کی مخالفت
اختیار کی وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمن رکھتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنیوالا
ہے اُس پر اور جو اُس کے مثل ہیں اُن پر لکھا ہے کہ محاصرہ کے زمانہ میں حکم ہوا کہ اُن کے خرموں کے باغ کاٹے جائیں نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت
عبداللہ بن سلام اور ابولیلےٰ مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوئے تو ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ اچھے درخت کاٹتے اور کہتے کہ میں انہیں کاٹ کر
منافقوں کے دل توڑتا ہوں اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اُن میں سے بڑے بڑے درخت کاٹتے اور کہتے کہ میں جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ یہ
خرمے کے درخت مسلمانوں کے ہاتھ میں پھیر دیگا تو جو درخت بہتر ہیں وہ میں مسلمانوں کے واسطے چھوڑتا ہوں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ
مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ وہ کاٹے تم نے خرمے کے درختوں میں سے اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تم نے اُن کو قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا
قائم اُن کی جڑوں پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور اُس کی پسند کے موافق اس واسطے کہ تم کو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

وقف النبی علیہ السلام

اور اس واسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرۂ ایماں سے باہر نکلے ہوئے ہیں لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوئے تو پچاس زرہیں اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلواریں اُن کی ہیں اور اُن کے مال اور باغ سب فے ہوئے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جسے چاہی عطا کی اور باغات بعضے لوگوں کو بخشے اور اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس میں پانچ حصے کر دیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت کی طرف گئے ہیں اور حق تعالے اس باب میں فرماتا ہے کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ اور جو کچھ پھیر اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اُن کے مال اور ملک میں سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عطا کی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہیں دوڑا یا تم نے عَلَيْهِ اُسے حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ لڑائی بھی نہیں ہوئی کہ تم کو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور تم نے لڑ بھڑ کر اس حصار کو فتح نہیں کیا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا اپنی مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہے اپنے پیغمبروں کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جس پر چاہتا ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبروں کو غالب اور دشمنوں کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ ○ قادر ہے کبھی سبب ظاہری جیسے جدال اور قتال سے اُن کو غلبہ دیتا ہے اور کبھی سبب باطنی جیسے اُن کے دلوں میں خوف و ہراس ڈالتا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیرتا ہے اللہ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى دیہاتیوں اور اہل شہر کے اموال اور املاک میں سے جو لڑ کر نہیں لئے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے واسطے ہیں وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِى الْقُرْبٰى اور قرابتیوں کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہیں وَالْيَتٰمٰى اور بن باپ کے محتاج بچوں کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیروں کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتوں یعنی مسافروں کے لیے جو مال نہ رکھتے ہوں علما اس بات پر ہیں کہ فی خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے تھا اور اُس کی تقسیم آپ سے متعلق تھی اپنی زندگی میں اہل و عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اُس سے کرتے تھے اور باقی جس طرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر عمل کر کے چھ حصوں پر تقسیم کرتے ہیں جو حصہ خدا کے نامزد ہے اُسے کعبہ شریف اور سب مسجدوں کی تعمیر میں صرف کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حق تعالی کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہے اور پانچ ہی حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حصے میں اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ امام اُس کا مصرف ہے اور بعضوں کے نزدیک مسلمانوں کے مصالح میں صرف کرنا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک مجاہدوں کے ہتھیار وغیرہ میں صرف کرنا چاہیے اور معالم میں ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت لیتے تو اُس کا سردار اُس میں ایک چوتھائی لیتا اور باقی میں سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اُسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا اور قوم کے تونگر لوگ اُسے فقیروں پر تقسیم کرنے میں حیف کرتے رؤسائے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کر کے بنی نضیر کی غنیمتوں کے باب میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت میں سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجئے اور باقی چھوڑ دیجئے کہ ہم تقسیم کر لیں حق تعالے نے اُس کو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خاص حصہ کر کے اُس کی تقسیم اُس طور پر مقرر فرمادی جو مذکور ہوئی اور فرمایا کہ ہم نے فی کا حکم ظاہر کر دیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہ ہووہ فی دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھوں ہاتھ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ درمیان مالداروں کے مِنْكُمْ کہ اپنے حق سے زیادہ لیلیں اور فقیروں کو کم دیں یا محروم رکھیں جیسے زمانۂ جاہلیت میں تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ اور جو دے تم کو رسول فی اور غنیمت میں سے فَخُذُوْهُ تو لے لو تم اُس کو کہ وہ تمہارا حق ہے وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ اور جس چیز سے نہی کرے تم کو جیسے غنیمت میں خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اُس سے اور محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ ان کلمات کا حکم عام ہے اور اُس کے معنی یہ ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس بات کا حکم کریں اُسے قبول کر لو اور حکم مانو اور جس بات سے منع کریں اُس سے باز رہو کہ اُن کا امر و نہی برحق ہے جو کوئی اُن کے حکم کی تعمیل کرے

نجات پائے گا اور جو کوئی اُن کی نہی سے پرہیز نہ کرے وہ ہلاکت میں پڑے گا بیت

آنکس کہ شد متابع رائے تو قدر بخا ... واں کو خلاف امر تو دو زید قدر ہلاک

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب آلہی سے رسول کی مخالفت کرنے میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنیوالا ہے اُن لوگوں کو جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ ۝ اور فی کی تقسیم یتیموں مسکینوں مسافروں کے لیے ہے اور ہجرت کرنے والے فقیروں کے واسطے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ جو نکالے گئے ہیں مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھروں سے جو مکہ میں تھے وَاَمْوَالِهِمْ اور دور پڑے ہیں اپنے مالوں سے يَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہیں فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اُس کی خوشنودی یعنی اُن کی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضوں کے واسطے نہ تھی بلکہ ہجرت سے حق تعالیٰ کی حرمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا اور رسول کی محبت میں اُنھوں نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ اور مدد کرتے ہیں خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ اور مدد کرتے ہیں اُس کے پیغمبر کی یاری کر کے اُولٰٓئِكَ وہ مہاجروں کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ ہیں سچے دین اسلام میں قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِيْنَ اور اُن لوگوں کے واسطے ہے جنھوں نے تَبَوَّؤُ الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ میں امام ابوبکر نقاش کی تفسیر میں ہے کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا یہ نام رکھا تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ اُنھوں نے مدینہ میں اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجروں کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہیں جو وہاں اپنے گھروں میں ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدیں بنائی تھیں يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ دوست رکھتے ہیں اُسے جس نے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اُن کے شہر و دیار کی طرف اور اُسے جگہ دیتے ہیں اور اپنے مال سے امداد و اعانت کرتے ہیں وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہیں پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلوں میں حَاجَةً حسد اور کپٹ اور دغدغہ مِّمَّآ اُوْتُوْا اُس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہیں مراد یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اُنھوں نے مہاجروں کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم سب کو میں تقسیم کر دوں اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمہارے گروہ میں رہیں اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجروں کو میں دیدوں اور وہ تمہارے گھروں سے نکل کر اپنے امور معیشت کے بندوبست میں مشغول ہوں پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کو اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہے کہ یہ مال بھی آپ مہاجروں کو تقسیم فرمائیں اور جس طرح وہ ہمارے گھروں میں رہتے ہیں اسی طرح ہمارے گھروں میں رہیں اس واسطے کہ ہمارے گھروں میں اُن ہی کے سبب سے نور اور برکت ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق میں دعا فرمائی اور حق تعالیٰ اُنکی شان میں فرماتا ہے کہ وَيُؤْثِرُوْنَ اور ایثار کرتے ہیں اور مقدم رکھتے ہیں مہاجروں کو عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانوں پر یعنی اپنی ذات سے پھیر لیکر اُن کو دیتے ہیں وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہے اُن کو خَصَاصَةٌ فقر و حاجت اُس چیز کی جو ایثار کرتے ہیں اسباب نزول میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک سری بھونی ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اُن صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اُن سے زیادہ محتاج تھا بھیجدی اُس نے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجوں نے دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اُن دل غنی فقیروں کی شان میں نازل ہوئی حکما اس بات پر ہیں کہ جن چھ صفتوں کو جود شامل ہے اُن میں صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اُس کا مستحق دیکھے تو اپنے صرف میں نہ لائے اُسے دیدے رباعی

وقف لازم

کریم کامل آنرا ہمی شناسم اندریں دوراں — کہ گر نانے رسد از آسیائے چرخ گردانش
ز استغنائے ہمت با وجود فقر و بے برگی — ز خود دوا گیر و سازد نثار بے نوایانش

وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے اُسکا نفس یعنی اپنے مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے باز رکھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہ ہیں چھٹکارا پانے والے یا حصہ پانے والے دنیا میں نقد نیکنامی کا اور آخرت میں وعدہ کیے ہوئے ثواب کا وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ اور جو لوگ آئے اور آتے ہیں مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد مہاجروں اور انصار کے اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہیں روز قیامت تک يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب بخش دے ہم کو وَلِاِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیوں کو الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ جو سبقت لے گئے ہم پر ایمان میں وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِيْ قُلُوْبِنَا ہمارے دلوں میں غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے ہیں ہم سے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ رَءُوْفٌ بیشک تو مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَّحِيْمٌ ع رحمت والا اپنی رحمت سے ہم کو سابقوں کے گروہ میں داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کسی کو اصحاب میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل میں کینہ ہو وہ اس آیت والوں میں سے نہیں ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کے تین مرتبہ کیے ہیں مہاجر انصار تابعین کہ حضرت دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہیں تو جو شخص اس صفت پر نہو وہ مومنوں کی قسموں سے باہر ہو جائے گا اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اُن لوگوں کی طرف جو نفاق کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کے دل میں ہے اُس کے خلاف ظاہر کرتے ہیں یعنی ابن ابی اور وہتل اور رفاعہ اور اُنکے لشکر کہ اُنھوں نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اس میں ہم تمہارے شریک ہیں اور تمہاری پوری اعانت ہم کریں گے اور ہم تمہارے ساتھ ایسے متحد ہیں کہ اگر وہ تم کو اس شہر دیار سے نکال دیں گے اور تم پر غالب آئیں گے تو ہم تمہاری رفاقت کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کا حال دیکھو کہ وہ وَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں لِاِخْوَانِهِمُ اپنے بھائیوں سے جو کفر میں ان کے مثل ہیں الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہیں ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت میں سے کہ وہ یہود ہیں کہ غم نہ کرو لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤ گے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ ضرور نکلیں گے ہم بھی مَعَكُمْ تمہارے ساتھ محبت اور حمیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيْعُ اور ہم اطاعت نہ کریں گے فِيْكُمْ تمہاری ایذا اور رنج میں اَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہیں یا تمہارے برخلاف کوئی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کریں گے اَبَدًا ہمیشہ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤ گے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کریں گے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ ضرور ضرور ہم مدد دیں گے تم کو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ بیشک وہ جھوٹے ہیں لَئِنْ اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جائیں یہود مدینہ سے لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلیں گے منافق مَعَهُمْ اُن کے ساتھ اور اُن کی موافقت اور مصاحبت نہ کریں گے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جائے اُن کے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اُن کو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ اور اگر بالفرض مدد دیں منافق یہود کو اور لڑائی میں اُن کے ساتھ موجود بھی ہوں تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ قف البتہ پھر جائیں گے اُلٹے یعنی شکست پاکر بھاگ جائیں گے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ پھر اُن کے پسپا ہو جانے کے بعد بنی نضیر مدد نہ دیے جائیں گے یعنی جب اُن کے مددگار ہی پسپا ہو جائیں گے تو پھر وہ کیونکر مدد پائیں گے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اُن کے دلوں میں مِّنَ اللّٰهِ ط اللہ سے یعنی منافق لوگ تم سے بہت ڈرتے ہیں کہ اس قدر خدا سے نہیں ڈرتے

ذٰلِكَ جو اُن کو تم سے بڑا ڈر ہے بِاَنَّھُمْ بسبب اس کے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے خدا کی عظمت ورنہ
چاہیے تھا کہ اُس سے ڈرتے لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ نہیں قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِیْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
مگر دیہات میں کہ جو مضبوط کیے گئے ہیں خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیواروں کے پیچھے سے پتھروں اور تیروں سے
یعنی اُن کو یہ قوت نہیں ہے کہ میدان میں روبرو ہو کر تم سے مقابلہ کر سکیں اور یہ خوف بددلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بَاْسُھُمْ لڑائی اُن کی بَیْنَھُمْ
ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہیں شَدِیْدٌ سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک اور بزدل ہو جاتا ہے
تو وہ اس خوف کے سبب سے جو خدا نے اُن کے دلوں میں ڈال دیا ہے روبرو ہو کر مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا تو گمان کرتا ہے یہود
اور منافقوں کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر میں وَّقُلُوْبُھُمْ شَتّٰى حال آنکہ اُن کے دل پراگندہ اور پریشان ہیں اس واسطے کہ اُن کے
عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہیں ذٰلِكَ یہ بُرے اوصاف جو اُن میں ہیں بِاَنَّھُمْ بسبب اسکے ہیں کہ وہ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ گروہ ہیں
کہ عقل نہیں پکڑتے اور دریافت نہیں کرتے اُس چیز کو جس میں اُن کی صلاح ہے پس یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِیْنَ جیسے اُن لوگوں کی مثل ہے
جو تھے مِنْ قَبْلِھِمْ اُن سے پہلے قَرِیْبًا قریب زمانہ میں کہ ذَاقُوْا چکھا اُنھوں نے وَبَالَ اَمْرِھِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا
دکھ اور اُن کے واسطے ہے دنیا میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک آخرت میں اور یہود کو فریب دینے اور
اُسے مدد کا وعدہ کرنے میں منافقوں کی مثل كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اُس نے کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ
کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ کفر پر ثابت قدم ہو گیا اور کفر کے درخت کی جڑ اسکے
دل کی زمین میں خوب جم گئی تو قَالَ کہا شیطان نے اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ میں تجھ سے بیزار ہوں اِنِّیْٓ بیشک میں اَخَافُ اللّٰهَ
رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل اور یہ گفتگو اُس وقت تھی
جب ابوجہل جنگ بدر کی طرف متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے توہم رکھتا تھا اور سراقہ جو بنی کنانہ کا رئیس تھا اُس کی صورت پر ابلیس ظاہر ہو کر
ابوجہل سے بولا کہ اے ابوالحکم تو نہ ڈر کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں اور جب مقام بدر میں پہونچے اور ابلیس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کو آسمان پر سے
فرشتے اترتے ہیں تو بھاگا اور کافروں سے بولا کہ میں تم سے بیزار ہوں اور سورۂ انفال میں یہ قصہ مذکور ہوا ہے اور بعضے اس بات پر ہیں کہ شیطان سے
ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہے اور انسان سے برصیصا راہب مقصود ہے ابیض نے اُس راہب کو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور یہ حکایت
مجملاً اس طور پر ہے کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اُس کے امر میں عاجز آئے تو ابیض اُسے اغوا اور گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہو کر
آیا آدمی کی شکل پکڑ کے اُس کے صومعہ میں ریاضت کرنے لگا راہب اُسکی شدت مجاہدہ سے متعجب ہو کر اُس کا مرید ہو گیا اور ابیض نے وہاں سے
جانے کا ارادہ کیا تو بیماروں کی صحت اور جو لوگ مبتلائے بلا ہوں اُن کی عافیت کے واسطے چند کلمہ راہب کو تعلیم کیے پھر شہر میں آ کر ایک شخص کا گلا
دابا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہو کر اُس شخص کے عزیزوں سے کہا کہ جب تک برصیصا اس کے حق میں دعا نہ کریں گے یہ اچھا نہ ہوگا لوگ اسے
برصیصا کے صومعہ کے دروازے پر لے گئے برصیصا نے اُس پر دم کیا شیطان نے اُس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اسے صحت ہو گئی غرض کہ ابیض اسی طرح
لوگوں کو بلا میں مبتلا کر کے برصیصا کے پاس لے جانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات پڑھ کر دم کرتا تو یہ اُس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اسی طرح
بادشاہ کی بیٹی بیمار ہوئی اُسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اُسے چھوڑ دیا وہ اچھی ہو گئی پس اُس لڑکی کو برصیصا کے
سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہاں تک کہ اُس نے اُس شاہزادی سے زنا کی اور رسوائی کے خوف سے اُسکو قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے

بھائیوں کو اس بات سے مطلع کر دیا انھوں نے برصیصا کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اُس وقت ابلیس اُسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھڑاؤں برصیصا نے سجدہ کیا تو ابلیس نے اُس سے بیزاری ظاہر کی اور بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی میں گرفتار ہوا نظم

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد وار | در سنگ لاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش | ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا پس ہے انجام کار اُس شیطان اور انسان کا اَنَّهُمَا یہ کہ وہ دونوں فِي النَّارِ آتش دوزخ میں خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں وَذٰلِكَ اور آگ میں ہمیشہ رہنا جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ جزا ہے کافروں کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے اُسی کی طرف پھرو وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص مَّا قَدَّمَتْ اُس چیز کو جو اُس نے آگے بھیجی ہے لِغَدٍ کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیاں اور طاعتیں کی ہیں شکر کرے اور اُس کی زیادتی میں کوشش کرے اور اگر برائیاں اور گناہ آگے بھیجے ہیں تو توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا پہلا حکم ادائے واجبات میں ہے اس قرینہ سے کہ عمل اُس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور دوسرا حرام چیزیں چھوڑ دینے میں ہے اس دلیل سے کہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ خَبِيْرٌ جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار میں ہے کہ اول اشارہ ہے اصل تقوے کی طرف اور دوسرا کمال تقویٰ کی جانب یا پہلا تقویٰ عوام کا ہے اور وہ حرام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے دوسرا خواص کا تقویٰ ہے اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہے ماسوی اللہ سے **بیت**

اصل تقوی کہ زاد ایں راہ است | ترک مجموع ماسوی اللہ ست

وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو تم اے مومنو كَالَّذِيْنَ مثل اُن لوگوں کے جنھوں نے نَسُوا اللّٰهَ چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ پھر خدا نے بھلا دیں اُن پر اُن کی جانیں کہ اپنے واسطے انھوں نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ توفیق کا دروازہ بھی اُن کے منہ پر بند کر دیا اور سہل بن عبداللہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالیٰ نے بھی توبہ اُن کو بھلا دی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ ہیں فرمانبرداری سے باہر ہونے والے لَا يَسْتَوِيْٓ برابر نہیں ہیں خدا کے نزدیک اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کر کے آتش دوزخ کے مستحق ہوگئے وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور جنت والے کہ انھوں نے نفس کا کمال حاصل کرنے میں کوشش کر کے جنت کی قابلیت حاصل کی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے لوگ یعنی جنت میں رہنے والے هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ وہ ہیں چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوئے اور قائم رہنے والی نعمتوں سے ملے ہوئے لَوْ اَنْزَلْنَا اگر بھیجتے ہم هٰذَا الْقُرْاٰنَ یہ قرآن عَلٰى جَبَلٍ کسی پہاڑ پر اور اُس پہاڑ کو ہم فہم اور ادراک دیتے لَّرَاَيْتَهٗ ضرور دیکھتا اُسے خَاشِعًا ڈرنے والا اور فرمانبردار مُّتَصَدِّعًا پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ خدا کے خوف سے اور اُس کی وعید کی ہیبت سے جو اُس میں ہے یعنی پہاڑ باوصف اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھوں سے چشمے بہاتا اور کافروں کے سخت دل اُس سے اثر قبول نہیں کرتے **بیت**

اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان گیر نیست | نفس کافر کیش تو از ترک عصیاں سیر نیست

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلیں نَضْرِبُهَا بیان کرتے ہیں ہم لِلنَّاسِ لوگوں کی تنبیہ کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ کہ شاید اُس میں سوچیں

اور اُس سے حصہ لیں ھُوَ اللّٰہُ وہ اللہ جس نے قرآن بھیجا الَّذِیْ وہ اللہ ہے لَآ اِلٰہَ نہیں ہے کوئی معبود مستحق عبادت اِلَّا ھُوَ مگر وہ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ جاننے والا ہے پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جاننے والا معدوم اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دُنیا اور آخرت کا یا اُس چیز کا جو ہے اور اُس چیز کا جو ہوگی ھُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہے بڑا رحم کرنے والا کہ اُس کی رحمت عام سبقت لے جانے والی نے دنیا میں سب خلق کو گھیر لیا ہے الرَّحِیْمُ ۝ بڑی رحمت والا کہ اُس کی خاص رحمت مومنوں کو پہونچے گی آخرت میں عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ ھُوَ اللّٰہُ وہ ہے خدا الَّذِیْ وہ خدا کہ کسی وجہ سے لَآ اِلٰہَ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا ھُوَ مگر وہ اَلْمَلِکُ بادشاہ کہ اُس کی ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہے اور اُس کی صفات کا کمال استغنائے مطلق سے ملا ہوا ہے اَلْقُدُّوْسُ پاک نقصان اور عیبوں کے شائبوں سے اور منزہ آفتوں کے راہ پانے سے اَلسَّلٰمُ سالم عیبوں اور علتوں سے مبرا ضعف اور عجز اور خلل سے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنوں کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف یا رسولوں کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلیں ظاہر کرنے سے اَلْمُھَیْمِنُ سچا گواہ اُس پر جو کچھ خلق کرتی ہے یا خلق کا نگہبان یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتوں پر مطلع یا حق حق حکم کرنے والا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مہیمن اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اَلْعَزِیْزُ غالب حکم میں یا عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ بزرگوار یا سر توڑنے والا یا بگڑے کام بنانے والا اَلْمُتَکَبِّرُ عظمت اور کبریا کا مستحق سُبْحٰنَ اللّٰہِ پاک ہے اللہ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں اُس کے ساتھ اس واسطے کہ واجب الوجود شرکت نہیں قبول کرتا ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ وہ ہے خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق اَلْبَارِئُ ظاہر کرنے والا اور نیست سے ہست کرنے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت دینے والا مخلوقات کو لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اُسی کے واسطے ہیں نام نیک جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور مستحسن ہوں یُسَبِّحُ لَہٗ پاکی کے ساتھ اُسے یاد کرتی ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور سب نقصانوں سے اُسے منزہ اور مقدس جانتے ہیں وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ ہے غالب اپنی بادشاہی میں کہ مقہور اور مغلوب نہیں ہوتا اَلْحَکِیْمُ ۝ پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل میں کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہوتا ہے عین المعانی میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ علیک باٰخر سورۃ الحشر دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان ناموں کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا خط مفصل جواہر التفسیر میں ڈھونڈھنا چاہئے

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۶۰	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ
سورہ ممتحنہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیرہ ۱۳ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۳ رکوعاتہا ۲ کلماتہا ۳۵۰ حروفہا ۱۵۹۳

سن آٹھ ہجری میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجروں میں سے تھے انھوں نے ایک خط قریش کے نام لکھ کر حضرت کے اُس قصد سے آگاہ کر دیا جبرئیل امین نے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علیؑ اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضۂ خاخ میں گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن ضیفی کی موالاتؔ[1] تھی لے لیا اور حضرت کی خدمت میں لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تم سے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہوں خدا اور

[1] موالات آزاد کرنے والی لونڈی مدد دینے والی یعنی وہ لونڈی آزاد کی ہوئی ۱۲

رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور دین اسلام سے پھرا نہیں ہوں مگر قریش کا حلیف[1] ہوں اُن کی جان سے نہیں اور مکہ میں کوئی شخص ایسا میں نہیں رکھتا
ہوں کہ میرے لوگوں اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجروں کے کہ مکہ میں اُن کے قرابت دار ہیں میں نے یہ خط لکھ کر چاہا کہ قریش
پر اپنا حق ثابت کروں تاکہ اُس کے ملاحظہ سے میرے لوگوں کی حفاظت کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تم سے سچ کہدیا
اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں حضرت نے فرمایا کہ اے
عمر اُسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر میں سے ہے اور حق تعالٰے نے بدریوں کو خوشخبری دی ہے کہ جو چاہو کرو بیشک میں نے تم کو بخش دیا اُس وقت یہ آیت
نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوْا نہ ٹھہراؤ عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ میرے دشمنوں اور
اپنے دشمنوں کو اَوْلِیَآءَ دوست تُلْقُوْنَ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو اِلَیْهِمْ میرے اور اپنے دشمنوں کی طرف میرے حبیب کی خبریں بِالْمَوَدَّةِ
دوستی کے سبب سے کہ اُن سے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا اور حال یہ ہے کہ دشمن کافر ہوئے ہیں بِمَا جَآءَكُمْ اُس چیز کے
ساتھ جو آئی ہے تمہارے پاس مِّنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہے یا درست کام کہ دین اسلام ہے یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ نکالتے ہیں رسول کو مکہ سے وَاِيَّاكُمْ اور تم کو بھی نکالتے ہیں اَنْ تُؤْمِنُوْا اس واسطے کہ تم ایمان
لائے ہو بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمہارا رب ہے اور وہ لوگ ایمان کے سبب سے تم کو تمہارے گھروں سے نکالتے ہیں پھر تم اُن کو دوست بناتے ہو اِنْ
كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو اپنے وطنوں سے جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ جہاد کے واسطے میری راہ میں وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ اور میری
خوشنودی طلب کرنے کو تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اُن کے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ میں دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردے ہیں وَاَنَا اَعْلَمُ اور میں زیادہ جاننے والا ہوں تم سے بِمَآ اَخْفَيْتُمْ اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنوں کی دوستی وَمَآ اَعْلَنْتُمْ
اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَنْ يَّفْعَلْهُ اور جو کوئی کرے گا تم میں سے یہ کام یعنی اُن میں سے کسی کو دوست نہ بنائے گا یا اُن کو خبر بھیجے گا
مِنْكُمْ تم میں سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اُس نے گم کی ہے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ سیدھی راہ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ اگر پائیں تم کو مکہ کے
کافر یعنی تم پر قادر ہو جائیں اور فتح پا کر تم کو قید کر لیں تو يَكُوْنُوْا ہوں گے لَكُمْ اَعْدَآءً تمہارے واسطے دشمن یعنی اُن سے محبت کی طرح ڈالنا
کچھ فائدہ نہ دے گا اور وہ تمہارے ساتھ کھلم کھلا دشمنی کریں گے وَيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ اور کھولیں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے
اور قتل کرنے کے ساتھ وَاَلْسِنَتَهُمْ اور کھولیں گے اپنی زبانیں تم پر بِالسُّوْٓءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیاں دینگے اور فحش کہیں گے وَوَدُّوْا
لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اور دوست رکھتے ہیں یہ بات کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہیں لَنْ تَنْفَعَكُمْ فائدہ نہ دیں گے تم کو اَرْحَامُكُمْ تمہارے
قرابت والے وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکوں سے محبت کرتے ہو اور ملتے ہو اور
وہ مال اور فرزند نہ نفع دیں گے تم کو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کردیگا اُس دن خدا تمہارے درمیان اور تمہاری
اولاد اور قرابتداروں کے یعنی کافروں کو دوزخ میں بھیجے گا اور مومنوں کو جنت میں پہونچائے گا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو
دوستی یا دشمنی بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہے اور اُس پر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہے لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
سنت اچھی کہ اُس کی اقتدا کرنا چاہئے فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم علیہ السلام کے کلام میں وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ تھے
ایمان والے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے اور اُن کی قوم کے مومنوں نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے

معانقہ
عند المتاخرین

[1] حلیف ہم عہد ہم قسم ۱۲

کہ تم ہم سے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو اِنَّا بُرَءٰٓؤُا بیشک ہم بیزار ہیں مِنْكُمْ تم سے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ اور بیزار ہیں ہم اُس چیز سے جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبود سے وَبَدَا اور ظاہر ہوگئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ دشمنی دل سے وَالْبَغْضَآءُ اور دشمنی ہاتھ سے یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم میں دشمنی قائم رہے گی حَتّٰى تُؤْمِنُوْا یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اللہ کے ساتھ جو ایک ہے یعنی اُس کی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالیٰ مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ مشرکوں سے بیزار ہونے میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اُس بات میں جو اُس نے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ کے اُس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنے کا میں نے تجھ سے کیا ہے اور ایمان لانے کا تو نے مجھ سے کیا ہے لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کروں گا میں تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہیں ہوں اے باپ تیرے واسطے یعنی تجھ پر سے دفع نہیں کر سکتا ہوں مِنَ اللّٰهِ عذاب آلٰہی میں سے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ کلام یہ ہے کہ کافروں سے بیزار ہونے میں تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اُن کی مغفرت چاہنے میں نہیں اس واسطے کہ ابراہیم علیہ السلام سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم اور اُن کے یاروں نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجھ پر ہم نے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہم نے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۝ اور تیری طرف ہے پھرنا سب کو آخرت میں ایک قول یہ ہے کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا تتمہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کو کافروں کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرما کر فرماتا ہے کہ جب تم نے دشمنوں سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ اُن سے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی

سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم	از ہمہ باز آمدیم و با تو پیوستیم
ہر چہ نہ پیوند یار بود بریدیم	ہر چہ نہ پیمان دوست بود شکستیم

رَبَّنَا اے ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہم کو فِتْنَةً محل تسلط لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں کے واسطے جو نہیں ایمان لاتے ہیں یعنی اُن کو ہم پر مسلط نہ کر اُن کے ہاتھوں ہم پر عذاب نہ کر وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہم کو رَبَّنَا اے ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہے حکم میں تو اُن کا شر دفع کر دے الْحَكِيْمُ۝ دانا اپنے کام میں پس ہم کو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہے لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی قوم میں اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اُس کی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پیروی کرنے میں تاکید کے واسطے ہے یا پہلی اقتدا اقوال میں ہے اور دوسری افعال میں اور یہ پیروی ہے لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ اُس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہے رضاء آلٰہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے ڈرتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منہ پھیرے حکم سے اور دشمنوں سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہے اُس سے اور اُس کی مدد کرنے سے اس واسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہے الْحَمِيْدُ۝ تعریف کیا ہوا ہے خلق کی تعریف سے لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے اپنے لوگوں سے جو مکہ میں مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہے کہ خدا پیدا کر دے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ اور درمیان اُن لوگوں کے جن کو عَادَيْتُمْ تم نے دشمن رکھا مِّنْهُمْ کفار مکہ میں سے مَّوَدَّةً دوستی اور یہ اس طرح تھا کہ ابوسفیان اور سہل بن عمر اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤساء عرب جو مسلمانوں کے بڑے دشمن تھے انھوں نے

ع ٦

اسلام قبول کیا اور اُن کے لوگوں کو اُن کے ساتھ محبت کامل پیدا ہوگئی وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اُسے جس نے مشرکوں کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اُن پر جنھوں نے
نہی کی بعد قطع محبت کی لکھا ہے کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اُنھوں نے ہرگز مسلمانوں کا قصد نہیں کیا اور
دین کے دشمنوں کو مدد نہیں دی حق تعالےٰ نے اُن کے باب میں فرمایا کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ منع نہیں کرتا تم کو اے مومنو اللہ عَنِ الَّذِيْنَ اُن
لوگوں سے جنھوں نے لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ نہیں قتال کیا تمہارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین کے کام میں وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہیں نکالا اُنھوں نے
تم کو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمہارے گھروں سے یعنی خزاعہ نے تم سے مقاتلہ نہیں کیا اور تمہارے اخراج میں دخل نہیں دیا یا لڑکے اور عورتیں مراد ہیں کہ اُن کو
تمہارے قتل اور اخراج میں چنداں دخل نہیں ہے فرماتا ہے کہ خدا باز نہیں رکھتا تم کو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اُن کے ساتھ
وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ اور اس بات سے کہ عدل کرو یا اُن کے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ بیشک اللہ دوست رکھتا
ہے عدل کرنے والوں کو اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اس کے نہیں کہ حق تعالےٰ منع کرتا ہے تم کو عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ اُن لوگوں سے
جنھوں نے قتال کیا تمہارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین خدا میں وَ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکال دیا اُنھوں نے تم کو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمہارے گھروں سے
وَ ظٰهَرُوْا اور مدد کی اُنھوں نے اور پشت پناہ ہوگئے وہ دشمنوں کے عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ تم کو نکال دینے میں تمہارے خانماں سے یعنی مکہ کے
مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوئے اور بعض نے کوشش کر کے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والوں کے یار اور مددگار تھے تو اللہ روکتا ہے اور باز
رکھتا ہے تم کو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اُن کے ساتھ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ اور جو کوئی دوست رکھے اُن کو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ
دوست رکھنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ ظالم ہیں کہ بے محل دوستی کرتے ہیں اس واسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اُس کے دوستوں سے
اور اُن کی دوستی سے کچھ نہیں ہوتا بیت

بگسل ز دوستان دغا باز حیلہ ساز — یارے طلب کہ طالب نقش وفا بود

لکھا ہے کہ جب حدیبیہ میں صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح میں ایک یہ بات تھی کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ میں آئے حضرت اُسے کافروں میں بھیج دیں
اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی جانب جائے تو قریش اُسے نہ پھیریں ہنوز حضرت حدیبیہ میں تھے کہ مومنوں کی ایک جماعت
مکہ سے بھاگ کے حضرت کی ملازمت میں حاضر ہوئی اُس میں سبیعہ اسلمیہ تھیں اُن کے پیچھے پیچھے اُنکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ
شرط صلح یہ تھی کہ ہم میں سے جو کوئی تم میں آئے اُسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردوں کے باب
میں تھی عورتوں پر یہ بات روا نہیں کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کر دیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے
ایمان والو فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ جب آئیں تمہارے پاس عورتیں ایمان والیاں مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیاں کفر کے گھر سے دار ایمان
میں فَامْتَحِنُوْهُنَّ تو آزماؤ اُن کو اس طرح پر کہ اُنھیں قسمیں دے کر دریافت کرو کہ اُنکا نکل آنا اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے
سبب سے تو نہیں اور دنیوی غرضوں میں سے کوئی غرض تو نہیں لگی ہوئی ہے خاص خدا اور رسولؐ کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہیں
اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہے بِاِيْمَانِهِنَّ اُن کے ایمان کو اس واسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتوں پر مطلع ہے مگر چونکہ حکم شرع ظاہر
پر ہے تو تم اُن کو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ پس اگر تم جان لو اُن کو غلبہ ظن کے ساتھ کہ ایمان والیاں ہیں فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
تو نہ پھیرو اُن کو اِلَى الْكُفَّارِ ؕ اُن کے شوہروں کی طرف جو کافر ہیں لَا هُنَّ نہ یہ عورتیں حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہیں اُن کافروں پر وَ لَا هُمْ اُن

نہ وہ کافر یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ حلال ہوتے ہیں اُن عورتوں کے واسطے اس واسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اُن کے درمیان جدائی
کردینے والا ہے وَاٰتُوْھُمْ اور دیدو اُن کے شوہروں کو مَآ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہو یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سبیعہ کو قسم دی اور اُس کے شوہر مسافر نے جو مہر اُسے دیا تھا وہ لیکر پھر گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اَنْ
تَنْکِحُوْھُنَّ یہ کہ نکاح کرلو تم اِن مہاجرہ عورتوں سے اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ جب دو تم اُن کو اُجُوْرَھُنَّ اُن کے مہر پس حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ نے اُس مہاجرہ عورت سے نکاح کرلیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُمْسِکُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ عصمتوں یعنی
عقدوں اور نکاحوں کو کافرہ عورتوں کے یعنی اُن کا نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اُن کو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائیں تو اصحاب کے نکاح میں جو کافرہ عورتیں
تھیں اصحاب نے اُن کو طلاقیں دیدیں اور حکم ہوا کہ وَسْئَلُوْا اور مانگ لو اُس شخص سے جو کافروں میں سے اُس عورت کو اپنے عقد میں لائے
مَآ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ کیا ہے تم نے مہر اُس پر وَلْیَسْئَلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لیں کافر تم سے مَآ اَنْفَقُوْا جو کچھ اُنھوں نے خرچ کیا اپنی
جوروؤں پر مہر جو ہجرت کر آئیں یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہوگیا مومن مرد اور کافرہ عورت میں اور کافر مرد اور مومنہ عورت میں تو ہر ایک کو
چاہیے کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہے پھیر لے ذٰلِکُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُکْمُ اللّٰہِ حکم ہے اللہ کا یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ حکم کرتا ہے خدا بیچ تم میں وَاللّٰہُ
عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہے تمہارے مصالح حَکِیْمٌ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مومنوں نے مہاجرہ عورتوں
کے مہر اُنکے شوہروں کو ادا کیے اور کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ فَاتَکُمْ اور اگر فوت ہوجائے
اے مومنو تم سے شَیْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ تمہاری عورتوں میں سے اِلَی الْکُفَّارِ کافروں کی طرف یعنی عورت دارالحرب میں جاکر عقد کرے
اور اُس کا مہر تمہارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت لو یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤ گے اور مال ہاتھ آئے گا فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَھَبَتْ
پس دو اُن لوگوں کو کہ چلی گئی ہیں اَزْوَاجُھُمْ اُن کی عورتیں دارالکفر میں اور اُن لوگوں نے اُن عورتوں کے کافر شوہروں سے مہر نہیں پایا ہے
مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا مثل اُس کے جو خرچ کیا ہے اُنھوں نے اُس عورت کا مہر معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چھ عورتیں
مومن مہاجروں کی عورتوں میں سے مرتدہ ہوکر کافروں پاس چلی گئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے مہر مال غنیمت میں سے اُنکے شوہروں کو
دیے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِیْٓ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ اُس کے ساتھ ایمان لائے ہو اس آیت کا
حکم بقا عہد تک باقی تھا اور جب عہد اُٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کی
بیعت لینے سے فارغ ہوئے ہوئے تو عورتوں نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اے خبر کرنے والے یا اے بلند قدر
اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں کہ یُبَایِعْنَکَ بیعت کریں تیری عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ اس بات پر
کہ شرک نہ کریں اور شریک نہ ٹھہرائیں بِاللّٰہِ شَیْئًا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وَّلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کریں وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کریں وَلَا
یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالیں اَوْلَادَھُنَّ اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک میں توپ دیتی تھیں یا جو بچہ پیٹ میں رکھتی ہیں اُس کا قصد نہ کریں اور
اُسے نہ گراویں وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ اور نہ آئیں جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی رو سے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہے اُسے بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی ایسا نہ کریں کہ حرامی لڑکا جنیں اور شوہروں پر جھوٹ نہ لگائیں اور اپنے ہاتھ پاؤں سے اُس کی پرورش کریں
وَلَا یَعْصِیْنَکَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہو جائیں تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اُس چیز میں جو تو حکم کرے اُن کو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا
مُنہ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہے جب شرطوں سے بیعت کریں فَبَایِعْھُنَّ تو بیعت لے اُن سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرماکر عورتوں سے بیعت لی مگر کسی کا ہاتھ نہیں چھوا اور ایک قول ہے کہ پانی کے ایک پیالے میں عورتیں ہاتھ ڈالتیں پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس میں دست مبارک ڈالتے اس طرح پر عورتوں کی بیعت ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیہ سے آپ نے حکم کیا اور انھوں نے عورتوں سے بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتوں کی اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے اُن کے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کریں رَّحِيْمٌ مہربان ہے اُن پر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمت ایمان پر موقوف ہے یعنی جب تک بندہ ایمان نہیں لاتا رحمت کا مستحق نہیں ہوتا اور میں کہتا ہوں کہ ایمان رحمت پر موقوف ہے جب تک حق تعالے اپنی رحمت سے توفیق نہیں دیتا کسی کو دولت ایمان نہیں حاصل ہوتی **بیت**

بے رحمت آں یار زدوزخ نرہند توفیق عزیزست بہر کس ندہند

بعضے محتاج مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانوں کی خبر اُن سے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اُن لوگوں سے کہ غصہ کیا ہے اُن پر اللہ نے قَدْ يَئِسُوْا تحقیق کہ وہ ناامید ہوئے ہیں یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے اس واسطے کہ انھوں نے جان لیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت چھپانے اور آپ کے ساتھ عناد اور عداوت رکھنے سے اُن کو کسی طرح اُخروی ثوابوں میں سے کچھ حظ اور حصہ نہ ہوگا تو ضرور وہ ناامید ہیں كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ جس طرح ناامید ہوئے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ قبروں کے لوگوں سے یعنی دنیا میں اُن کے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر ہوئے ہوئے کہ اُنھوں نے اپنا حال صاف جان لیا اور اُس جہان کی نعمتوں سے بالکل اُمید قطع کی

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ صف مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چودہ آیتیں ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ پاک اور بے عیب کہا ہے خدا کو مَا فِي السَّمٰوٰتِ اُس نے جو کچھ آسمان پر ہے علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے سفلیات وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے کہ اُس کا حکم کسی طرح رد نہیں ہوتا الْحَكِيْمُ ۝ درست کار کہ اُس کے کاموں میں کسی طرح خلل راہ نہیں پاتا دمیاطی رحمہ اللہ تعالے نے لکھا ہے کہ صحابۂ کرام اللہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کریں جو ہم کو دوزخ سے بچاکر جنت میں پہونچا دے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ آخر آیت تک پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو سجن سجین سے رہائی دے اور اعلیٰ علیین پر پہونچائے وہ ایمان اور جہاد ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کیوں کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو نہیں کرتے ہو كَبُرَ بڑا ہے مَقْتًا غصہ کی راہ سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اَنْ تَقُوْلُوْا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو نہ کروگے اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہے یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب میں داخل ہے اور اُن عالموں کو بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہیں اور خود اُسے نہیں کرتے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ ایسے عالموں کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جاتی ہیں رباعی

از من بگوے عالم تفسیر گوے را گر در عمل نکوشی ناداں مفسری
بار درخت علم ندانم بجز عمل با علم اگر عمل نکنی شاخ بے بری

اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو جو قتال کرتے ہیں فِیۡ سَبِیۡلِہٖ اُس کی راہ میں صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر کَاَنَّہُمۡ گویا وہ استحکام میں بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ○ دیواریں ہیں سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہے معرکۂ حرب میں ان کی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور بھڑے رہنے سے وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی اور یاد کر اُسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوۡمِہٖ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی کہ یٰقَوۡمِ اے میری قوم لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ کیوں رنج دیتے ہو مجکو تم لوگ میرا حکم نہ سُن کر وَقَدۡ تَّعۡلَمُوۡنَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ یہ کہ بیشک میں رسول ہوں اللہ کا اِلَیۡکُمۡ ؕ تمہاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزوں سے میں گواہی قائم کرچکا ہوں اور تم کو میری رسالت معلوم ہو گئی اور کچھ شبہ نہیں رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیئے تو تم میری فرمانبرداری کرو قوم کے لوگ اُسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سُنی فَلَمَّا زَاغُوۡۤا پھر جب پھر گئے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کا حکم قبول کرنے سے تو اَزَاغَ اللّٰہُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوۡبَہُمۡ ؕ اُن کے دل صفت یقین سے اور اُن میں شک ڈال دیا وَاللّٰہُ اور اللہ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۞ راہ نہیں دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرۂ فرمان سے باہر نکلنے والوں کو وَاِذۡ قَالَ اور یاد کر اُسے بھی کہ کہا عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ عیسیٰ فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اے فرزندان یعقوب اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ بیشک میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف دلیل اور رحمت کے ساتھ مُّصَدِّقًا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہوں لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ اُس چیز کو جو مجھ سے پہلے ہے مِنَ التَّوۡرٰىۃِ کتاب توریت یعنی مجھ سے پہلے نازل ہوئی اور میں نے اُس کی تصدیق کی ہے کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہے وَمُبَشِّرًۢا اور میں خوشخبری دینے والا ہوں بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ ایک رسول کی کہ وہ آئیں گے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنۡۢ بَعۡدِی میرے زمانہ کے بعد کہ اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ نام ان کا احمد ہے یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہے کہ اِنِّیۡ ذَاہِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ وَرَبِّکُمۡ وَالۡفَارۡقَلِیۡطَا جَآءَ اور فارقلیطا کے معنی احمد ہیں یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یقینی میں جانے والا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے یعنی میرے بعد یقینی آئیں گے تبیان میں ہے کہ زبان سریانی میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام متحیا ہے اور اُس کے معنی یہ ہیں کہ خدا اُسے تمہارے پاس بھیجے گا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَہُمۡ پھر جبکہ آیا عیسیٰ علیہ السلام اُن کے پاس بِالۡبَیِّنٰتِ کھلے ہوے معجزوں کے ساتھ جیسے مُردے زندہ کرنا اندھے مادر زاد اور کوڑھی کو اچھا کر دینا تو قَالُوۡا کہا اکثر بنی اسرائیل نے کہ ہٰذَا یہ جو وہ ہیں دکھاتا ہے سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○ جادو ہے کھُلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ وہ سحر کرتا ہے وَمَنۡ اَظۡلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنِ افۡتَرٰی اُس شخص سے جو باندھے عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ خدا پر جھوٹ یعنی اُس کے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اُس کی نشانیوں کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہیں کہ نضر بن حارث نے کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت خدا سے کریں گے اور خدا اُن کی شفاعت قبول فرمائے گا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافروں کے حق میں وہ بتوں کی شفاعت قبول فرمائے گا وَہُوَ یُدۡعٰۤی اور حال یہ ہے کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہے یعنی اللہ کا رسول اُسے پکارتا ہے اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہے خیر و صلاح اور فوز و فلاح پر دنیا اور عقبیٰ میں وَاللّٰہُ اور اللہ لَا یَہۡدِی نہیں راہ دکھاتا نجات کی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ○ ظالموں کے گروہ کو لباب میں ہے کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ

نصف

علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہیں اُتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری ہو تم کو اے گروہ یہود کہ محمدؐ کے خدا نے اُسکا نور بجھا دیا اور اُسکا کام پورا نہ ہوگا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے عرض کی آپ کے دلِ مبارک کو رنج و ملال ہوا پس حضرت جبرئیلؑ وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ یُرِیْدُوْنَ چاہتے ہیں یہود لِیُطْفِؤُا کہ بجھا دیں نُوْرَ اللّٰہِ اللہ کے نور کو کہ اُسکا دین اور اُس کی کتاب ہے یا نورِ خدا اُس کا رسول ہے تو اس نور کو بجھانا چاہتے ہیں بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونہوں سے یعنی ناپسندیدہ اور بےادبانہ باتوں سے وَاللّٰہُ مُتِمُّ اور اللہ پورا کرنے والا ہے نُوْرِهٖ نورِ دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ○ اگرچہ کراہت رکھیں کافر اُس کے کامل اور پورے ہونے سے اس واسطے کہ اُن کی کراہت کو صدق و صواب کا چراغ بجھا دینے میں کچھ اثر نہیں ہے جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست و نابود ہونے میں کچھ اثر نہیں کرتا رباعی

شب پرک خواہد کہ بنود آفتاب　　تا بہ بیند دیدۂ او مرز بوم

دست قدرت ہر صباحے شمع مہر　　بر فروزد کوریِ خفاش شوم

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ وہ ہے وہ خدا جس نے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰی اُس چیز کے ساتھ جو سبب ہدایت ہے یعنی قرآن وَدِیْنِ الْحَقِّ اور دینِ حق کے ساتھ کہ ملتِ حنیف ہے لِیُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کر دے اس دین کو عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ سب دین اور ملت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کے وقت کہ سب اہلِ زمین دینِ اسلام قبول کر لیں گے وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ○ع اور ہر چند کہ کراہت کرتے ہیں مشرک اظہار اور غلبۂ دینِ محمدی سے کہ مشتمل ہے توحید ثابت کرنے اور شرک باطل کرنے پر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو هَلْ اَدُلُّکُمْ کیا خبردار کر دوں میں تم کو عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ ایسی تجارت پر جو چھڑا لے تم کو مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ عذابِ دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ خبر ہے امر کے معنی ایمان لاؤ مراد یہ ہے کہ ثابت رہو اُس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ وَتُجَاهِدُوْنَ اور جہاد کرو کافروں پر فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ میں بِاَمْوَالِکُمْ اپنے مالوں سے کہ زادِ راہ اور سواریاں اور ہتھیار مجاہدوں کے واسطے مول لو وَاَنْفُسِکُمْ اور اپنی جانوں سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ رہو ذٰلِکُمْ جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت میں اصل معاملہ یہ ہے کہ غیرِ حق کو تو دیدے اور حق کو لے لے نفحات میں ابو عبد اللہ تستری قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ اُن کا بیٹا اُن کے پاس آیا اور بولا کہ میں روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضائع ہو گئی ابو عبد اللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہے واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت میں کچھ نہیں ہے اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اُس کا باپ بھی نہ ہوتا یہ اشارہ ہے فنا کی طرف اور بازار فنا میں اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی

تا چند بہ بازارِ خودی ہست شوی　　بشتاب کہ از جامِ فنا مست شوی

از مایہ و سود دو جہاں دست بشو　　سودِ تو ہماں بہ کہ تہیدست شوی

پس اگر ایمان لاؤ گے اور جہاد کرو گے تو یَغْفِرْ لَکُمْ بخش دے گا خدا تم کو تمہارے واسطے ذُنُوْبَکُمْ تمہارے گناہ دنیا میں وَیُدْخِلْکُمْ اور داخل کرے گا تم کو عقبیٰ میں جَنّٰتٍ تَجْرِیْ باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُس کے درختوں کے نیچے سے نہریں

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہیں فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ہمیشگی کی جنتوں میں کہ اقامت کا گھر ہے ذٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت میں داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا ہے بڑا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ اور تمہارے واسطے دوسری نعمت ہے دنیا میں کہ اسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فتح ہے خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ اور فتح ہے نزدیک کہ فتح مکہ ہے یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہے اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر نظر کرنا اور محققوں کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہے مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمتیں معارف یقینیہ ہوتے ہیں اور سب مومنوں کو اس مرتبہ میں شرکت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومنوں کو دنیا میں نصرت کی اور آخرت میں جنت کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو یہ خطاب یا ان انصار کی جماعت سے ہے جنھوں نے عقبۂ ثانیہ میں بیعت کی اور وہ بہتر[۷۲] آدمی تھے یا خطاب عام ہے یعنی سب مسلمانوں کو فرماتا ہے کہ كُوْنُوْٓا ہو جاؤ اَنْصَارَ اللّٰهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یوں ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی قوم سے نصرت طلب کرو كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسیٰ فرزند مریم نے حواریوں سے جو ان کے خواص اور ان کے دین میں سب پر سبقت لے گئے تھے کہ مَنْ اَنْصَارِيْٓ کون ہیں میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ ہونے والے اِلَى اللّٰهِ ؕ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے میں میرے معین اور مددگار کون لوگ ہیں تو قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریوں نے کہ اس راہ میں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہیں مدد کرنے والے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریوں نے دعوت کی فَاٰمَنَتْ تو ایمان لایا اُن کی دعوت کے سبب سے طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسیٰ علیہ السلام پر اور انھیں بندہ اور خدا کا رسول جانا وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ نے سب مومنوں کے موافق فرمایا کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر قوت دی ہم نے اور غالب کر دیا ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسیٰ پر اور اُن کے رسول اور بندے ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے عَلٰى عَدُوِّهِمْ اُن کے دشمنوں پر جو حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے قائل تھے فَاَصْبَحُوْا پس ہو گئے ایمان والے ظٰهِرِيْنَ ۝ غالب کافروں پر

وهي احدى عشرة اٰية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورة الجمعة مدنية
اور وہ گیارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ جمعہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی

يُسَبِّحُ پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہے لِلّٰهِ خدا کی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیز جو آسمانوں میں ہے علوی وَمَا فِي الْاَرْضِ اور وہ چیز جو زمینوں میں ہے سفلی ایسا اللہ کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہے اور اس کی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہے الْقُدُّوْسِ پاک عیب اور خلل پڑنے سے الْعَزِيْزِ غالب کہ مثل اور نظیر نہیں رکھتا الْحَكِيْمِ ۝ حکم کرنے والا راستی اور درستی کے ساتھ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ وہ ہے خدا جس نے مبعوث کیا فِي الْاُمِّيّٖنَ اُمّیوں میں اس سے قوم عرب مراد ہے کہ اُس میں اکثر آدمی بے لکھے پڑھے تھے رَسُوْلًا مِّنْهُمْ رسول اُن میں سے یعنی رسول اُمّی[لہ] مبعوث کیا تا کہ اُس کی رسالت تہمت سے دور رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کا اُمّی ہونا اس جہت سے ہے

لہ امی منسوب ام القریٰ کی طرف یعنی مکہ کی طرف ۱۲ تفسیر

ع ۵

ایاتها ۱۱
رکوعاتها ۲
کلماتها ۱۷۶
حروفها ۷۸۷

کہ اگلی کتابوں میں یوں ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہوں گے از انجملہ حضرت شعیبؑ کی کتاب میں مذکور ہے کہ اِنِّیْ اَبْعَثُ اُمِّیًّا فِی الْاُمِّیِّیْنَ وَاَخْتِمُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ یعنی میں ایک رسول امی مبعوث کروں گا امیوں میں اور ختم کروں گا اُس پر نبیوں کو اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے امی ہونے میں بہت نکتے ہیں یہاں تین بیتوں پر اُن نکتوں کا اختصار ہوتا ہے **مثنوی**

فیض[1] ام الکتاب پرورد ش	لقب امی خداے ازاں کردش
لوح تعلیم ناگرفتہ ببر	ہمہ ز اسرار لوح دادہ خبر
برخط اوست انس و جاں را سر	گر نخوانداست خط ازاں چہ خطر

پھر نبی اُمی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت کرتا ہے کہ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ پڑھتا ہے اُن پر اٰیٰتِہٖ آیتیں کلام الٰہی کی باوصف اس کے کہ اُن کے مثل اُمّی ہے وَیُزَکِّیْھِمْ اور پاک کرتا ہے اُن کو کفر کے میل سے اور عقائد کے خبث سے اور اخلاق کی بُرائی سے وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اُن کو قرآن وَالْحِکْمَۃَ ق اور احکام شریعت اور دین کے کام معقول اور منقول وَاِنْ کَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواَب قرآن پڑھنے والے اور پاک ہیں مِنْ قَبْلُ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ لا کھلی ہوئی گمراہی میں کہ وہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا تتبع وَّاٰخَرِیْنَ اور مبعوث کیا دوسروں کے درمیان مِنْھُمْ مومنوں سے کہ وہ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ط نہ پہونچے اُن لوگوں کو جو اُن سے سابق تھے مگر لاحق ہوں گے اس سے تابعین مراد ہیں اور معالم میں ایک حدیث صحیح متفق علیہ لانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عجم ہیں اور بہت صحیح قول یہ ہے کہ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام میں داخل ہوا اور ہوتا ہے وہ ان آخرین میں داخل ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور خدا غالب ہے امر بعثت میں جس کسی کو چاہتا ہے رسول کرکے بھیجتا ہے الْحَکِیْمُ ۝ حکمت والا ہے ہر پیغمبر کو ہر اُمت کے واسطے اختیار کرنے میں ذٰلِکَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰہِ فضل ہے اللہ کا اور اُس کا مزید کرم یُؤْتِیْہِ دیتا ہے اُسے مَنْ یَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہے وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اُس کے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتیں حقیر اور ناچیز ہیں مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ مثل اُن لوگوں کی جو تحمّل کیے گئے توریت کا یعنی جن کو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اُٹھائیں ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا پھر نہ اُٹھایا اُنھوں نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اُس میں تھے اُس پر عمل نہ کیا اُن کی مثل کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ گدھے کی ایسی ہے کہ اُٹھاتا ہے اَسْفَارًا ط کتابیں علم کی یعنی اُنھیں اُٹھانے میں رنج اُٹھاتا ہے اور اُس سے کچھ فائدہ نہیں پاتا یہی حال یہود کا ہے کہ توریت پڑھتے ہیں اور اُس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے **مثنوی**

گفت ایزد یحمل اسفارہ	بار باشد علم کان نبود زہو
علمہاے اہل دل حمال شاں	علمہاے اہل تن احمال شاں
علم چوں بر دل زند یارے بود	علم چوں بر تن زند بارے بود
چوں بدل خوانی زحق گیری سبق	چوں بگل خوانی سیہ سازی ورق

بِئْسَ بُری مثل ہے جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا وہ جنھوں نے تکذیب کی بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ط اللہ کی آیتوں کی جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت پر دلیل تھیں وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی اور اللہ فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہیں دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالموں کے گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کرکے اُنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور باوصف اس کے کہتے ہیں نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ اور ڈینگیں

[1] ام الکتاب (قرآن) کے فیض نے اُمّی کو پرورش کیا۔ اسی وجہ سے خدا نے اُن کا اُمّی لقب کیا۔ تختی تعلیم کی بغل میں نہ لی۔ پھر بھی اسرار لوح (محفوظ) سے خبر دی۔ اُس کے خط پر انس و جان کا سر ہے اگر اس نے خط نہیں پڑھا تو کیا خطر ہے

بانکھے ہیں کہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا والے یہودیوا اِنْ زَعَمْتُمْ اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگوں کے عرب اور عجم میں سے جوا ایمان لائے ہیں فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تا کہ اُن درجات و کرامات کو پہونچو جو حق تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے واسطے مقرر کیئے ہیں وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا اور حال یہ ہے کہ یہ دشمنانہ کریں گے موت کی ہرگز کبھی بسبب بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اس کے جو آگے بھیج چکے ہیں اُن کے ہاتھ یعنی اُن کاموں کے واسطے جو اُنھوں نے کئے جیسے احکام توریت کی تحریف اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی نعمت کو بدل دینا اور جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد اُن کاموں کے سبب سے عذاب میں گرفتار ہوں گے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے بِالظّٰلِمِیْنَ ○ ظالموں کو جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تحقیق وہ موت کہ تم تَفِرُّوْنَ مِنْهُ بھاگتے ہو اُس سے اور اُس کی تمنا نہیں کرتے اور اُس کے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہے تم کو یعنی ضرور تم کو آ پکڑے گی اور یقینی تم اُس کا مزہ چکھو گے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاؤ گے اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ظاہر اور پوشیدہ جاننے والے کی طرف فَیُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرے گا تم کو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اُس کے کہ تھے تم عمل کرتے اور اُن کاموں کے مناسب جزا پاؤ گے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ جب ندا کئے جاؤ نماز کے واسطے مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہے اور خطبہ یعنی اُس کی طرف رغبت کرو اُس میں کوشش کرو وَذَرُوا الْبَیْعَ اور چھوڑ دو خرید و فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر یہ ہے کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید و فروخت ترک کر دینا جمعہ کے دن پہلی اذان واجب کر دیتی ہے اگر اذان دینے والے متعدد ہوں ذٰلِكُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے معاملہ کرنے سے اس واسطے کہ اس میں آخرت کا نفع ہے جو باقی رہے گا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہے کہ فنا ہو جاتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ پھر جب ادا کی گئی نماز جمعہ کی فَانْتَشِرُوْا تو پراگندہ ہو جاؤ فِی الْاَرْضِ زمین میں تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزوں کے لئے یہ امر اباحت ہے یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام میں مصروف ہو وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اللہ کا فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد میں سے عالموں اور واعظوں کی مجلس میں جانے کو اور ایک قول کے موافق بیماروں کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنوں کی زیارت اور علم طلب کرنا اور ایسی باتیں مراد ہیں اس واسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا اُن ہی کاموں سے ہو سکتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو اللہ کو كَثِیْرًا بہت یعنی اکثر اوقات اُس کے ذکر میں مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہیں لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ شاید تم فلاح پاؤ اور دونوں جہان کی خیر کو پہونچو کہ اُس کا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور نجات دنیا و آخرت کا باعث ہے رباعی

از ذکر خدا مباش یکدم غافل ۔۔۔ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل
ذکر ست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ۔۔۔ آسایش جان باشد و آرامش دل

لکھا ہے کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لئے ہوئے اور اُس وقت مدینہ منورہ میں تنگی تھی اور قافلہ جب صحیح سلامت آ پہونچا تو خوشی کا طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان میں پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف چلے بارہ آدمیوں کے سوا کوئی مسجد میں نہ رہا کہ اُن میں چاروں

ع ۸

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب آپ کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد میں کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمہاری طرف آگ رواں ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول اجلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہیں تِجَارَةً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوًا یا سنتے ہیں طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی جہت سے بجاتے ہیں انْفَضُّوْا تو متفرق ہو جاتے ہیں مجلس سے اور چلے جاتے ہیں اِلَیْهَا اُس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غلہ مول لینے کو پہونچ جائے وَتَرَكُوْكَ اور چھوڑ دیتے ہیں تجکو قَآئِمًا کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مسجد نبوی میں حاضر رہنے کا ثواب وہ خَیْرٌ بہتر اور بہت فائدے کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ لہو یعنی طبل کی آواز سننے سے وَمِنَ التِّجَارَةِ اور تجارت کے نفع سے اس واسطے کہ ثواب کے کاموں کے فائدے یقینی ہیں اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور اللہ بہتر روزی دینے والوں کا ہے یعنی اُن سے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائط ہیں اس واسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہیں اور شاید کہ مصلحت وقت نہیں جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفۂ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمہاری ہر روز کی روزی میں مقرر کر دوں تاکہ تمہارا دل اُس سے متعلق رہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجھ میں چند عیب نہ ہوتے تو میں ایسا کرتا ایک تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہئے دوسرے تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے کب دینا چاہئے تیسرے تجھے یہ نہیں معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہئے اور حق تعالیٰ رزق کا کفیل وہ یہ سب باتیں جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو مجپر غصہ میں آئے اور وہ روزینہ موقوف کر دے اور حق تعالیٰ گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہیں کرتا نظم

خدائے کہ او ساخت از نیست ہست   بعصیاں در رزق بر کس نہ بست
از و خواہ روزی کہ بخشندہ است   برآرندۂ کار ہر بندہ است

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ اِحْدٰی عَشَرَةَ اٰیَةً
سورہ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

سن پانچ ہجری میں جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوئیں کے قریب اُترے تو سنان بن وبر جہنی جو ابن عمرو بن عوف کے حلیف تھے خزرج میں سے آن کے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے اُن کے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جائے ابن ابی نے اُس محل پر ناشائستہ باتیں کہیں ازانجملہ یہ کہ مہاجروں کو کچھ نہ دو کہ مدینہ سے چلے جائیں اور پراگندہ ہو جائیں دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ میں پھر جائیں گے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اُسے نکال دے گا جو بہت ذلیل و خوار ہے حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس میں حاضر ہو کر یہ خبر کر دی حضرتؐ نے سنا اور فتنہ و فساد فرد کرنے کو گرمی کی شدت میں دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششیں کیں اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگوں نے ملامت شروع کر کے حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالیٰ نے حضرت زید کی بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہیں تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اُس کے یار تو قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہیں ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ بیشک آپ تو رسول ہیں اللہ کے یعنی ہم منافق نہیں ہیں

ع

ایاتها ۱۱ ركوعاتها ۲ كلماتها ۱۸۳ حروفها ۵۲۱

وقف لازم

اور دل سے آپ کی رسالت کے معتقد ہیں وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ اور خدا جانتا ہے کہ تم اے محمد لَرَسُوْلُہٗ البتہ رسول ہو اُس کے اسواسطے کہ
اُسی نے تم کو رسول کیا ہے وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق لَکٰذِبُوْنَ ۝ ضرور جھوٹے ہیں
اپنی گواہی میں اس جہت سے کہ اُن کا اعتقاد اُن کی بات کے موافق نہیں ہے تو اُن کی یہ گواہی کہ ہمارا دل آپ کی رسالت کا معتقد ہے جھوٹی ہے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ گواہی سے یہاں قسم مراد ہے یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں آپ کی رسالت کا اعتقاد ہے تو خدا جانتا ہے
کہ انھوں نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَہُمْ ٹھہرالیا ہے منافقوں نے اپنی قسم کو جُنَّۃً سپر یعنی بچاؤ کہ اُس کی بدولت قتل و قید
ہونے سے بیخوف رہتے ہیں فَصَدُّوْا پھر باز رکھتے ہیں لوگوں کو گواہی دے کر عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کے دین سے یا خود راہ خدا میں جہاد
کرنے سے منھ پھیرتے ہیں اِنَّہُمْ بیشک وہ سَآءَ برا کام ہے مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہیں جھوٹی قسم اور حق سے منھ موڑنا
ذٰلِکَ یہ حکم حق اُن کے کام بُرے ہونے کا بِاَنَّہُمْ اٰمَنُوْا بسبب اس کے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کافر ہوئے
دل سے یہ ظاہر میں مومنوں سے اُنھوں نے کہا ہے کہ ہم تم میں سے ہیں اور تنہائی میں اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مُہر کردی
گئی ہے عَلٰی قُلُوْبِہِمْ اُن کے دلوں پر فَہُمْ لَا یَفْقَہُوْنَ ۝ تو وہ نہیں جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق
کرنا ہے لکھا ہے کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیریں سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقوں کی بھی صورت اُس کے قریب قریب تھی جب یہ منافق
رسول مقبول کی مجلس میں آتے تو آپ اُن کی شکلوں اور باتوں سے متعجب ہوتے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَیْتَہُمْ اور جب
دیکھتے ہو تم اے ہمارے حبیب منافقوں کو تو تُعْجِبُکَ تعجب میں لاتے ہیں تم کو اَجْسَامُہُمْ اُن کے جسم نرمی اور ناز کی وجہ سے وَاِنْ
یَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہیں وہ تو تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ سنتے ہو تم اُن کی بات اور اُن کی قسم باور کر لیتے ہو حالانکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ
ہے کَاَنَّہُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑی ہیں مُّسَنَّدَۃٌ دیوار سے لگا کر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہیں علم اور نفع سے خالی
یَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہیں کُلَّ صَیْحَۃٍ عَلَیْہِمْ ہر آواز کو اپنے اوپر یعنی مدینہ میں لوگ جو آواز نکالتے ہیں اور شور فریاد کرتے ہیں تو
یہ منافق ایسے بزدل اور ڈرپوک ہیں کہ اُس آواز کو سن کر گمان کرتے ہیں کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانوں پر ظاہر ہوگیا یہ اسی کا شور و غل ہے
اب ہم ذلیل اور رسوا ہوں گے ہُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہیں تیرے اے ہمارے حبیب اور سب مسلمانوں کے فَاحْذَرْہُمْ پس حذر کر اُن کے
مکر و فریب سے اور اُن سے بے خوف نہ رہ قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ ہلاک کرے اللہ اُن کو یا لعنت کرے اُن پر اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ کیونکر پھرے
جاتے ہیں راہ حق سے معالم میں ہے کہ یہ آیتیں نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اُس سے کہا کہ یہ آیتیں تیری شان میں نازل ہوئیں تو رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا تاکہ تیرے واسطے مغفرت چاہیں تو وہ منافق گردن گھما کر بولا کہ تم لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ایمان لا میں
ایمان لایا زکوٰۃ مال دینے کی تکلیف دی میں نے زکوٰۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہے کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ
تَعَالَوْا اور جب کہتے ہیں منافقوں سے کہ آؤ عذرخواہی کو یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ تاکہ مغفرت طلب کریں تمہارے واسطے رَسُوْلُ اللّٰہِ رسول خدا
تو لَوَّوْا گھماتے ہیں رُءُوْسَہُمْ اپنے سر یعنی منھ پھیرتے ہیں اور گردن گھماتے ہیں جیسے کوئی کسی مکروہ بات سے منھ پھیرتا ہے وَرَاَیْتَہُمْ
یَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہے اے ہمارے پیغمبر اُن کو کہ وہ انکار کرتے ہیں تیری خدمت میں حاضر ہونے سے وَہُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ۝ ع
اور وہ تکبر کرنے والے ہیں سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ برابر ہے اُن پر اَسْتَغْفَرْتَ لَہُمْ مغفرت چاہے تو اُنکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ
یا مغفرت نہ چاہے تو اُن کے لئے لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَہُمْ ہرگز نہ بخشے گا اللہ اُن کو نفاق میں اُنکے پکے ہونے کی وجہ سے اِنَّ اللّٰہَ

بیشک اللہ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ فلاح اور نجات کی راہ نہیں دکھاتا اُن لوگوں کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہیں اور اپنے کام نہیں بناتے ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہ ہی ہیں کہ کہتے ہیں انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ کرو عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُن لوگوں پر جو رسول اللہ کے پاس ہیں مہاجر فقیر حَتّٰی یَنْفَضُّوْا تاکہ متفرق ہو جائیں غلام اپنے آقاؤں پاس چلے جائیں اور بیٹے اپنے باپوں سے جا ملیں منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہیں کہ مہاجروں کو خرچ نہ دو وَلِلّٰہِ اور حال یہ ہے کہ خدا کے واسطے ہے خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانوں اور زمین میں اور اُن خزانوں کی کنجی اُسی کے دست قدرت میں ہے جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ ○ اور لیکن منافق نہیں جانتے کہ رزاق مطلق حق تعالیٰ ہے آدمی نہیں ہیں نظم

خواجہ پندارد کہ روزی او دہد　　　لاجرم بر این و آں منت نہد
زاں سببہا او یکے شد بس اگر　　　گم شود ہستند اسباب دگر
حکم روزی بر سببہا مے نہد　　　بے سببہا نیز روزی مے دہد

یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں منافق اس سے ابن ابی مراد ہے لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھر گئے ہم اس سفر سے اِلَی الْمَدِیْنَۃِ مدینہ کی طرف تو لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ ضرور ضرور نکال دے گا بڑا عزت دار مِنْھَا الْاَذَلَّ مدینہ سے بہت ذلیل، خوار کو بڑے عزت دار سے اُسکی مراد اپنی ذات تھی اور اُس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کی ذات جامع کمالات مقصود تھی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ اور اللہ کے واسطے ہے عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِہٖ اور اُس کے رسول کے واسطے نبوت اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور ایمان والوں کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ اور لیکن منافق حقیقت عزت کو لَا یَعْلَمُوْنَ ع نہیں جانتے ہیں نقل ہے کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وادی عقیق میں پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبداللہ نام کہ مومن مخلص تھا راستہ پر ٹھہر رہا یہاں تک کہ اُسکا باپ بھی وہاں پہونچا عبداللہ نے اُس کے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے میں نہ چھوڑوں گا کہ تو مدینہ میں جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے اذن نہ دیں گے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہے اور بڑے عزت والے حضرت ہیں جب حضرت کی سواری وہاں پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن ابی کو مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی اجازت دی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے مومنو لَا تُلْھِکُمْ نہ باز رکھیں تم کو اَمْوَالُکُمْ تمہارے مال وَلَآ اَوْلَادُکُمْ اور نہ تمہارے فرزند عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اللہ کو یاد کرنے سے اس واسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت پر غالب ہو کہ اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتیں اُس کے سامنے کریں تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بیت

چشم دل از نعیم دو عالم ببستہ ایم　　　مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ توئی و بس

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور اولاد کے سبب سے حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ نقصان پانے والے ہیں کہ جو چیز حقیر اور فانی ہے اُس کے سبب سے باز رہے ہیں بڑی نعمت سے جو باقی رہے گی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہیں وہ نکالو مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ اُس چیز میں سے جو روزی دی ہے ہم نے تم کو اور ذخیرہ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم میں سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص کہ رَبِّ اے میرے رب لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ کیوں نہیں پیچھے ڈالتا تو یعنی کیا ہو اگر تاخیر کرے موت میں اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قریب زمانہ تک

فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدیق کروں اور زکوٰۃ ادا کریوں میں وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور ہوجاؤں میں نیک مردوں میں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہیں پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آپہونچتی ہے اَجَلُهَا اُس کی اجل اور جانے کا وقت یعنی جب عمر تمام ہوجاتی ہے نہ اُس پر کچھ بڑھاتے ہیں نہ اُس میں سے کچھ گھٹاتے ہیں وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور بکر نے يَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہیں خدا کو اسکی خبر ہے واللہ اعلم بالصواب

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ تغابن مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھارہ آیتیں ہیں

ركوعاتها ٢ آياتها ١٨ كلماتها ٢٤٢ حروفها ١١٢٣

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہے اللہ کی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو چیز ہے آسمانوں میں روحانیات وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ اور جو چیز ہے زمین میں جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اُسی کے واسطے ہے بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وَلَهُ الْحَمْدُ ز اور اُسی کے لیے تعریف ہے پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اے آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم میں بعض كَافِرٌ کافر ہیں اُس کے خالق ہونے کا ایمان نہیں رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ اور تم میں سے بعضے ایمان رکھنے والے ہیں اُس کے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اور بندوں کے ساتھ معاملہ اُن کے اعمال کے موافق کرے گا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اُس نے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمۂ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اُس کی وحدانیت کی دلیلیں ہیں اور حق اُن کے سبب سے ظاہر ہوتا ہے وَصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنائی تمہاری فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کیں تمہاری صورتیں قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کر کے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہیں کہ اُس نے تمہارا ظاہر آراستہ کردیا کمال قدرت کے ساتھ اور تمہارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققوں کے نزدیک حسن انسان یہ ہے کہ اُس کو اوصاف کائنات کی صورت سے آراستہ کردیا اور خصائص مبدعات کے خلاصہ کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہے حسن صوری نہیں قطعہ

به دروں تست مصری که تو ئی شکر ستانش — چه غمست گر ز بیروں مدد شکر نداری
شده ام غلام صورت بمثال بت پرستاں — تو چه یوسفی ولیکن بسوے خود نظر نداری
بخدا جمال خود را چو در آئینه به بینی — بت خویش هم تو باشی به کسے گذر نداری

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور اُس کی طرف ہے سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ جانتا ہے علم کامل سے جو کچھ ہے آسمانوں میں ظاہر اور پوشیدہ وَالْاَرْضِ اور جو کچھ ہے زمین میں عیاں اور نہاں وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُسِرُّوْنَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور جانتا ہے جو کچھ سینوں میں ہے خطرے اور فکریں اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہیں آئی تمہارے پاس اے اہل مکہ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خبر اُن لوگوں کی جو کافر ہوئے مِنْ قَبْلُ ۡ تم سے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوْا پس چکھا اُنھوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر

دنیا میں کہ غرق ہونا آندھی سخت آواز عذاب یوم الظلہ ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور اُن کے واسطے ہے آخرت میں عذاب دردناک کہ
کبھی منقطع نہ ہوگا ذٰلِكَ یہ عذاب اُن کے واسطے بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ تھے کہ آئے اُن کے پاس رُسُلُهُمْ
رسول بھیجے ہوئے اُن کی طرف بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں اور ظاہری معجزوں کے ساتھ فَقَالُوْٓا تو کہا انھوں نے کہ اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا
کیا آدمی مثل ہمارے ہمیں ہدایت کرتے ہیں انھوں نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالیٰ کی طرف وحی بھیجتا ہے فَكَفَرُوْا پس کافر ہو گئے اور رسولوں پر
ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوْا اور منہ پھیرا انھوں نے اُن دلیلوں اور معجزوں میں غور و فکر کرنے سے جو اُن رسولوں کے ساتھ تھے پس خدا نے اُن کو
ہلاک کر دیا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ اور بے نیاز اور مستغنی ہے اللہ خلق کے ایمان سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ اور اللہ بے پرواہ ہے مخلوق کی عبادت سے
حَمِيْدٌ ۝ تعریف کیا ہوا ہے تعریف کرنے والوں کی تعریف کے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا گمان کیا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے اَنْ لَّنْ
يُّبْعَثُوْا ؕ یہ کہ نہ اُٹھائے جائیں گے قُلْ بَلٰى کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہاں اُٹھائے جاؤ گے وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ قسم میرے رب کی
کہ ضرور ضرور تم اُٹھائے جاؤ گے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ پھر خبر دیے جاؤ گے بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ اُس چیز کی جو تم نے کیا ہے دنیا میں اور
خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا وَذٰلِكَ اور یہ اُٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللّٰهِ خدا پر يَسِيْرٌ ۝ سہل اور آسان ہے فَاٰمِنُوْا
پس ایمان لاؤ بِاللّٰهِ خدا پر وَرَسُوْلِهٖ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ اور اُس نور کا جو نازل
کیا ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے قرآن مراد ہے اور اُسے نور اس واسطے کہا کہ اعجاز میں اپنی ذات سے ظاہر ہے اور حلال و حرام کے
احکام کی حقیقتیں ظاہر کرنے والا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہے يَوْمَ
يَجْمَعُكُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کرے گا تم کو اللہ لِيَوْمِ الْجَمْعِ اُس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہے حساب اور جزا قیامت کو حق تعالیٰ
نے روز جمع اس واسطے فرمایا کہ اُس دن سب آدمی جمع ہوں گے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتیں جمع ہوں گی یا ظالم اور مظلوم
یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ فرشتے اور جن اور آدمی سب جمع ہوں گے ذٰلِكَ وہ دن
يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وہ دن ہے نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میں میراث ملے گا اور کافر دوزخ میں مومن کے مقام میں داخل
ہوں گے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اُس دن کافر اپنے کو جانیں گے کہ ہم بڑے زیاں کار ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافر اپنا نقصان
دیکھیں گے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھیں گے نیکیاں کم کرنے کی وجہ سے نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہے کہ
ہر شخص اپنا فائدہ ڈھونڈھے گا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے
کام اچھے يُّكَفِّرْ چھپائے گا اللہ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ اُس سے اُس کی برائیاں یعنی معاف کر دے گا وَيُدْخِلْهُ اور داخل کرے گا اُس کو
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُس کے محلوں یا درختوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اُس حال
میں کہ ہمیشہ رہیں گے اُس میں اَبَدًا ؕ ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہ گناہ عفو ہونا اور بہشت میں
داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہیں ایمان لائے وحدانیت کا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور تکذیب
کی انھوں نے ہماری آیتوں کی کہ وہ قرآن ہے یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہم نے ظاہر کیے اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ دوزخ والے ہیں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ باقی رہنے والے اُس میں یعنی مریں گے نہیں وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝
اور بری جگہ ہے پھرنے کی دوزخ مَآ اَصَابَ نہیں پہنچتی ہے کسی کو مِنْ مُّصِيْبَةٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال و

ثلثۃ

ع ۱۰

اطفال کی موت اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ مگر حکمِ الٰہی سے یعنی سب مصیبتوں کو اُس کا علم گھیرے ہے اگر چاہتا ہے اُس سے سالم رکھتا ہے بندوں کے حال کی درستی کے لیے اور صبر کے ساتھ اُن کے امتحان کرتا ہے اور ثواب کی زیادتی اور گناہوں سے پاک کرنے کے واسطے بندوں پر مصیبت ڈالتا ہے وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ ط اور جو کوئی تصدیق کرتا ہے خدا کی اور جانتا ہے کہ مصیبت اُس کے ارادہ اور مشیت سے ہے تو راہ دکھاتا ہے اللہ اُس کے دل کو صبر اور ثبات کی یعنی جب جانتا ہے کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہے یعنی ارادہ کی ہوئی ہے تو اُسے دل وجان سے قبول کرلیتا ہے اور اُس کے واقع ہونے سے مضطرب نہیں ہوتا بزرگوں نے کہا ہے کہ بلا آئینہ جمال مولیٰ ہے تو آئینہ کو اُس کے جمال کا نمودہ دیکھنے کو دوست رکھنا چاہیے نظم

هرچه از دستِ تو آید خوش بود گر همه دریائے پُر آتش بود
زخم کز دستِ تو می آید بروں گو بریز از سینهٔ من جوے خوں

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ اور اللہ سب چیزیں جانتا ہے صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب پہچانتا ہے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اطاعت کرو اللہ کی ادائے فرض میں وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی ادائے سنت میں فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ پھر اگر تم منھ پھیروگے پیغمبر کی اطاعت سے تو اُس کا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا پس نہیں ہمارے رسول پر الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کھُلم کھُلا تبلیغ احکام کردی اَللّٰہُ اللہ مستحق عبادت ہے لَآ اِلٰہَ کوئی معبود مستحق عبادت نہیں اِلَّا ھُوَ مگر وہ وَعَلَی اللّٰہِ اور خدا پر اُس کے غیر پر نہیں فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہے کہ اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑدیں اور کفایت مہمات میں اُسی پر بھروسا کریں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اُن کے زن و فرزند نالہ وزاری گریہ وبیقراری کرکے اُن کو نہ چھوڑتے تھے اور وہ لوگ بھی اُن پر بکمال شفقت ومہربانی کی وجہ سے عاجز ہوکر رہ گئے تھے حق تعالیٰ نے اُن کے باب میں یہ آیت بھیجی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ بیشک بعضی عورتیں تمھاری وَاَوْلَادِکُمْ اور اولاد تمھاری جو ہجرت سے مانع ہوتی ہے عَدُوًّا لَّکُمْ دشمن ہیں تمھاری فَاحْذَرُوْھُمْ پس اُن سے تم حذر کرو اور اُن کی گریہ وزاری پر فریفتہ ہوکر ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اُن مسلمانوں کو پہونچی تو انھوں نے ہجرت کی اور جب مہاجروں کو دیکھا کہ اُن میں سے ہر ایک احکام دین میں فقیہ کامل اور عالم فاضل ہوگیا ہے تو ان مسلمانوں نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمھارے ہی سبب علم سے بے بہرہ رہے ہیں اُسی وجہ سے اُن کو خرچ دینار کا مہربانی کی رسمیں اُن کے ساتھ چھوڑدیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کردو جو جرم اُنھوں نے کیے ہیں وَتَصْفَحُوْا اور درگزرو وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اُن کو اور اُن کا عذر قبول کرو فَاِنَّ اللّٰہَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہے تمھارے ساتھ عفو اور مغفرت کا معاملہ کرے گا اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ سوا اس کے نہیں کہ تمھارے مال وَاَوْلَادُکُمْ اور تمھاری اولاد فِتْنَۃٌ آزمایش ہے تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ تم میں سے کون حق کو اُن پر ایثار کرتا ہے اور کون دل مال اور اولاد سے لگاکر محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہے وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اور اللہ اُس کے پاس ہے اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ اجر بڑا اُس کے واسطے جس کے دل میں خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے اور بچو اُن چیزوں سے جو موجب عذاب ہیں مَا اسْتَطَعْتُمْ جس قدر بچ سکتے ہو یہ آیت اُس آیت کے حکم کی ناسخ ہے کہ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات

وَاَطِیْعُوْا اور حکم مانو اُس کا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَیْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ میں دو لِاَنْفُسِکُمْ اپنی ذاتوں کے واسطے اس لئے کہ اُس کے فائدے تم ہی کو پہونچتے ہیں وَمَنْ یُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہے شُحَّ نَفْسِہٖ بخل سے نفس اُس کا یعنی خدا کے واسطے بخل نہیں کرتا اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے فَاُولٰٓئِکَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ فلاح پانے والے ہیں دنیا میں خوف کی چیزوں سے اور عقبیٰ میں عذاب اور سختیوں سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دو گے اللہ کو یعنی جس چیز میں وہ حکم کرتا ہے اُس میں اپنا مال خرچ کرو گے اور صدقہ دو گے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ یا صدقہ دو گے خوشی خاطر سے یُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کرے گا اللہ اُس کو لَکُمْ تمہارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا چار لاکھ تک یا بے حساب وَیَغْفِرْ لَکُمْ اور بخشدے گا تمہارے گناہ جو اُس سے پیشتر ہوئے ہوں بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ اور اللہ جزا دینے والا ہے شکرگزاروں کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہے حَلِیْمٌ ۝ بردبار ہے بخیلوں اور ممسکوں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا جانتا ہے جو ظاہر میں بندے تصدیق کرتے ہیں اور جو دل میں رکھتے ہیں ریا اور اخلاص الْعَزِیْزُ غالب ہے بدلا لے سکتا ہے اُس سے جس کا صدقہ خالص نہ ہو الْحَكِیْمُ ۝ حکم کرنے والا ہے اُن کی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہیں

ع ۸

ایاتها ۱۲ | رکوعاتها ۲ | کلماتها ۲۴۸ | حروفها ۱۲۰۷

سورۃ الطلاق مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وهی اثنتا عشرة اٰیة
سورۂ طلاق مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بارہ آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ رجوع کریں اور وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہیں طلاق دیں اور اس باب میں یہ آیت آئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اے پیغمبر برگزیدہ کہہ اپنی امت سے کہ تم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اُن عورتوں کو جو تمہاری مدخولہ ہو چکیں ہیں کمسن اور آئسۃ[1] اور حاملہ ہوں فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اُن کی عدت یعنی طہر بے جماع میں کہ اُسے عدت میں شمار کر سکیں اور یہ طلاق موافق سنت ہے اس واسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت میں داخل ہوتی ہے اور طلاق بدعت یہ ہے کہ حالت حیض میں یا اُس طہر میں جس میں مجامعت کی ہو طلاق دے اس واسطے کہ وہ ایام عدت میں حساب نہیں ہو سکتے اور عورت اُس محل میں نہ عدت والی ہوتی ہے نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہیں اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک معتبر ہے پس اگر طہر بے مباشرت میں طلاق دیں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں سنت ہے اور ان دونوں اماموں کے نزدیک بدعت ہے اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب اماموں کے نزدیک سنت ہے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور شمار کرواے مرد عورتوں کی عدت کو کہ وہ اُس کے حساب اور یادداشت سے عاجز اور غافل ہیں وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا رب ہے اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوْهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتوں کو مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ اُن کے گھروں سے جب تک عدت منقضی نہ ہو جائے وَلَا یَخْرُجْنَ اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئیں پس اُن کو تم نہ نکالو اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ مگر یہ کہ آئیں وہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ برے کام کے ساتھ جو اُن عورتوں کا حال بدکاری میں ظاہر کرنے والا ہو اور بکسر نے مُبَیِّنَۃ کی بے کوز بر پڑھا ہے یعنی مگر جب وہ عورتیں برا کام کریں ظاہر کیا ہوا

[1] جس عورت کو حیض نہ آئے ۱۲

اس سے وہ گناہ مراد ہے جس میں حد مقرر ہو جیسے زنا چوری اس واسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اُن عورتوں کو گھر کے باہر لانا چاہئے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب اُن گھر والوں کو ایذا دیں تو اس حال میں اُن کو گھر سے نکال دینا حلال ہے اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہے حق ساقط ہو جاتے ہیں وَتِلْكَ اور یہ حکم جو مذکور ہوے حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے ہیں اللہ کے کہ اُس نے مقرر فرمائے جن سے بندے باہر نہیں ہو سکتے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو شخص گزر جائے حُدُوْدَ اللّٰهِ خدا کی حدوں سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ تو بیشک اس نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا مستحق کر لیا لَا تَدْرِیْ نہیں جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا ہے کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ شاید اللہ نیا پیدا کرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ○ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کر لے یا عورت کی محبت اس کے دل میں آئے اور وہ رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جائیں عورتیں اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِكُوْهُنَّ تو نگاہ رکھو اُن کو یعنی اُن کی طرف رجوع کرو اور اُن کو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہے اور دوبارہ طلاق نہ دو انھیں ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑو اُن کو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی جو کچھ طلاق کا حق ہے مہر وغیرہ وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانوں میں سے جو فاسق نہ ہوں کہ وہ رجوع کرنے پر گواہ ہوں اور یہ امر مستحب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو اے گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ رضاء الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے اسکے ساتھ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ جو کوئی ہے ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اُس چیز پر جو اُس نے حکم فرمایا وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت پر اور جو کچھ اُس روز سے متعلق ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہ ہو خدا سے ڈر کر تو يَجْعَلْ کرتا ہے اور ظاہر کر دیتا ہے اللہ لَّهٗ مَخْرَجًا نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہے دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہے خدا اُس کو وجہ حلال سے پہونچاتا ہے وَّيَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہے اُس کو مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جہان سے گمان نہ کرے اور شمار میں نہ لاوے یعنی اس کے دل میں نہ گزرے نظم

از سپہا بگذر و تقوی طلب	ز خدا روزی رساند بے سبب
حق ز جائے بخشدت رزق حلال	کہ نباشد در گمان و در خیال

یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مشرکوں نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اس کا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافروں کی قید میں گرفتار ہو گیا اور اسکی ماں بہت بے قراری اور بے صبری کرتی ہے اور اُسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اس کی بھی قدرت نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی اختیار کر اور صابر رہ اور تو اور اس کی ماں اکثر کہا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت میں عوف کا بیٹا مشرکوں کی قید سے چھوٹا اور ان کی چار ہزار بکریاں ہنکائے ہوئے صحیح سلامت مدینہ منورہ میں آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہے وہ حلال روزی پاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرتا ہے عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اسی پر چھوڑتا ہے فَهُوَ حَسْبُهٗ تو اللہ بس ہے اسے کفایت تمام ہے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ پہونچانے والا ہے اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوئی ہے وہ اس سے فوت نہیں ہوتی قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ کر دیا ہے اللہ نے

اور پیدا کیا ہے لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے واسطے تقدیری ہو یا تو نگری قَدْرًا ○ اندازہ کہ اُس سے وہ چیز بڑھتی نہیں یا وقت کی مقدار مقرر کردی ہے کہ آگے پیچھے نہیں پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اُسے مضبوط پکڑیں یعنی اُس پر کاربند ہوں تو اُن سب کو کافی ہو پھر آیہ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ پڑھی اور چند بار اس کا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقویٰ اور توکل پر ہے تقویٰ بوستان قرب کی خوشبو ہے اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایہ کی خوشبو ہے اور اُس سے ریحان محبت کی خوشبو مہکتی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اور بے ان دو صفتوں کے طریق تحقیق میں قدم نہیں رکھ سکتے بیت

سلوک راہ معنی را توکل باید و تقویٰ ۔ توکل مرکب راہ ست و تقویٰ توشۂ رہرو

جب طلاق دی ہوئی عورتوں کی عدت کا حکم نازل ہوا کہ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتوں کو حیض نہیں ہوتا اُن کی کیا عدت ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالّٰٓئِیْ يَئِسْنَ اور وہ عورتیں جو نا امید ہو گئی ہوں مِنَ الْمَحِيْضِ حیض سے بوڑھاپے کے سبب سے مِنْ نِّسَآئِكُمْ تمہاری عورتوں میں سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک میں پڑے ہو اُن کے حکم میں یعنی نہیں جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اُن کی عدت کا زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہیں وَّالّٰٓئِیْ لَمْ يَحِضْنَ اور اُن کی عدت جو حائض نہیں ہوئیں کم سنی کی وجہ سے اُن کی عدت بھی یہی تین مہینے مقرر ہیں وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیاں اَجَلُهُنَّ ان کی عدت کی مدتیں اَنْ يَّضَعْنَ یہ ہیں کہ رکھیں حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اُن کے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہوں یا بیوہ ہو گئی ہوں وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہے خدا سے اور اُس کے احکام کی مراعات کرتا ہے تو يَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہے خدا اس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ○ اُسکے کام سے آسانی یعنی اُس کا کام اس پر سہل کر دیتا ہے ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ حکم خدا کا ہے کہ نازل کیا ہے اسے لوح محفوظ سے اِلَيْكُمْ تمہاری طرف وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہے عذاب الٰہی سے اور اسکے حکم مانتا ہے تو يُكَفِّرْ چھپاتا ہے اللہ عَنْهُ اُس سے سَيِّاٰتِهٖ اُس سے اس کی برائیاں یعنی عفو کرتا ہے وَيُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہے لَهٗ اُس کے واسطے اَجْرًا ○ اجر یعنی اُس کو اجر زیادہ دیتا ہے اَسْكِنُوْهُنَّ ساکن رکھو طلاق دی ہوئی عورتوں کو مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ جہاں تم ساکن ہو مِّنْ وُّجْدِكُمْ اپنی وسعت و طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اُنکے رہنے کی جگہ مقرر کر دو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتوں کو خرچ اور گھر کی طرف سے لِتُضَيِّقُوْا اس واسطے کہ تنگ کرو عَلَيْهِنَّ اُن پر اُن کے رہنے کی جگہ اور اُن کو نکل جانا ضرور پڑے وَاِنْ كُنَّ اور اگر ہوں طلاق دی ہوئی عورتیں اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیاں فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ تو خرچ دو اُن کو حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اُس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کریں فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ پھر اگر دودھ پلائیں یہ عورتیں علاقہ نکاح منقطع ہو جانے کے بعد تمہارے لڑکوں کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اُنکو اُجُوْرَهُنَّ اُن کی اجرتیں دودھ پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَيْنَكُمْ ایک دوسرے کے درمیان فرزند کے باب میں بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ پلانے اور اُس کی اُجرت کے باب میں وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کرو گے اے ماں باپ دودھ پلانے اور اسکی اجرت میں یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دینے کو چاہیے لَهٗ اُس بچے کے واسطے اُخْرٰى ○ دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو لِيُنْفِقْ چاہیے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہے عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اُس پر اسکی روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگ دست ہے فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ

اُس چیز میں سے جو خدا نے اُس کو دی ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ تکلیف نہیں دیتا اللہ نَفۡسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اُس چیز کی جو اُسے عطا کی ہے
مال میں سے یعنی اللہ اُس چیز کی تکلیف بندوں کو نہیں دیتا جس کی طاقت اُن کو نہ ہو سَیَجۡعَلُ اللّٰہُ قریب ہے کہ ظاہر کردے اللہ بَعۡدَ عُسۡرٍ
سختی اور تنگدستی کے بعد یُّسۡرًا ۟ آسانی اور فراخ دستی وَكَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَةٍ اور بہت دیہاتی ہیں کہ نادانی اور عناد کی رو سے عَتَتۡ انکار
کیا اُنھوں نے عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبر کی بات سے فَحَاسَبۡنٰهَا پھر حساب کریں گے ہم اُن سے قیامت
میں حِسَابًا شَدِیۡدًا حساب سخت کہ اُس میں مناقشہ نہ ہوگا وَّعَذَّبۡنٰهَا اور عذاب کیا ہم نے اُن پر دنیا میں عَذَابًا نُّكۡرًا عذاب
بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر قیامت کے دن حساب کے بعد ہم ان پر عذاب کریں گے فَذَاقَتۡ پھر چکھا اُن گانوں والوں نے وَبَالَ اَمۡرِهَا
وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَا اور تھا انجام اُنکے کام کا خُسۡرًا ۟ نقصان اُٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھ کر کون سا نقصان
ہے کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم ہوں گے اور قید خانۂ دوزخ اور عذاب دردناک میں مبتلا ہوں گے اَعَدَّ اللّٰہُ تیار کیا ہے اللہ نے لَهُمۡ
مشرکوں کے واسطے عَذَابًا شَدِیۡدًا عذاب سخت دونوں جہان میں فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚ ۛ اے
عقل والو الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۛ وہ جو ایمان لائے قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰہُ تحقیق کہ بھیجی ہے اللہ نے اِلَیۡكُمۡ ذِكۡرًا ۟ تمہاری طرف نصیحت یا
شرف کہ قرآن شریف ہے اور بھیجا تمہارے پاس رَّسُوۡلًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن کو حق تعالیٰ نے شرف فرمایا اس
واسطے کہ دنیا میں شرف اور عقبیٰ میں بزرگی قرآن پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر قرآن ہے
اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبرئیلؑ امین ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول بدل ہے ذکر سے اور ذکر وہی رسول ہے یعنی ذاکر اور
نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور ہے کہ ذکر پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہے محذوف کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہے کہ متابعت
کرو رسول کی جو ہمیشہ یَّتۡلُوۡا پڑھتا ہے عَلَیۡكُمۡ تم پر اٰیٰتِ اللّٰہِ آیتیں قرآن کی کہ خدا کا کلام ہے مُبَیِّنٰتٍ ظاہر کرنے والا اور
بعضوں نے مُبَیَّنٰتٍ کی ی کو زبر پڑھا ہے یعنی ظاہر کی گئیں اور حق تعالیٰ نے در در رسول کو بھیجا لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تاکہ نکالے خدا یا قرآن یا
رسول ان لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اُنھوں نے کام اچھے مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَی النُّوۡرِ
ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکالے حق کی طرف یا جہل سے علم کی جانب وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا اور
تصدیق کرے اُس کے رسول کی وَیَعۡمَلۡ صَالِحًا اور کرے کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض خالص یُّدۡخِلۡهُ داخل کریگا اُس
کو اللہ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ اُس کے مکانوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِیۡنَ ہمیشہ رہنے والے
ہیں فِیۡهَاۤ جنت میں اَبَدًا ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ تحقیق کہ خوب تیار کیا ہے اللہ نے بہشت میں لَهٗ اُن
مومنوں کے واسطے جو نیک کام کرتے ہیں رِزۡقًا روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰہُ خدا ہے برحق الَّذِیۡ خَلَقَ وہ ہے جس نے پیدا کیے
سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّمِنَ الۡاَرۡضِ اور پیدا کی زمین مِثۡلَهُنَّ ؕ مانند آسمانوں کے ایک کے نیچے ایک
اور بعضوں نے مِثۡلَهُنَّ کو عدد پر حمل کیا ہے یعنی زمینیں بھی سات پیدا کی ہیں یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ اُترتا ہے حکم الٰہی اور اُس کی قضا و قدر
بَیۡنَهُنَّ آسمانوں اور زمینوں میں یعنی اُس کا حکم آسمان اور زمین میں سب جگہ جاری ہے اور ہر طبقۂ زمین و آسمان میں اُس کا امر اور
اُس کی خلق ہے اور سب کو پیدا کیا لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ سب چیزیں پیدا کرنے پر قَدِیۡرٌ ۙ قادر ہے وَّاَنَّ اللّٰہَ
اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قَدۡ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہے بِكُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ۟ سب چیز کو

ع ۱۷

معانقہ
عند المتقدمین ۱۲

ع ۲
۵

علم کی رو سے یعنی اُس کا علم اور اُسکی قدرت سب چیزوں کو گھیرے ہے موجودات عینی اور موجودات غیبی میں سے کوئی چیز اُس کے علم اور قدرت سے خارج نہیں ہے رباعی

رمزیست ز سر قدرتش کن فیکون　　با دانش او یکیست بیرون و درون
درغیب و شہادت ذرۂ نتواں یافت　　از دائرۂ قدرت و علمش بیرون

سورۃ التحریم مدنیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	وھی اثنتا عشرۃ ایۃ
سورۂ تحریم مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بارہ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۲ رکوعاتہا ۲ کلماتہا ۲۵۳ حروفہا ۱۱۲۴

نقل ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسی قدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کے گھر میں رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتیں اور حضرت کو اس سبب سے اُن کے گھر میں زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گراں گزری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرالیا کہ جب حضرت وہاں سے شہد کا شربت پی کر تشریف لائیں تو ہم میں سے ہر ایک کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغفور ایک درخت کا گوند ہے کہ اُسے عرفط کہتے ہیں اس میں بُری بو ہوتی ہے اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بُری بوؤں سے محترز رہتے تھے پس حضرت ایک دن شہد کا شربت پی کر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میں سے مغفور کی بو آتی ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے مغفور تو نہیں کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہے بیبیاں بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہے کہ سبب یہ صورت مکرر واقع ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ حَرَّمۡتُ الۡعَسَلَ عَلٰی نَفۡسِیۡ فَوَاللّٰہِ لَا اٰکُلُہٗ اَبَدًا یعنی میں نے حرام کر لیا شہد اپنی ذات پر پس قسم اللہ کی نہ کھاؤں گا میں اُسے کبھی قسم آپ نے اس واسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپ کو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اے برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیوں حرام کرتا ہے تو مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ وہ چیز جو حلال کر دی خدا نے لَکَ تیرے واسطے یعنی شہد اور بہت مشہور یہ روایت ہے کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اُنکے گھر تشریف لے گئے وہ آپ کی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھیں آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرما کر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئیں اور رنج ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہیں ہے کہ میں اسے اپنے اوپر حرام کر لوں حضرت حفصہ نے عرض کی کہ میں راضی ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمھارے پاس امانت ہے تمھیں چاہیئے کہ کسی سے نہ کہنا انھوں نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اُن کے گھر کے باہر آئے فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہہ دی اور مبارکباد دی کہ ماریہ قبطیہ سے ہم نے نجات پائی جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لے گئے تو اُنھوں نے رمز و کنایہ میں یہ حکایت کہی اور یہ سورت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ تم اپنے اوپر اسے کیوں حرام کرتے ہو جسے خدا نے تم پر حلال کر دیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کھاتے ہو تَبۡتَغِیۡ ڈھونڈھتے ہو اس حرام کر لینے سے مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِکَ خوشنودی اپنی بیبیوں کی وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے تمھارے قسم کھانے کو رَّحِیۡمٌ ○ مہربان ہے کہ اس نے قسم کا کفارہ مقرر کر دیا ہے کہ قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ بیشک مقرر کیا ہے خدا نے اور بیان کر دیا ہے لَکُمۡ تمھارے واسطے تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ کھولنا اور توڑنا تمھاری قسموں کا کفارہ کے ساتھ یعنی جو کچھ قسم کے سبب سے

باندھتے ہو اُسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورۂ مائدہ میں ہے وَاللّٰہُ مَوْلٰىكُمْ اور اللہ تمہارا دوست ہے اور تمہارے کاموں کا متولی وہی کرتا ہے جس میں تمہارے کام کی درستی ہو وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جانتا ہے بندوں کی مصلحتیں الْحَكِيْمُ۝ پکا کام کرنے والا ہر چیز میں جو کہ بندوں کی نسبت کہتا ہے یا کرتا ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اور یاد کرو اے مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ اپنی بعضی بیبیوں یعنی حضرت حفصہ کی طرف حَدِيْثًا بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا ذکر کہ حضرت حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور انہوں نے حضرت عائشہ سے ظاہر کر دیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ پھر جب آگاہ کر دیا حضرت بی بی حفصہ نے بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کو بِهٖ اس بات سے وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ اور ظاہر کر دیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کر دیا عَلَيْهِ اس بات کو حضرت حفصہؓ کے ظاہر کر دینے پر تو عَرَّفَ پہچنوا دی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہؓ کو اور جتا دی بَعْضَهٗ بعضی وہ بات یعنی میں نے وہ جو تم سے فلاں فلاں بات کہی تھی اور تم نے اُن میں سے اس قدر بات ظاہر کر دی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ کو حرام کر لینا وَاَعْرَضَ اور منہ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنْ بَعْضٍ بعض دوسری یعنی خلافت شیخین مراد یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتیں نہیں جتائیں حال آنکہ حضرت بی بی حفصہؓ نے رسول مقبول کی سب پوشیدہ باتیں کہہ دی تھیں تو آپ وہ سب باتیں حضرت حفصہؓ کے سامنے منہ پر نہیں لائے فَلَمَّا نَبَّاَهَا پھر جب آگاہ کیا حضرت نے بی بی حفصہؓ کو بِهٖ اس بات سے جس کی اطلاع خدا نے آپ کو دی تھی تو قَالَتْ کہا بی بی حفصہؓ نے کہ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا کس نے یہ خبر دی آپ کو کہ میں نے آپ کا راز فاش کر دیا قَالَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ خبر دی مجھکو خدا نے جو جاننے والا دل کی چھپی باتیں الْخَبِيْرُ۝ خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدوں کی اِنْ تَتُوْبَاۤ اگر توبہ کرو تم دونو اے حفصہؓ اور اے عائشہ اور پھرو اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے میں باہم پشت پناہ نہ ہو تو تمہارے واسطے بہتر ہوگا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا پس تحقیق کہ پھر گئے ہیں دل تمہارے صواب سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی مخالفت نہیں کرتیں وَاِنْ تَظٰهَرَا اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو عَلَيْهِ رسول کا دل ستانے میں فَاِنَّ اللّٰهَ تو یقینی اللہ هُوَ مَوْلٰىهُ وہ تو یار اور مددگار ہے اپنے پیغمبر کا آپ کو نصرت دے گا وَجِبْرِيْلُ اور جبرئیل اُنکے رفیق ہیں مددگاری کریں گے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومن صالح اُن کے تابع اور معین ہیں اُن مومنوں سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور ایک قول کے موافق حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عائشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہیں وہ آپ کے معاون ہیں کہ آپ کی خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کریں گے اور مجاہد نے کہا ہے کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب فرشتے آسمان و زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبرئیل اور صحابہ آپ کے یار ہیں ظَهِيْرٌ۝ مددگار اور معاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہیں آپ کی یاری اور خدمت گزاری میں عَسٰى رَبُّهٗ شاید کہ اُسکا رب اِنْ طَلَّقَكُنَّ اگر وہ طلاق دے تم کو یہ آپ کی بیبیوں کو خوف دلاتا ہے یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو طلاق دیں تو ان کا رب شاید اَنْ يُّبْدِلَهٗ یہ کہ بدل دے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیاں بہتر تم سے یہ قدرت سے خبر دیتا ہے اس امر کے واقع ہونے سے خبر دینا نہیں ہے اس واسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دیں گے پھر ان بیبیوں کی تعریف فرماتا ہے جو اس کی قدرت میں اپنے کے واسطے بدل دینا نہیں کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنے والیاں وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننے والیاں مُّؤْمِنٰتٍ تصدیق کرنے والیاں یا اور رکھنے والیاں یا اخلاص لانے والیاں قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والیاں گناہ سے یا درگاہ خدا کی طرف رجوع کرنے والیاں عٰبِدٰتٍ بندگی

بجا لانے والیاں یا زاری کرنے والیاں سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنے والیاں یا روزہ رکھنے والیاں ثَیِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئیں وَّ اَبْکَارًا ○ اور کنواریاں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ شوہر دیکھی ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہے اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ماں کہ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ان دونوں بیبیوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائے گا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ نگاہ رکھو اپنی جانوں کو گناہ ترک کر کے وَاَھْلِیْکُمْ اور اپنے لوگوں اور اولاد کو نصیحت کر کے نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ آگ سے جس کا ایندھن لوگ ہوں گے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَۃُ اور پتھر گندھک کہ اس کی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنہیں کافر پوجتے ہیں یا احبار اور راہبوں کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اور منشا ان کا پتھر ہے نظم

زر و سیم اند سنگ زرد و سفید　　اندرایں سنگہا مبند امید

وے از سنگ سخت تر باید　　کہ رسنگیش را افزا ید

دل ازیں سنگ گر تو بر نکنی　　سر حسرت بسے بسنگ زنی

عَلَیْھَا اس آگ پر مَلٰٓئِکَۃٌ فرشتے ہیں یعنی متعین اور موکل ہیں دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنے والے شِدَادٌ سخت کام کرنیوالے قوی کہ دوزخیوں کو نہ ان سے لڑنے کی قوت نہ ان کے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ نافرمانی نہ کریں گے خدا کی مَآ اَمَرَھُمْ اس چیز میں جو حکم کرے گا وہ ان کو یعنی رشوت سے فریب میں نہ آئیں گے کہ خدا کے حکم کی مخالفت کریں وَیَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہیں مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ جو کچھ حکم کئے جاتے ہیں تبیان میں لکھا ہے کہ دوزخ کے فرشتوں کو کافروں کے عذاب کے سبب سے اتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیوں کو جنت کی نعمتوں سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافروں کو دوزخ کے کنارے لائیں گے تو کافر عذر کرنا شروع کریں گے اور اخلاص کا دعا عبہ کریں گے تو حق تعالیٰ فرمائے گا یا فرشتے کہیں گے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہیں ہے اور عذر سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اس کے نہیں کہ جزا دیے جاتے مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اس چیز کی جو دنیا میں تھے تم کرتے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَۃً نَّصُوْحًا توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر گناہ کے پاس نہ جاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کر کے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف نہیں پھرتا حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہیں ایک تو ندامت گزرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزیمت آئندہ گناہ نہ کرنے پر نظم

توبہ چوں باشد پشیماں آمدن　　بر در حق تو مسلماں آمدن

خدمتے از سر گرفتن با نیاز　　با حقیقت روئے کردن از مجاز

عَسٰی رَبُّکُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمہارا رب اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ یہ کہ مٹا دے تم سے سَیِّاٰتِکُمْ تمہارے گناہ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تم کو جنتوں میں کہ ہمیشہ تَجْرِیْ جاری ہیں مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اس کے درختوں اور محلوں کے نیچے سے نہریں اور جنتوں میں داخل کرنا کب ہوگا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ اس دن جب خجل نہ کرے گا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ ان کی ذات پر عذاب کرے گا اور نہ گنہگاروں کے باب میں ان کی شفاعت رد فرمائے گا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اور رسوا نہ کریگا ان لوگوں کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں یعنی ان کی شفاعت بھی ان کے دوستوں کے باب میں قبول فرمائے گا نُوْرُھُمْ نور ان کا یعنی وہ

ع ۷

جو خدا نے مومنوں کو عطا کیا ہے یَسْعٰی دوڑتا اور چلتا ہوگا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ اُن کے آگے وَبِاَیْمَانِھِمْ اور اُن کے داہنے پر اُس وقت جب صراط پر گزر رہیں گے اور اُس وقت منافقوں کا نور بجھ جائے گا یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ کہیں گے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کر دے ہمارے واسطے نُوْرَنَا نور ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم گزر جائیں وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشدے ہم کو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کر دے اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بیشک تو سب چیزوں پر نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِیْرٌ ۝ قادر ہے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند قدر جَاھِدِ الْکُفَّارَ جہاد کر کافروں پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِیْنَ اور منافقوں پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَیْھِمْ ان پر یعنی دونوں گروہ پر وَمَاْوٰىھُمْ اور ٹھکانا کافروں اور منافقوں کا اگر وہ ایمان نہ لائیں اور مخلص نہ ہو جائیں جَھَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور بری جگہ ہے پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا ان لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے امْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہے کہ داعلہ اُس کا نام وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ اور لوط علیہ السلام کی عورت کی کہ اُسے والہہ کہتے تھے کَانَتَا تھیں یہ دونوں عورتیں تَحْتَ عَبْدَیْنِ زیر حکم دو بندوں کے مِنْ عِبَادِنَا ہمارے بندوں میں سے صَالِحَیْنِ دونوں نیک اور شایستہ فَخَانَتٰھُمَا پس خیانت کی اُن دونوں عورتوں نے ان دونوں نیک بندوں کی نفاق اور دین میں مخالفت کر کے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگوں سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانوں کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اُن مہمانوں کی آرزو اور خواہش بدفعلی کے واسطے کرتے جیسا کہ اُن کے قصے میں گزرا فَلَمْ یُغْنِیَا پھر دفع نہ کی ان دونوں پیغمبروں نے عَنْھُمَا اُن دونوں عورتوں سے مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا عذاب الٰہی میں سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہوگئی طوفان میں اور لوط علیہ السلام کی عورت پر پتھر برسا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائے گا قیامت کے دن والہہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ میں مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝ داخل ہونے والے کافروں کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ کافروں پر عذاب ہوتا ہے اور ان میں اور پیغمبر میں جو نسبت ہے اُن کے کفر کے موجود ہوتے ہوئے وہ نسبت کچھ فائدہ نہیں دیتی وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا اور بیان کی خدا نے ایک مثل لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا ان لوگوں کے واسطے جو لائے ہیں امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل فرعون کی بی بی ہے یعنی آسیہ بنت مزاحم کی اِذْ قَالَتْ جب کہا اس نے کہ رَبِّ ابْنِ لِیْ اے میرے رب بنا میرے واسطے عِنْدَکَ اپنے پاس بَیْتًا گھر فِی الْجَنَّۃِ بہشت میں یعنی مقام قرب میں مجھے جگہ دے لکھا ہے کہ جب آسیہ ایمان لائیں تو فرعون کے حکم سے لوگوں نے اسے چومیخا نہ کر کے دھوپ میں ڈال دیا تو حق تعالی نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اُس کے گرد اگرد اپنے پردوں سے اس پر سایہ کر لیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لا کر اس کے سینہ پر رکھ دیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جنت میں گھر دے وَنَجِّنِیْ اور نجات دے مجکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهٖ اور اس کے کلام سے یعنی اُس سختی اور عذاب سے جو وہ مجھ پر کرتا ہے تیری توحید پر ایمان لانے کے سبب سے وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور نجات دے مجکو ظالموں کی قوم سے کہ قبطی ہیں اور فرعون کے تابع حق تعالی نے اس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ اُس کے سامنے سے اُٹھا دیا اور جنت میں اسکا گھر اُسے دکھا کر اس کی روح قبض کی جب اُس کی چھاتی پر پتھر رکھا تو اس کی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیروں میں ہے کہ اس بی بی کو حق تعالے نے اس کے جسم سمیت آسمان پر اُٹھا لیا اور اب وہ جنت میں ہے اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہونے کی بدولت کافروں سے ملے ہونے نے اُس کو کچھ ضرر نہیں کیا جس طرح حضرت نوح اور لوط علیہ السلام کی عورتوں کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہیں دیا اور یہ مثل حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں اور سب ایمان والیوں کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ اُس نے

وقف لازم

کہ نگاہ رکھا اُس نے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور بُرے کام سے فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہم نے فِیْهِ اُس کے گریبان میں مِنْ رُّوْحِنَا اس روح میں سے جو ہم نے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی ان صحیفوں کی جو انجیل کے قبل نازل ہوئے تھے یا ان وعدوں کو جو جبرئیل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اُن سے کیے کہ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا وَكُتُبِهٖ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابوں کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابوں کی اور بکر نے بِکِتَابِہٖ پڑھا ہے یعنی انجیل کی یا اُس کی جو خدا نے لوح محفوظ میں اُنکی اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھیں مریم مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ؏ فرمانبرداروں میں سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قَانِتِیْنَ مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت سے کم نہ تھی حدیث میں ہے کہ مردوں میں سے تو بہت کمال کو پہونچے ہیں لیکن عورتوں میں کامل نہیں ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
سورہ ملک مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس ۳۰ آیتیں ہیں

تَبٰرَكَ بزرگ اور برتر ہے اور ہمیشہ کو ثابت الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وہ جس کے دست قدرت میں بادشاہی ہے اور امور ملک میں تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزوں پر جو کچھ چاہے قَدِیْرُ ۙ○ قادر ہے نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وہ خدا جس نے پیدا کی موت وَالْحَیٰوةَ اور زندگی اس سے دنیا میں آدمیوں کی موت اور آخرت میں اُن کی زندگی مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے موت کو ایک کھیری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا جس پر اُس کا گزر ہوتا ہے یا جسے اس کی بو پہونچتی ہے وہ مرجاتا ہے اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہے وہ جس پر گزرتی ہے یا جس کو اُس کی بو پہونچتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہے یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لِیَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تم کو یعنی تمہارے ساتھ آزمائش کرنے والوں کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہے اس میں اَیُّكُمْ کون تم میں سے اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ بہت نیک ہے عمل کی جہت سے یعنی کس کا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور خدا غالب ہے اپنی بادشاہی ڈرنے والوں کو شرمندہ نہیں کرتا الْغَفُوْرُ ۙ بخشنے والا ہے اُن کی خطائیں الَّذِیْ خَلَقَ وہ خدا جس نے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا ؕ طبقہ طبقہ ایک پر ایک معالم میں ہے کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہو گئی ہے دوسرا آسمان مرمر سفید ہے تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہے کہ تانبا پانچواں چاندی چھٹا سونا ساتواں یاقوت سرخ مَا تَرٰى نہیں دیکھتا ہے اے دیکھنے والے فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ خدا کے پیدا کرنے میں آسمان کو مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب اور کجی فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اُس میں تو غور اور فکر کرے هَلْ تَرٰى کچھ دیکھتا ہے تو مِنْ فُطُوْرٍ ○ کوئی دراڑ یا نقصان ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو كَرَّتَیْنِ بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب تو پاتا ہے یعنی اگر ایک بار دیکھنے سے معلوم نہ ہو تو بار بار دیکھ یَنْقَلِبْ پھرے گی اِلَیْكَ الْبَصَرُ تیری طرف تیری آنکھ خَاسِئًا دور عیب پانے سے وَّهُوَ حَسِیْرٌ ○ اور وہ تھک جائے گا آسمان کی طرف دیکھنے سے یا پشیمان بہت نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہے اس میں کوئی عیب نہیں پاتا وَلَقَدْ زَیَّنَّا اور تحقیق کہ زینت دی ہم نے السَّمَآءَ الدُّنْیَا آسمان دنیا کو یعنی اُس آسمان کو جو زمین سے بہت نزدیک ہے اور آرائش دی ہم نے بِمَصَابِیْحَ چراغوں سے یعنی ستاروں سے کہ راتوں کو چراغوں کی طرح روشن ہوتے ہیں وَجَعَلْنٰهَا

اور کر دیا ہم نے ستاروں کو رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ ہنکانے والا شیطانوں کو جب چرا کر باتیں سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہیں وَاَعۡتَدۡنَا اور تیار کیا ہم نے لَھُمۡ شیطانوں کے لیے دنیا میں آگ کے تیروں سے جلنے کے بعد عَذَابَ السَّعِیۡرِ ۝ عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبیٰ میں وَلِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور ان کے واسطے جو کافر ہوئے شیطان وغیرہ بِرَبِّھِمۡ اپنے رب کے ساتھ عَذَابُ جَھَنَّمَ عذاب دوزخ کا ہے وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۝ اور جگہ پھرنے کی ہے دوزخ اِذَآ اُلۡقُوۡا جب ڈالے جائیں گے کافر فِیۡھَا دوزخ میں تو سَمِعُوۡا لَھَا سنیں گے دوزخ سے شَھِیۡقًا آواز گدھے کی ایسی جو بہت بری اور مکروہ آواز ہے یعنی جب کافروں کو دوزخ لائیں گے تو دوزخ شور اور فریاد کرے گی وَّھِیَ تَفُوۡرُ ۝ اور وہ جوش مارے گی اور اُن کو اپنے اندر لے جائے گی جیسے گوشت جوش کھاتی ہوئی دیگ میں تَکَادُ تَمَیَّزُ قریب ہو گا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے دوزخ مِنَ الۡغَیۡظِ غصہ کے مارے کافروں پر کُلَّمَآ اُلۡقِیَ جب ڈالا جائے گا فِیۡھَا دوزخ میں فَوۡجٌ گروہ مشرکوں یا فاسقوں یا ظالموں کا تو جو گناہ اُن کے دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہو گا سَاَلَھُمۡ پوچھیں گے اُن سے خَزَنَتُھَآ دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کہ اے مشرکو اے گنہگارو اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ کیا نہیں آیا تمہارے پاس نَذِیۡرٌ ۝ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمہاری طرف مبعوث نہیں ہوا جو تم کو خدا کی طرف بلاتا اور اس عذاب سے ڈراتا اور اس نصیحت سے تم کو بچاتا قَالُوۡا بَلٰی تو کہیں گے کہ ہاں قَدۡ جَآءَنَا بیشک آیا تھا ہمارے پاس نَذِیۡرٌ ڈرانے والا فَکَذَّبۡنَا تو جھٹلائی ہم نے اس کی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے میں ہم نے زیادتی کی یہاں تک کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہم نے تکذیب کی وَقُلۡنَا اور کہا ہم نے رسولوں کو کہ کسی طرح مَا نَزَّلَ اللّٰہُ نہیں اُتاری ہے اللہ نے مِنۡ شَیۡءٍ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ وعید امر نہی اور ہم نے کہا کہ اِنۡ اَنۡتُمۡ نہیں ہو تم اے رسولو اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ۝ مگر بڑی خطا میں کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتوں کا ہے کافروں سے یعنی دوزخ کے فرشتے اُن سے جواب میں کہیں گے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی میں یا نہیں ہو تم اب مگر بڑے عذاب میں وَقَالُوۡا اور کہیں گے کافر کہ دنیا میں لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبروں کی بات اور اُن سے بحث نہ کرتے اور مطلبوں اور معنوں کی تفتیش نہ کرتے اس واسطے کہ اُن کے معجزات سے اُن کے سچے ہونے کی علامتیں اُنکے احوال سے ظاہر نہیں اَوۡ نَعۡقِلُ یا سمجھ لیتے ہم اُن کے کلام کے معنی اور فکر کرتے اُن کی حکمت کے نوروں میں اس واسطے کہ ان کے اقوال اور افعال ہم معائنہ کرتے تھے مَا کُنَّا نہ ہوتے ہم آج فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ۝ دوزخ کے لوگوں میں فَاعۡتَرَفُوۡا پس اقرار کریں گے بِذَنۡۢبِھِمۡ اپنے گناہ کا اور اُس وقت اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا فَسُحۡقًا پس دوری ہو جو میری رحمت سے لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ۝ دوزخ کے رہنے والوں کو اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں رَبَّھُمۡ اپنے رب کے عذاب سے بِالۡغَیۡبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف کے آثار سے چھپاتے ہیں اور تنہائیوں میں نالہ و فریاد کرتے ہیں روتے ہیں عین المعانی میں ہے کہ غیب سے دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے اور خدا پر ظاہر ہے یعنی دل میں ڈرتے رہتے ہیں لَھُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ اُن کے واسطے بخشش ہے گناہوں کی وَّاَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝ اور اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سختیوں اور مکروہات سے بیخوف ہونا یعنی ڈرنے والوں کو اس چیز سے امان کی خوشخبری ہے جس سے ڈرتے ہیں نظم

لاتخافوا مژدۂ ترسندہ است	ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است
خوف و خشیہ خاص دانایاں بود	ہر کہ دانا نیست کے ترسان بود

ملہ آیہ مکی و مدنی و بصری و شامی ۲

لکھا ہے کہ کفار قریش شہوات عیش میں مسرور اور مغرور ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں بے ادبانہ باتیں کہتے تھے اور چونکہ قرآن اُترنے کے ذریعے سے کئی مرتبہ اُن کی باتوں کا پردہ کھل گیا تو باہم اُنھوں نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس میں محمدؐ کی باتیں آہستہ آہستہ کیا کریں تاکہ اُن کا خدا نہ سُنے اور اُن کو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب میں اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ یا ظاہر کرو اُسے یعنی دونوں باتیں اُس کے نزدیک یکساں ہیں اِنَّهٗ بیشک خدائے برحق عَلِیْمٌ جانتا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○ وہ چیز جو سینوں میں ہے قبل اس کے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتوں سے واقف ہے اُس پر کچھ پوشیدہ نہ ہوگا وہ دل کی بات زور سے کہیں خواہ آہستہ اَلَا یَعْلَمُ کیا نہیں جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے مَنْ خَلَقَ وہ جس نے پیدا کئے دل وَهُوَ اللَّطِیْفُ اور وہ جانتا ہے چیزوں کے باطن اور ان کی حقیقتیں الْخَبِیْرُ○ آگاہ ہے موجودات کے ظاہر اور دقائق سے هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ وہ ہے خدا جس نے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تاکہ اُس پر تم کو سیر کرنا اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِیْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف و جوانب میں وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اُس نے تمہارے واسطے مقرر اور مقدر کر دی ہے وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ○ اور اس کی طرف ہے بازگشت تمہاری تو اُس کی شکرگزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہو گئے تم اے کافرو مَّنْ فِی السَّمَآءِ اُس سے جو آسمان پر ہے تمہارے زعم میں یعنی حق تعالیٰ سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ تم بیخوف ہو گئے ہو اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالیٰ یا جبرئیل اس کے حکم سے دھنسا دیں تم کو زمین میں فَاِذَا هِیَ پھر اُس وقت زمین تمہارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ○ پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تم کو بہت نیچے ڈال دے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہو گئے مَّنْ فِی السَّمَآءِ اس سے کہ آسمان میں ہے اس کا عرش یعنی حق تعالیٰ یا اُس کا مقام آسمان میں ہے تمہارے زعم کے موافق یا مقرب فرشتہ حضرت جبرئیل جو آسمان پر ہیں ان سے تم نڈر ہو گئے اَنْ یُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَیْكُمْ تم پر حَاصِبًا سنگریزہ جیسے قوم لوط پر پتھر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی جانو گے تم عذاب دیکھ کر كَیْفَ نَذِیْرِ○ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اس تمہارے جاننے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولوں کی انھوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اس زمانے کے کافروں سے یعنی اگلی امتوں کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوئے فَكَیْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اُن پر نَكِیْرِ○ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ یَرَوْا کیا وہ نہیں جانتے اور نہیں دیکھتے اِلَى الطَّیْرِ چڑیوں طرف فَوْقَهُمْ اپنے سروں پر ہوا میں صٰٓفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے اپنے پر کھولے ہوئے وَّیَقْبِضْنَ ط اور سمیٹ لیتی ہیں بازو پھیلانے کے بعد مَا یُمْسِكُهُنَّ نہیں نگاہ رکھتا اُن کو ہوا میں خلاف طبع یا بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط مگر خدا بڑے رحم والا کہ اُس نے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت ہیئت طبیعت دی ہے اور اُن کے اُڑنے کے اسباب ہوا میں مہیا کئے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ بیشک خدا سب چیزیں بَصِیْرٌ دیکھتا ہے اَمَّنْ آیا کون ہے جو کہہ سکے کہ هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ ہے جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہے اور لشکر لَّكُمْ تمہارے واسطے یَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہے مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط خدا کے سوا اُس کے عذاب اور غصہ سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ نہیں ہیں کافر اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ○ع مگر فریب میں شیطان کے کہ وہ کہتا ہے کہ تم پر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ آیا وہ کون ہے جو اشارہ کر سکے اُسکی طرف کہ یہ وہ ہے جو محض عنایت سے یَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہے تم کو اِنْ اَمْسَكَ اگر روکے اللہ رِزْقَهٗ اپنی روزی تم سے منہ روک کے یا وہ اسباب باطل اور زائل کر کے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے اور واسطے ہیں یعنی اگر خدا تم سے رزق روکے تو وہ کون ہے جو تم کو روزی دے سکے

ع ۱ ۱۴

وقف منزل

وقف غفران

اور کافر جانتے ہیں کہ خالق اور رازق وہی ہے اور اُن کا کفر ادانی کے سبب سے نہیں بل لَّجُّوا بلکہ لڑے اور پڑے ہیں فِي عُتُوٍّ لڑائی اور تکبر میں حق کے ساتھ وَّنُفُورٍ ○ اور بھاگنے میں حق تعالیٰ سے اور راستی سے نفرت کرتے ہیں اَفَمَنْ يَّمْشِيْ کیا جو کوئی چلتا ہے مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ سر جھکائے اپنے مُنھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہے آگے پیچھے داہنے بائیں نہیں دیکھتا اَهْدٰى بہت راہ پائے ہوئے ہے اَمَّنْ يَّمْشِيْ یا وہ جو چلتا ہے سَوِيًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہے اور وہ چلتا ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہے یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہے جو گمراہی کے جنگل میں حیران اور سرگردان جاتا ہے اور مومن راہ پایا ہوا کہ راہ حق پر بصیرت کی رو سے چلتا ہے رباعی

فرق ست میان آنکہ از روے یقیں ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بادیدۂ بینا رود اندر رہ دیں
باآنکہ دو چشم بستہ بے دست کسے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ہر گوشہ ہمیرود بظن و تخمیں

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے کہ وہ خدا جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں وہ وہ ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا تم کو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور دی اُس نے تم کو سماعت تاکہ حق باتیں سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ قدرت کی دلیلیں دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ اور دل تاکہ کلمات الٰہی کے معنوں اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیوں میں فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھنے سنتے ہو مگر قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتوں کا قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ کہہ خدا وہ خدا ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اس نے تم کو پراگندہ کیا فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی ہر ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے رہو وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اور اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کاموں اور اپنی باتوں کی جزا پاؤ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے یاروں سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب میں کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اُس کے نہیں کہ قیامت کا علم یعنی اُس کے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ ۠ خدا کے پاس ہے اُس کے سوا اور کوئی اس کی اطلاع نہیں رکھتا وَاِنَّمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں مگر نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے میں تم کو ڈراتا ہوں مگر اُس کے آنے کا وقت میں نہیں جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھیں گے وعدہ کی ہوئی کو کہ وہ قیامت ہے زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِيْٓـَٔتْ برے ہوں گے اور بگڑ جائیں گے وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُنھ اُن کے جو کافر ہوئے یعنی غم اور رنج کا اثر اُن کے چہروں سے ظاہر ہوگا وَقِيْلَ اور کہا جائے گا یعنی دوزخ کے فرشتے اُن سے کہیں گے کہ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ یہ وہ ہے کہ تھے تم ہمیشہ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ اس کی تمنا کرتے تھے اور اس کی طلب میں جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپ کے اصحاب کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ مجھکو کہ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجھکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہیں مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہم کو اور ہماری اجل میں تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہے وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافروں کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ عذاب دردناک سے یعنی ہماری موت سے تم کو کچھ فائدہ نہیں اور ہماری زندگی تم پر سے عذاب نہ دفع کرے گی مراد یہ ہے کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب الٰہی سے تم کو کوئی نجات دینے والا نہیں تو اوروں کی موت کے انتظار میں رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پر ایمان لانا نجات کا سبب ہے هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہے خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ

ایمان لایا ہوں ہیں اُسکا وَعَلَیْهِ اور اس پر اُس کے غیر پر نہیں تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہے ہم نے اور اپنا کام اُس پر ہم نے چھوڑا ہے فَسَتَعْلَمُوْنَ بس قریب ہے کہ جانو گے تم یعنی عذاب دیکھ کر تم معلوم کرو گے کہ حقیقت میں مَنْ هُوَ کون ہے ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ مجھکو کہ اِنْ اَصْبَحَ اگر ہو جائے مَآؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا میمون حضرمی کنویں کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اس طرح کہ ڈول رسّی اُس تک نہ پہونچ فَمَنْ تو کون ہے وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ لائے تمہارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ ۝ جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھیں بعض صحابہ کا قول یہ ہے کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیئے کہ اللہ ربنا و رب العالمین تفسیر زاہدی میں مذکور ہے کہ ایک زندیق نے سنا کہ ایک معلّم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو اُس ملعون زندیق نے جواب دیا کہ بِالْمِعْوَلِ وَالْمُعِيْنِ یعنی بیلچے اور مددگاروں کے سبب سے پانی کو پھر نکال لیں گے اُسی رات کو اندھا ہو گیا اور ہاتف نے آواز دی کہ یہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہو گیا کہہ کہ بیلچہ اور مددگار سے پھیر لائیں مثنوی معنوی میں ہے مثنوی

فلسفی و منطقی مستہان	میگذشت از سوئے مکتب آں زماں
چونکہ بشنید آیتے آں ناپسند	گفت آریم آب را ما بر بلند
یا بزخم بیل و تیزئ تبر	آب را آریم از پستی زبر
شب بخفت و دید از یک شیر مرد	زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد
گفت ہاں زیں چشمہ چشم اے شقی	با تبر نورے بر آرار صادقی
زود برجست و دو چشمش کور دید	نور فائض از دو چشمش ناپدید

سُوْرَةُ نٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
وفی بعض المصاحف سورة النون والقلم سورۂ ن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اُس	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے	باوَن ۵۲ آیتیں ہیں

آیاتها ۵۲ — رکوعاتها ۲ — کلماتها ۳۰۲ — حروفها ۱۲۹۵

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عددوں پر دلالت کرتے ہیں اور بعضوں کے قول کے موافق یہ ہے کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی نہایت اُس سے جان سکتے ہیں مگر ایک کی فہم اُسے نہیں پہونچ سکتی اور یہود نے اُس میں سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور ان پر مشتبہ ہو گیا جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ذکر ہوا اور بعض علما اُسے اسمار الٰہی کے حروف اول جانتے ہیں جیسا کہ حروف نون میں کہا ہے کہ اسم نور اور ناصر کا اول ہے اور معالم میں کہا ہے کہ اسم رحمٰن کا آخر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سورت کا نام ہے یا لوح نور ہے یا بہشت میں ایک نہر کا نام ہے یا مومنوں کے واسطے نصرت الٰہی کی قسم ہے اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ نون مچھلی کا نام ہے اور اُس سے مچھلی کی جنس مراد ہے یا وہ مچھلی مراد ہے جس کی پشت پر زمین ہے اور اُسے لیوثا کہتے ہیں یا بہموت اور وسیط میں اپنی اسناد صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ پہلی چیز تو خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور قلم نے اس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالیٰ نے قسم کھائی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم قلم اعلیٰ کی کہ نور سے ہے اور اُس کا طول مابین السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قلم مراد ہے جس سے کتابت کرتے ہیں اور دین دنیا کے مصالح میں اس کے فائدے بہت ہیں وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ اور اس کی قسم کھاتا ہے جو کچھ ملائکہ حفظہ لکھتے ہیں احکام وحی یا جو کچھ ان کو حکم ہوتا ہے

تبیان میں ابن ہضیم سے نقل ہے کہ نون دہن ہے قلم زبان اور مَا یَسْطُرُوْنَ وہ ہے جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہیں حق تعالیٰ نے ان چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا مَآ اَنْتَ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے بِمَجْنُوْنٍ ۝ دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہے کہ حضرت کو معلم مجنون کہا تھا بحر الحقائق میں ہے کہ کلمۂ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہے جو احدیت ذاتیہ جمعیہ میں مندرج ہے اور قلم علم تفصیلی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو واحدیت اسمائیہ میں مندرج ہے تو حق تعالیٰ نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت میں ہونے والا ہے اور علم تفصیلی کی قسم کھائی جو احدیت میں ثابت ہے اور اس چیز کی قسم کھائی جو اس کے قلم کریم نے دوات قدیم سے لکھا ہے یعنے حروف الٰہیہ مجردۂ علویہ اور کلمات ربانیہ مرکبۂ اسفلیہ ان چیزوں کی قسمیں کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا نہیں ہے یعنی تجھ پر ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہیں کئے ہیں وَاِنَّ لَكَ اور تحقیق کہ تیرے واسطے لَاَجْرًا اجر اور ثواب ہے بار نبوت اٹھاتے میں غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ احسان نہ رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے جس کا احسان اٹھانا پڑے حق تعالیٰ نے تجکو عطا فرمایا ہے یا وہ اجر غیر مقطوع ہے یعنی ہمیشہ ہے کہ منقطع ہو جانے کو ہرگز اس میں دخل نہیں وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ بڑے دین پر ہے کہ وہ دین اسلام ہے یا تم بزرگ خو پر ہو کہ خو کسی کو نہ تھی اس واسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیاں اٹھاتے ہو کہ کسی کو اُس کے اٹھانے کی قوت نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خلق سے قرآن مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپ کا خلق قرآن ہے سلسلۃ الذہب میں ہے نظم

بود ہم بحسر مکرمت ہم کان	گوہرش کان خُلقُہُ قرآن
وصفِ خلقِ کسے کہ قرآن ست	خلق را لغت او چہ امکان ست

محمد حکیم قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نہ تھا اس واسطے کہ آپ نے اپنی خواہش سے ہاتھ اٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالیٰ کے ساتھ چھوڑا امام قیشری قدس سرہ نے کہا ہے کہ آپ نہ بلا سے منحرف ہوئے اور عطا سے پھرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپ کے اخلاق کے حقائق کا ایک شمہ رسالہ مرات الصفائی صفات المصطفےٰ میں مذکور ہوا ہے اور جواہر التفسیر میں بھی مسطور ہے فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہے کہ دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُبْصِرُوْنَ ۝ اور دیکھیں تمھارے معاند اہل مکہ یعنی جس وقت ان پر عذاب نازل ہوگا تو معلوم ہو جائے گا کہ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ کس کے ساتھ ہے تم میں سے فتنہ اور بلا یا تم میں سے کس گروہ میں دیوانہ ہے یعنی اس وقت انھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ دیوانے ہیں یا تم اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ جو جانتا ہے بِمَنْ ضَلَّ اسے جو گمراہ ہو گیا عَنْ سَبِيْلِهٖ اس کی راہ سے جو سیدھی ہے اور حقیقت میں ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہے وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ راہ پائے ہوؤں کو کمال عقل کیساتھ کہ وہ مومن ہیں فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پس اطاعت نہ کر تکذیب کرنے والوں یعنی مکہ کے مشرکوں کی جو تجھ کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ دوست رکھتے ہیں وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے ان کے ساتھ اور شرک پر ان کو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُوْنَ ۝ تو وہ بھی چکنی باتیں اور نرمی کریں اور تیرے دین پر طعنہ نہ کریں وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والی کی کہ وہ ابوجہل ہے یا اخنس بن شریف یا اسود بن عبد یغوث اور صحیح اور مشہور ولید بن مغیرہ ہے کہ بہت جھوٹی قسمیں کھاتا تھا مَّهِيْنٍ ۝ سست رائے یا ذلیل وخوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنیوالا لوگوں کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنیوالا

اُن کے منہ پر مَشَّاءٍ چلنے بِنَمِيْمٍ ۝ سخن چینی کے ساتھ لوگوں کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَّنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِّلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنیوالا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گزرنے والا اَثِيْمٍ ۝ بڑا گنہگار یا زناکار عُتُلٍّ بدرو اور زشت خو بَعْدَ ذٰلِكَ ان عیبوں کے بعد زَنِيْمٍ ۝ حرامزادہ نطفہ ناتحقیق کہ اس کا باپ معلوم نہیں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اس وقت مغیرہ نے دعویٰ کیا کہ میں اس کا باپ ہوں اور اسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی میں ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت قریش کی محفل میں ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے میں پایا مگر حرامزادہ ہونا اپنے جی میں کہتا کہ میں قریش کا سردار ہوں اور میرا باپ مشہور و معروف ہے اور میں جانتا ہوں کہ محمدؐ جھوٹ نہیں کہتے مجھے انھوں نے حرامزادہ جو کہا تو یہ تہم کیونکر میں طے کروں تلوار کھینچ کر اپنی ماں کے پاس آیا غرضکہ اُسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اس نے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتوں کے حق میں بے حرارت بے طاقت اور سرد تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اسکے بھتیجے اس کی میراث کی تاک میں تھے مجھے رشک آیا فلاں شخص کے غلام کو میں نے مزدوری پر ٹھہرایا اس سے تیرے باپ کا کام لیا اس طرح تجھے پیدا کیا تو اُس نطفہ کا ہے بیشک حرامزادہ ہے اور اس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی دلیل یہ ہے کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی **بیت**

جرم و گناہ ہر کہ از فعل نا درست کو را خطاے مادر او خاکسار کرد

اَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہے اور حمزہ نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا اس واسطے کہ وہ ہے ذَا مَالٍ مال والا وَّبَنِيْنَ ۝ اور اولاد والا اے ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ جب پڑھی جاتی ہیں اُس پر اٰيٰتُنَا آیتیں ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کہتا ہے یہ سب باتیں کہانیاں ہیں پہلوں کی سَنَسِمُهٗ قریب ہے کہ نشان کریں ہم داغ دے کر عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ اس کی ناک پر یا اس کو ہم روسیاہ کردیں یا اس کا عیب ہم ایسا کھولدیں کہ پھر وہ نہ چھپا سکے انوار میں ہے کہ جنگ بدر کے دن اس کی ناک پر زخم لگا اور اس کا اثر باقی رہا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ بیشک ہم نے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جس طرح آزمایا ہم نے باغ ضروان والوں کو میوے زائل کردینے سے لکھا ہے کہ ولایت یمن میں صنعا کے نواح میں ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن فقیروں کو بلاتا اور درختوں کے نیچے بچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہونچتا یا ہوا جیسے درخت سے گرا تی یا جو میوہ بچھونے کے کنارے گرتا وہ سب فقیروں کو دیدیتا اور اس باغ کے حاصلات کا دسواں حصہ بھی فقیروں کو بانٹتا جب اس نے وفات کی تو اس کے بیٹوں نے کہا مال تھوڑا ہے اور عیال بہت اگر ہم ایسا کریں گے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہم پر زندگی اور معیشت تنگ ہوجائے گی صبح سویرے جب فقیروں کو خبر بھی نہ ہو ہم جائیں اور میوہ توڑ لائیں اور اس بات پر باہم قسمیں ہوئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثوں نے کہ فقیروں سے چھپا کر اس باغ کا میوہ توڑ لائیں اُس حال میں کہ داخل ہوں صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور استثنا نہ کیا یعنی انشاءاللہ نہ کہا جس رات یہ نیت کرکے سوئے تو حکم الٰہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَيْهَا تو آئی اس باغ پر طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے فَاَصْبَحَتْ تو ہوگیا وہ اُن کا باغ اس بلا کے سبب سے كَالصَّرِيْمِ ۝ اس باغ کا ایسا جس کا میوہ ٹوٹ چکا ہوا اور چن گیا ہوا ایسا کہ اس میں کچھ نہ باقی نہ رہا ہو وہ اس حال سے بے خبر جب سو کر جاگے فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِيْنَ ۝ صبح کرتے ہوئے یعنی صبح تڑکے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا

عَلٰی حَرْثِکُمْ کہ صبح ہی صبح چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف یعنی جو پھل بوئے ہوئے ہیں انھیں توڑنے کو اِنْ کُنْتُمْ صَارِمِیْنَ ○ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اس باغ میں خرمے کے درخت تھے پس وہ سر اٹھائے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پھر گئے باغ کی طرف وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ اور وہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے تاکہ کوئی سن نہ لے اور باتوں کا مطلب اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ یہ کہ ہرگز نہ آئے آج تم پر کوئی فقیر یعنی تمھارے باغ میں آکے سابق کی طرح حصہ نہ پائے اور ہمارے حصہ میں سے کم نہ ہو جائے وَغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ○ اور صبح ہی گئے باغ کی طرف فقیروں کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد میں میوے توڑنے اور چننے پر فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اس کے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ بے شک ہم بھولے باغ کی راہ اس واسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہے پھر بعض نے غور و تامل کیا در و دیوار کی نشانیوں سے پہچانا کہ وہ باغ تو انھیں کا ہے تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ ہم راہ نہیں بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہیں اس کے حاصلات اور میوے سے بایں جہت کہ ہم نے فقیروں کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہیں کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اس نے جو اس میں فاضلہ تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن میں یا بہت صائب اور پختہ تھا رائے میں کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہیں کہا میں نے تم سے کل کو لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○ کیوں نہیں یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے ہو تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہے ہمارا رب اس بات سے کہ یہ بلا بھیجنے میں اس نے ہم پر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ یقینی ہم ہی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیروں کو محروم اور باز رکھ کر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر منھ کیا ان کے بعض نے بعض کی طرف يَّتَلَاوَمُوْنَ ○ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرضکہ اپنے گناہ کے مقر ہوئے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ بولے کہ وائے ہم پر اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ بے شک ہم ہی حد سے گزرنے والے گناہگار ہیں کہ ہم نے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیروں کو محروم کیا عَسٰى رَبُّنَآ چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اس کے کرم سے امیدوار ہیں اَنْ يُّبْدِلَنَا یہ کہ بدلدے ہم کو خَيْرًا مِّنْهَآ بہتر اس باغ سے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ○ رغبت کرنے والے ہیں توبہ اور مطلب عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام ان کو عطا کیا و میاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے وہ باغ دیکھا اس نے مجھے خبر دی کہ میں نے اس باغ میں انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققوں نے کہا ہے کہ جو کوئی بلا میں گرفتار ہو اور اس کا مال و متاع تلف ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اس کے استحقاق کے سبب سے اس پر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اس سے بہتر اور بڑھ کر اسے عطا فرماتا ہے جو اس سے تلف ہوا ہو جیسا ان لوگوں کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اس نے فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی خبر دیتے ہیں جہاں پر فرماتے ہیں کہ قطعہ

او تخم شکست و سرکہ بریخت	من نگفتم کہ این زیانم کرد
صد خم شہد صافی از پے آں	عوضم داد و شادمانم کرد

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ اسی طرح ہے عذاب کرنا خدا کا دنیا میں وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا ہے اور زوال پاتا ہے اور اس جہاں کا عذاب ابد الآباد باقی رہتا ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ع

وقف لازم
ع ۳

اگر ہوں لوگ کہ جانیں تو البتہ جو باتیں موجب عذاب ہیں اُن سے پرہیز کریں اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگاروں کے واسطے عِنْدَ رَبِّھِمْ اُن کے رب پاس یعنی آخرت میں یا جوار اقدس میں جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ جنتیں ہیں نعمت ہیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہیں اول تو پیدا ہی نہیں کی گئیں اور اگر بالفرض ہوں بھی تو پہلے ہمیں ملیں گی جس طرح دنیا میں مسلمانوں سے زیادہ ہم خوشحال ہیں اسیطرح عقبیٰ میں بھی ہوں گے حق تعالیٰ ان کے قول کو رد فرماتا ہے کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کیا کریں گے ہم مسلمانوں کو کَالْمُجْرِمِیْنَ ۝ؕ مشرکوں کے مثل حصول نجات اور حصول درجات میں مَا لَکُمْ وقفہ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ۝ؕ کیا ہے تم کو اے کافر کیسا حکم کرتے ہو مشرکوں کو موحدوں کے برابر کرنا یا موحدوں پر اُن کو فضیلت دینا یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہے اَمْ لَکُمْ کِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ۙ کیا تم کو کوئی نوشتہ نازل ہوا ہے آسمان سے کہ تم اُس میں پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور سزا میں مسلمانوں کے مثل ہوں گے اِنَّ لَکُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ۝ۚ کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اُس نوشتہ میں جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ کیا تمہارے واسطے ہیں عہد اور پیمان مضبوط کئے ہوئے قسموں سے عَلَیْنَا بَالِغَةٌ ہم پر پہنچے ہوئے نہایت مضبوطی کو اور ثابت رہے ہوئے اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ قیامت کے دن تک اِنَّ لَکُمْ لَمَا تَحْکُمُوْنَ ۝ۚ کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اس عہد و پیمان میں وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْھُمْ اَیُّھُمْ بِذٰلِکَ زَعِیْمٌ ۝ۚ پوچھ اے محمد مشرکوں سے کہ کون تم میں سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہے کہ آخرت میں اُس سے عہدہ برآ ہو اَمْ لَھُمْ شُرَکَآءُ ۚ کیا اُن کے واسطے شریک ہیں اس بات میں اُن کے بت ہیں جن کو وہ شریک کرتے ہیں فَلْیَاْتُوْا بِشُرَکَآئِھِمْ پس کہہ دو کہ آؤ اپنے شریکوں کے ساتھ اُن کو لاؤ اپنی مدد کے واسطے اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ جنات نعیم تم کو ملیں گی یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ تم لانا اُن شریکوں کو اس دن جب اٹھایا جائے گا پردہ ہول بھرے کام یا امر صعب اور مہم سخت سے یا کھل جائے گی اور دکھائی دے گی ساق عرش یا تجلی فرمائے گا حق تعالیٰ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ اور پکارے جائیں گے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لئے لباب میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس دن بڑا نور دکھائے گا اور خلق سجدہ میں گر پڑے گی معالم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھول دیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت اس کو سجدہ کرے گی اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جنہوں نے دنیا میں دکھانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب ریا کار سجدہ کرنا چاہے گا تو اُس کی پیٹھ تختہ ہو جائیگی اور وہ سجدہ نہ کرسکے گا اور حدیث میں ہے کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک ڈال ہو جائے گی فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ۙ تو نہ سکیں گے سجدہ کرنا خَاشِعَةً اَبْصَارُھُمْ بہت نیچی ہوں گی ان کی آنکھیں یعنی آنکھوں والے سر جھکائے ہوئے شرمندہ ہوں گے تَرْھَقُھُمْ ذِلَّةٌ ؕ پکڑ لے گی ان کو ذلت و خواری اور نگونساری وَقَدْ کَانُوْا اور تحقیق کہ تھے دنیا میں یُدْعَوْنَ کہ پکارے جاتے تھے اِلَی السُّجُوْدِ خدا کو سجدہ کرنے کی طرف وَھُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ اور وہ تندرست تھے اور اس پر قادر تھے جب فرصت کا وقت انھوں نے فوت کیا تو اس حشر کے دن اور ندامت کے سوا انھیں کچھ حاصل نہیں فقط

مدہ فرصت از دست گر بایدت ۔۔۔ کہ گوے سعادت زمیداں بری

کہ فرصت عزیز ست گر فوت شد ۔۔۔ بسے دست حسرت بدنداں بری

فَذَرْنِیْ پس چھوڑ مجکو وَمَنْ یُّکَذِّبُ اور اس کو جو تکذیب کرتا ہے بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ اس کلام کی کہ قرآن ہے یا بعث و حشر کی اس آیت میں حضرت رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی تسلی ہے اور تکذیب کرنے والوں کو دھمکی ہے سَنَسْتَدْرِجُھُمْ قریب ہے کہ لے لیں گے

معانقہ
عند المتقدمین

ہم ان کو درجہ درجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم ان کے قریب کر دیں گے مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اس جگہ سے کہ وہ نہ جانیں یعنی جب یہ خطا کریں ہم اُن کو عطا دیں اور یہ بڑائی اور بزرگی جانیں وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ اور مہلت دیتے ہیں ہم اُن کو دنیا میں یہاں تک کہ مغرور ہوں پھر ہم انکو پکڑ لیں گے إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہے کہ کسی چیز سے دفع نہیں ہوتا اس واسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہے کسی کو اس کی طاقت اور تحمل نہیں أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا کیا تو مانگتا ہے اُن سے بدلا دعوت اور ہدایت اختیار کرنے پر فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ تو وہ اُس کے تاوان کے مارے مُّثْقَلُونَ ۝ گرانبار ہیں اور اس سبب سے تجھ سے منہ پھیرتے ہیں أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ کیا اُن کے پاس لوح محفوظ ہے جس میں غیب کی باتیں لکھی ہیں فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ کہ وہ اُس میں سے لکھ لیتے ہیں جو کچھ حکم کرتے ہیں مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کرتا رہ اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور کافروں کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَكُن اور نہ ہو دل تنگ ہو کر اور جلدی کے مارے كَصَاحِبِ الْحُوتِ مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ انھوں نے کافروں کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اُن کے درمیان سے چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ میں قید کیے گئے إِذْ نَادَىٰ یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ میں سے اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ اور وہ نکالا گیا تھا غصہ اور رنج سے لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ اگر یہ نہ ہوتا کہ پا گئی اُس کو نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ نعمت اور رحمت اُس کے رب کی طرف سے توبہ قبول ہونے کے سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ البتہ ڈال دیا جاتا چٹیل میدان میں جہاں درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہ تھا وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ پھر برگزیدہ کر لیا اُسے اُس کے رب نے نبوت اور رسالت دے کر اور وحی بھیج کر فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ پھر کر دیا اُسے صالحوں یعنی پیغمبروں میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ ثقیف کے حق میں بد دعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہے **نظم**

کارہا از صبر گردد دل پسند — خرم آں کز صبر باشد بہرہ مند

چوں در افتادی بہ گرداب حرج — صبر کن والصبر مفتاح الفرج

صد ہزاراں کیمیا حق آفرید — کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید

لکھا ہے کہ قریش کے کوتاہ نظروں نے قبیلۂ بنی سعد میں سے ایک گروہ جو حسد اور بد نظری میں مشہور تھے تجویز کر کے بہت کچھ وعدوں سے اُن کو تقویت دی تاکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر تو جمال کو نظر بد کا صدمہ پہونچا کر اس عالم سے مٹا دیں تو حق تعالیٰ نے نظر بد سے آپ کی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہیں البتہ لغزش دیں اور گرا دیں اور ہلاک کریں تجھ کو بِأَبْصَارِهِمْ اپنی نظروں کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اُس وقت جب کہ سُنا اُنھوں نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہے یعنی اس کے ساتھ جن ہے کہ اسے تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے قرآن إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر اشرف تمام اہل عالم کے **بیت**

اے شرف جملۂ عالم بتو — روشنیٔ دیدۂ آدم بتو

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہیں ہے مگر یہ آیت

وقف لازم

وقف لازم

ع ۱۹

ایاتھا　رکوعاتھا ۲　کلماتھا ۲۶۰　حروفھا ۱۱۳۴

وھی اثنتان وخمسوا ایۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	سورۃ الحاقۃ مکیۃ
اور وہ باون ۵۲ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ حاقہ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

اَلۡحَآقَّۃُ ○ وہ حالت جس کا واقع ہونا حق ہے یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہے مَا الۡحَآقَّۃُ ج کیا حالت ہے اور کیا ساعت ہے
وَمَآ اَدۡرٰىکَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجھ کو کہ مَا الۡحَآقَّۃُ ط کیا چیز ہے اور کیا حالت اور کون سی ساعت ہے جس میں عملوں کی
مکافات اور جزا واقع ہوگی اُس سے قیامت کا دن مراد ہے اور حاقہ بھی اس کا ایک نام ہے کَذَّبَتۡ تکذیب کی ثَمُوۡدُ وَعَادٌ قبیلۂ ثمود اور
قبیلۂ عاد نے بِالۡقَارِعَۃِ ○ قیامت کی کہ ٹھوکنے والی اور توڑنے والی ہے لوگوں کی فَاَمَّا ثَمُوۡدُ پھر مگر قبیلۂ ثمود فَاُہۡلِکُوۡا پس ہلاک
کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِیَۃِ ○ زیادتی کرنے کے سبب سے یا اُن میں سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اُس کے یار جنھوں نے
اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں یا حد سے زیادہ سخت آواز کے باعث سے ہلاک ہوئے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیلؑ کی چیخ
وَاَمَّا عَادٌ اور مگر قبیلۂ عاد فَاُہۡلِکُوۡا پس ہلاک کیے گئے بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ تند اور سرد ہوا عَاتِیَۃٍ ○ حد سے گزری ہوئی ہے یعنی جو
فرشتے اُس پر مقرر ہیں اُن کا حکم نہ ماننے والی حدیث میں ہے کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا میں نہیں بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم
کے ساتھ لیکن قوم نوح اور قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اُن فرشتوں کے حکم میں نہ رہی ہوا اُس پر مسلط اور موکل ہیں تفسیر کبیر میں
ہے کہ فرشتے ہوائی ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَہَا مسلط کردی وہ ہوا عَلَیۡہِمۡ قوم عاد پر سَبۡعَ لَیَالٍ سات راتیں وَ
ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوۡمًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد پر فَتَرَی الۡقَوۡمَ
پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِیۡہَا اُن وقتوں میں صَرۡعٰی موے پڑے کَاَنَّہُمۡ گویا وہ بڑے قد ہونے کے سبب سے اَعۡجَازُ نَخۡلٍ
خَاوِیَۃٍ ج درخت خرما کی جڑیں ہیں زمین پر پڑی یا خالی یا کاواک فَہَلۡ تَرٰی لَہُمۡ مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ○ پھر کچھ دیکھتا ہے تو اُن کو
کہ کوئی باقی رہا یعنی سب جڑ سے اکھڑ کر نیست ونابود ہوگئے اور اُن میں سے کوئی روئے زمین پر نہ رہا **قطعہ**

مقرر ست کہ بودند در زمانہ بسے　　شہان تخت نشین خسروان شاہ نشاں
چو عاصفات قضا از ھب قہر وزید　　شدند خاک وازاں خاک نیز نیست نشاں

وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ اور آیا فرعون وَمَنۡ قَبۡلَہٗ اور آئے وہ لوگ جو اُس کے پہلے تھے وَالۡمُؤۡتَفِکٰتُ اور دیہات موتفکہ کے لوگ
بِالۡخَاطِئَۃِ ج گناہ کے ساتھ یعنی انھوں نے شرک کیا فَعَصَوۡا پھر گناہگار ہوں گے ہر قوم کے لوگ رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ اپنے رب کے رسول کے
فَاَخَذَہُمۡ تو پکڑا خدا نے اُن کو اَخۡذَۃً رَّابِیَۃً ○ سخت پکڑنا اور اور اُمتوں سے زیادہ اُن پر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ
بیشک ہم نے اُس وقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلۡنٰکُمۡ اٹھایا ہم نے تمھارے باپ دادا کو
فِی الۡجَارِیَۃِ ○ اُس کشتی پر جو پانی پر رواں تھی یعنی سفینۂ نوح میں لِنَجۡعَلَہَا تاکہ کر دیں ہم اُس کشتی کو لَکُمۡ تمھارے واسطے تَذۡکِرَۃً
ایک نصیحت اور عبرت مومنوں کی نجات اور کافروں کی ہلاکت کے باب میں وَّتَعِیَہَآ اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ○ اور نگاہ رکھتا ہے اس نصیحت کو کان
نگاہ رکھنے والا جو بات سن کر فائدہ اٹھاتا ہے حدیث میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علیؓ میں نے
حق تعالیٰ سے دُعا کی کہ تیرے کان کو وہ اُذن واعیہ کردے پس حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اُس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا **نظم**

گرچہ ناصح را بود صد داعیہ ‌ ‌ ‌ پند را اُذنے بباید واعیہ
گر بنودے گوشہائے عیب گیر ‌ ‌ ‌ وحی ناوردے زگردوں یک بشیر

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پھر جب پھونکی جائے گی صور میں نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ایک پھونک کہ وہ نفخہ صعقہ ہے وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اٹھائی جائے گی زمین وَالْجِبَالُ اور اٹھائے جائیں گے پہاڑ اپنی جگہوں سے محض قدرت کاملہ سے یا سخت زلزلوں یا ہواؤں کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائے گی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ ایک ٹوٹنا اور روئی کے گالوں کے مثل ہوجائیں گے فَیَوْمَئِذٍ تو اُس وقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت قایم ہوجائے گی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِیَ پھر آسمان یَوْمَئِذٍ اُس روز وَّاهِیَةٌ ۙ سست اور ضعیف ہوجائے گا قوت اور مضبوطی کے بعد وَّالْمَلَكُ اور فرشتے عَلٰٓی اَرْجَآئِهَا آسمانوں کے کنارے ہوں گے کہ خدا کا حکم ہو اور نیچے اُتر آئیں وَیَحْمِلُ اور اٹھائیں گے عَرْشَ رَبِّكَ عرش تیرے رب کا فَوْقَهُمْ اُن فرشتوں پر جو آسمان کے کنارے ہوں گے یَوْمَئِذٍ اُس دن ثَمٰنِیَةٌ ؕ آٹھ فرشتے اور آج چار فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں معالم میں ہے کہ اُس روز عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہوں گے پہاڑی بکری کی صورت اُن کے سموں سے زانو تک اس قدر مسافت ہوگی جس قدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ فرشتوں کی آٹھ صفیں عرش کو اٹھائیں گی کہ اُن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ اُس دن پیش کیے جاؤ گے خدا کے سامنے محاسبہ کے واسطے لَا تَخْفٰی نہیں پوشیدہ خدا پر مِنْكُمْ تمہارے کاموں میں سے خَافِیَةٌ ۝ جو کہ پوشیدہ ہے یعنی حق تعالیٰ تمہارے پوشیدہ کاموں پر مطلع ہے تو پیش کیا جانا اور حساب ہونا اُس پر اطلاع کے واسطے نہیں بلکہ عدل کے واسطے ہے اور خلق پر افشا احوال کے لیے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے گا كِتٰبَهٗ اُس کا اعمالنامہ بِیَمِیْنِهٖ ۙ اُسکے داہنے ہاتھ میں فَیَقُوْلُ تو وہ کہے گا خوشی کی رو سے کہ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا آؤ پڑھو كِتٰبِیَهْ ۝ میرا اعمالنامہ کہ یہاں ایسا عمل کوئی نہیں جس کے ظاہر کرنے میں میں شرم کروں تبیان میں لکھا ہے کہ یہ دوسری کتاب ہے نامۂ اعمال کے سوا لکھی ہوئی کہ اس میں جنت کی خوشخبری ہے پس اس واسطے کہ فرشتوں کا لکھا ہوا نامۂ اعمال خدا اور بندے کے درمیان ہے کوئی اُسے نہ دیکھے گا اور نہ پڑھے گا پھر صاحب کتاب کہے گا کہ اِنِّیْ ظَنَنْتُ بیشک میں نے جانا اَنِّیْ مُلٰقٍ یہ کہ میں دیکھنے والا ہوں حِسَابِیَهْ ۝ اپنا حساب یعنی میں نے تو جانا ہی تھا کہ میرا حساب کریں گے اور اس پر میں آمادہ ہوں فَهُوَ تو وہ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۙ زندگی پسندیدہ میں ہوگا کہ کدورت سے صاف حرمت اور حشمت سے ملی ہوگی فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ جنت بلند میں قُطُوْفُهَا اُس کے میوے دَانِیَةٌ ۝ نزدیک ہیں کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اُس پر پہونچا اور حضرت رضوان اُن سے کہیں گے کہ كُلُوْا کھاؤ میوے اس درخت کے وَاشْرَبُوْا اور پیو پینے کی چیزیں هَنِیْٓـئًا کھانا پینا سہتا ہوا کہ ہضم ہوجائے بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بسبب اس کے کہ تم نے عمل کیا فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۝ گزرے ہوئے دنوں میں یعنی دنیا میں گرمی کے دنوں میں تم نے روزے رکھے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ اور مگر وہ کہ دیا جائے گا كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ اُسکا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں اور وہ اُس میں اپنی بُرائیاں اور گناہ لکھے دیکھے گا فَیَقُوْلُ تو کہے گا ندامت کے مارے کہ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ اے کاشکے میں نہ دیا جاتا یعنی مجھ کو نہ دیتے كِتٰبِیَهْ ۝ میرا اعمالنامہ اور میں نہ دیکھتا تاکہ برملا فضیحت نہ ہوتا وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے میں نہ جانتا کہ آج مَا حِسَابِیَهْ ۝ کیا ہے میرا حساب اس واسطے کہ عذاب اور شدت کے سوا مجھے تو کچھ حاصل ہی نہیں یٰلَیْتَهَا کاشکے موت کے پہلے جس کے سبب میں دنیا میں مرا تھا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۝ ہوتی موت حکم کرنے والی ہمیشہ کی فنا کا کہ اُس کے بعد میں زندہ ہی نہ ہوتا مَآ اَغْنٰی دفع نہ کیا

عَنِّیْ مجھ سے عذاب کو مَالِیَهْ ۝ اُس نے جو میرے پاس تھا مال مکان تابع لوگ هَلَكَ عَنِّیْ گم ہو گیا مجھ سے سُلْطٰنِیَهْ ۝ لوگوں پر
تسلط اور حکومت یا وہ دلیل و حجت جسے دنیا میں میں نے مضبوط پکڑا تھا پھر دوزخ کے فرشتوں کو حکم پہونچے گا کہ خُذُوْهُ لو اسے فَغُلُّوْهُ ۝
پھر گردن میں باندھو اُس کے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِیْمَ پھر بڑی آگ میں صَلُّوْهُ ۝ ڈال دو اُسے ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر میں کہ ذَرْعُهَا
اُس کے گز سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ستر گز ہوں گے تو تیروانی گز سے کہ ہر گز سات باغ کے برابر ہے اور ہر باغ کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوْهُ ۝ تو لاؤ تم
اُسے اُس زنجیر میں یعنی اُس کے جسم پر خوب کس کر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دنیا میں جتنا لوہا ہے اگر جمع کریں تو
اُس زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر نہیں ہے اور اگر اُس کا ایک حلقہ عالم کے پہاڑوں پر رکھ دیں تو یہ رانگے کی طرح پگھل جائیں اِنَّهٗ بیشک یہ شخص
كَانَ لَا یُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝ خدائے بزرگ کا وَلَا یَحُضُّ اور نہ ابھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا
اور حرص نہ رکھتا تھا عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ محتاج کو کھانا دینے پر فَلَیْسَ پس نہیں ہے لَهُ الْیَوْمَ اُس کے واسطے آج هٰهُنَا
حَمِیْمٌ ۝ یہاں کوئی یگانہ جو اُس کی حمایت کرے وَّلَا طَعَامٌ اور نہ اُس کے واسطے کھانا ہے اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۝ مگر پیپ جو
دوزخیوں کے بدن سے بہتی ہے لَّا یَاْكُلُهٗۤ نہ کھائیں گے اُسے اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ مگر گنہگار مشرک اس واسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا سرا
شرک ہے فَلَاۤ پس نہ ایسا ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے اُقْسِمُ قسم کھاتا ہوں بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝
اُس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی چیزوں میں سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور اُس چیز کی جو تم نہیں دیکھتے ہو غائب چیزیں یا اُس کی قسم جو
زمین کے اوپر اور زمین کے اندر ہے یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس اور جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بحر و بر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حکم پہونچانے اور جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ اِنَّهٗ بیشک
قرآن لَقَوْلُ رَسُوْلٍ البتہ پڑھنا ہے ایک رسول كَرِیْمٍ ۝ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں وَّمَا هُوَ اور نہیں ہے قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہے
قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہیں تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن کلام ہے کاہن کا
جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت نہیں مانتے ہو تَنْزِیْلٌ قرآن
اُترا ہے مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کریں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمہارا زعم ہے
اور جھوٹ باندھ لیں عَلَیْنَا ہم پر بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۝ بعضی باتیں لَاَخَذْنَا تو البتہ لے لیں ہم مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۝ اُس سے زور
اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دیں ہم مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۝ اُس سے اُس کی رگ دل کو یعنی ہم اُسے ہلاک کر دیں فَمَا مِنْكُمْ
پس نہیں ہے تم میں سے مِّنْ اَحَدٍ کوئی یعنی تم نہیں ہو عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۝ اُس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَتَذْكِرَةٌ البتہ ایک نصیحت ہے لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ پرہیزگاروں کے واسطے اس واسطے کہ وہ اُس سے نفع اٹھاتے ہیں وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اور
بیشک ہم جانتے ہیں اَنَّ مِنْكُمْ یہ کہ بعضے تم میں سے مُّكَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والے ہیں قرآن کی وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ سب حسرت ہے عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ کافروں پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھیں گے اور خود اُس سے محروم ہونگے وَ
اِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ صحیح یقین ہے یعنی یقین ہے کہ حق تعالیٰ کے پاس سے نازل ہوا فَسَبِّحْ پس تسبیح کہہ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے یعنی اُسکی تنزیہ کرنا لائق صفتوں سے اور بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اُسے یاد کر

ع ۴۷
ع ۱۵
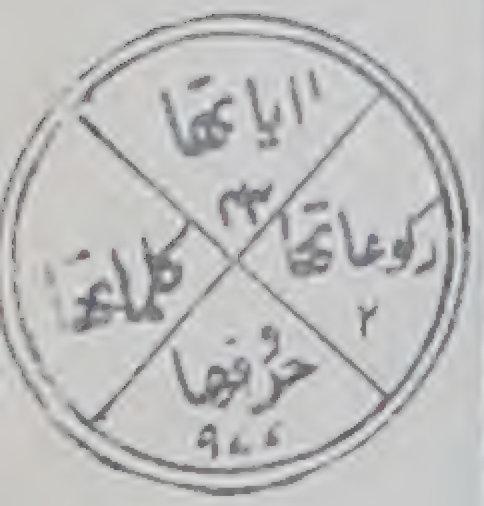
سورۃ المعارج مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی اربع واربعون ایۃ
سورۂ معارج مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوالیس ۴۴ آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمدؐ حق پر ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے اگر تیرے پاس سے ہے تو تو ایک پتھر مجھ پر برسا یا مجھ کو عذاب دردناک میں مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌۢ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ عذاب جو ہونا ہے لِّلْکٰفِرِیْنَ کافروں کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہے دنیا میں یا عذاب دردناک ہے آخرت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ عذاب مانگنے والا ابوجہل تھا کہ اُس نے کہا فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا کِسَفًا اور ایک قول یہ ہے کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور بہر تقدیر لَیْسَ لَہٗ نہیں ہے اُس عذاب کو دَافِعٌ ○ کوئی دفع کرنے والا جو اُسے رُوکے مِّنَ اللّٰہِ اللہ سے اس واسطے کہ ارادہ ازلی اس سے متعلق ہو چکا ہے اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر دفع نہیں کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہٗ کی صفت ہے کہ ذِی الْمَعَارِجِ ؕ خداوند بلند درجوں کا یعنی جنت میں اونچے اونچے محل اپنے دوستوں کے واسطے اُس نے مہیا کیے ہیں یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہیں تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اوپر جاتے ہیں فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیلؑ یا جو گروہ فرشتوں میں بڑا ہے اِلَیْہِ حکم الٰہی کی طرف یعنی اُس جگہ جہاں حکم ہو فِیْ یَوْمٍ کَانَ اُس دن میں کہ ہے مِقْدَارُہٗ مقدار اُس کی خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ○ پچاس ہزار برس دنیا کے برسوں سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا میں سیر کرے وہاں تک جہاں تک فرشتوں کو جانے کا حکم ہے اور وہ ایک دن میں جاتے ہیں تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس میں جا سکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اُس دن سے قیامت کا دن مراد ہے کہ کافروں پر اس درازی کے ساتھ گذرے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ میدان قیامت میں پچاس موقف اور موطن ہوں گے اور ہر موقف میں ہزار برس ٹھہرائیں گے اور ان موقفوں کا بیان جواہر التفسیر میں ڈھونڈھنا چاہئے اور فتوحات میں لکھا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ہر نام کے واسطے ایک دن خاص ہے کہ اُس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور قرآن میں اُن دنوں میں سے دو دن مذکور ہیں ایک یوم الرب وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یہ دن ہزار برس کا ہے اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہے اور سنین ابدی اور سرمدی کے ایام کا بیان ان اوراق میں نہیں سماتا مصرع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد

فَاصْبِرْ پس صبر کر منکروں کی تکذیب پر صَبْرًا جَمِیْلًا ○ نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّھُمْ تحقیق کہ کافر یَرَوْنَہٗ دیکھتے ہیں قیامت کے دن کو بَعِیْدًا ۙ دور امکان سے یعنی کہتے ہیں کہ نہیں ہے اور نہ ہوگا جیسا کہ عرف میں کہتے ہیں کہ فلاں کام کا وقوع دور ہے یعنی محال معلوم ہوتا ہے وَّنَرٰىہُ اور جانتے ہیں قیامت کو قَرِیْبًا ؕ قریب واقع ہونے کے یَوْمَ تَکُوْنُ السَّمَآءُ جس دن ہو جائے گا آسمان کَالْمُھْلِ ۙ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھل جائے گا وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ اور ہو جائیں گے پہاڑ کَالْعِھْنِ ○ جیسے اون رنگین تومی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ اور نہ پوچھا جائیگا کوئی یگانہ حَمِیْمًا ○ اپنے بیگانہ کے گناہ سے یعنی ہر ایک سے اُسی کے گناہ اور افعال پوچھیں گے یُبَصَّرُوْنَھُمْ ؕ دکھائے جائیں گے وہ اپنے بیگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابت دار کو پہچانے گا اور اُس کا احوال دیکھے گا اور جانے گا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے سبب سے مواخذہ میں ہے

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھے گا اور آرزو کرے گا کافر لَوْ يَفْتَدِي یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ اُس دن کے عذاب سے بِبَنِيهِ ۙ اپنے بیٹوں کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹوں کو عذاب میں دے جو بہت عزیز تھے اُس کے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچیں اور باپ نجات پائے وَصَاحِبَتِهٖ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اُس کی یار اور ہوادار تھی وَاَخِيهِ ۙ اور اپنے بھائی کو جو اُس کا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۙ اور اپنے قرابتداروں کو جنھوں نے اُسے دنیا میں جگہ دی یعنی اُس کی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور دوست رکھے گا کہ بدلا دے اُسے جو کوئی زمین میں ہے جَمِيعًا ۙ سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہے گا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيهِ ۙ پس نجات دے اُسے یہ بدلا دینا كَلَّا ؕ حاشا کہ نجات نہ پائے گا عذاب سے اِنَّهَا بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہے لَظٰى ۙ شعلہ ہے خالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہے لِّلشَّوٰى ۚ مشرکوں کے ہاتھ پاؤں یا اُن کے سر کی کھال کو سو برس اور دو سو برس کی راہ سے یعنی دوزخ کا شعلہ کافروں کو اپنے میں اس طرح کھینچے گا جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے تَدْعُوا پکارے گی آگ یعنی کھینچے گی یا دوزخ کے فرشتے پکاریں گے معالم میں ہے کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکارے گی مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ اُسکو جس نے حق کی طرف پیٹھ کی ہے اور منہ پھیرا ہے حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہے دنیا کا مال فَاَوْعٰى ۝ پھر باردان میں کرکے نگاہ رکھا اور خدا کا حق ادا نہ کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوْعًا ۙ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق ربانی ادا کرنے پر لباب میں مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ہلوع ایک جانور ہے کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس خالی اور صاف کر دیتا ہے یعنی اُن میدانوں کی گھاس پات کانٹے تنکے سب کھا جاتا ہے اور سات دریاؤں کا پانی پی جاتا ہے اور نہ گرمی میں صبر کرتا ہے نہ سردی میں اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ میں رہتا ہے کہ کل میں کیا کھاؤں گا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی کی فکر میں اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہے

نظم

جانوری راکہ بجز آدمی ست — معدہ چو پُر شد سبب بے غمی ست
آدمی ست آنکہ بہ سیری بود — بر سر سیری غم روزی خورد
خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم — روزی ہر روزہ زخوانِ کرم
دردرہ حرص و املش ہمچناں — ہیچ غمی نیست بجز فکر ناں

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہے اُسے کچھ ضرر جیسے محتاجی مفلسی جَزُوْعًا ۙ بے صبری کرنے والا ہوتا ہے اور چیختا چلّاتا ہے وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہے اُسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری تو مَنُوْعًا ۙ روکنے والا ہوتا ہے اپنے نفس کو اطاعت سے اور مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال میں مخلوق ہوئے ہیں اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ مگر نماز پڑھنے والے الَّذِيْنَ هُمْ وہ جو عَلٰى صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَآئِمُوْنَ ۙ ہمیشگی کرنے والے ہیں یعنی کسی شغل کے سبب اُس سے باز نہیں رہتے اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہیں داہنے بائیں التفات نہیں کرتے وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جن کے مالوں میں حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ حق ہے جانا ہوا جیسے زکوٰۃ کہ اندازی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہیں لِّلسَّآئِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُوْمِ ۙ اور اُس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ اور اُن لوگوں کے واسطے جنھوں نے تصدیق کی ہے بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ

لہ دریں موضع و در سورۂ ہود بکسر میم باید نوشت و در غیر ایں دو موضع بفتح میم ست در تمام قرآن ۱۲

روزِ جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی نشانی طاعت اور عبادت میں مشغول ہونا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُوْنَ ج ڈرنے والے ہیں اور عذابِ الٰہی سے ڈرنے کی علامت ممنوعاتِ شرعی سے بچنا ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک اُن کے رب کا عذاب غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ امن دیا گیا نہیں ہے یعنی اُس سے بیخوف نہیں ہو سکتے کہ البتہ گنا ہگاروں کو وہ عذاب پہونچے گا وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو حٰفِظُوْنَ ۝ لا حفاظت کرنے والے ہیں اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتوں پر اَوْ مَا مَلَكَتْ یا اُس پر جس کے کہ مالک ہوئے ہیں اَيْمَانُهُمْ اُن کے ہاتھ یعنی لونڈیاں کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب اُن میں تصرف کر سکتے ہیں فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ ج نہیں ملامت کیے ہوئے ہیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جوروؤں اور لونڈیوں کی نسبت فَمَنِ ابْتَغٰى پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَآءَ ذٰلِكَ سوا اس کے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی اور جورو کے سوا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ ج وہ حد سے گزرنے والے ہیں یعنی مردوں اور جانوروں سے وطی کرنے والے اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گزرنے میں داخل ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِاَمٰنٰتِهِمْ اپنی امانتوں کو وَعَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رٰعُوْنَ ۝ لا رعایت کرنے والے ہیں امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا چاہیئے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیئے۔ نظم

اگر می باید از آتش امانت فرو مگذار قانون امانت
بہر عہدے کہ می بندی وفا کن رسومِ حق گزاری را ادا کن

وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو بِشَهٰدٰتِهِمْ اپنی گواہیوں پر قَآئِمُوْنَ ۝ لا قائم ہیں یا گواہی دیتے ہیں اُس چیز میں جو بندوں کے حقوق وہ جانتے ہیں اور بکر نے بشہاداتہم پڑھا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ جو عَلٰى صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُوْنَ ط محافظت کرتے ہیں یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں نماز کا ذکر ان آیتوں کے شروع اور خاتمہ میں مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتوں میں افضل ہے اور بعضوں نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا فرض نمازوں سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلوں سے متعلق ہے اُولٰٓئِكَ جو لوگ ان صفتوں سے موصوف ہیں وہ فِيْ جَنّٰتٍ جنتوں میں ہیں قیامت کے دن مُّكْرَمُوْنَ ط ع بزرگی دیے گئے ثواب ابدی اور جزائے سرمدی کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد حلقہ باندھا اور ہنسی اور مسخرے پن کی راہ سے بولے کہ محمد کے اصحاب عقبیٰ میں جنتوں کی طمع رکھتے ہیں تو ہم کو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اُن سے پہلے جنتیں پائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کیا ہے اور کیا ہو گیا ہے اُن لوگوں کو جو نہ ایمان لائے اور یہ صفتیں جو مذکور ہوئیں ان سے بے بہرہ رہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِيْنَ ۝ لا دوڑنے والے ہیں عَنِ الْيَمِيْنِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائیں طرف سے عِزِيْنَ ۝ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوئے اَيَطْمَعُ کیا طمع رکھتا ہے كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اُن سے اَنْ يُّدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائے گا مومنوں کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ط جنت نعمت والی میں یعنی مشرکوں کو یہ داعیہ ہے کہ بے ایمان قبول کیے ہوئے جنتوں میں نعمت پر دخل پائیں گے كَلَّا ط ایسا نہیں ہے اور کافروں کو بہشت میں جانے کی راہ نہیں ہے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک ہم نے اُن کو پیدا کیا ہے مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ اُس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں یعنی نطفہ سے کہ اُس کو کسی طرح عالمِ قدس سے مناسبت نہیں ہے پس اگر کوئی کدورتوں کے لوث سے صاف نہ ہو اور اخلاقِ ملکی سے متخلق نہ ہو جائے وہ جنت میں داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھے گا فَلَآ پس ایسا نہیں ہے جو کفار کہتے ہیں اُقْسِمُ

ع ۳۵

قسم کھاتا ہوں میں بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقوں کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقیں ہیں کہ سال بھر ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب
طلوع کرتا ہے وَالْمَغٰرِبِ اور مغربوں کے رب کی کہ آفتاب کی ہیں اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تاروں
کی مشرقین اور مغربین مراد ہیں اس واسطے کہ دائرہ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا نقطہ ہے اور بہر تقدیر حق تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ بے یقینی ہم قادر ہیں عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دیں ہم یعنی ان مشرکوں کو ہم ہلاک کر کے ان کے بدلے اور خلق
پیدا کریں خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ ان سے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ اور نہیں ہیں ہم مسبوق یعنی ہم پر کوئی سبقت اور پیشی نہیں
لے جا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کریں تو ہم کو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا اُسے ظاہر کرنے میں فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اٹھا اُن سے يَخُوْضُوْا تاکہ باطل
کام شروع کریں وَيَلْعَبُوْا اور کھیل میں مشغول ہوں دنیا میں حَتّٰى يُلٰقُوْا اُس وقت تک کہ ملاقات کریں يَوْمَهُمُ اپنے دن سے الَّذِيْ
يُوْعَدُوْنَ ○ وہ دن جس کا وعدہ دیے گیے ہیں کہ وہ جنگ بدر کا دن ہے یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت قتال کے حکم سے منسوخ ہے
يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ جس دن کہ نکلیں گے وہ مِنَ الْاَجْدَاثِ قبروں سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے حضرت اسرافیلؑ کا پکارنا قبول کر کے
كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ اِلٰى نُصُبٍ اُس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُّوْفِضُوْنَ ۙ دوڑتے ہیں جیسے سپاہ پراگندہ اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہے
اور اُس کی طرف دوڑتی ہے خَاشِعَةً ذلیل اور خوار اَبْصَارُهُمْ اُن کی آنکھیں یعنی آنکھوں والے اپنے سر جھکائے ہوں گے تَرْهَقُهُمْ
ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اُن کو ذِلَّةٌ ؕ ذلت ذٰلِكَ یہ ہے الْيَوْمُ الَّذِيْ وہ دن کہ دنیا میں كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○ تھے وعدہ کیے گئے

ع ۲ ۹

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نوح مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اٹھائیس ۲۸ آیتیں ہیں

ایاتھا ۲۸	رکوعاتھا ۲	کلماتھا ۲۳۱	حروفھا ۹۷۴

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا بیشک ہم نے بھیجا نوح کو اِلٰى قَوْمِهٖۤ اُس کی قوم آل قابیل کی طرف اَنْ اَنْذِرْ ... یہ حکم کر کے ... [illegible]
اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ قبل اس کے کہ آئے اُن پر عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک کہ طوفان ہے یا عذاب آخرت
قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ تحقیق میں تم کو ڈرانے والا ہوں مُّبِيْنٌ ۙ ظاہر ہے میرا
ڈرانا پہونچاتا ہوں میں تم کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو اللہ کی اُس کی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اُس کے عذاب سے
یا پرہیز کرو اُس کی نافرمانی سے وَاَطِيْعُوْنِ ۙ اور اطاعت کرو میری اُس چیز میں جو میں حکم کروں اور منع کروں يَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے
خدا تم کو مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جن کے مرتکب ہوئے ہو وَيُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تم کو عقوبت اور مہلکات سے
یعنی زندہ رکھے تم کو اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے
اندازہ کر دی اِذَا جَآءَ جب آتی ہے اُس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہے تو لَا يُؤَخَّرُ م پیچھے نہیں ہٹائی جاتی ہے اور جس کی وہ اجل
اور مدت ہے اُسے مہلت نہیں ہوتی رباعی

وقف لازم

روزیکہ اجل درآید از پیش و پست — شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست
باری نرسد دراں دم از ہیچ کست — برباد شود جملہ ہوا و ہوست

لَوْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُوْنَ ○ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو گے کہ اجل میں تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہیں ہے غرضکہ

حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اُنھوں نے سرکشی اور عناد اختیار کرکے اُن کو ایذا رسانی میں حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی میں کمی نہ کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت نوحؑ تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ تحقیق کہ دعوت کی میں نے اپنی قوم کو اور اُن کو تیری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ رات دن یعنی برابر ہر وقت میں اُن کو دعوت کرتا رہا فَلَمْ يَزِدْهُمْ پس نہیں زیادہ کیا اُن کو دُعَآءِيْٓ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ۝ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ میں نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا میں نے اُن کو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشے تو اُن کو عبادت قبول کرنے کے سبب سے تو جَعَلُوْٓا کریں انھوں نے اَصَابِعَهُمْ اپنی انگلیاں فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اپنے کانوں میں اور میرے پکارنے اور دعوت سننے کی راہ اُنھوں نے بند کرلی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اُنھوں نے ثِيَابَهُمْ اپنے کپڑے تاکہ مجھ کو نہ دیکھیں وَاَصَرُّوْا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی انھوں نے میری متابعت سے اسْتِكْبَارًا ۚ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّيْ پھر باوصف اُن کے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی میں نے اُن کو جِهَارًا ۙ علانیہ اُن کی محفلوں میں ثُمَّ اِنِّيْٓ پھر تحقیک میں نے اَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اُن کے بعض کو یعنی علانیہ پکار پکار کر میں نے دعوت کی وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی میں نے بعض سے کہا اِسْرَارًا ۙ پوشیدہ کہنا راز کے طور پر یعنی جس طرح میں دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہیں رہا محفلوں میں خلوتوں میں پوشیدہ علانیہ اُن کو حق کی طرف میں نے بُلایا اور جب تیری قہاری نے اُن سے باران رحمت روکا اور اُن کی عورتوں کو بانجھ کردیا کہ اُن کے اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اُنھوں نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا تو میں نے کہا کہ مغفرت چاہو رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہے غَفَّارًا ۙ بخشنے والا توجہ کرنے والوں کو اور اگر تم توبہ کرو تو يُّرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تم پر مِّدْرَارًا ۙ برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تم کو بِاَمْوَالٍ مالوں سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹوں سے یعنی تمھارے مال اور اولاد بہت کردے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تم کو جَنّٰتٍ باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمھارے واسطے اَنْهٰرًا ۭ نہریں پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ کیا ہے تم کو کہ تم امید نہیں رکھتے ہو یعنی نہیں پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا ۚ عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اُس کی بزرگی کا اعتقاد نہیں کرتے تاکہ اُس کی نافرمانی سے ڈرو یا تم کو کیا ہے کہ اُس کی عظمت اور قہاری سے نہیں ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہے کہ اُس نے تم کو پیدا کیا ہے اَطْوَارًا ۝ طرح طرح کا صورت اور سیرت میں مختلف یا نطفہ کے طور سے تھکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر کردیا آخر تک اور یہ اُس کی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہے اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیے اللہ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا ۙ طبقہ بر طبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کردیا چاند کو فِيْهِنَّ اُن میں سے ایک میں نُوْرًا روشنی بعضی تفسیروں میں ہے کہ چاند کا جرم آسمان دنیا میں ہے اور اُس کا نور سب آسمانوں میں پھیلتا ہے اس طرح جیسے زمین پر پھیلتا ہے اور اُن کو روشن کردیتا ہے وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اُس نے آفتاب کو سِرَاجًا ۝ چراغ اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دُور کردیتا ہے آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ نے نور نے کفر اور نفاق کا نور عالم سے زائل کردیا

قطعہ

چراغ جسم و دل چشم و چراغ جان رسول اللہ — کہ شمع ملت ست از پرتوِ احکام آں رخشاں
درین ظلمت سرا گر نہ چراغ افروختے شرعش — کجا کس را خلاصی بودی از تاریکی طغیاں ۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اُگایا تم کو یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اُن کا نہال ہستی اُگایا نَبَاتًا ۙ اچھا اگانا اور جب ہمارے باپ آدم علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہیں ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ پھر پھیر لے جائیگا تم کو فِیْهَا زمین میں یعنی موت کے بعد قبر میں لائے گا وَیُخْرِجُكُمْ اور نکالے گا تم کو قبروں سے اِخْرَاجًا ۝ نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو بِسَاطًا ۙ بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اُس میں آرام لینا اور اُس پر چلنا چاہیے لِّتَسْلُكُوْا تا کہ چلتے رہو تم مِنْهَا زمین سے سُبُلًا فِجَاجًا ۝ ع کشادہ راہوں میں ان نصیحتوں کے بعد قوم نوح کے عوام لوگوں نے غور و تامل کیا اور اُن کے خواص اور رئیسوں نے اُن کو بہکایا اور بھڑکایا کہ جس حال پر تھے اس سے بھی بدتر ہو گئے اور پہلے سے بھی زیادہ ظلم کر کے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر کہ رَّبِّ اِنَّهُمْ اے میرے رب یقینی وہ لوگ یعنی میری اُمت کے عام لوگ عَصَوْنِیْ عاصی ہو گئے میرے باب میں وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اُنھوں نے مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ اُس کی کہ زیادہ نہیں کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اُس کے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا ۚ مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی اُنھوں نے میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسوں اور سرداروں کی متابعت کی جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگوں نے مَكْرًا كُبَّارًا ۚ مکر بڑا کہ اُس کے سبب سے کمینوں اور نادانوں کو اپنی طرف کھینچا اور مجھ کو ایذا دینے کی ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوْا اور کہا اُنھوں نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہاتھ نہ کھینچو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودوں کی عبادت سے وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا ودّ کو اور وہ ایک بُت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَّلَا سُوَاعًا ۙ اور نہ سواع کو اور وہ ایک بُت کی صورت تھا وَّلَا یَغُوْثَ اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بُت تھا شیر کی صورت وَیَعُوْقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بُت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۚ[1] اور نہ نسر کو اور وہ ایک بُت کرگس کی شکل پر تھا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان میں گزرے تھے اور لوگوں کو اُن سے اعتقاد تھا اُن کے مرنے کے بعد شیطان نے اُن کی صورتیں لکڑی اور پتھر سے بنا دی تھیں لوگ اُن کی تعظیم کیا کرتے جب زمانہ گزرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بُت نکال کر عرب کو اُن کی پرستش کا حکم کیا قبیلۂ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل میں رکھا اور سواع قبیلۂ ہذیل میں تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان میں جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا بیت

کافراں از بُتِ بے جاں چہ تمتع دارند　　باری آں بُت بپرستید کہ جانے دارد

غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیوں نے غریب آدمیوں سے کہا کہ ان بُتوں سے ہاتھ نہ اٹھاؤ وَقَدْ اَضَلُّوْا اور حال یہ ہے کہ گمراہ کیا قوم کے رؤسا نے ان بُتوں کے سبب سے كَثِیْرًا ۚ بہتیرے آدمیوں اور کمزور لوگوں کو وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ بڑھا بارِ خدایا ظالموں کو اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ گناہوں کے واسطے اُغْرِقُوْا ڈبو دیے گئے طوفان میں فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ[2] پھر داخل کیے گئے آگ میں یعنی قبروں کے اندر اور بعضوں نے کہا ہے کہ آخرت میں داخل کیے جائیں گے فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ پھر نہ پایا اُنھوں نے اپنے واسطے اُن میں سے جنھیں خدا ٹھہرایا تھا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اُن پر سے روکیں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح کو خبر دی کہ اب اور کوئی تیری قوم میں سے ایمان نہ لائے گا اور

[1] آیہ مکی و مدنی ۱۲　　[2] آیہ غیر کوفی ۱۲

اُن سے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ روئے زمین پر مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافروں میں سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا اس سے ہلاک عام مراد ہے یعنی کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑے گا اُن کو تو يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو یعنی چاہیں گے کہ مومنوں کو بہکائیں اور بھڑکائیں وَلَا يَلِدُوْٓا اور نہ وہ پیدا کریں گے اِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝ ناشکر گزار یعنی اُن کے لڑکے پیدا ہوکر جب بالغ ہوں گے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اے میرے رب بخشدے مجھ کو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوحؑ کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اُن کی ماں بہت مشہور قول کے موافق شمخا بنت انوش تھیں اور دونوں مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اُن کو بخش دے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اُس شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر میں اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کھیت یا مسجد میں مُؤْمِنًا اُس حال میں کہ وہ مومن ہو وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط اور بخشدے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو جو قیامت تک ہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس امت مرحومہ کے لوگ مراد ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جس طرح حضرت نوح کی دعا کافروں کے باب میں قبول ہوئی اسی طرح مومنوں کے باب میں بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ زیادہ کر ظالموں یعنی کافروں کو اِلَّا تَبَارًا ۝ۧ مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذالک

نصف ع ۸

اٰیاتھا ۲۸ — رکوعاتھا ۲ — کلماتھا ۲۸۵ — حروفھا ۱۱۲۶

وھی ثمان وعشرون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورۃ الجن مکیۃ
اور وہ اٹھائیس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ جن مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

اس سے قبل سورۂ احقاف میں مذکور ہوا کہ جن کا ایک گروہ بطن نخلہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے شرف اندوز ہوا اور قرآن شریف سُن کر وہ سب جن ایمان لائے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول مقبولؐ سورۂ اقراء پڑھتے تھے اور وہ نوجن تھے یا سات اُن میں سے تین نجران کے تھے چار نصیبین کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلوں میں بڑے اور بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر انہی سے ہے اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اُس نے اپنی قوم میں جاکر انواع واقسام کی باتیں کہیں حق تعالیٰ اس سورت میں اُن کی خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ اسْتَمَعَ یہ کہ سُنا قرآن بطن نخلہ میں نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن میں سے فَقَالُوْٓا پھر کہا اُنھوں نے جب اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہم نے سُنا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ۙ قرآن عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہیں ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہیں رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہے اِلَى الرُّشْدِ راستی اور صواب اور دین دنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اُس کا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شرک نہیں لاتے اور شریک نہیں ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ۙ اپنے رب کے ساتھ کسی بُت یا شیطان وغیرہ کو جس طرح پہلے ہم شرک کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہے جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہے اُس کی عظمت اور جلال مخلوقات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہیں پکڑی اُس نے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بنو ملیح کہتے ہیں وَّلَا وَلَدًا ۝ۙ اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود ونصاریٰ عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ

يَقُوْلُ اور تحقیق کہ کہتا ہے سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا بات دور کہ اُس کی طرف جورو لڑکوں کی نسبت کرتا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہیں کہتے ہیں آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے جب ہم نے قرآن سُنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ مرد آدمیوں میں سے کہ بعض مکانوں میں يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد جنوں سے اس طرح پر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان میں پہونچتا تو کہتا کہ میں پناہ لیتا ہوں اس جنگل کے سردار کی قوم کے نادانوں کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن میں رہتا ہے اور اہل مکہ ہولناک مقام میں کہتے تھے کہ پناہ مانگتے ہیں ہم خدیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوْهُمْ تو زیادہ کیا آدمیوں نے جنوں کے واسطے اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۙ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہاں تک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہے کہ آدمی ہم سے پناہ ڈھونڈھتے ہیں وَّاَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیوں نے ظَنُّوْا گمان کیا كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسا تم نے گمان کیا ہے اے جنو اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ یہ کہ نہ اُٹھائے گا خدا کسی کو حساب اور جزا کے واسطے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ اور تحقیق کہ ہم نے مس کیا ہے آسمان کو اور چڑھ کر بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہم نے چاہا کہ آسمان میں ہم چلے جائیں فَوَجَدْنٰهَا تو ہم نے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيْدًا پاسبانوں سخت قوی سے یعنی فرشتوں سے جو جنوں کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہوئے ہیں وَّشُهُبًا ۙ اور اُن آگ جھاڑنے والے ستاروں سے جو شیطانوں کو ہانکنے کے واسطے متعین ہوئے ہیں وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھتے تھے مِنْهَا آسمان سے مَقَاعِدَ بیٹھنے کی جگہوں میں لِلسَّمْعِ ؕ سننے کو آسمانی خبریں یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانوں پر جاتے اور بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستاروں کی آگ سے ہم ہنکائے جاتے تھے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پھر اب جو جن سننے کی خواہش کرتا ہے اب يَجِدْ لَهٗ پاتا ہے اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا ۙ نگاہ رکھنے والا اور منتظر کھڑا ہوا اُس کے جلانے کو وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اور بیشک ہم نہیں جانتے کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ کیا بُرائی چاہی گئی ہے آسمان سے ہم کو باز رکھنے میں بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اُن لوگوں کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہیں اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہے اُن کے واسطے رَبُّهُمْ اُن کے رب نے رَشَدًا ۙ بھلائی اور صلاح وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یقینی ہماری جنس میں سے نیک ہیں یعنی مومن نیک کام کرنے والے خیر میں سبقت لے جانے والے وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ اور ہم میں سے اس سے کمتر ہیں یعنی خیر اور شر میں اوسط راہ چلنے والے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ اور ہم ہیں مختلف اور متفرق طریقوں اور مذہبوں والے معالم میں حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ جس طرح آدمیوں میں مختلف مذہبوں کے لوگ ہیں جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنوں میں بھی ہیں وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اور بیشک ہم نے جانا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کر سکیں گے خدا کو جس جگہ ہوں ہم فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اُسے اُس میں عاجز نہ کر سکیں گے اپنے مقام میں مقابلہ اور مقاومت کے واسطے ثابت قدم اور ساکن رہ کر وَّلَنْ نُّعْجِزَهٗ اور عاجز نہیں کرتے ہیں ہم اُسے هَرَبًا ۙ بھاگنے کی رُو سے اطراف میں یا حوالی کوہ قاف میں وَّاَنَّا اور بیشک ہم نے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى جب کہ سُنا ہم نے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت کا سبب ہے تو اٰمَنَّا بِهٖ ؕ ایمان لائے ہم اُس کا یا اُس شخص پر جس سے ہم نے سُنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ جنوں کی طرف کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہ آپ کی دعوت جن اور انس دونوں کو پہونچی ہوئی ہے نظم

داخل اندر دعوت او جن و انس | تا قیامت انتش ہر نوع و جنس
اوست سلطان و طفیل او ہمہ | اوست شاہنشاہ و خیل او ہمہ

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهٖ اپنے رب پر فَلَا يَخَافُ تو وہ نہ ڈرے گا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا میں وَّلَا رَهَقًا ۝ اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور ہم میں سے مسلمان ہیں پیغمبر پر ایمان لائے ہوئے اور دین اسلام قبول کئے ہوئے وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور ہم میں سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہیں اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہیں اور حق تعالےٰ کا حکم نہیں مانتے فَمَنْ اَسْلَمَ پھر جس نے حکم مانا خدا کا جس طرح ہم نے حکم مان لیا ہے فَاُولٰٓئِكَ تو اُن حکم مان لینے والوں نے تَحَرَّوْا قصد کیا ہے رَشَدًا ۝ سیدھی راہ کا اور اُس راہ سے مقصد کو پہونچیں گے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور مگر ظالم جو نہ ایمان لائے حق پر فَكَانُوْا تو وہ ہوں گے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ۝ ایندھن کہ اُن کے سبب آگ بھڑکائی اور دہکائی جائے گی جیسے کافر آدمیوں سے سلگائی جائے گی وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اور مجھ پر وحی کی ہے کہ اگر مستقیم ہوں اہل مکہ عَلَى الطَّرِيْقَةِ سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائیں تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائیں گے ہم اُن کو مَّآءً غَدَقًا ۝ پانی بہت قحط اور تنگسالی کے بعد یعنی روزی ہم اُن پر کشادہ کردیں گے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کریں تو ہم اُن کو بہت صاحب نعمت کریں گے یعنی دوزخ کی وعید سے اُن کو ہم امان دیں گے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے اور مفسروں کے ایک گروہ نے عام لیا ہے یعنی اگر جن اور انس اسلام پر مستقیم ہیں تو ہم اُن پر معیشت کشادہ کردیں گے لِّنَفْتِنَهُمْ تا کہ آزمائیں ہم اُن کو فِيْهِ اُس زندگی میں کہ اُس نعمت کا شکر ادا کرنے میں کیونکر قیام کرتے ہیں وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اُس کی نعمت یاد کر کے شکرگزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کرے گا اُس کو خدا عَذَابًا صَعَدًا ۝ عذاب سخت میں جس میں راحت اور فرحت نہ ہو وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ اور مجھ پر وحی آئی ہے کہ مسجدیں لِلّٰهِ اللہ ہی کے واسطے ہیں اور اُسی کے لئے خاص ہیں فَلَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو اُن میں مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو جس طرح یہود و نصارا اپنے کنیسوں اور صومعوں میں حضرت عزیر اور مسیح علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور جس طرح بیت الحرام کے گردا گرد کہتے ہیں کہ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ اور بعضوں نے کہا ہے ان مساجد سے تمام روئے زمین مراد ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین کی مسجد ہے اس واسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ میں خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہیں بیت

دل را بجز از یاد خدا شاد مکن | با یاد وے از کسے دگر یاد مکن

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ خدا کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن نخلہ میں يَدْعُوْهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اُس کی قرأت سنتے تھے كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تھا کہ ہوں جن عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ؕ اس پر لپٹ جانے والے شوق کے مارے یہ جو حق تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اس میں بہت نکتے ہیں صحابہ کا قول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہیں آیا اس واسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پر جس طرح حضرت نے قیام فرمایا

ع ١٤

اس طرح کسی کو اس پر قیام کرنے کی قدرت نہ تھی تو اجرام منازل فلکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور مدارج فلکی سے قرآن اُترنے کے وقت بھی آپ کو اسی نام سے یاد فرمایا تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ **نظم**

اے بندہ شعار بندگی دوست ۔ کز جملۂ بندگان گزین اوست

دادند ز بندگیش راہی ۔ کاں راہ ندیدہ ہیچ شاہی

مکہ کے کافروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تم نے عجب کام اختیار کیا ہے اور بڑا جھگڑا شروع کیا ہے اس مہم سے پھرو اور اس کام سے رجوع کرو تاکہ ہم تم کو پناہ دیں اور تمہاری حمایت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ مشرکوں سے کہ بہر حال اِنَّمَآ اَدْعُوْا نہیں پکارتا ہوں میں یعنی نہیں عبادت کرتا ہوں میں مگر رَبِّیْ اپنے رب کی وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اور شریک نہیں ٹھہراتا ہوں میں اُس کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ کہہ کہ یقینی میں مالک نہیں ہوں لَکُمْ تمہارے واسطے ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَّلَا رَشَدًا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی میں بندہ ہوں اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہے قُلْ اِنِّیْ کہہ کہ بیشک میں لَنْ یُّجِیْرَنِیْ نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ میں لے گا مجھے مِنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے اَحَدٌ ۵ کوئی بھی اگر خدا مجھ پر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہیں کرسکتا وَّلَنْ اَجِدَ اور نہ پاؤں گا میں ہرگز مِنْ دُوْنِہٖ اُس کے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ جس کی طرف ہم متوجہ ہوں اِلَّا بَلٰغًا مگر پہونچاتا ہوں تم کو پہونچانا مِّنَ اللّٰہِ خدا کے پاس سے کہ وہ تم کو کافی ہے وَرِسٰلٰتِہٖ اور پہونچاتا ہوں اُس کے بھیجے ہوئے پیغام وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اُس کی عبادت میں وَرَسُوْلَہٗ اور اُس کے رسول کی امر ونہی میں فَاِنَّ لَہٗ تو بیشک اُس کے واسطے ہے نَارَ جَہَنَّمَ آگ دوزخ کی خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ ہمیشہ رہیں گے اُس میں اَبَدًا ۝ ہمیشہ کبھی اُس سے نجات نہ پائیں گے اور اے ہمارے حبیب آج تو کافر تجھکو کمزور اور بے یار و مددگار جانتے ہیں اور تیرے باب میں عاصی اور گنہگار ہوتے ہیں حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا یہاں تک کہ جب دیکھیں گے مَا یُوْعَدُوْنَ جو کچھ وعدہ دیے گئے دنیا میں جیسے واقعہ بدر یا آخرت میں فَسَیَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ جانیں جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھیں کہ مومن اور کافر کے گروہ میں سے مَنْ اَضْعَفُ کون ہے بہت ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور کون ہے بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہو جائے گا کہ کس کے یار اور مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہیں اور کس کے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہیں کافروں نے یہ آیت سُن کر کہا کہ یہ وعدہ کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہے وہ صحیح اور درست ہے مگر اُس کا وقت مجھ پر پوشیدہ ہے اِنْ اَدْرِیْٓ نہیں جانتا ہوں میں اَقَرِیْبٌ آیا نزدیک ہے مَّا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ یا مقرر کیا ہے میرے خدا نے اُسکے واسطے اَمَدًا ۝ اندور عٰلِمُ الْغَیْبِ وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا فَلَا یُظْهِرُ تو ظاہر نہیں کرتا اور مطلع نہیں فرماتا عَلٰی غَیْبِہٖٓ اُس غیب پر جو مخصوص ہے اُسی کے علم کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مگر جسے پسند کرلیتا ہے مِنْ رَّسُوْلٍ اپنے رسول میں سے کہ اُسے اُن میں سے بعض پر اطلاع دیتا ہے تاکہ اُس رسول کا معجزہ ہو اور یہاں رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ پس تحقیق کہ دلاتا ہے یعنی کرتا ہے مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ اُس پسندیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِہٖ اور اسکے پیچھے سے رَصَدًا ۝ نگہبان فرشتے کہ اُسے بچائے رکھتے ہیں لِّیَعْلَمَ تاکہ جان لے نبی جس کی طرف وحی آئی ہے اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا یہ کہ پہونچا دیے جبریلؑ اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اُس کے ساتھ رہتے ہیں رِسٰلٰتِ رَبِّہِمْ پیغام بھیجے ہوئے اپنے رب کے بے تغیر اور بے تبدیل

وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہے خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہے بِمَا لَدَیْھِمْ اُس چیز کے ساتھ جو رسولوں اور فرشتوں کے پاس ہے وَاَحْصٰی اور گن لیا ہے کُلَّ شَیْءٍ ہر چیز کو عَدَدًا شمار کی رو سے یہانتک کہ مینھ کے قطرے اور میدان کی ریت اور رمل سکے سب جانتا ہے اس سے سب معلوم کے ساتھ اُس کا کمال علم مراد ہے یعنی مطلقاً کوئی معلوم اُس کے دائرہ علم سے باہر نہیں ہے بیت

ہرچہ دانستنی ست در دو جہاں نیست از علم شاملش پنہاں

وھی عشرون آیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سورۃ المزمّل مکیۃ
اور وہ بیس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ مزمل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو اس زمانے کی ابتدا میں آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ کمل چادر کے مثل تھا چودہ گز کا نصف مجھ پر رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ لیتے اور اُسی کو اوڑھے ہوئے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپکو خطاب فرمایا کہ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ اے کمل اوڑھنے والے اور بعضوں نے کہا ہے کہ زمل حمل کے معنی میں ہے یعنی اے بار نبوت اٹھانے والے قُمِ الَّیْلَ اٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے اِلَّا قَلِیْلًا ۙ مگر تھوڑی رات رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا ابتدائے اسلام میں فرض تھا اور تین مقداروں میں اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اٹھ مگر تھوڑی رات کہ نِّصْفَہٗ آدھی رات ہے اَوِ انْقُصْ مِنْہُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِیْلًا ۙ تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس سے کم نہ چاہیئے اَوْ زِدْ یا زیادہ کر عَلَیْہِ آدھی رات پر کہ دو تہائیوں تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اُس کے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر تَرْتِیْلًا ۙ ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اُن کو شمار کر سکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ترتیل سے وقفوں کا یاد رکھنا اور حرفوں کا ادا کرنا مراد ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ تحقیق کہ قریب ہے کہ ہم وحی کریں اور اتاریں عَلَیْکَ تجھ پر قَوْلًا ثَقِیْلًا ۙ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفوں پر اُس کا اٹھانا گراں ہو یا گراں قدر ہو امر و نہی وعدہ وعید حلال و حرام حدود احکام کی جہت سے یا اس کا سننا کافروں کو گراں ہو اور اُس کا سمجھنا منافقوں پر یا اُس کا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو میں بھاری ہو یا ثقیل ہو تجھ پر اُسے لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے مخرجوں پر بے اعتماد کئے ہوئے حروف اور کلمات کا لعینہا عادت کیے ہوئے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اُس حال میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی پہونچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک دن نہایت شدت سے جاڑا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اترتی ہے اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہیں اس طرح پر جوذکر کی گئی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یاروں میں سے اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگائے ہوتے تو اُسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل میں چہرہ مبارک زیادہ منور اور روشن ہو جاتا مصرع

بسان گل کہ بصحن چمن برافروزد

بحر الحقائق میں ہے کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ اور سب آسمانی اُتری ہوئی کتابوں کی نسبت

اجمالی صورت رکھتا ہے اس واسطے کہ سب کی تصدیق کرنے والا اور سب کے مطابق ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا ثقل اس کی جمعیت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صورت اجمالی اور صورت تفصیلی دونوں کو جمع کرنے والا ہے اور دو امروں کو جمع کرنے والا یقینی بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل اور بہت بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیئے **نظم**

خلی چنیں بار بمقدار نیست — بار کسے نیست کہ ایں کار نیست

کس نتواند زدن اینجا نفس — قوت ایں کار تو داری و بس

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ بیشک رات کی ساعت یا جو عبادت رات کو کی جاتی ہے یا شب کا قیام هِیَ اَشَدُّ وَطْأً وہ بہت سخت ہے رنج اور کلفت کی رو سے اس واسطے کہ راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہے یا شب کو عبادت کرنے میں فراغت بڑی ہے اس واسطے کہ دن کو باب معیشت میں دل مشغول اور مصروف رہتے ہیں اور رات کو طرح طرح کے خطروں سے فارغ ہو کر محراب عبادت میں متوجہ ہو سکتے ہیں **بیت**

خاموش شد عالم بشب تا چیست باشی در طلب — زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوت گاہ نیست

وَّاَقْوَمُ اور بہت راست ہے قِیْلًا مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہے کہ دل فارغ ہوتا ہے اور زبان دل کے ساتھ موافق ہوتی ہے زبان سے پڑھتا ہے اور دل سے اس میں تفکر کرتا ہے اور ناشِئَةَ الَّیْل بعضوں نے کہا ہے کہ مغرب اور عشا کا درمیان ہے یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہے کہ سو کر اُٹھے اِنَّ لَکَ بیشک تیرے واسطے فِی النَّهَارِ دن میں سَبْحًا طَوِیْلًا آنا جانا لمبا ہے یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اُنکے کاموں میں مشغول رہتے ہو تو راتوں کو تہجد ادا کرنا اولیٰ ہے وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسماء حسنیٰ کے ساتھ اُسے پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَیْهِ اُس کی عبادت کی طرف تَبْتِیْلًا کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے خیال سے خالی کر اور بالکل اسی کی طرف متوجہ ہو جا **فرد**

دل در دو بند و زغیرش بگسل — ہر چہ جز دوست بروں کن از دل

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہے ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہے مشرق اور مغرب کا لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہیں عبادت کے قابل اِلَّا هُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْهُ تو پکڑ اُس کو وَکِیْلًا ○ اپنا کارساز اور مہمات اُسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اُس پر جو کہتے ہیں کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاهْجُرْهُمْ اور کٹ اُن سے هَجْرًا جَمِیْلًا ○ کٹنا خوب یعنی مقام انتقام میں نہ رہ اور اُن سے نصیحت نہ روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والوں اُولِی النَّعْمَةِ نعمت والوں کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اُن کو قَلِیْلًا ○ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ میں اُن کو تکذیب کا بدلا دوں گا امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت میں تھوڑا ہی زمانہ گزرا اِنَّ لَدَیْنَآ بیشک ہمارے پاس ہے آخرت میں دین کے دشمنوں کے واسطے اَنْکَالًا بیڑیاں بھاری کہ اُن میں مقید ہوں گے وَّجَحِیْمًا اور بڑی آگ دہکتی ہوئی کہ اُس میں جائیں گے وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے میں اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ○ اور عذاب دردناک اور سوا اس کے بہت سی سختیاں

ضریع دنقوم دہ درست خاردار ہیں

کہ خدا کے سوا کوئی اُس کی حقیقت نہیں پہچانتا لباب میں ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہو کر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہوں گے یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ جس دن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور جنبش میں آئیں گے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہو جائیں گے بڑے بڑے پہاڑ كَثِیْبًا ٹیلا ریت کا مَّهِیْلًا ۝ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ رواں کے مثل ہو جائیں گے اُس روز کی ہیبت سے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ بیشک بھیجا ہم نے اِلَیْكُمْ تمھاری طرف اے مکہ والو رَسُوْلًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شَاهِدًا عَلَیْكُمْ گواہ تمھارے اقوال اور افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دیں گے دعوت اسلام تمھارے قبول کرنے اور نہ کرنے پر كَمَآ اَرْسَلْنَآ جس طرح بھیجا ہم نے اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فرعون کی طرف رسول یعنی موسیٰ علیہ السلام کو فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ تو عاصی ہو گیا فرعون اُس پیغمبر کے باب میں اور اُن کی دعوت قبول نہ کی اور کہا نہ مانا فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑا ہم نے اُسے اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ پکڑنا سخت یعنی پانی میں اُسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ میں پہونچا دیا کفار قریش کی تہدید اس آیت میں مندرج ہے فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ پھر کیونکر بچاؤ گے اے مشرکو اپنی جانیں اِنْ كَفَرْتُمْ اگر رہو گے اپنے کفر پر یَوْمًا اُس دن کے عذاب سے جس کی ہول یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ کر دے گی لڑکوں کو شِیْبًا ۝ بوڑھے یعنی اُن کے سر کے بالوں کو سفید کر دے گی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہے اس واسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا کر دیتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اُس دن کے طول اور درازی میں یہ مبالغہ ہو اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ آسمان پھٹا ہو گا اُس روز کی سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهٗ ہے وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ پورا مَفْعُوْلًا ۝ ہونا اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہ آیتیں تَذْكِرَةٌ ۚ نصیحت اور عبرت ہیں فَمَنْ شَآءَ پھر جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِیْلًا ۝ راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ راتوں کو اُٹھتے اور چونکہ رات کی مقداریں نصف اور اُس سے کم اور زیادہ مشتبہ تھیں تو اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ قدر واجب کی محافظت کی رعایت نہ رہے دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک ورم کر گئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب ہوئی اور منکروں نے اَمَّا هٰذَا اِنْقَدْ شَقِیَ فِیْ رَبِّهٖ کی ندا بلند کی تو حق تعالیٰ نے سال بھر کے بعد مومنوں پر سے وہ بار گراں اٹھا کر یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہے اَنَّكَ تَقُوْمُ یہ کہ تو اٹھتا ہے شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰى بہت کم مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وہ تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نماز پڑھتا ہے تو آدھی رات وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور اسی طرح اٹھتے ہیں ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ اُن لوگوں میں سے جو تیرے ساتھ ہیں تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اندازہ کرتا ہے رات دن کو اور وہ جانتا ہے اُس کی ساعتوں کی مقداریں اور اُس کا علم ہر شب اُن مقداروں میں تیرے قیام کو محیط ہے عَلِمَ جانتا ہے اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہیں رکھتے ہو وقت انداز کرنے کی اور اُن اندازوں کو نگاہ نہیں رکھ سکتے فَتَابَ عَلَیْكُمْ پس پھرا تمھاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور انداز کیا ہوا قیام ترک کرنے کی تمکو رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَیَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ قرآن میں سے مراد یہ ہے کہ رات کی نماز میں سے جس قدر تم کو آسان ہو اُتنی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ جانتا ہے خدا یہ کہ ہوں گے مِنْكُمْ تم میں سے مَّرْضٰى ۙ بیمار وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کریں گے فِی الْاَرْضِ زمین میں یَبْتَغُوْنَ ڈھونڈتے ہیں مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ خدا کے فضل و کرم میں سے یعنی تجارت کرتے ہیں اور حلال وجہوں سے کسب معاش کرتے ہیں وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے

قتال کرتے ہیں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ خدا کی راہ میں بیماروں کو بیماری سے اور مسافروں کو تجارت اور مجاہدوں کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہے تو رات کی نماز اور اُس کی مقدار میں گھبرنے میں تمہیں تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْہُ ۙ قرآن میں سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہے یعنی نماز میں قرآن پڑھنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہے جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور مستحب ہے اُس میں اختلاف کیا ہے اور وہ تین آیتیں ہیں یا سو یا دو سو یا ہر مہینے میں ختم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو حکم کیا کہ ہر مہینے میں ختم قرآن کر اُنھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں یعنی میں جلدی پڑھ سکتا ہوں فرمایا کہ بیس راتوں میں ختم کر پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہے فرمایا کہ سات دن میں پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کر و صاحب معالم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا ایک رات میں پچاس آیتیں پڑھے اُسے غافلوں میں نہیں لکھتے اور اگر سو آیتیں پڑھے تو اُسے فرمانبرداروں میں لکھتے ہیں اور اگر دو سو آیتیں پڑھے تو اُس کے ساتھ قرآن دعویٰ اور خصومت نہ کرے گا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتیں پڑھا کرے تو اُس کے واسطے ایک قنطار[1] ثواب لکھتے ہیں وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو زکوٰۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یہ راہ خیر میں مستحب اخراجات کرنے اور اسکے عوض بہت جزا پانے کا اشارہ ہے وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجو گے لِاَنْفُسِکُمْ اپنی ذاتوں کے واسطے مِّنْ خَیْرٍ نیکی سے تَجِدُوْہُ تو پاؤ گے اُسے عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے پاس ھُوَ خَیْرًا وہ بہتر ہے وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہے اَجْرًا ۭ اجر کی رو سے یعنی اُس کا بہت ثواب پاؤ گے ایک کا دس اور سات سو اور اُس سے بھی زیادہ اور بے حساب وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ۭ اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال میں اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہے بندوں کو رَّحِیْمٌ ۧ مہربان اُن پر کہ اُسکی شفقت اور مہربانی ماں باپ سے بڑھکر ہے

ع ۲

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ مدثر مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	چھپن ۵۶ آیتیں ہیں

اٰیاتھا ۵۶ ــ رکوعاتھا ۲ ــ کلماتھا ۲۵۶ ــ حروفھا ۶۳۵

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدائے زمانۂ وحی میں میں راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے میں نے ایک آواز سنی نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے اس کی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجھ پر خوف طاری ہوا میں گھر پر آیا اور میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے اُڑھاؤ تو مجھ پر کپڑے اُڑھا دیے اور میں اسی اندیشے میں تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۙ اے کپڑے اوڑھنے والے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دثار نبوت مراد ہے یعنی اے لباس رسالت پہننے والے قُمْ اُٹھ اپنی خواب گاہ سے یا قائم ہو جا مراسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ۙ پس ڈرا خلق کو عذاب آلہی سے اگر اُس کے سوا اور کی عبادت کریں وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۙ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ ۙ اور اپنے کپڑے پاک کر میلوں سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہیں کہ اُن کی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس

[1] قنطار گائے بیل کی کھال سونے سے بھری ہوئی ۱۲

کوتاہ کر کیونکہ، اَنْقٰی وَ اَتْقٰی وَ اَخْفٰی اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ جو کچھ نہ چاہئے اُس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات میں شیخ ابو الحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہے کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی طَہِّرْ ثِیَابَکَ عَنِ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے کپڑے کیا ہیں فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے پانچ خلعت پنہائے ہیں خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہے اُس پر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور جو خدا کو پہچانتا ہے اُس کی نگاہ میں سب چیزیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہے اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہے اور جس کو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہے وہ خدا کا گناہ نہیں کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہے تو عذر کرتا ہے اور جب عذر کرتا ہے تو عذر قبول ہوتا ہے تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہاں سے میں نے ثِیَابَکَ فَطَہِّرْ کے معنی جانے

نظم

در تو پوشید لطف یزدانی | خلعتے از صفات روحانی
دارش از لوث خشم و شہوت دور | تا بپاکیزگی شوی مشہور

وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۝ اور سب گناہوں سے کنارہ کر یعنی جس تقوے پر تو ہے اُسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دے کر احسان نہ رکھ تَسْتَکْثِرُ ۝ تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کر کے خدا پر احسان نہ رکھ کہ اُس کو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کر کے لوگوں پر احسان نہ جتا کہ اُن سے بہت بدلا تو طلب کرے وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ۝ اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا موارد قضا کے تحت میں خدا کے واسطے صابر رہ فَاِذَا نُقِرَ پھر جب پھونکا جائے گا فِی النَّاقُوْرِ ۝ صور میں یعنی دوسرا نفخہ کہ بعث اُسکا اثر ہے فَذٰلِکَ تو یہ پھونکنا یَوْمَئِذٍ اُس روز یَوْمٌ عَسِیْرٌ ۝ نشانی ہے سخت دن کی عَلَی الْکٰفِرِیْنَ کافروں پر غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝ نہ آسان ہے اگرچہ ہول ہیبت شدت اُس دن عام ہوگی مگر حق تعالیٰ اپنے کرم عام سے مومنوں پر سے سختی اور دشواری اٹھائے گا اور کافروں پر سختی باقی رہے گی اور حساب میں اُن کے ساتھ سختی اور تنگی کریں گے اور اُن کا منہ سیاہ ہو جائے گا اور اُن کے نامہ اعمال اُن کے بائیں ہاتھ میں ملیں گے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ حٰمٓ اور مومن کے شروع کی آیتیں سن کر قوم میں پھر آیا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمد سے میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ نہ آدمی کا کلام ہے نہ جن کا اُس میں وہ حلاوت اور شیرینی ہے کہ کسی کلام میں نہیں ہوتی اور اُس میں وہ طراوت اور تازگی ہے کہ کسی کلام میں نہ ہوگی اس نہال اقبال کی ٹہنیاں کلیہ سعادتوں کی پھل دینے والیاں ہیں اور اس شجرۂ طیبہ کی جڑ فضیلتوں اور حکمتوں کی رگوں سے خوب محکم اور مضبوط ہو گئی ہے یہ کلام غالب آئے گا مغلوب نہ ہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکے گا قریش نے یہ بات سن کر گمان کیا کہ ولید ایمان لایا پس ابوجہل طرح طرح کی باتیں کر کے اُسے حمیت جاہلیت میں پھیر لایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوئے اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ذَرْنِیْ چھوڑ مجھے وَمَنْ خَلَقْتُ اور اُس کو جسے پیدا کیا ہے ہم نے وَحِیْدًا ۝ اکیلا بے آل اولاد بے یار مددگار اور ایک قول یہ ہے کہ اُسے وحید القوم کہتے تھے یعنی اپنی قوم میں ایک وَّجَعَلْتُ لَہٗ اور دیا میں نے اُسے

۵ بیشک وہ بہت پاک اور بہت پسندیدہ اور بہت باقی رہنے والا ہے ۱۲

مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ مال کھنچا ہوا یعنی بہت لکھا ہے کہ اُس کے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اُس کے اونٹ گھوڑے بکریاں بہت تھیں باغ اسباب لونڈی غلام بے شمار تھے وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ اور دیے ہم نے اُس کو بیٹے اُس کے ساتھ حاضر اور موجود مکہ میں یعنی تجارت اور کسب معاش کے واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلوں میں حاضر ہوتے لکھا ہے کہ اُس کے دس بیٹے تھے اُن میں خالد اور عمارہ اور ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ اور بچھایا ہم نے اُس کے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تَمْهِیْدًا ۙ بچھا کر یہاں تک کہ ریحانۂ قریش اُس کا لقب ہو گیا تھا یا بنایا ہم نے اُس کا کام خوب بنا کر ثُمَّ یَطْمَعُ پھر طمع رکھتا ہے اَنْ اَزِیْدَ ۙ یہ کہ زیادہ کریں ہم اپنے عطیے اُس کے باب میں كَلَّا ہرگز نہ ہم ایسا کریں گے اور اپنی نعمتیں اُس کو زیادہ نہ دیں گے اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہے لِاٰیٰتِنَا میرے کلام کی آیتوں کا عَنِیْدًا ۙ منکر اور اُن میں جھگڑا کرنے والا اور اُن کو جادو کے ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیروں میں ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اُس کا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اُس کے فرزند اُس سے برگشتہ ہو گئے اور بعضے مر گئے اور وہ محتاج و رسوا ہلاک ہوا سَاُرْهِقُهٗ قریب ہے کہ پہونچا دیں ہم اُسے صَعُوْدًا ۙ صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہے آگ کا ستر برس میں اُس کے اوپر چڑھ سکتے ہیں اور اُس کے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہیں تبیان میں ہے کہ تکلیف دونگا میں اُس کو صعود پر اور صعود اور وہ ایک پتھر ہے دوزخ میں کہ اُس پر نہیں جا سکتے تو اُس کو آگ کی زنجیروں میں جکڑ کر آگے سے کھینچیں گے اور پیچھے سے آگ کے گرز ماریں گے کہ اُس جگہ پر جائے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی بڑی وعید ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اُس نے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ ۙ اور اپنے دل میں اندازہ ٹھیک کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہے کہ اُس نے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اُس کو ملامت کی تو اُس نے کہا کہ تم محمدؐ کو مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اُس کی عقل کامل ہے اور شیطان کو اُس پر قابو نہیں اور تم خیال کرتے ہو کہ محمدؐ کاہن ہے تو اُس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب یعنی بڑا جھوٹا ہے ہرگز جھوٹ کی تہمت اُس پر نہیں لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہے اُس کا کلام شعر سے نہیں ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اُس کو کیا کہہ سکتے ہیں اور اُس کے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہیں ولید نے فکر کی اور اپنے دل میں خیال باندھا کہ محمدؐ ساحر ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہو جیو كَیْفَ قَدَّرَ ۙ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہو جیو كَیْفَ قَدَّرَ ۙ کیسا اندازہ بگڑا ثُمَّ نَظَرَ ۙ پھر اُس نے نظر کی قرآن کے باب میں دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منہ سکوڑا کہ اُس میں طعن کا موجب نہ پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نگاہ کی اور اپنا منہ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ ۙ اور تیوری چڑھائی کراہت کے طور پر یا ہنسا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منہ پھیرا حق سے یا پیغمبر حق سے وَاسْتَكْبَرَ ۙ اور تکبر کیا اُن کی متابعت سے فَقَالَ پھر کہا کہ اِنْ هٰذَاۤ نہیں ہے یہ جو محمدؐ کہتے ہیں اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۙ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہے ساحروں سے اِنْ هٰذَاۤ نہیں ہے یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۙ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِیْهِ قریب ہے کہ ڈالدوں میں ولید کو سَقَرَ ۙ دوزخ کے پانچویں درکہ میں کہ اُس کا نام سقر ہے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۙ اور کس نے واقف کیا تجھکو کہ کیا ہے سقر لَا تُبْقِیْ آگ ہے جو نہ چھوڑے گی گوشت و پوست رگ پٹھے ہڈیوں کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادے گی اور پھر حق تعالیٰ اُنکے اجزائے پیدا کرے گا وَلَا تَذَرُ ۙ اور نہ چھوڑے گی دوبارہ جب تک نہ جلادے لَوَّاحَةٌ آگ سیاہ کر دینے والی لِّلْبَشَرِ ۙ آدمیوں کی کھال کو عَلَیْهَا اُس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ ۙ انیس فرشتے یا انیس فرشتے مسلط اور متعین ہوں گے تبیان میں

ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتوں کو پوچھا آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا دوسری بار داہنا انگوٹھا بند کر لیا اور یہ آیت آپ کے کلام کی تصدیق میں نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہے اور اس عدد کی تخصیص میں مفسروں اور مذکروں نے تکلفات کئے ہیں اذاں جملہ ایک یہ بات ہے کہ تسعۃ یعنی نو کا عدد اکائیوں کا اکثر ہے اور عشر یعنی دس دہائیوں کا اقل ہے تو یہ عدد جامع ہے اکثر قلیل کو کہ نو ہیں اور اقل کثیر کو کہ دس ہیں اور باقی وجہیں جواہر التفسیر میں مذکور ہیں لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابو جہل بولا کہ اے گروہ قریش دوزخ کے فرشتے انیس سے زیادہ نہیں ہیں کیا تم میں سے دس آدمی ان میں سے ایک فرشتے کو دفع نہ کر سکیں گے ابو الاسد ابن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو میں کافی ہوں دس کو پیٹھ سے اور سات کو پیٹ سے باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ بولا کہ صراط پر میں تمہارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو بائیں ہاتھ سے دھکیل کر صحیح سلامت بہشت میں ہم چلے بھی جائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَا اور ہم نے نہیں کیا ہے اَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنوں کو اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً مگر فرشتے کہ تمام خلق میں بہت قوی ہیں معالم میں ہے کہ دوزخ کے خازنوں کا رئیس مالک ہے اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہیں انکی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور ان کے دانت اونچے اونچے مضبوط اور مستحکم قلعے کے مانند آگ کے شعلے ان کے مونہوں سے نکلتے ہوئے اور ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت ہے ان میں سے ایک ایک بار میں ستر ہزار کافروں کو دوزخ کے جس کونے میں چاہے گا ڈال دیگا اور فرشتوں کا ذکر کافروں کا وہ کلام دفع کرنے کو کیا کہ وہ جان لیں کہ دوزخ کے خازن آدمی نہیں فرشتے ہیں سخت اور تند سب آدمی ایک فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَّ جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہے ہم نے عِدَّتَهُمْ انکا شمار کہ انیس ہیں اِلَّا فِتْنَۃً مگر کم عدد کہ فتنہ کا سبب ہو لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ان لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے یعنی وہ ہنسی اور تعجب کریں کہ انیس کیونکر تمام جن وانس پر عذاب کریں گے لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ تاکہ یقین کریں وہ لوگ جو اُوْتُوا الْکِتٰبَ دیے گئے ہیں کتاب اس واسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہیں وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور تاکہ زیادہ کرے ایمان والوں کو اِیْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب سے یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اور تاکہ شک نہ لائیں وہ لوگ جو اُوْتُوا الْکِتٰبَ عطا کئے گئے ہیں توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان لانے والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے خازنوں کے عدد پر ایمان لائے ہیں وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ان کے دلوں میں مَّرَضٌ بیماری ہے شک اور نفاق کی وَّالْکٰفِرُوْنَ اور کہیں کافر کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ کیا چیز ارادہ کی ہے خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا اس عدد سے کہ عجیب و غریب ہے مثل کی رو سے کَذٰلِکَ اسی طرح یُضِلُّ اللّٰہُ گمراہی میں چھوڑتا ہے خدا مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَیَهْدِیْ اور ہدایت کرتا ہے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے لکھا ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد انیس یار اور مددگار سے زیادہ نہیں رکھتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا یَعْلَمُ اور نہیں جانتا ہے جُنُوْدَ رَبِّکَ تیرے رب کے لشکروں کو کہ وہ فرشتے ہیں پیغمبروں کے معین اور مددگار اِلَّا هُوَ مگر وہ سب معلومات کا عالم ہے وَمَا هِیَ اور نہیں ہے سقر کی تمثیل یا خازنوں کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِکْرٰی مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ ؏ آدمیوں کے واسطے کَلَّا ایسا نہیں ہے کہ کوئی سقر کا انکار کر سکے وَالْقَمَرِ قسم چاند کی کہ وقتوں اور مدتوں کی پہچان اسی سے متعلق ہے وَالَّیْلِ اور قسم رات کی اِذْ اَدْبَرَ جب جاتی ہے دن کے آگے سے اور بعض نے اِذَا الف کے ساتھ اور دبر ماضی کا صیغہ

ع ۱ / ۳۱

دبور سے پڑھا ہے یعنی رات جب آتی ہے دن کے پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہے عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى الْكُبَرِ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکوں میں سے ہے نَذِيْرًا کیا ہے ہم نے اُس کو ایک چیز کہ اس سے ڈرائیں آدمی کو لباب میں ہے کہ حق تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ قُمْ نَذِيْرًا یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا لِلْبَشَرِ آدمیوں کے واسطے تاکہ تجھ سے نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کریں لِمَنْ شَآءَ بشر سے بدل ہے یعنی تو ڈرانے والا ہے اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہے اُسے جو چاہے مِنْكُمْ تم میں سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جز اور طاعت میں اَوْ يَتَاَخَّرَ یا باز رہے ترک اور معصیت سے یعنی سب گروہوں کو نصیحت کرنے والے ہو تم اے ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت کرنے والی ہے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ساتھ اس چیز کے جو اُس نے کئے ہیں کام گرد ہے یعنی دوزخ میں ہے اور اس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہیں ہیں آگ میں اسواسطے کہ ان کے گناہ بخش دیے گئے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ یہاں اہل یمین سے مومنوں کے لڑکے یا فرشتے مراد ہیں فِيْ جَنّٰتٍ جنتوں میں یعنی جنتوں کے اونچے محلوں پر ہوں گے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَآءَلُوْنَ پوچھیں گے عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مشرکوں کا احوال دریافت کرکے کہ مَا سَلَكَكُمْ کیا چیز لائی تم کو فِيْ سَقَرَ دوزخ میں قَالُوْا مشرک کہیں گے اُن کے جواب میں کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا میں مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھنے والوں میں سے یعنی اُس کے فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوٰۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ کھانا دیں فقیروں کو وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان میں اور اُن کی غیبت میں مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِيْنَ بحث کرنے والوں کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اُسے ہم باور نہ کرتے تھے حَتّٰى یہاں تک کہ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ آگئی ہم کو موت اور اُس سے پہلے جو حالتیں ہوتی ہیں اور اسی حال میں ہم مر گئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ نفع نہ کرے گی اُن کو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ شفاعت سب شفاعت کرنے والوں کی اُس تقدیر پر کہ وہ ان مشرکوں کی شفاعت کریں اور یہ بات محال ہے فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہے اُن کو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ قرآن یا اس کی نصیحتوں سے انکار کرنے والے ہیں كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہیں مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ بھاگنے والے کہ بھاگے ہوں قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف آوازوں سے یعنی جس طرح جنگلی گدھے ان چیزوں سے بھاگتے ہیں اس طرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہیں اس واسطے کہ بات سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ مثنوی میں اشارہ کیا ہے مثنوی

از کجا ایں قوم و پیغام از کجا — از جماد اے جاں کجا باشد رجا
فہمہائے کہنہ و کوتہ نظر — صد خیال بد در آرد در نگر
راز جز با راز داں انباز نیست — راز اندر گوش منکر راز نیست

کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مشرکوں نے کہا کہ اے محمد ہمیں خبر پہونچی ہے کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اس میں اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہی کہ ہم تم پر ایمان لائیں گے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ لاؤ کہ اس میں لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہے فلانے بندے کی طرف چاہیے محمد کی اطاعت کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا

مع
ند المتاخرین

کلام سننے سے بھاگتے ہیں یا اُس پر ایمان نہیں لاتے ہیں بَلْ یُرِیْدُ بلکہ چاہتا ہے کُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اُن میں سے اَنْ یُّؤْتٰی یہ کہ دیا جائے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً ۙ سر کھلے یہ ہر اس مضمون کے کہ اے فلاں محمدؐ کی پیروی کر کَلَّا ؕ ہرگز نہ دیے جائیں گے اُن کو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائیں تو بھی وہ ایمان نہ لائیں گے پس اُن کا انکار اس واسطے نہیں کہ نامہ نہیں دیا جاتا بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ وہ نہیں ڈرتے عذاب آخرت سے کَلَّآ حقا کہ وہ نہیں ہے جو وہ قرآن کے باب میں کہتے ہیں کہ سحر ہے یا آدمی کا کلام اِنَّهٗ بیشک قرآن تَذْكِرَةٌ ۚ نصیحت ہے اور یاد کرنا فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ پھر جو کوئی آدمی نصیحت لیا چاہے اُس سے نصیحت لے وَمَا یَذْكُرُوْنَ اور نہیں یاد کرتے اُسے اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کریں هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وہ قابل اس کے ہے کہ اس سے ڈریں وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۠ اور بخشنے والا ڈرنیوالوں کو
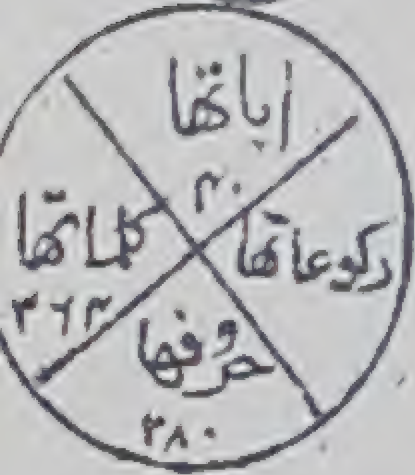
آیاتها ۴۰ | رکوعاتها ۲ | کلماتها ۱۶۴ | حروفها ۶۸۰

سورة القيمة مكية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وهي اربعون اٰية
سورۂ قیامہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چالیس آیتیں ہیں

لَآ اُقْسِمُ لا نفی کا فعل قسم میں تاکید کے واسطے ہوتا ہے تو معنی یہ ہیں کہ البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ قیامت کے دن کی وَلَآ اُقْسِمُ اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ ملامت کرنے والے نفس کی اس سے نفس متقیہ مراد ہے کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہے یا وہ نفس مقصود ہے جو اپنے کو ہمیشہ تقصیروں میں ملامت کیا کرتا ہے اگرچہ عبادتوں میں اس کی کوششیں اور محنتیں بہت ہوں یا نفس مطمئنہ مراد ہے جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہے نفس لوامہ کی قسم کھا کر حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تم اٹھائے جاؤ گے لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا حال پوچھا جب حضرت نے اس کی خبر دی وہ بولا کہ اگر اس روز کو میں آنکھوں سے دیکھوں تو بھی باور نہ کروں کہ یہ متفرق ہڈیاں باہم مجتمع ہوں گی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنی عدی بن ربیعہ اَلَّنْ نَّجْمَعَ یہ کہ ہم جمع نہ کریں گے عِظَامَهٗ ؕ ہڈیاں پراگندہ اُس کی اس سے اس کا نفس مراد ہے کہ ہڈیاں اس کا قالب ہیں بَلٰى ہاں ہم جمع کریں گے پس چاہیئے کہ ہم کو جانے کہ قٰدِرِیْنَ قادر ہیں عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّیَ اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کریں بَنَانَهٗ ۝ اُس کی انگلیوں کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اُس کی انگلیوں کی پوریں اور سرے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہیں تو بڑی بڑی ہڈیوں کا اکٹھا کرنا کیا بات ہے بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ بلکہ چاہتا ہے عدی یا ہر آدمی چاہتا ہے لِیَفْجُرَ یہ کہ جھوٹ کہے اَمَامَهٗ ۚ اس چیز کو جو اس سامنے ہے بعث اور حساب یَسْـَٔلُ پوچھتا ہے ہنسی سے کہ اَیَّانَ کب ہوگا یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ؕ قیامت کا دن فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ پس جب پتھرا جائے گی آنکھ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ اور تیرہ و تاریک ہو جائے گا چاند وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ اور اکٹھا کیے جائیں گے آفتاب و ماہتاب یعنی اُن کو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کر کے دریا میں ڈال دیں گے یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ کہے گا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا یَوْمَىِٕذٍ اس دن کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ کَلَّا نہیں ہے کوئی بھاگنے کی جگہ لَا وَزَرَ ؕ کوئی پناہ کی جگہ نہ ہوگی کافروں کو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی طرف یعنی اُس کے حکم کی طرف یَوْمَىِٕذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ؕ اس روز قرارگاہ خلق ہے یعنی اپنی مشیت سے جنتوں اور دوزخیوں کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائے گا آدمی یَوْمَىِٕذٍۭ اس روز بِمَا قَدَّمَ اس چیز پر جو اُس نے آگے

بھیجے ہیں اعمال وَ اَخَّرَ ؕ اور جو کچھ اس نے پیچھے رکھے ہیں اموال شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہے جرأت کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہے حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے نیست کر دے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دے کر آگے بھیجے کہ باقی رہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ **رباعی**

گر ہمہ مال صرف راہ کنی گنج داری وگر نہ آہ کنی
گر فرستی ز پیش بہ باشد کہ بحسرت ز پس نگاہ کنی

بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰی نَفْسِهٖ اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ۙ صاحب بصیرت ہے یعنی اپنا حال جانتا ہے اور اپنے افعال و اقوال پر گواہ ہے وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ؕ اپنے عذر یعنی ہر چند مقدور بھر گناہ پر عذر کرے اور اُسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے مگر وہی اپنے گناہ کا گواہ ہوگا اور اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جانے گا **بیت**

چہ چندیں عذر انگیزی چندیں حیلہا سازی چہ میدانم کہ میدانی دمیدانی کہ میدانم

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب حضرت جبرئیل ؑ حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے تو حضرت بھی زبان سے ان کے ساتھ پڑھتے کہ بھول نہ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ نہ ہلا یہ قرآن کے ساتھ لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ تاکہ جلدی کرے تو بِهٖ ؕ اسے یاد کر لینے کے ساتھ اِنَّ عَلَيْنَا بیشک ہم پر ہے جَمْعَهٗ جمع کر دینا اس کا تیرے دل میں تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ۚ اور ہم پر ہے ثابت کر دینا اس کی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھیں ہم اُسے جبرئیل کی زبانی تجھ پر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ۚ اُس کے پڑھنے کی اور اس میں غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہم پر ہے بَيَانَهٗ ؕ ظاہر کر دینا اس کا جو اُس میں سے تجھ پر مشکل ہو کَلَّا ایسا نہیں ہے اے آدمیو جو تم نے عقبیٰ کے امر میں گمان کیا ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ اور ہاتھ روکتے ہو آخرت جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور کام برعکس کرنا چاہئے وُجُوْهٌ منھ يَّوْمَئِذٍ اس دن کہ روز قیامت ہے نَّاضِرَةٌ ۙ اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا اولیا مومنوں کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ۚ دیکھنے والے ہوں گے ظاہر بے حجاب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغوں نعمتوں عورتوں خدمتگاروں پر نظر کرے گا اور ہزار برس کی راہ سے انھیں دیکھے گا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہے جو وجہ الٰہی پر نظر کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہے کہ اوتادوں میں سے ہر ایک کے اوراد میں یہ کلمات ہیں کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ **بیت**

ہر کس بہ بہشت[1] آرزوے دارد عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ اور چہرے اس دن بَاسِرَةٌ ۙ تاریک و ترش ہوں گے یعنی منافقوں اور مشرکوں کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہے تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہے وہ نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہے اَنْ يُّفْعَلَ یہ کہ پہونچائی جائے گی بِهَا اُسے فَاقِرَةٌ ؕ بلا اور رنج کہ اس کی پیٹھ کی ہڈیاں توڑ دے یہ اُس پر عذاب عظیم نازل ہونے سے کنایہ ہے اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہے دیدار رب الارباب سے **مصرع**

[1] ہر شخص بہشت میں کوئی آرزو رکھے گا۔ مگر عاشق کی آرزو سوائے دیدار کے کچھ نہ ہوگی ۱۲

کہ از فراق تبر در جہاں بلائے نیست

کَلَّآ ایسا نہیں ہے کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے اِذَا بَلَغَتِ جب پہونچی ہے روح التَّرَاقِیَ ۲۶ سینے اور گردن کی ہڈیوں میں وَقِیْلَ اور کہا جاتا ہے یعنی مرنے کے قریب جو لوگ ہیں وہ یا فرشتے ہیں کہ مَنْ ۜ رَاقٍ ۲۷ کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَّظَنَّ اَنَّهُ اور یقین کرتا ہے وہ موت جس کے پیش نظر ہے الْفِرَاقُ ۲۸ کہ وہ چیز جو اس پر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہے دنیا سے اور دنیا کے لوگوں سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹ گئی ہے پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۲۹ اس کی پنڈلی سے یعنی موت کے ہول سے اُس کے پاؤں لپٹتے اور سمٹتے ہیں اور اُن میں حرکت نہیں رہتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ۳۰ اُس روز بازگشت ہوگی سب کو اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت سے عداوت تھی اُس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال میں سے دینا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۳۱ اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور مگر تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۳۲ اور پھیر لیا حق سے ثُمَّ ذَهَبَ پھر پھرا اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے لوگوں کی طرف يَتَمَطّٰى ۳۳ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ میں نے ایسا ایسا کام کیا یعنی کذب اور تولی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہے تجھکو اے ابوجہل موت سخت فَاَوْلٰى ۳۴ پھر بہت سزاوار ہے تجھ کو عذاب دردناک قبر میں ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ پھر خوب سزاوار ہے تجھکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۳۵ پھر نہایت سزاوار ہے تجھکو دوزخ میں ہمیشہ رہنا لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا میں دیکھا اور اُس کا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابوجہل بولا کہ اے محمد تم مجھے ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اَوْلٰى دَیْل کے معنی میں ہے حق تعالیٰ نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ وائے تجھپر اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے اَنْ يُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائے گا سُدًى ۳۶ مہمل اور معطل اور ضایع کہ دنیا میں مکلف اور عقبیٰ میں مبعوث اور معذب ہوگا اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۳۷ منی کا بہایا گیا رحم میں ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اُس کے اجزا و اعضا فَسَوّٰى ۳۸ پھر راست اور درست کردی اُس کی صورت اور اُس میں روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۳۹ نر اور مادہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہیں ہے وہ جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۴۰ اس بات پر کہ زندہ کرے مُردوں کو حدیث میں ہے کہ یہ سورت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے بَلٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دوسری روایت میں ہے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

ع ۲۰ ع ۱۰

سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
فی مطلع المصابیح سورۃ الانسان ۱۲ سورۃ الدھر مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اکتیس ۳۱ آیتیں ہیں

آیاتھا ۳۱ رکوعاتھا ۲ کلماتھا ... حروفھا ۱۰۵۹

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریر ہے یعنی مقرر آیا عَلَى الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِيْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے کہ اُس میں لَمْ يَكُنْ نہ تھا وہ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اُس میں روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک وہ مکہ اور طائف کے درمیان میں پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اُسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا کہ اُس کا نام

کیا ہے اور اُسے پیدا کرنے میں کیا حکمت اور فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ اُستاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہے کہ جو شعاعیں مفاتیح الغیب میں ہیں اُس کا مظہر ہو اقتضٰی مراتب ظہور میں اور خلافت کبریا کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصودات اور منتہائے غایت ہو اور سب پوشیدہ باتیں اُس کے وجود با وجود سے ظاہر ہو جائیں نظم

گنج مخفی انو نے آمد در ظہور | شد ظہور او تجلّی نور نور
خاک را تاباں تر از افلاک کرد | گنج مخفی بود زیر خاک گرد
خاک را سلطان اطلس پوش کرد | گنج مخفی بد ز بُری جوش کرد

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہم نے پیدا کیا آدمیوں کو کہ اولاد آدم ہیں مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے پانی سے کہ منی ہے اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہے رقت اور قوام اور خاصیت میں اس وجہ سے نطفہ کہ مفرد ہے اس کی صفت جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اُس سے رنگ مراد ہیں اس واسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور عورت کی زرد اور دونوں اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہو جاتی ہیں یا امتاج الطوار کے معنی میں ہے یعنی نطفہ تھکا ہو جاتا ہے پھر لوتھڑا ہو جاتا ہے آخر خلقت تک اور بہر تقدیر انسان کو ہم نے پیدا کیا اور امر ونہی سے نَّبْتَلِيْهِ آزماتے ہیں ہم اُسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہم نے اُسکو سَمِيْعًا سننے والا بَصِيْرًا ○ دیکھنے والا تاکہ دلیلیں دیکھے اور آیتیں سُنے اِنَّا بیشک ہم نے هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ راہ دکھائی ہم نے اُس کو سیدھی راہ قدرت کی دلیلیں قائم اور آیتیں نازل کر کے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا یا شکر گزار یعنی مومن سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ یا نا شکرا یعنی کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہم نے تیار کیں ہیں لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے سَلٰسِلَا۟ زنجیریں اُن میں باندھ کر کافروں کو دوزخ میں کھینچیں گے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اُن کے گلوں میں ڈالیں گے وَّسَعِيْرًا ○ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اُس میں جلا کریں گے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمانبردار يَشْرَبُوْنَ پئیں گے آخرت میں مِنْ كَاْسٍ كَانَ جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ میل اُس کا کافور یعنی اُسے جنت کے کافور سے ملا کر بنائیں گے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیریں ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنت میں ایک پانی خوشبو اور سفید ہے جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب سے اُس کا نام کافور رکھ دیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہے یہ کہ کافور کا بدل لایا گیا عَيْنًا کافور ایک چشمہ ہے يَّشْرَبُ بِهَا پئیں گے اُس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے يُفَجِّرُوْنَهَا بہالے جائیں گے اُس چشمہ کو جہاں چاہیں گے تَفْجِيْرًا ○ بہالے جانا آثار جمہور مفسر اس بات پر ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے گھر تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمہارے فرزند صحت پائیں انھوں نے نذر کی کہ تین روز روزہ رکھیں گے حق تعالیٰ نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روزے رکھے اور کسی قدر جو قرض لئے یا مزدوری کر کے حاصل کئے اور آٹا پیس کر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کریں پس ایک فقیر گھر کے دروازے پر آیا اور آواز دی کہ اے اہلبیت نبوت میں ایک فقیر مسلمان ہوں مجھے روٹی دو کہ حق تعالیٰ بہشت کی نعمتوں میں سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اُس فقیر کو دے دیا سب اہل بیت نے بھی اپنے حصے دے دیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر آیا اور سوال کیا سب کھانا اُسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بروقت آیا سب کھانا اُس کو عطا فرمایا حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يُوْفُوْنَ وفا کرتے ہیں ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کہ

طاعت اور عبادت کرتے ہیں وَيَخَافُونَ اور ڈرتے ہیں يَوْمًا كَانَ اُس دن سے کہ ہے شَرُّهُ بُرائی اُس کی یعنی اُس کی شدت اور محنت مُسْتَطِيرًا ○ فاش اور ظاہر اور سب کو پہونچی ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہیں کھانا عَلَىٰ حُبِّهِ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اس کے کہ وہ اس کھانے کے محتاج ہیں اور اُسے دوست رکھتے ہیں مگر ایثار کرتے ہیں اوروں کو کھلا دیتے ہیں خود نہیں کھاتے اور فانی کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہیں مِسْكِينًا فقیر محتاج کو وَيَتِيمًا اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا وَأَسِيرًا ○ اور قیدی کو کہ کفار مکہ میں سے گرفتار کیا ہے حدیث میں ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں لاتے تو آپ اُسے کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہاں تک کہ آپ کی رائے اُس کے باب میں کسی امر پر قرار پائے اور اُس مسلمان سے حکم فرماتے کہ اَحْسِنْ اِلَيْهِ یعنی اُس کے ساتھ نیکی کرنا بعضے علما اس بات پر ہیں کہ فقیر قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور مملوک لونڈی غلام اور عورت یہ سب قیدیوں کا حکم رکھتے ہیں یعنی اُن کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا چاہئے اور یہ کھانا کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے جو بات اُن کے اعتقاد میں ہے کہتے ہیں کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اُس کے نہیں کہ کھلاتے ہیں ہم تم کو یہ کھانے لِوَجْهِ اللَّهِ خدا کی رضامندی اور اُس کے دیدار کے واسطے لَا نُرِيدُ نہیں چاہتے ہیں ہم مِنكُمْ جَزَاءً تم سے جزا اور بدلا وَلَا شُكُورًا ○ اور نہ شکر گزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا اسواسطے کہ احسان کر کے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ خدا کا حکم ہے نظم

هرچه دہی میدہ و منت منه ۔ وانچه بمنت دہی آں خود مده
منت وفزوی که در احسان بود ۔ وقت جزا موجب نقصان بود

إِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہیں مِن رَّبِّنَا اپنے رب سے يَوْمًا عَبُوسًا عذاب سے اُس دن کے کہ منہ بنائے ہوں گے اُس کی ہولوں کی شدت سے قَمْطَرِيرًا ○ سخت اور کریہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالے سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہے قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے فَوَقَاهُمُ اللَّهُ پس بچا لیا اُن کو اللہ نے شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اُس دن کی وَلَقَّاهُمْ اور سامنے لایا اُن کے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَسُرُورًا ○ اور خوشی اور فرحت دل میں وَجَزَاهُم اور جزا دی اُن کو بِمَا صَبَرُوا بسبب اس کے کہ صبر کیا اُنھوں نے طاعت پر معصیت سے یا کھانا کھلانا جَنَّةً باغ کہ اُس کا میوہ کھائیں وَحَرِيرًا ○ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنیں مُّتَّكِئِينَ اُس حال میں کہ تکیہ لگائے ہوں گے فِيهَا جنت میں عَلَى الْأَرَائِكِ آراستہ تختوں پر لَا يَرَوْنَ فِيهَا نہ دیکھیں گے بہشت میں شَمْسًا آفتاب وَلَا زَمْهَرِيرًا ○ نہ جاڑا مراد یہ ہے کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی اور وہاں جاڑا گرمی کچھ نہ ہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے کی تیزی سے ایذا پائیں وَدَانِيَةً اور جزا دے گا اُن کو دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اُن پر ہوں گے ظِلَالُهَا سائے اُس کے درخت کے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کر دیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اُس کا میوہ تَذْلِيلًا ○ مسخر کرنے یعنی اُس کے میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والوں کو کوئی توڑنے سے منع نہ کرے گا وَيُطَافُ عَلَيْهِم اور دورے میں لائے جائیں گے اُن پر بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہوں گے قَوَارِيرَا ○ شیشوں کے مانند قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہوں گے شیشے کی طرح صاف کہ اُن کے اندر جو چیز ہو باہر سے نظر آئے گی قَدَّرُوهَا اندازہ کر لیا ہوگا پلانیوالوں نے اُن ظرفوں کو جنتیوں کے سیراب ہو جانے کی قدر تَقْدِيرًا ○ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اُس کے حوصلہ کے موافق جام دیں گے کہ اسمیں

سیراب ہوجائے اور اُس دورہ میں کمی زیادتی نہ ہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائیں گے فِيهَا بہشت میں كَأْسًا كَانَ شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ میل اُس کا زنجبیل یعنی اُس شراب میں زنجبیل بہشت ملائیں گے اس واسطے کہ زنجبیل بہت خوشی لانے والی اور بہت لذت بخشنے والی ہے عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہے جنت میں تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ۝ نام رکھا گیا سلسبیل اور وہ اختیار ہوگا جنتی جہاں جاری کرنا چاہیں جاری کرسکیں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُس کا پانی حلق سے بآسانی اُتر جائے گا اور جلد ہضم ہوجائے گا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کریں گے ابرار اور نیک لوگوں کے گرد وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ لڑکے کانوں میں بندے بالے پہنے ہوئے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ جب دیکھے گا تو اُسے اے دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کرے گا تو صفائی اور رنگ سے اُن کے چہروں کو لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا ۝ موتی چھٹکے ہوئے سیپی سے یعنی تر و تازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اُن تک نہیں پہونچا ہے اور اُن کی رونق اور آبداری میں کچھ کمی نہیں پیدا ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھے گا تو ثَمَّ اُس جگہ یعنی جنت میں تو دیکھے گا تو رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھے گا تو نعمتیں کہ وصف میں نہیں آسکتیں وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اُس میں دخل نہیں حدیث میں ہے کہ جنتیوں میں کم سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھے گا اور مملکت کی منتہا کو اُسی طرح دیکھے گا جس طرح اُس کی ابتدا کو دیکھتا ہے اور ایک قول کے موافق ملک کبیر خواہش جاری کرنا ہے کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اُن کے سامنے فرشتوں کا کھڑا ہونا اور فصول میں ہے کہ نعیم راحت اجسام ہے اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہے اور ملک کبیر صاحب خانہ کو مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہیں آتا الجار ثم الدار **بیت**

ایہا الاخوان تا چند انتظار آن نگار ۔۔۔ زاہداں فردوس میجوئید و ما دیدار یار

عَلِيَهُمْ جنتیوں کے اوپر یعنی اُن کا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُنْدُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ سبز ہیں وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائیں گے أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ کنگن چاندی کے اور یہ اُس کے خلاف نہیں ہے کہ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ اس واسطے کہ دونوں کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہے وَسَقٰهُمْ اور پلائے گا اُن کو رَبُّهُمْ اُن کا رب شَرَابًا طَهُورًا ۝ شراب پاک پلیدیوں اور نجاستوں سے یا پاک کرنے والی غل و غش سے مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ طہور ایک چشمہ ہے بہشت میں جو کوئی اُس میں سے پیئے گا اُس کے دل میں جب کھوٹ اور کوئی بری صفت نہ رہے گی اور بعضے کہتے ہیں کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنے والی تاکہ اُس کے لقا اور دیدار سے لذت پائے اور اُس کی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِي اللِّقَاءِ تمام ہوا عطاء، جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت میں خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے اور اس کا ذکر انشاء اللہ سورۂ کوثر میں آئے گا اور چار نہریں اور متقیوں کی ہیں پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور اُس کا ایک شمہ سورۂ محمد میں ذکر ہوا اور دو چشمے اُن لوگوں کے واسطے ہیں جن کو خوف الٰہی غالب ہے فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ اور دو چشمے اصحاب یمین کے ہیں فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ اور یہ چاروں چشمے سورۂ رحمٰن میں مذکور ہیں اور شراب رحیق ابرار کو ہے اور چشمہ تسنیم مقربوں کا ہے اور یہ دونوں مطففین میں مذکور ہیں اور دو چشمے اہل بیت کے واسطے ہیں کافور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل کہتے ہیں اور شراب طہور بھی اُنہی کے واسطے ہے اور محقق لوگ اُسے شراب شہود کہتے ہیں اس واسطے کہ یہ شراب پینے والے کے آئینۂ دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کر کے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنے والا کر دیتی ہے اور وقت اور حال کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ مطلق دوئی کے میل اور غیرت کے شائبے راہ وحدت میں نہیں باقی رہنے

اور دورنگی کے رنگ کو بدل کر جام اور شراب کو یک رنگ کر دیتی ہے **بیت**

ہمہ جام ست ونیست گوئی مے
یا مدام ست ونیست گوئی جام

ایک عارف نے کہا ہے کہ اگر کل دار القرار کے بزم نشینوں کو نعمتوں اور سرور کے تختوں پر بٹھا کر شراب طہور چکھائیں گے تو آج خمخانۂ افضال کے بادہ نوشوں کو اُس سے کامل حصہ نقد دیا ہے **نظم**

از شقاہم ربہم ہیں جملہ ابرار مست
در جمال لایزالی ہفت و پنج و چار مست

تن چو سایہ بر زمین و جان پاک عاشقاں
در بہشت عدن تجری تحتہا الانہار مست

خود چہ جائے عاشقان کز جائے توحید خدا
کوہ و صحرا و جبال و جملۂ اشجار مست

پھر ابرار کو کہیں گے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیوں کے ساتھ کَانَ ہے لَكُمْ جَزَآءً تمہارے واسطے جزا تمہارے کاموں کی وَّكَانَ سَعْيُكُمْ اور اب تمہارا دوڑنا کارِ خیر میں مَّشْكُوْرًا ۝ پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نے نَزَّلْنَا اُتارا ہم نے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجھ پر قرآن تَنْزِيْلًا ۝ اُتارنا بتدریج سورت کے بعد سورت اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اُس چیز میں جو اُس نے تجھ کو حکم پہونچانے کو فرمایا یا اُس کے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندوں کی ہلاکت کے باب میں وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر مِنْهُمْ اُن میں سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجھ کو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے بعض آ کہ میں اپنی بیٹی تم کو دوں اَوْ كَفُوْرًا ۝ یا کسی ناشکرے کی جو تجھ کو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید بن مغیرہ کہ اُس نے کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کو مالدار کر دوں وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِيْلًا ۝ اور شام کو یعنی ہمیشہ اس کی یاد میں مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات میں فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اس کے واسطے یعنی نماز ادا کر بعضوں نے کہا ہے کہ بکرت فجر کی نماز کا وقت ہے اور اصیل ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہے اور کچھ رات سے مغرب اور عشا مراد ہے تو یہ معنی ہوے کہ پانچوں وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کر وَسَبِّحْهُ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ رات کو لمبی یعنی تہجد میں مشغول ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہیں جلدی کرنے والی یعنی دنیا کو وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ اور چھوڑا ہے اُنھوں نے یعنی ڈال دیا ہے اپنی پیٹھ کے پیچھے يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہے نہ اُس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے واسطے کام بناتے ہیں نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہم نے اُن کو پیدا کیا سست پانی سے کہ وہ نطفہ ہے وَشَدَدْنَآ اور مضبوط کر دی ہم نے اَسْرَهُمْ ان کی پیدائش یعنی اُن کے جوڑ پٹھوں سے باندھ دیے وَاِذَا شِئْنَا اور اگر ہم چاہیں تو بَدَّلْنَآ بدل دیں اُن کو اَمْثَالَهُمْ اُن کے مثلوں سے جو خلقت میں اُن کے مثل ہیں تَبْدِيْلًا ۝ بدل دینا یعنی اُنھیں دنیا میں مار ڈالیں اور دوسرے عالم میں اسی صورت اور ہیئت کے مانند پھر لائیں یا اُن کو ہم ہلاک کر دیں اور اُن کے سوا اور فرمانبردار بندے پیدا کر دیں اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہ سورت تَذْكِرَةٌ نصیحت ہے یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنوں کے واسطے نصیحت اور عبرت ہے تاکہ اس کے مثل عمل کریں اور ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو کوئی چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِيْلًا ۝ راہ خیر اور طاعت اختیار کرکے وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہیں چاہتے ہو تم کوئی راہ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہے تمہاری خواہش کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ہر شخص کی استعداد اور استحقاق

ع ۲۲

حَكِيمًا ۝ پکا کام کرنے والا جو چیز چاہتا ہے حکمت کے ساتھ چاہتا ہے یُّدْخِلُ داخل کرتا ہے مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہے فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت میں ہدایت اور توفیق کے ساتھ یا بہشت میں اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اور ظالم یعنی مشرک لوگ اَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا گیا ہے اُن کے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

ع ۲

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مرسلات مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پچاس آیتیں ہیں

ایاتها ۵۰ رکوعاتها ۲ کلماتها ۱۸۱ حروفها ۸۴۹

وَالْمُرْسَلٰتِ قسم فرشتوں بھیجے ہوؤں کی عُرْفًا ۝ نیکی کے ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امر و نہی یا قرآن کی آیتوں کے ساتھ بھیجے گئے یا اُن ہواؤں کے ساتھ جو پے در پے چلائی گئیں ہیں فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ پھر قسم اُن فرشتوں کی جو تیز سخت اور جلد جاتے ہیں تیز جانا حکم آلہی بجالاتے ہیں یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کر دینے والے ہیں یعنی اگلی شریعتوں اور دینوں کو منسوخ کر دینے والے ہیں یا اُن ہواؤں کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لئے چلنے والی ہیں وَّالنّٰشِرٰتِ اور قسم اُن فرشتوں کی جو ظاہر کرنے والے ہیں شریعتوں اور کتابوں کے نَشْرًا ۝ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتیں خواص اور عام کے واسطے ہدایت کے آثار منتشر کرتی ہیں اُن کی قسم یا جو نرم ہوائیں لوگوں کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہیں اُن کی قسم فَالْفٰرِقٰتِ پھر اُن فرشتوں کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہیں فَرْقًا ۝ جدا کر کے یا قرآن کی آیتیں کہ خیر کو شر سے جدا کرتی ہیں اُن کی قسم یا جو ہوائیں بدلیوں کو پراگندہ کرتی ہیں اُنکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر ان فرشتوں کی قسم جو پیغمبروں پر القا کرنے والے اور ڈالنے والے ہیں ذِكْرًا ۝ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتیں جو اہل عالم میں حق تعالیٰ کا ذکر ڈالتی ہیں اُن کی قسم یا جو ہوائیں کہ یاد آلہی کا سبب ہوتی ہیں اُن کی قسم اس واسطے کہ ہواؤں کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اسکی قدرت پر دلیل پکڑنے کا موجب ہے اور القا ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہے اَوْ نُذْرًا ۝ یا اُن کے ڈرانے کے لیے جو باطل پر ہیں یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اس کے نہیں کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اُس کے متعلقات کے آنے کا لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونا ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب ستارے طُمِسَتْ ۝ مٹا دیے جائیں گے یعنی اُن کا نور لے لیں گے وَاِذَا السَّمَاۗءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان پھاڑ اجائے گا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ۝ پراگندہ کئے جائیں گے اپنی جگھوں سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ۝ جمع کئے جائیں گے اس وقت اور جگہ پر جہاں اپنی امتوں پر اُن کا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہیں گے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس روز کے واسطے اُجِّلَتْ پیچھے رکھی گئیں یہ چیزیں یعنی ستاروں کا بے نور ہونا آسمانوں کا پھٹنا پہاڑوں کا اُکھڑنا پھر جواب میں کہے گا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ جدا کرنے کے دن کے واسطے کہ وہ دن آج ہے مومن اور کافر مطیع اور عاصی کے درمیان جدا کرنا مکافات میں ہوگا یا اُس دن کے واسطے جب خلق کے درمیان حکم کرنا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ کیا ہے جدا کرنے کا دن اس واسطے کہ اُسکی کُنہ کوئی نہیں جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ وائے اُس دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اُن لوگوں کے واسطے جو اُس دن کی تکذیب کرتے ہیں اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کیا ہلاک نہیں کیا ہم نے اگلوں کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم ثمود کو ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائیں گے اُن کے ہلاکت میں الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلوں کو جو اُن کے مثل ہیں جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہیں ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ سب گناہگاروں کے ساتھ

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی سختی اُس دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس وعید کی تکذیب کرنے والوں کو ہے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ پانی ذلیل و خوار بمقدار یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر نگاہ رکھا ہم نے اُس پانی کو فِیْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ قرارگاہ مضبوط میں کہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ۝ جانی ہوئی تک کہ وہ پیدا ہونے کا زمانہ ہے فَقَدَرْنَا پھر قادر تھے ہم تمہارے پیدا کرنے میں فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر خوب قادر ہیں ہم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی بلا اُس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ قدرت باور نہ کرنیوالوں کے ہے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو كِفَاتًا ۝ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ زندوں کو اور مُردوں کو یعنی زندوں کو اپنے اوپر اور مُردوں کو اپنے اندر رکھتی ہے وَّجَعَلْنَا اور پیدا کئے ہم نے فِيْهَا زمین میں رَوَاسِيَ پہاڑ مضبوط گڑے ہوئے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اُٹھائے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہم نے تم کو مَّآءً فُرَاتًا ۝ پانی میٹھا اُس کے چشمے اور سوتے زمین میں پیدا کرنے کے سبب سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہے جو ایسی نعمتوں کا اقرار نہیں کرتے اور تکذیب کرنے والوں سے اُس دن کہیں گے کہ اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اس مکان کی طرف کہ تھے تم جس کی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اُس کے عذاب کی طرف اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ سایہ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور ہمیشہ رہنے والا کہ اُس میں راحت ہو وَّلَا يُغْنِیْ اور نہ دفع کرے گا دوزخ سے مِنَ اللَّهَبِ ۝ آگ کے شعلہ کی گرمی میں سے کچھ اس سے دوزخ کے دھوئیں کا سایہ مراد ہے کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب سے متفرق ہو جائیگا کئی شاخیں ہو کر اور ہر شاخ ایک طرف جائے گی معالم میں ہے کہ دوزخ سے دھواں باہر ہو کر اس سے تین شاخیں پیدا ہوں گی ایک نور کہ وہ مومنوں کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھواں کے منافقوں پر ٹھہرے گا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافروں پر ٹھہرے گا انوار میں ہے کہ جہنم کے دھوئیں کے تین شعبے ہوں گے ایک کافر کے سر پر ٹھہرے گا اور ایک اس کے داہنے پر اور ایک اُس کے بائیں پر اور اس عذاب میں ڈالنے والی دماغ میں قوت واہمہ ہے اور قلب کے داہنی طرف قوت غضبیہ اور بائیں طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فردائے قیامت کو اُس دھوئیں کی آفتوں سے کہ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ اُس کی طرف اشارہ ہے بیخوف ہو جائے اُسے چاہیئے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑ کے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گزر جائے

نظم

زتاریکی خشم و شہوت حذر کن — کہ از دود آں چشم و دل تیرہ گردد
غضب چو بر آید رود عقل بیروں — ہوا چوں شود خیرہ جاں خیرہ گردد

اِنَّهَا بیشک دوزخ تَرْمِیْ بِشَرَرٍ پھینکے گی اس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ۝ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرر جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ زرد اونٹ ہیں آتش دوزخ کے رنگ پر اور بعض کہتے ہیں کہ صُفر سود کے معنی میں ہے اور چونکہ دوزخ کی آگ سیاہ ہے تو اس کا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت سے ہے اور زرد اور سیاہ اونٹوں کے ساتھ رنگ اور کثرت کے باعث سے ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی مشقت اس دن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ جھوٹوں کے واسطے ہے جو دوزخ اور اس کے شراروں کی کیفیت و صفت باور نہیں رکھتے هٰذَا یہ دن يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ الیا دن ہے کہ کافر بات نہ کہیں گے بعضے مواقف پر یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کر کے بات کرینگے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دیں گے ان کو فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ کہ عذر خواہی کریں اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

سختی اور رنج اُس دن لِلْمُكَذِّبِيْنَ ○ ان کے واسطے ہے جو تکذیب کرتے ہیں ان چیزوں کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ دن جدائی کرنے کا ہے اُس میں جو حق پر ہے اور اُس میں جو باطل پر ہے جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہم نے تم کو اے اس امت کے تکذیب کرنے والو وَالْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلوں کو جنھوں نے اگلے رسولوں کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہے لَكُمْ كَيْدٌ تمہارے واسطے مکر اور حیلہ جیسا دنیا میں مومنوں کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ○ تو پیش لے جاؤ میرے ساتھ یہ ان کے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہے یعنی خدا کے ساتھ حیلہ پیش نہ جائے گا اور مکر و فریب کر کے اپنے اوپر سے عذاب نہ دفع کر سکو گے نظم

به مکر و حیله عذاب خدای رد نشود نیاز باید اخلاص و ناله سحری
توان خرید بیک آه ملک هر دو جهان ازین معامله غافل مشو که حیف خوری

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ اور غصہ اس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والوں کو ہے کہ حیلہ کر کے عذاب سے نہ رہائی پائیں گے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ یقینی وہ لوگ جنھوں نے شرک اور عصیان سے پرہیز کیا فِيْ ظِلٰلٍ جنت کے درختوں کے سایوں میں ہونگے وَّعُيُوْنٍ ○ اور بہتے ہوئے پانی کی نہروں کے کنارے وَّفَوَاكِهَ اور میووں میں مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ اس چیز سے کہ آرزو کریں گے اور فرشتے اُن سے کہیں گے کہ كُلُوْا کھاؤ ان میوں میں سے وَاشْرَبُوْا اور پیو ان نہروں سے پانی هَنِيْٓـًٔا کھانا پینا ہضم ہونے والا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ سبب اُس کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں اِنَّا كَذٰلِكَ یقینی ہم ایسی ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنیوالوں کو وَيْلٌ جہالت اور قباحت اور مذمت يَّوْمَئِذٍ اس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والوں کو ہے جو جنت کی نعمتوں پر ایمان نہیں لاتے كُلُوْا کھاؤ اے جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتیں وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اٹھاؤ قَلِيْلًا تھوڑے زمانے تک اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ○ بیشک تم مشرک ہو اور تمہارا انجام عذاب دائمی ہے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ وائے اُس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہے جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جب کہا جاتا ہے اُن کو کہ نماز پڑھو لَا يَرْكَعُوْنَ ○ نہیں نماز پڑھتے مراد یہ ہے کہ مسلمان نہیں ہوتے اس واسطے کہ کلمہ شہادتین کے بعد اسلام میں رکن اعظم نماز ہے کہ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ یعنی نماز دین کا ستون ہے اور دین اس کے سبب سے قائم ہے وَيْلٌ پھٹکار يَّوْمَئِذٍ اس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ جھوٹوں پر کہ اسلام سے مشرف نہیں ہوتے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ کا پھر کس بات پر قرآن کے بعد يُؤْمِنُوْنَ ع ایمان لائیں گے اگر قرآن پر ایمان نہیں لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہے کھلی ہوئی دلیلوں اور روشن معنوں پر مشتمل حدیث میں ہے کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہئے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نبا مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چالیس آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت آشکارا کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافر آنحضرت کی نبوت اور قرآن کے اُترنے اور بعث و حشر ہونے میں اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپس میں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنوں سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ کیا چیز پوچھتے ہیں کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ بڑی خبر یعنی قرآن کو الَّذِيْ هُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○ اس چیز میں اختلاف کرنے والے ہیں یعنی اُسے سحر یا شعر یا کہانت سے نسبت دیتے ہیں اور پیدا کیا ہوا

مکر و حیلہ سے خدا کا عذاب رد نہیں ہوتا ساحری اور اخلاص اور نالہ سحری چاہئے ایک آہ سے دونوں جہان خرید سکتے ہیں اس معاملہ میں غافل ہو کر افسوس کرنا پڑیگا ۱۲ منہ عفی عنہ

ع

ع

اور افترا کیا ہوا اور کہانیاں کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ نبا عظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہے کہ کہتے ہیں آیا وہ پیغمبر ہے یا نہیں اور ساحر ہے یا شاعر یا مجنون اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ بعث کی خبر ہے اور کافر اس میں مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہے اور بت ہماری شفاعت کریں گے ہٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ اور بعضے اس سے بالکل منکر تھے اِنْ ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہو گی یا نہ ہو گی بَلْ ہُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْهَا كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ حقا قریب ہے کہ جانیں نزع کے وقت جس چیز میں اختلاف کرتے تھے حق ہے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ پھر حقا کہ جلدی جانیں گے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ کیا ہم نے نہیں کیا ہے زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور کیا نہیں کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں زمین کی کہ اس پر گڑے رہیں اور زمین ان سے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور پیدا کیا ہم نے تم کو نر اور مادہ تاکہ تمہاری نسل باقی رہے یا ہم نے تم کو طرح طرح پر پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصورت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ اور کیا ہم نے تمہارے سونے کو تمہارے بدنوں کی راحت یعنی سونا حس و حرکت قطع کر دیتا ہے تاکہ قوائے حیوانیہ آسائش کریں اور تھکن انسے زائل ہو جائے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ اور کیا ہم نے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی میں سب چیزوں کو چھپا لیتی ہے صاحب فتوحات قدس سرہ نے کہا ہے کہ رات شب بیداروں کا پردہ ہے کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہے تاکہ اپنی خلوت میں مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ رات راہ چلنے والوں کو پردہ ہے اور دن صبح کے جاگنے والوں کا بازار ہے بیت

اَللَّیْلُ لِلْعَاشِقِیْنَ سِتْرٌ[1] … یَالَیْتَ اَوْقَاتَہَا تَدُوْمُ شعر

چوں در دل شب خیال او یار من ست … من بندۂ شب کہ روز بازار من ست

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ اور کیا ہم نے دن کو طلب معیشت کا وقت تاکہ اس کی تحصیل میں جستجو کریں وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہم نے تمہارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۝ سات آسمان یعنی مضبوط اور محکم کہ دراڑ اور سوراخ خوخلل اور زلل کا نشان ہوتا ہے اس میں نہیں وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ اور پیدا کیا ہم نے آسمان میں چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اتارا ہم نے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیوں نچوڑنے والیوں سے مینہ برسا کر مَاءً ثَجَّاجًا ۝ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالیں ہم اس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہئے جیسے گیہوں جو وَّنَبَاتًا ۝ اور اگنے والی چیز جو چارے کو چاہئے جیسے گھاس بھوسا اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ نکالیں ہم دریا سے دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اور درخت باغوں کے باہم لپٹے ہوئے یعنی ایک دوسرے سے بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۝ ہے خدا کے حکم میں ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور ان کے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ جس دن پھونکا جائے گا صور میں دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ تو آؤ گے تم گروہ گروہ اپنی قبروں سے میدان حشر میں امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت سے دس قسم پر حشر کیے جائیں گے ایک بندروں کی صفت پر دوسرے سوروں کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ ان کو منھ کے بل دوزخ میں کھینچیں گے چوتھے اندھے پانچویں گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہوں گے اور وہ انکے سینوں پر پڑی ہو گی

[1] رات عاشقوں کی پردہ دار ہے۔ کاشکے رات ہمیشہ رہتی یعنی دن نہ ہوتا ۱۲

اور اُن کے مونہوں سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اُس سے کراہت ہوگی ساتویں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہونگے آٹھویں آگ کی سولیوں پر لٹکے ہوئے نویں قسم کے لوگوں میں بڑی بد بو آتی آتی ہوگی مردار سے بدتر دسویں قسم کے لوگوں کو آگ کے جُبّے پہنائے ہوئے ہونگے قطران[1] سے اُن کی کھالوں میں چپکے ہوئے ہیں ۔ سخن چین ہوں گے سور حرام کھانے والے اوندھے سود خوار اندھے حکم میں ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کاموں پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جن کی بات اُس کے کام کے مخالف ہوتی ہے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے پڑوسیوں کو ناحق ستانے والے سولی پر لٹکے ہوئے چغلخور اور حاکموں اور بادشاہوں کی بات پر ناحق درست اور بجا کہنے والے اور وہ جن سے بہت بدبو آتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق روکنے والے اور آگ کے جُبّے پہنے ہوئے تکبر اور ناز والے ہوں گے وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ اور پھاڑا جائے گا آسمان اُس روز فَكَانَتْ اَبْوَابًا تو ہو جائیں گے دروازوں کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائیں گے یا دراروں کی کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہے وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور ہٹکا دیے جائیں گے یعنی اُڑا دیے جائیں گے پہاڑ ہوا میں فَكَانَتْ سَرَابًا پس ہوں گے مثل سراب کے یعنی دیکھنے میں پہاڑ ہوں گے مگر اجزا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہیں گے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق کہ دوزخ ہوگی گزرگاہ خلق کی یعنی سب کو اُس پر سے گزرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہاں منتظر کھڑے ہوں گے کافروں پر عذاب کرنے کو اور کافر اُن سے نہ بھاگ سکیں گے یا اُس مقام پر جہاں دوزخ کے فرشتے تو کافروں کے منتظر ہوں گے اور جنت کے فرشتے مومنوں کی نگاہبانی کرتے ہوں گے تاکہ صراط پر گزرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہیں اور یہ جہنم ہوگی لِّلطَّاغِيْنَ کافروں کے واسطے جو حد سے گزرے ہوئے ہیں مَاٰبًا بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ٹھہرنے والے اُس روز بڑی مدتوں تک معالم میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہ احقاب جو حق تعالے نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہیں ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہے موضح میں ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ کافروں کے عذاب کے واسطے مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جو حقبہ گزرتا ہے اُس کے بعد دوسرا حقبہ آتا ہے ابدالآباد تک لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا نہ چکھیں گے دوزخ میں یعنی نہ پائیں گے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اُس سے راحت پائیں اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اُن سے روکے اور بعضوں نے کہا ہے کہ برد سے خواب مراد ہے یعنی اُن کو جہنم میں نیند نہیں ہے کہ آسائش پائیں وَّ لَا شَرَابًا اور نہ پئیں گے کوئی پینے کی چیز اِلَّا حَمِيْمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہے کہ جب اُسے منھ کے پاس لائیں گے تو منھ کی کھال اُس میں جل کر گر پڑے گی جب پئیں گے تو آنتیں ٹکڑے ہو جائیں گی وَّ غَسَّاقًا اور پیپ جو اُن کے زخموں سے بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہوں گے یا زمہریر کہ اُس سے عذاب کیے جائیں گے جَزَآءً جزا دیے جائیں گے جزا وِّفَاقًا موافق اپنے کاموں کے اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے کہ لَا يَرْجُوْنَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اُس کے ثواب کے وَّ كَذَّبُوْا اور تکذیب کرتے تھے بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتوں کی جو انبیا علیہم السلام نے اُن پر ظاہر کیں كِذَّابًا تکذیب کرنا وَ كُلَّ شَیْءٍ اور ہر چیز بندوں کے اعمال میں سے طاعت معصیت وغیرہ اَحْصَيْنٰهُ گنا ہے ہم نے اُس کو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہے كِتٰبًا لکھنا اور کہیں گے ہم منکروں کو کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائیں گے ہم تم کو ہمیشہ اِلَّا عَذَابًا مگر عذاب پر عذاب حدیث میں ہے کہ قرآن میں دوزخیوں کے واسطے جو وعید کی

ع ۱

[1] قطران ایک کالی دوا ہے کہ اونٹوں پر ملتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ درخت عرعر کا روغن ہے ۱۲ م

آیتیں ہیں اُن سب میں یہ آیت سخت ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق کہ پرہیزگاروں کے واسطے مَفَازًا ۙ چھٹکارا ہے عذاب سے پا
فوز و فلاح کی جگہ ہے کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ باغ ہیں میوہ دار درختوں اور انگور کے درختوں کے یہ تخصیص فضیلت کی جہت سے
ہے وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ اور اُن کے واسطے لڑکیاں ہیں انار پستاں سب ہمجولیاں تفسیر زاہدی میں ہے کہ عورتیں سولہ برس کی اور
مرد تینتیس برس عمر کے ہوں گے اور اکثر تفسیروں میں ہے کہ عورتیں اور مرد تینتیس تینتیس برس کی عمر کے ہوں گے وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ
اور اُن کے واسطے ہیں شراب کے بھرے ہوئے جام پے در پے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنیں گے متقی لوگ بیہودہ اور باطل باتیں وَّلَا
كِذّٰبًا ۚ اور نہ جھوٹ اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ جنت کی شراب پی کر جنتیوں سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنیں گے بخلاف اُن شرابیوں
کے جو دنیا میں شراب پیتے ہیں کہ اُن کی مجلسوں میں ہذیان اور خلاف اور جنگ و جدال بہت ہوتا ہے جَزَآءً جزا دی جائیگی اُنکو جزا مِّنْ
رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا ۙ عطا کی جائے گی اُن کو اپنے فضل سے عطا دانی اور کافی
یعنی بس کرنے والی یا اُن کے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان میں ہے الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہ ہوں گے اہل آسمان و اہل زمین مِنْهُ
خِطَابًا ۚ خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہ ہوں گے کہ اُس سے بے اذن بات کر سکیں یا اس بات پر کہ خدا سے بات کریں
اور اُس کے ثواب اور عذاب پر اعتراض کریں اس واسطے کہ سب مملوک مالک نہیں ہو سکتا يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہو گا
روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ اور کھڑے ہوں گے فرشتے صف باندھے ہوئے روح ایک فرشتہ ہے روحوں پر موکل اور متعین
معالم میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اُن سے بڑا نہ ہوگا وہ تنہا ایک صف ہو گا اور سب فرشتے باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد
کے چند صفیں اور وہ بڑائی میں سب کے برابر ہو گا عین المعانی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ روح فرشتے کا مقام چوتھا
آسمان ہے اور ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے اور اُسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح ایک گروہ ہے آدمیوں
کی صورت اور آدمیوں میں سے نہیں قیامت کو ایک صف اُن کی کھڑی ہو گی اور ایک صف سب فرشتوں کی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام
ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ صف باندھیں گے لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ بات نہ کریں گے شفاعت کے باب میں اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے
لَهُ الرَّحْمٰنُ اُس کو اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کر دیا کسی کی شفاعت نہ کریں گے مگر اُس کی کہ خدا جس کی شفاعت کے بات میں اذن دے
وَقَالَ صَوَابًا ۞ اور کہا اُس نے دنیا میں کلمہ توحید یعنی مومنوں کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کریں گے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ وہ دن ہونا ہی
ضرور ہو گا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو شخص چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۞ اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان اور طاعت کے
سبب سے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہم نے ڈرایا تم کو عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہے اور اُس کا قرب تحقیق کی جہت سے
ہے کہ اُس کا ہونا حق ہے يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ جس دن دیکھے گا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اُس کے دونوں
ہاتھوں نے یعنی اپنے کردار اچھے برے وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہے گا کافر اس روز يٰلَيْتَنِيْ کاشکے میں كُنْتُ تُرٰبًا ۞ ہوتا
میں خاک یعنی ہرگز میں اس صورت پہ پیدا ہوا ہی نہ ہوتا یا آج خاک رہتا اور مجھ کو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وحوش کو حشر
کر کے جب خاک کریں گے تو کافر تمنا کریں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہے اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب رکھتا تھا
کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہیں اور اپنی تعریف اور بزرگی کرتا تھا کہ میں آگ سے پیدا ہوں جب اُس روز آدم علیہ السلام اور اُن کی اولاد

مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھے گا تو آرزو کرے گا کہ کاشکے میں بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا کے درویش یہ دبدبہ اور طنطنہ جو خاکیوں کو ہے مخلوقات کے طبقوں میں سے کسی طبقہ کو نہیں ہے مثنوی

خاک راخوار و تیرہ دید ابلیس — کرد انکارش آں حسود خسیس
ماند غافل ز نور باطن او — نشد آگہ ز گنج کائن او
بہر گنجے کہ ہست در دل خاک — ایں صدا دادہ اند در افلاک
کہ بجز خاک نیست مظہر کل — خاک شو خاک تا بروید گل

سورۃ النّٰزعٰت مکیّۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی ست واربعون ایۃ
سورۂ نازعات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھیالیس آیتیں ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ○ قسم کھینچنے والوں کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی ان فرشتوں کی قسم جو کافروں کی جان سختی سے قبض کرتے ہیں وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ○ اور قسم اُن فرشتوں کی جو نکالنے والے ہیں مومنوں کی روحیں نکالنے کو وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ○ اور قسم ان فرشتوں کی جو پیرنے والے ہیں پیرنا یعنی بدن کے اندر اس طرح آتے جاتے اور دوڑتے ہیں جیسے پیراک پیرتے ہیں فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ○ پھر اُن فرشتوں کی قسم جو سبقت لے جانے والے ہیں سبقت لے جانا حکم فرمانبرداری میں فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ○ پھر قسم اُن فرشتوں کی جو تدبیر کرنے والے ہیں دنیا کے کام کی یعنی جبریل علیہ السلام جو ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہیں اور میکائیل علیہ السلام کہ مینہ اور گھاس کی تقسیم اُن سے متعلق ہے اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہیں اُن کی قسم اور بعضوں نے کہا ہے کہ قسم اُن تاروں کی جو دوڑتے ہیں مشرق سے مغرب تک اور جانے والے ہیں ایک برج سے دوسرے برج میں اور تیرتے ہیں آسمان میں اور ایک دوسرے پر پیشی لے جاتے ہیں سیر میں اور تدبیر کرنے والے ہیں اُس امر کی جو اُن سے متعلق ہے اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلوں کا بدلنا غازیوں کے گھوڑوں کی قسم جو باگ کھینچے ہوئے جاتے ہیں دار السلام سے اور تسبیح کرتے ہیں چلنے میں اور سبقت لے جاتے ہیں صف جہاد میں اور اُن کے سبب سے خدا کے دشمنوں پر فتح اور ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہے یا بزرگ نفسوں کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہیں خواہشوں سے اور خوشی کرتے ہوئے عالم قدس میں جاکر بلندی کے مراتب میں پیرتے ہیں اور کمالات حاصل کرنے میں سبقت کرتے یہانتک کہ مکمل ہوکر ہدایت و ارشاد کے امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہیں اور پھر تعدد قسم کا جواب یہ ہے کہ تم قبروں سے زندہ کرکے پھر اٹھائے جاؤ گے اور تم سے حساب لیا جائے گا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ یاد کرو دن کہ ہلے گا ہلنے والا یعنی اُس دن کی ہیبت سے پہاڑ اور زمین سب تھرائیں گے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخۂ اولیٰ کے وقت ہوگا یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب تھرائیں گے اور زندے ہول کے مارے مرجائیں گے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ پیچھے آئے گا اُس کے پیچھے آنے والا یعنی نفخۂ ثانیہ کہ اس کے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ دل اُس روز تھرّاتے اور ڈرتے ہوں گے اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ آنکھیں اُن دل والوں کی نیچی ہوں گی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں جو بعث و حشر کے آج دنیا میں منکر ہیں کہ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ کیا

وقف لازم

وقف لازم

(رکوعاتھا ۲ — ایاتھا ۴۶ — کلماتھا ۱۸۱ — حروفھا ۷۹۰)

ہم پھیرے گئے ہوں گے فِي الْحَافِرَةِ ؕ پہلی حالت پر یعنی ہم کو کیا مرنے کے بعد اسی حالت پر پھیریں گے جو ہم رکھتے ہیں ءَاِذَا كُنَّا
کیا جب ہم ہو جائیں گے عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ ہڈیاں پرانی خاک ہو جانے کے قریب تو کیا ہم کو پھر زندہ کر کے اٹھائیں گے قَالُوْا پھر
بولے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا ادھر یعنی اگر ہم کو حشر کی طرف رجوع ہوگی
تو ہم نقصان اٹھانے والے ہوں گے اس واسطے کہ ہم نے تو ہمیشہ اس کی تکذیب کی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو
فَاِنَّمَا هِيَ پس سوا اس کے نہیں کہ وہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ایک چیخ ہے یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھوک کہ سب خلائق اس
کے سبب سے زندہ ہو جائے گی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ پھر اس وقت روئے زمین میں ہوں گے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہے بیت المقدس کے قریب جبل اریحا کے گرد محشر اس جگہ ہوگا حق تعالیٰ جس قدر چاہے گا اسے کشادہ
کر دیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین ساہرہ کو خدا نے کچی چاندی سے پیدا کیا ہے اور اس کا عرض و طول زمین دنیا کی ایسی چالیس
زمینوں کے برابر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ کیا نہیں تیرے پاس آئی اے ہمارے حبیب بات موسیٰ کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو
قوم کی تکذیب پر تو تسلی دے اور مومنوں کو وعدہ کی اور کافروں کو وعید کی خبر فرما کے اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ یاد کر جب پکارا موسیٰ کو اسکے
رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ میدان پاکیزہ میں کہ طویٰ اس کا نام ہے یا دو بار پاکیزہ ہوا ہے یا دو بار ندا کی گئی کہ اِذْهَبْ
جا رسالت کے ساتھ اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۖ بیشک وہ حد سے گزر رہا ہے تکبر میں فَقُلْ هَلْ لَّكَ پس کہہ
اس سے کہ اے حد سے گزرنے والے کچھ ہے تجھ کو میل اور رغبت اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَاَهْدِيَكَ
اور کچھ تو چاہتا ہے کہ راہ دکھاؤں میں تجھ کو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشٰى ۚ پس ڈرے تو اس کے عذاب سے
اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اس نے معجزہ طلب کیا
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ تو دکھایا اُسے موسیٰ نے بڑا معجزہ کہ عصا کو سانپ سے بدل دیا ہے فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ پھر
جھٹلایا فرعون نے موسیٰ کو اور گناہگار ہو گیا خدا کے حکم میں یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدھا ہو گیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے
نہیں ہے بلکہ موسیٰ کا جادو ہے ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ پھر پیٹھ کی موسیٰ کی طرف یعنی اُن سے منہ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا ان کا م
باطل کرنے میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اژدھا دیکھ کر پیٹھ موڑی اور اُلٹا بھاگا اور بھاگنے میں دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ پھر
جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی انکو خود فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ پھر بولا کہ میں تمھارا رب ہوں بہت بلند اور بڑا یعنی جو بت میری صورت کے
ہیں سب خدا ہیں اور میں سب سے بڑا خدا ہوں امام قشیری قدس سرہ نے لطائف میں لکھا ہے کہ ابلیس یہ بات سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے
یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہے میں نے آدم پر اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کا دعویٰ کیا تھا مجھ پر یہ بلا پہونچی یہ جو ایسی ڈینگ ہانکتا ہے دیکھیے اسکا کام کس
خرابی کو پہونچے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پھر لے لیا اسے خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ آخرت کی سختی میں کہ وہ جلنا ہے وَالْاُوْلٰى ؕ
اور عذاب دنیا میں کہ ڈوبنا ہے یا دو کلموں کے وبال میں اسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہے کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور دوسرا کلمہ یہ ہے کہ جو
کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور ان دونوں کلموں میں چالیس برس کا فرق تھا شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت
مجھ کو جوش ہوا تو میں منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو ان کی روح میں نے علیین سے اعلیٰ مقام میں پائی تو میں نے مناجات کی کہ خدایا
یہ کیا حال ہے فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہا اور منصور نے اَنَا الْحَقُّ دونوں نے ایک دعویٰ کیا حسین حلاج کی روح علیین میں ہے اور

وقف لازم

وقف لازم

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرعون کی روح سجین میں تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون خودبینی میں پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونوں کے دعوے میں بڑا فرق ہے مثنوی

گفت فرعونی انا الحق گشت پست — گفت منصوری انا الحق پس برست
ایں انا را رحمت اللہ اے محب — واں انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ آں سنگِ سیہ بُد ویں عقیق — آں عدوِ نور بود و دیں عشق
آں انائے او بود در سرائے فضول — نہ ز روئے اتحاد و از حلول

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ؕ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے میں البتہ نصیحت اور عبرت پکڑنا ہے اس شخص کے واسطے جس کی شان یہ ہے کہ ڈرتا ہے یہاں تک کہ نافرمانی سے پرہیز کر کے حکم مانتا ہے ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا تم اے بعث وحشر کے منکر بہت سخت اور دشوار ہو پیدائش کی رو سے اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۫ یا آسمان اس بڑائی کے ساتھ کہ بنایا اس کو تمھارے سر پر رَفَعَ سَمْكَهَا اٹھایا اس کی چھت کو یعنی اس کی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا فَسَوّٰىهَا ۙ پھر اس کو سیدھا اور برابر کر دیا بے کچھ فتور اور قصور کے وَ اَغْطَشَ لَیْلَهَا اور تاریک کیا اس کی رات کو وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۪ اور نکالا اس کے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہے کہ دن رات کے پیدا ہونے کا سبب آسمان کی گردش ہے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اس وجہ سے کہ آسمان پر آفتاب اور ماہتاب پیدا ہیں وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا ؕ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس بات پر ہیں کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہے اور اس کا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا بچھائی زمین سے مَآءَهَا اس کا پانی چشمے اور نہریں پھاڑ کر اور جاری کر کے وَ مَرْعٰىهَا ۪ اور نکالیں گھاس اُگنے کی جگہیں اور چراگاہیں اس کی وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۙ اور پہاڑوں کو محکم اور پائدار کر دیا زمین کا بچھانا پہاڑوں کا مضبوط جمانا نہریں چراگاہیں ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہے تمھارے لئے وَ لِاَنْعَامِكُمْ ؕ اور تمھارے چارپایوں کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰی ۫ۖ پھر جب آئے گی بڑی بلا اور بڑی ہول جو قیامت کی سب بلاؤں سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہے کہ دوزخیوں کو دوزخ کی ہنکائیں گے اور جنتیوں کو جنت میں پہونچائیں گے اذا کا جواب محذوف ہے تقدیر اس کی یہ ہے کہ اس وقت ہوگا جو کچھ ہوگا یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ جس دن کہ یاد کرے گا انسان مَا سَعٰی ۙ اسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اس نے عمل میں یعنی نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیں گے کہ پڑھے وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ لِمَنْ یَّرٰی ۞ اس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہے یعنی اس طرح دوزخ ظاہر کی جائے گی کہ جو بینائی والا دیکھے گا فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۙ پھر جو کوئی حد سے گزرا اور نہ ایمان لایا ہو وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۙ اور اختیار کیا اس نے دنیا کی زندگی کو یعنی آخرت چلنا بھول کر اس کا کام نہ بنایا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ؕ تو بیشک دوزخ وہ اس کے رہنے کی جگہ ہے وَ اَمَّا مَنْ خَافَ اور مگر جو شخص ڈرا ہو مَقَامَ رَبِّهٖ اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی عتاب و عرض کے موقف میں وَ نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ۙ اور منع کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اس کی آرزو سے یعنی حرام اور ناشائستہ تمنا سے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ؕ تو یقینی جنت وہ اس کے آرام کرنے کی جگہ ہے فصول میں ہے کہ یہ آیت اس کی شان میں ہے جو خلوت میں گناہ کا قصد کرے اور اس پر

ع ۳۶

قادر ہو اور نفس کے خلاف کر کے خدا سے ڈرے اور اس کام سے باز رہے **نظم**

گر نفسے نفس بفرمانِ تست — در کفش آور کہ بہشت آن تست
نفس کشد ہر نفس سوے پست — ہر کہ خلافش نفسے زد براست

يَسْئَلُونَكَ پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ قیامت سے اور کہتے ہیں اَيَّانَ مُرْسٰهَا کب ہے
اس دن کا قائم ہونا اور کس زمانے میں آئے گا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ؕ کس چیز میں ہے تو اُسے یاد کرنے سے ام المومنین
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق
تعالیٰ سے پوچھیں ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز پر ہے یعنی اس کا جاننا تیرا حق نہیں ہے اُسے ہرگز نہ
پوچھنا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؕ تیرے رب کی طرف ہے قیامت کا علم یعنی کسی کو اس کی خبر نہ دے گا اس واسطے کہ اُس پر اطلاع خاصہ اسی
حضرت جل شانہ کا ہے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ؕ بیشک تو ڈرانے والا ہے اُسے جو ڈرے قیامت سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ کے
کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جس دن دیکھیں گے قیامت کو جس کے آنے کا وقت پوچھتے ہیں لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً دیر نہیں کی انھوں نے
دنیا میں یا قبر میں مگر ایک شام اُس روز کی اَوْ ضُحٰهَا ؏ یا صبح اُس کی جس کی شام مذکور ہوئی تھی اُس روز کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت
بھول جائیں گے اور ایسا سمجھیں گے کہ دنیا میں رہے تھے مگر ایک شام یا صبح

ع ۲۰

آیاتہا ۴۲ — رکوعہا ۱ — حروفہا ۵۵۲

سورۂ عبس مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	اثنتان واربعون آیۃ
سورۂ عبس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	بیالیس آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور حضرت روسائے قریش کو
دعوت اسلام کرنے میں مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا
ہے اور آپ اس سے باتوں میں مشغول ہیں آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ اور چیں بجبیں ہوئے اور عبد اللہ
کی طرف سے منہ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝
اس سبب سے کہ آیا اس کے پاس اندھا یعنی عبد اللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے میں عبد اللہ
کا عذر ظاہر فرماتا ہے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝ اور کس چیز نے تجکو علم دیا شاید عبد اللہ بن ام مکتوم پاک ہوں گناہوں سے
اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے اس کو تیرا نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ مگر وہ جو
بے پروائی کرتا ہے ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ تو تو اس کی طرف منہ کرتا ہے یعنی اس کے ایمان کی حرص پر اُس سے متوجہ
ہوتا ہے وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ اور نہیں ہے تجھ پر وبال اس کا کہ وہ بے پروا پاک نہ ہوا اسلام قبول کر کے اس واسطے کہ تجھ پر تو
فقط حکم پہونچا دینا ہے بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑا ہوا تعلیم کی طلب میں یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم
وَهُوَ يَخْشٰى ۝ اور وہ ڈرتا ہے خدا سے یا تیرے پاس آ کر کافروں کی ایذا سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ تو تو اس سے منہ پھیر کر
اوروں کی طرف متوجہ ہوتا ہے لکھا ہے کہ جب حضرت جبرئیل یہ آیتیں پڑھتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوتا تھا لباب میں لکھا ہے کہ

اس سرو جویبار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہو گئی یعنی جہان آپ کی نگاہ میں تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرۂ مبارک کا رنگ مکہ معظمہ کی دیواروں کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور انھیں پھیر کر مسجد میں پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھادی اور انکا دل خوش کیا اور ان کو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ ان کو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرحَبًا بِمَن عَاتَبَنِی فِیهِ رَبِّی یعنی مرحبا اس شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اُس کے باب میں میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دو بار آپ نے مدینۂ منورہ میں انکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیئے کہ یہ جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپ کی کراہت ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ انھوں نے آپ کی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ حقا کہ یہ قرآنی آیتیں نصیحت ہیں خلق کو فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ ۝ پھر جو چاہے یاد کرلے اُسے اُس کے سبب سے نصیحت پکڑے اور نصیحتیں لکھی گئی ہیں فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ ان صحیفوں میں جو بزرگ کئے گئے ہیں خدا کے نزدیک مَّرْفُوعَةٍ اٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ ۝ پاک سب عیبوں سے بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ ہاتھ میں لکھنے والوں کے یعنی فرشتوں کے کہ لوح محفوظ سے انھوں نے لکھ لئے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ فرشتے کریم اور مہربان ہیں مومنوں پر کہ اُن کے واسطے استغفار کرتے ہیں بَرَرَةٍ ۝ نیک قُتِلَ الْإِنسَانُ لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہے کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داماد تھا آخر کو آپ کی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کَفَرتُ بِرَبِّ النَّجمِ اِذَا هَوٰی یعنی کافر ہوا میں عتبہ قسم ہے ستارے کے رب کی جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نفرین کی اور بد دعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّط عَلَيهِ كَلبًا مِن كِلَابِكَ یعنی اے اللہ اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتوں میں سے اور تھوڑا زمانہ گزرا تھا کہ شیر اس کا سر نوچ لے گیا اس باب میں حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہے غرضکہ حق تعالیٰ اس پر لعنت کرکے فرماتا ہے کہ مَآ أَكْفَرَهُ ۝ کیا سخت کافر ہے خلق بھر میں کچھ نہیں خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہے اسے مِن نُّطْفَةٍ مقدار آب منی سے خَلَقَهُ پیدا کیا ہے فَقَدَّرَهُ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اس کا اعضا اور شکلوں اور ہیئتوں سے ماں کے پیٹ میں ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کر دی اس کو کہ پیدا ہوا اور نشو و نما پائی یہاں تک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ أَمَاتَهُ پھر مار ڈالا اسے اس کی انتہائی عمر میں فَأَقْبَرَهُ ۝ پھر خاک میں گاڑا اسے کہ مردار کی طرح سر راہ نہ پڑا رہے ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُ ۝ پھر جب چاہے گا زندہ کرے گا اُسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اس کی مشیت سے متعلق ہے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ ۝ حقا کہ نہیں ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب آدمی مراد ہیں اس واسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق کما حقہ نہیں ادا کئے اور نہ ادا کرسکتا ہے قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ زتقصیر خویش　　　عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش　　　کس نتواند کہ بجا آورد

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ پس چاہیئے کہ نظر کرے انسان اپنے کھانے کی طرف چشم عبرت سے اور دیکھے کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہے أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ یہ کہ گرایا ہم نے پانی ابر سے گرانے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ پھر

وقف لازم

پہاڑی ہم نے زمین پھاڑنے کر فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ پھر اگایا ہم نے زمین میں دانہ کہ اسے غذا کر سکیں جیسے گیہوں جو اور مثل اس کے وَّعِنَبًا وَّ قَضۡبًا ۙ اور انگور اور سیب وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ۙ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا ۙ اور باغ چار دیواری کھینچے ہوئے گھنے گنجان بہت سے بڑے بڑے درختوں والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ اور میوے تر اور خشک یا چرا گاہ یہ سب ہم نے کیا مَّتَاعًا لَّكُمۡ تمہارے فائدے کو وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کو فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۙ پھر جب آئے گی آواز بہری کر دینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سُنے گا بہرا ہو جائے گا اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہے اور اذا کا جواب یہ ہے کہ دیکھو گے بہت ہولیں اور شدتیں يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ وہ دن کہ بھاگے گا مرد مِنۡ اَخِيۡهِ ۙ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے باوصف اس کے کہ اس کے حق بہت ہیں وَاَبِيۡهِ ۙ اور اپنے باپ سے باوصف اس کے کہ اس کی شفقت اور مہربانی کا جوش اپنے اوپر دیکھا ہے وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اس کی مونس تھی وَبَنِيۡهِ ؕ اور اپنے فرزندوں سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہیں لِكُلِّ امۡرِیءٍ مِّنۡهُمۡ ہر مرد کے واسطے اہل قیامت میں سے يَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ يُّغۡنِيۡهِ ؕ اس دن ایک کام ہے کہ اُسے دوسروں کے کام سے باز رکھے گا اس باب میں حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہے حکایت نظم

کشتیے آورد در دریا شکست | تختۂ زاں جملہ بر بالا نشست
گربہ و موشے بر اں تختہ بماند | کار شاں بایکد گر پختہ نماند
نے زگربہ موش را روئے گریز | نے زموش آں گربہ را چنگال تیز
ہر دو شان از ہول دریائے عجب | در تحیر باز ماندہ خشک لب
در قیامت نیز ایں غوغا بود | یعنی آنجا نے تو و نے ما بود

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ۙ چہرے ہوں گے اس روز تاباں اور درخشاں نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ۚ خنداں اور شادماں دوزخ سے نجات پانے اور جنت میں پہونچنے کی وجہ سے وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ۙ اور چہرے ہوں گے اس روز غبار آلودہ تیرہ تار کفر اور عناد کے سبب سے تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ گھیرے گی انھیں تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ اور گرد آلود ہوں گے هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ۙ وہ ہیں کافر جھوٹے زیانکار تباہکار بدکردار

سُوۡرَةُ كُوِّرَتۡ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً
سورہ تکویر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	انتیس ۲۹ آیتیں ہیں

حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اُسے چاہیے کہ پڑھے اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۙ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اُس کے نور کا انبساط یعنی پھیلنا زائل ہو مراد یہ ہے کہ بے نور ہو جائے وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۙ اور جب ستارے گندلے ہو جائیں وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۙ

عندہ ذی النفس البصاحف سورۃ التکویر ۱۲

ربع

ایاتھا ۲۹ | رکوعھا ۱ | حروفھا ۳۳۶
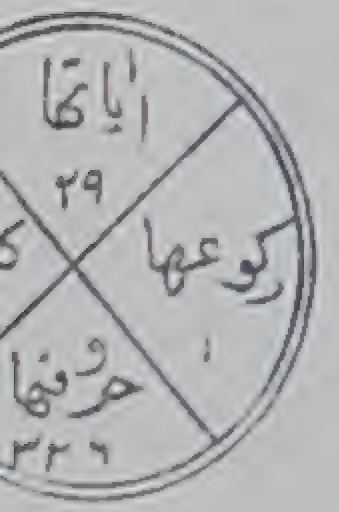
اور جب پہاڑ اپنی جگہوں سے اُکھڑ کر چلیں ہوا میں روئی کی طرح وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں جننے کے قریب پہونچی ہوئیں کہ عرب کے مالوں میں سے بہت نفیس مال ہے چھوڑ دی جائیں یعنی کسی کو اُن کے چرانے کی پروا نہ رہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور ایک دوسرے سے ملیں اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہ ہو خلاف عادت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جب دریا ملائے جائیں کھاری میٹھے کہ سب مل کر ایک دریا ہو جائے یا ٹھنڈا کر دیں یا سب دریاؤں کو گرم کر کے چھڑک دیں فتوحات میں ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متی تعود نارا یعنی اے دریا کب عود کرے گا تو آگ کی طرف وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جب نفسوں کو جوڑا کریں یعنی ہر ایک کو اس کے مثلوں کے ساتھ رفیق کریں جیسے صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنوں کو حور عین کے ساتھ جفت کریں اور کافروں کو شیاطین کے ساتھ یا روحوں کو بدنوں سے ملائیں وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ اور جس وقت لڑکیاں زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جائیں گی یعنی ان کے قاتلوں سے ان کا حال پوچھیں گے کہ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ کس گناہ پر مار ڈالی گئیں زمانۂ جاہلیت میں اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے قاتلوں سے سوال کریں گے اور ایک قول یہ ہے کہ لڑکی سے پوچھیں گے تو کیوں قتل کی گئی اور اس سوال سے یہ فائدہ ہے کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بے گناہ قتل کیا ہے تا کہ اس کا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جس وقت اعمال نامے جو بندوں کی موت کے وقت لپیٹے ہوں گے کھولے جائیں وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ اور جس وقت آسمان اکھاڑا جائے اور لپیٹا جائے وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ اور جس وقت دوزخ دہکائی جائے یعنی خدا کے غضب سے دہک اٹھے زیادہ سے زیادہ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ اور جس وقت جنت قریب کی جائے خدا کے دوستوں سے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ جان لے گا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک اور بد کام جب تک آدمی یہ بارہ حال جو مذکور ہوئے ان میں سے چھ زمین دنیا پر چھ زمین محشر پر نہ دیکھے گا نہ جانے گا کہ کیا کیا ہے اور جب جانیگا تو دیکھے گا کہ ہر نیکی پر ایک بزرگی عطا ہے اور ہر برائی پر ایک ملامت اور عتاب ہے تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیوں زیادہ نہ کی اور بدی پر غم کھائے گا کہ میں نے کیوں کی اور وہ حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دے گا

نظم

تو امروز فرصت غنیمت شمار	کہ فردا ندامت نباید بکار
بگوش اے توانا کہ فرمانبری	کہ در ناتوانی بسے غم خوری

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ پھر قسم کھاتا ہوں میں اُن ستاروں کی جو دن کو چھپ جاتے ہیں الْجَوَارِ الْكُنَّسِ چل جانے والے اپنے غروب ہونے کی جگہوں میں چھپ جانے والے شعاع آفتاب میں کشف الاسرار میں ہے کہ ان ستاروں سے خمسہ متحیرہ مراد ہیں یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد ان کا خنوس پھرنا ہے اور کنوس ٹھہرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ خنس پہاڑی گائے ہے اور کنس ہرن وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور ہوا کو تاریک کر دے یا جب پیچھے جائے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ اور قسم صبح کی جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اس کا دم لینا اس کے طلوع کی ابتدا ہے یہ قسمیں کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ بیشک قرآن البتہ پڑھنا بھیجے ہوئے کا ہے جو بزرگ ہے خدا کے نزدیک یعنی جبرئیل علیہ السلام تبیان میں ہے کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں پہلے قول کے موافق ذِیْ قُوَّةٍ

جبرئیل علیہ السلام کی صفت ہے یعنی وہ قوت والے ہیں موتفکات اکھاڑنے اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرنے میں عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ حکم مانا گیا فرشتوں کے درمیان یعنی جو کچھ وہ کہے سب آسمانوں میں فرشتے اس کا حکم مانتے ہیں امانتدار وحی پہونچانے میں اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہوں تو وہ طاعت میں صاحب قوت ہیں خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہیں مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہیں امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہیں وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ اور نہیں ہے تمہارا صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور تحقیق کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ اور نہیں ہے پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اسے وحی پہونچے بخیل کہ تم کو تعلیم نہ دے اور تم سے چھپائے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور نہیں ہے قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ پھر کہاں تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہے اُس سے کیوں منہ موڑتے ہو اِنْ هُوَ نہیں ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہے عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہے اُس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم میں سے اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ یہ کہ مستقیم ہو جائے راہ خدا میں اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابوجہل نے سنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہے اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہے اگر ہم چاہیں تو مستقیم ہو جائیں نہ چاہیں تو نہ ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہیں چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب سب اہل عالم کا تمہارے چاہنے کو کچھ اثر نہیں ہے شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خدا نے تجھکو سب وصفوں میں عاجز کیا ہے تو نہیں چاہتا مگر اس کی مشیت سے اور تو نہیں کرتا مگر اس کی قوت سے اور تو حکم نہیں مانتا مگر اس کے فضل سے اور تو گناہگار نہیں ہوتا مگر اس کے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجھ کو چھوڑ دیتا ہے پھر تو کیا کام رکھتا ہے اور کس کام پر ناز کرتا ہے حالانکہ تجھکو کچھ قوت اور قدرت نہیں ہے شعر

زسرتا پا ہمہ ہیچیم در ہیچ　　چہ باشد سر بسر ہیچیم در ہیچ

ربع ۱۹

أياتها ۱۹ | ركوعها ۱ | كلماتها ۸۰ | حروفها ۳۲۳

سورۃ الانفطار مکیّۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِیَ تِسْعَ وَعَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ انفطار مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ انیس ۱۹ آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جس وقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جس وقت تارے گر جائیں تبیان میں ہے کہ تارے قندیلوں کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیروں میں لٹکتے ہیں اور وہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جب اہل آسمان مرجائیں گے تو زنجیریں اُن کے ہاتھوں سے گر پڑیں گی اور تارے زمین پر آپڑیں گے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جاری کئے جائیں یعنی بعض کو بعض میں کھول دیں اور سب ایک دریا ہو جائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبریں تلے اوپر کر دی جائیں یعنی خاک کو شورش میں لائیں تاکہ اس میں جو دفن ہیں مردے وغیرہ وہ ظاہر ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں عَلِمَتْ نَفْسٌ تو جان لے گا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا

اور بعضوں نے کہا ہے کہ جانے گا ہر شخص کہ اُس نے اوّل عمر میں کیا کیا اور آخر میں کیا کیا اس وقت جب کافروں سے خطاب ہوگا کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہوگیا بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہے کہا ہے کہ اس کا فریب دینے والا اسکا دشمن ہے جو اس کے ساتھ مسلّط تھا یعنی شیطان یا اس کا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضوں نے کہا ہے کہ اس آیت کا نزول ابو الاسدین کی شان میں ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اُس پر نہ پہونچی اس مقام پر اسے خبر دیتا ہے کہ تجھے کس چیز نے غرّہ کردیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہوگیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہوگیا تھا علما کا ایک گروہ اس بات پر ہے کہ یہ خطاب عام ہے سب آدمیوں سے اس کے معنی یہ ہیں کہ اے انسان کس چیز نے تجکو مغرور کردیا کہ تو گناہگار ہوگیا خدا کے حکم میں اور اس کی نافرمانی میں دلیر ہوگیا شیخ منصور عمّار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھ سے یہ سوال کرے تو میں کہوں غرّنی کرمک یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کردیا معالم التنزیل ہے کہ اہل اشارت کہتے ہیں کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندے کو تعظیم کرنے کی جہت سے ہے تاکہ بندہ کہے کہ میں قریب ہیں آیا تیری کریمی کے سبب سے

نظم

چوں تو دادی مژدۂ لا تقنطوا ۔۔۔ من چرا ترسم ز عصیان و عتو

چو تو ہر بشکستہ را سازی درست ۔۔۔ پس خطا ہا برامید عفو تست

الَّذِیْ خَلَقَكَ ایسا خدا جس نے تجھ کو پیدا کیا اور تو کچھ نہ فَسَوّٰىكَ پھر درست کئے تیرے اعضا اور اجزا فَعَدَلَكَ پھر پھیر اتجکو اور حیوانوں کی خلقت سے اور صاحب تمیز کردیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اُن کی خلقت سے جدا ہے فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ جس صورت میں چاہا ترکیب دی تجکو اور ایک عضو میں دوسرا عضو اور ایک جزو سے دوسرا جزو ملا دیا كَلَّا نہیں ہے ایسا جیسا تم گمان کرتے ہو کہ قیامت نہ ہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بلکہ تم تکذیب کرتے ہو بِالدِّیْنِ روز جزا کی عنادگی راہ سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ اور یقینی تم پر یعنی تمہارے افعال اور اقوال پر لَحٰفِظِیْنَ البتہ نگاہبان ہیں فرشتے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ بزرگ خدا کے نزدیک لکھنے والے روز تمہارے اعمال نامے یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی رو سے لکھتے ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت میں ہیں وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ میں ہیں یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ داخل ہونگے اسمیں روز حساب یعنی قیامت کے دن وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ اور نہیں ہے فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہینگے کبھی نکلیں گے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ اور کس چیز نے علم دیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہے جزا اور حساب کا دن ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہے روز شمار یہ مبالغہ اس روز کی شان کی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی اس کی کیفیت کوئی نہیں دریافت کرسکتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ وہ دن کہ مالک نہ ہوگا نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت کا یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھے گا کہ اپنی قوت یا قدرت سے کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اس روز خدا کے واسطے ہے جسے اور جس کے حق میں چاہے گا مرتبہ شفاعت عطا کرے گا جسے چاہیگا جنت میں داخل فرمائیگا جسے چاہے گا دوزخ میں بھجوائے گا

وَهِیَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ مَكِّیَّةٌ
اور وہ چھتیس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	سورۂ تطفیف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

له جب آپ نے مژدہ لا تقنطوا کا دیا ہے تو میں نافرمانی سے کیوں ڈروں جب آپ ہر شکستہ کو درست کرتے ہیں تو ہماری خطائیں آپ کے عفو کی امید پر ہیں ۱۲ بیضاوی منہ

ربع ۱۹ ع

آیاتها ۳۶ ۔ رکوعها ۱ ۔ کلماتها ۱۶۹ ۔ حروفها ۷۵۸

لکھا ہے کہ اہل مدینہ تول ناپ میں بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ
ہوئے تو اثنائے راہ میں یہ سورت نازل ہوئی کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ وائے واسطے کم کرنے والوں کے تول ناپ میں کہتے ہیں کہ
مدینہ میں ایک مرد تھا کہ اُسے ابوجہینہ کہتے تھے وہ دو صاع رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اُس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اُس سے
بیچتا تھا حق تعالےٰ نے اُس کی شان میں یہ آیت بھیجی اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا وہ لوگ جو لیتے ہیں پیمانہ سے عَلَی النَّاسِ لوگوں سے اپنے واسطے
تو یَسْتَوْفُوْنَ ۝ پورا لیتے ہیں وَاِذَا کَالُوْھُمْ اور جب ناپتے ہیں اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ یا تولتے ہیں لوگوں کے واسطے تو
اُن کے حق گھٹاتے ہیں اور اُن کو نقصان پہونچاتے ہیں فصول سبعین میں ہے کہ جو کوئی تول ناپ میں کمی کرتا ہے کل قیامت کے دن اُسے
دوزخ کے گڑھے میں ڈال کر آگ کے پہاڑوں کے بیچ میں بٹھائیں گے اور حکم دیں گے کہ اُن دونوں کو تول اور ناپ پس وہ اُن کو تولے
ناپے گا اور جلے گا بیت

توکم دہی وبیش ستانی بہ کیل و وزن — روئے بود کہ از کم وبیشت خبر کنند

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ کیا نہیں جانتے اور یقین نہیں رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہیں کہ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ یہ کہ
وہ لوگ اُٹھائے گئے ہوں گے لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ اُس دن کے واسطے جو بڑا ہے یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہوں گے
لوگ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچے گا کھڑے ہی رہیں گے اور وہ ہیبت کا مقام
ہوگا کہ اہل عرصات میں سو برس کھڑے رہیں گے اور کسی کو بات کی مجال نہ ہوگی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین
شفاعت کریں گے اور خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف میں لائیں گے اور یہ شفاعت کبریٰ ہوگی کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ حقا کہ
کافروں کے نامۂ اعمال لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ سجین میں ہوں گے اور وہ ایک بڑا پتھر ہے اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافروں کی
جگہ ہے اور کافروں کے نامۂ اعمال وہاں ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاجروں کے اعمال نامے آسمان پر لے جاتے
ہیں آسمان اُس کے قبول سے انکار کرتا ہے وہاں سے پھر لاتے ہیں زمین پر وہ بھی قبول نہیں کرتی تو ساتویں زمین کے نیچے لے جاتے ہیں
سجین میں جو ابلیس اور اُس کے لشکر کی جگہ ہے اور وہاں رکھتے ہیں وَمَآ اَدْرٰىکَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّیْنٌ ۝ کیا ہے سجین
یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامۂ اعمال کی جگہ ہے کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی
نشانی کہ جو کوئی دیکھے گا جان لے گا کہ اس میں نیکی نہیں ہے وَیْلٌ یہ ایک کلمہ ہے سب برائیوں کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت یَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ اُس روز تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہے الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ جنھوں نے تکذیب کی ہے بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝
روز جزا کی اور اُسے باور نہیں رکھا ہے وَمَا یُکَذِّبُ بِهٖٓ اور تکذیب نہیں کرتا اُس روز جزا کی اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝ مگر ہر ظالم
حد سے گزرا ہوا گناہگار اور بے باک کہ اِذَا تُتْلٰی جب پڑھی جاتی ہیں عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا اُس پر آیتیں ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِیْرُ
الْاَوَّلِیْنَ ۝ کہتا ہے جہل اور حق سے انکار کی شدت سے کہ یہ کہانیاں ہیں اگلوں کی کَلَّا ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بَلْ سکتہ
رَانَ بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈال دیا ہے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اُن کے دلوں پر یا انکار کا زنگ اُس پر لگا دیا ہے مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝
اُسے جو تھے وہ کہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیوں کی شامت سے اُن کے دلوں کو زنگ کھا گیا اور وہ بیکار ہو گئے حدیث میں ہے کہ بندہ جب
گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اُس کے دل میں پڑتا ہے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ اُس کا تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے کَلَّآ اِنَّھُمْ

عَنْ رَّبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہے کہ دیدار الٰہی سے یَوْمَئِذٍ اُس روز لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؁ آڑ میں کیے گئے ہونگے یعنی اُس سے منع جدا محروم حجاب کیے گئے ہوں گے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے معنی پوچھے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنوں کو آڑ میں رکھے گا تاکہ اُس کا دیدار نہ دیکھیں اور اپنے دوستوں پر تجلی فرمائے گا تاکہ وہ دولت دیدار سے مالامال ہوں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کفار کی شان میں وارد ہوا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مومنوں کو دولت دیدار حاصل ہوگی ور دوست محجوب نہ ہوں گے کہ اُس وقت دوست اور دشمن کے درمیان فرق ظاہر ہوگا قطعہ

گوئی بہشت میہمانی ست   بے دیدن میزباں چہ باشد
چوں دشمن و دوست را حجابست   پس فرق دراں میاں چہ باشد

ثُمَّ اِنَّهُمْ پس تحقیق کہ تکذیب کرنے والے لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؁ داخل ہونے والے ہیں دوزخ میں ثُمَّ يُقَالُ پھر کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اُن سے کہیں گے هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ یہ عذاب وہ عذاب ہے کہ تھے تم اُس کی تُكَذِّبُوْنَ ؁ تکذیب کرتے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ حقا یہ تحقیق کہ کتاب نیکوں کے اعمال کی لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؁ علیین میں ہوگی ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ عرش کا داہنا پایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے علم دیا تجھ کو کہ مَا عِلِّيُّوْنَ ؁ کیا چیز ہے علیین یعنی ایک بلند مقام یا مکان ہے یا نیکوں کی کتاب كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؁ کتاب ہے لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھے وہ جان لے کہ اس میں بالکل نیکیاں ہیں يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؁ حاضر ہوتے ہیں اُس کتاب پر ملائکہ مقرب جو علیین میں رہتے ہیں یعنی اُس کے استقبال کو جاتے ہیں اور اُس کی حفاظت کرتے ہیں اور قیامت کے دن اُس پر گواہی دیں گے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ؁ تحقیق کہ نیک پاک لوگ بہشت میں ہیں عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ؁ آراستہ تختوں پر دیکھتے ہیں ایسی چیز کو کہ اُس سے خوش ہوتے ہیں یا کافروں کو دوزخ میں دیکھتے ہیں اور ان کا عذاب مشاہدہ کرتے ہیں تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ پہچانے گا تو اے دیکھنے والے اُن کے چہروں میں نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ؁ تازگی بہشت کی نعمتوں کی اور اُس کی لذتوں کی طراوت يُسْقَوْنَ پلائے جاتے ہیں یعنی اُن کو پلاتے ہیں مِنْ رَّحِيْقٍ شراب خالص سفید خوشبو مَّخْتُوْمٍ ؁ مُہر کئے ہوئے اُسکے برتن خِتٰمُهٗ مِسْكٌ مہر اُس کی لاکھ کی جگہ پر مشک ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُس کے پینے کا ختم مشک کی خوشبو پر ہے اور مُہر اس جہت سے کریں گے تاکہ کسی کا ہاتھ اُس پر نہ پہونچے اور ابرار لوگ خود اُس کی مُہر توڑیں وَفِيْ ذٰلِكَ اور اس شراب میں فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؁ چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے یعنی ایسا عمل کریں کہ اُس کے سبب سے اُس کے پینے کے مستحق ہو جائیں وَمِزَاجُهٗ اور میل شراب کا مِنْ تَسْنِيْمٍ ؁ چشمہ تسنیم کے پانی سے ہے تبیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ تسنیم اُس پانی کا نام ہے جو عرش کے نیچے سے بہشت میں ٹپکتا ہے اور جنت میں جتنی پینے کی چیزیں ہیں یہ پانی اُن سب میں اشرف اور بہتر ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ یعنی ایسا چشمہ کہ پیتے ہیں بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ؁ اُس چشمہ سے بارگاہ عنایت الٰہی کے مقرب لوگ یعنی یہ تقرب لوگ صرف وہی پئیں گے اور ملایا ہوا ابرار لوگوں کو دیا جائے گا صاحب انوار نے فرمایا ہے کہ مقرب لوگ چونکہ ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوئے یعنی غیر کی محبت کو خدا کی محبت سے نہیں ملایا ہے اُن کے پینے کی چیز خالص بے میل ہے اور وہ لوگ جن کی محبت ملی ہوئی ہو اُنکے پینے کی شراب میں بھی دوسری چیز ملی ہوگی بیت

ماشراب عیش ہیچما ہیم بے دُردی وغم ۔ صاف نوشان دیگرانند و دُرد نوشان دیگراند[1]

بحر الحقائق میں ہے کہ رحیق اُس شراب کی طرف اشارہ ہے جو خالص ہے کونین کے خماروں کی کدورت سے اور اُنکے ظروف سر بمُہر اولیا اور اصفیا کے دل ہیں کہ اُن پر مُہر مشک محبت ہے اور تسنیم اعلیٰ مراتب محبت ہے یعنی محبت ذاتیہ اور مقرب وہ لوگ ہیں جن کو فنافی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہے اور جبتک فرش قرب پر مجلس اُنس اور ریاض قدس میں ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتوں کے بھید کی بو اُس کے مشام جان میں نہیں پہونچتی ۔ بیت

سرمایۂ ذوق دو جہاں مستی عشق ست ۔ آنہا کہ ازیں مے نہ چشیدند چہ دانند

لکھا ہے کہ رؤسائے قریش جب فقیر صحابہ کو دیکھتے جیسے حضرت عمار صہیب بلال اور ان کے مثل رضی اللہ عنہم کو تو اُن سے ہنسی اور مسخراپن کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا بیشک وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہیں اُن لوگوں سے یَضْحَکُوْنَ ۝ کہ ہنستے ہیں وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ اور جب گزرتے ہیں مومنوں کے ساتھ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ تو غمزہ کرتے ہیں آنکھوں سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہیں کشاف میں ہے کہ ایک دن حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے منافقوں کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی اور مسخراپن کیا اور اپنے یاروں کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سردار ہمارا رئیس آج اصلع[2] تھا یعنی علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں نہ پہونچے تھے کہ یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ مجرم اور منافق لوگ مومنوں پر ہنستے ہیں اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہیں وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اور جب پھرتے ہیں اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اپنے لوگوں کی طرف تو انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ پھرتے ہیں خوش و خرم اُس بات پر جو کی ہے وَاِذَا رَاَوْهُمْ اور جب دیکھتے ہیں کافر اور منافق مومنوں کو تو قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ کہتے ہیں ایک دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمدؐ کی متابعت کرتے ہیں لَضَآلُّوْنَ ۝ البتہ گمراہ ہیں وَمَآ اُرْسِلُوْا حالانکہ نہیں بھیجے گئے ہیں کافر اور منافق عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ مومنوں پر نگاہبان کہ اُن کی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دیں فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس قیامت کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ کافروں کے حال سے ہنسیں گے عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ جواہر کے جڑاؤ تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھیں گے اُن کو کہ دوزخ میں کس طرح ان پر عذاب ہوتا ہے اور زنجیروں طوقوں میں کیونکر جکڑے ہوئے ہیں صحابہ کا قول ہے کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیوں سے کہیں گے کہ جنت میں چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑیں گے جب اُس دروازے پر پہونچیں گے تو جنت کے دربان دروازہ بند کردیں گے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھریں گے مومن لوگ اس حال سے ہنسیں گے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا جزا دیے گئے کافر مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ اُن کاموں کی جو تھے دنیا میں کرتے ہنسی اور مسخراپن یعنی مومنوں کے دلوں کی تسلّی کے واسطے ہم نے اُن کے دشمنوں کو جزا دی کہ دنیا میں کافر جو مومنوں پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافروں کے حال پر ہنستے ہیں

ع ١ ٣٦

آیاتها ٢٥ ۔ رکوعها ١ ۔ کلماتها ١٠٩ ۔ حروفها ٤٣٠

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اور وہ پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ جس وقت آسمان پھٹ جائے گا فرشتوں کے اُترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور سنے اور

[1] ہم شراب کے خواہاں ہیں جس میں درد و غم نہ ہو شراب مقطر پینے والے اور ہیں اور تلچھٹ پینے والے اور ہیں ۱۲ صحیح [2] اصلع جس کے سر پر سامنے بال نہ ہوں ۱۲
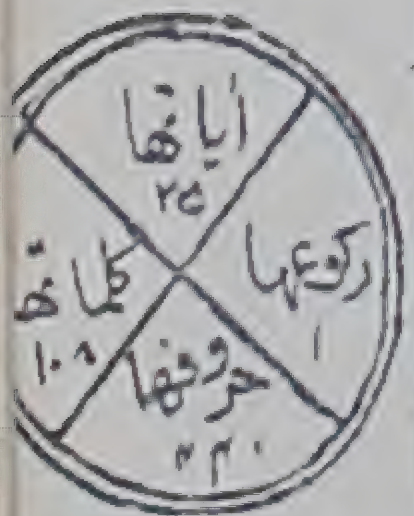
حکم ماننے اپنے رب کا اور سزاوار ہوا ہے آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جس وقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑوں اور دریاؤں کو بیچ سے اٹھالیں اور اُسے چوڑان میں کھینچیں وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈال دے جو کچھ اُس کے اندر ہے خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہو جائے وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہو جائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان ثواب و عذاب دیکھے گا یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہے رنج اور کوشش کے ساتھ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد او رجہد کے ساتھ فَمُلٰقِیْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہے اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۝ نوشتہ اُس کے اعمال کا اُس کے داہنے ہاتھ میں فَسَوْفَ یُحَاسَبُ تو قریب ہے کہ حساب کیا جائے حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝ حساب آسان بے تنگی اور بے جھگڑے وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگوں کی طرف یعنی مومنوں کے گروہ کی جانب یا اپنے قبیلے کے مسلمانوں کی طرف یا اپنی جوروؤں حور عین کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوش اُس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اُس نے پائی ہو وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ اُس کا نامہ اعمال اُس کے پیٹھ پیچھے سے اُدھر اُس کا نامہ اعمال اُس کے ہاتھ میں رکھیں گے اِدھر یہ شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکارے گا یعنی تمنا کرے گا ہلاکت کی یا یا ثبوراہ کہے گا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہے وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ۝ اور پہونچ جائے گا جلتی آگ میں اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یقینی یہ شخص تھا اپنے لوگوں میں دنیا میں خوش اور نازاں مال فانی اور جاہ ناپائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ تحقیق کہ اُس نے گمان کیا ہے اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اُس کا بعث وحشر نہ ہوگا بَلٰى ۚ ہاں اُس کا بعث وحشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بیشک اُس کا خدا ہے بِهٖ بَصِیْرًا ۝ اُس کے احوال اور اعمال کو دیکھنے والا پس اُسے چھوڑ نہ دیگا بلکہ محشر میں لائے گا اور اُس کے اعمال کی جزا و سزا اُسے پہونچائے گا فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پھر قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور وہ ایک سرخی ہے کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے میں دکھی جاتی ہے اور اُس کا غائب ہو جانا وقت عشا کی علامت ہے امام مالک اور امام شافعی اور صاحبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہے کہ اُس کے بعد سرخی دکھائی دیتی ہے اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہیں ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آتی جاتی ہے وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اُس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہے اور چھپالیتی ہے یعنی قسم اُس کی جسے رات کی تاریکی چھپالیتی ہے وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم چاند کی جس وقت کہ پورا ہوتا ہے اور بدر ہونے کے مرتبے کو پہونچتا ہے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ کہ البتہ پہونچو گے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے اُس کے مطابق شدت میں بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتیں اور اُس کے ہولوں کے مقامات مراد ہیں کہ ایک کے بعد ایک دیکھے جائیں گے تفسیر زاہدی میں ہے کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنا مراد ہے یعنی نطفے سے نطفے کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور پیروں چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہو جاتا ہے آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر کیا ہے آدمیوں کو کہ باوجود اس حال کے نہیں ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہے اُن پر قرآن تو لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ نہیں سجدہ کرتے اُس کی تلاوت کے واسطے بعضے علما نے یہاں پر سجدہ کیا ہے اور اکثر نے سورت کے آخر پر

معانقہ عند المتاخرین

سجدۃ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے میں نے یہاں یہ سجدہ کیا ہے قرآنی سجدوں میں یہ تیرھواں سجدہ ہے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہے کہ قرآن سننے کے بعد ہے اور قرآن جامع ہے تنزیہ اور تقدیس کی صفتوں کو اور کافر کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہیں ہے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں يُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے ہیں قرآن کی اور اُس کی آیتوں میں غور اور فکر نہیں کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہیں اپنے دل میں کفر اور مومنوں کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پس خبر کر دے اُن کو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کئے انھوں نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اُن کے واسطے اجر ہے غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان رکھا ہوا

ع ۲۱

آیاتها ۲۲ | رکوعها ۱ | کلماتها ۱۰۹ | حروفها ۴۷۵

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ بروج مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بائیس آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم آسمان کی کہ بُرجوں والا ہے اس سے بارہ برج مراد ہیں یا قمر کی منزلیں یا آسمانوں کے دروازے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم دن وعدہ کئے ہوئے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہے سب کو دیکھتا اور جانتا ہے وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم اُس کی جس پر گواہی دی گئی ہے کہ بندہ ہے اور بعضوں کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مشہود آپ کی اُمّت یا گواہ آپ کی امت ہے اور مشہور اگلی امتیں یا شاہد حفظہ فرشتے ہیں اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہیں اور مشہود آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہیں یا عرفہ اور اُس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اُس روز کے نمازی یا آدم علیہ السلام اور اُن کی ذریت یا عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی امت یا دن رات اور اُن میں عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمیں کھا کر ارشاد فرمایا کہ قُتِلَ ہلاک کئے گئے اور ملعون ہوئے اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ گڑھوں والے اور وہ بت پرست تھے ذو نواس یمنی کے لوگ ذو نواس بادشاہ تھا اُس کے زمانے میں ایک ساحر تھا کاہن شعبدہ باز بادشاہ کی سلطنت کا مدار اُس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے عرض کی کہ اب میں تو بوڑھا ہوا میرے قویٰ میں بالکل ضعف آ گیا

نظم

دیدہ از ہر شعاع تیرہ شود | گوش وقت سماع خیرہ شود
نہ زباں را مجال گویائی | نہ تن خستہ را توانائی

صلاح اسی میں ہے کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجئے کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اُسے سکھا دوں اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو کہ سلطنت کے امور اُس کے سبب سے منتظم رہ سکیں بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اُس کے مقصود کے موافق ایک لڑکا اُس کے سپرد کیا ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اُس کی تعلیم میں مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادت خانہ میں گیا اُس کے احوال سے مطلع ہو کر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہو گیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ میں ساحر پاس تسلیم لینے جاتا ہوں اور راہب پاس آ کر اُس سے صحبت رکھتا یہاں تک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہو گیا قضائے کار ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جاتا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آ کر لوگوں پر رستہ بند کر دیا تھا خلق ہر طرف سے حیران تھی جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم
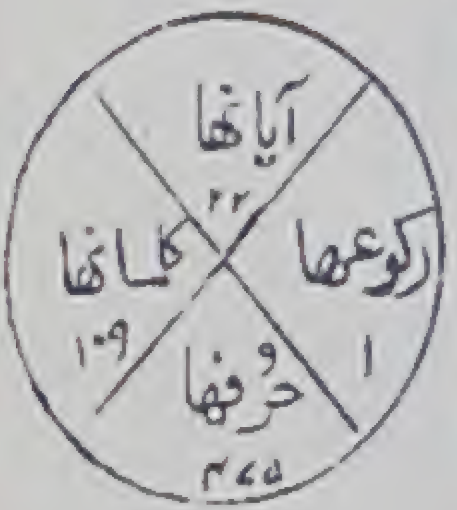
بڑھ کر اژدہے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور بولا کہ اے اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا بس اژدہا چلا گیا اِس جوان کی خبر شہر میں مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پر آیا جوان نے ایک بات اُس کے کان میں کہدی وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اُس جوان کے پاس آنے لگے اور اُس کی دعا سے سب اپنی مرادیں پانے لگے یہانتک کہ بادشاہ کا دربان جو اندھا ہوگیا تھا وہ بھی اُس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری متابعت کرا ور میرا بھید چھپا تو تیری آنکھیں روشن کردوں دربان نے بسر و چشم قبول کرلیا اور عہد کیا جوان نے اُس کو کلمۂ شہادت تلقین کیا اور اُس کے حق میں دعا کی اُس کی آنکھیں روشن ہوگئیں دربان روشن چشم بادشاہ پاس آیا ذو نواس بادشاہ نے تعجب کی راہ سے اُس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجکو صحت بخشی بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے دربان نے جواب دیا کہ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم و تلقین کس سے پائی کہ میں بھی اُس کا گردیدہ ہوں دربان کو بادشاہ کے اسلام قبول کرنے پر جو خوشی ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصّہ کہدیا بادشاہ نے جوان کو بلایا اور اُس کے عقیدے پر مطلع ہوا ہرچند لوگوں نے کوشش کی مگر وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اُسے دریا میں ڈبو دو لوگوں کی ایک جماعت اُسے دریا کے کنارے لے گئی اُس نے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک گروہ کو خاص کیا کہ اُسے پہاڑ پر لے جائیں اور نیچے ڈھکیل دیں جب پہاڑ پر پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اُٹھی اور اُس نے لوگوں کو پہاڑ پر سے نیچے گرادیا اور وہ جوان صحیح سالم رہا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے آگ میں ڈالدو غرضکہ بادشاہ کے لوگ جلے اور اُس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اُسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اُس پر کارگر نہ ہوا تو جوان بولا کہ اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ یہ سب اُس کی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت

مبدع ہر چیز کہ بودنیش ہست　　مخترع ہرچہ وجودیش ہست

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کرکے کہا کہ میں تجھ کو قتل ہی کرنا چاہتا ہوں جوان بولا کہ تیری یہی مراد ہے تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کہ اِس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ میں یہ تیر مارتا ہوں یہ کہہ کر مجھ کو تیر مار بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اُس کے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت شہادت پیا جتنے آدمی وہاں حاضر تھے سب کے سب ایک بار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصّہ میں آیا اور حکم دیا کہ اُس کے حکم سے کئی جگہ زمین میں گڑھے کھودے اور اُن میں آگ جلائی اور پہاڑ کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کیا جسے لاتے وہ لوگ اُس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اُسے گڑھوں میں ڈال کر جلادیتے تو حق تعالےٰ اُن ظالموں کو زمین میں گڑھوں والا اور پہاڑوں والا فرماتا ہے اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اُس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیاں ڈال کر جلائی تھی اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ ۝ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَّھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ اور بادشاہ اور اُس کے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں کے ساتھ شُھُوْدٌ ۝ حاضر اور مشاہدہ کرنے والے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْھُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنوں سے کچھ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا مگر یہ کہ ایمان لائیں بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ خدا پر جو غالب ہے کہ اُس کے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِیْدِ ۝ تعریف کیا ہوا کہ اُس کی رحمت سے امیدوار ہونا چاہیے الَّذِیْ لَہٗ وہ خدا جس کے واسطے ہے مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝ اور خدا سب چیزوں پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک وہ لوگ جنھوں نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ میں ڈالا ایمان والے مردوں

اور ایمان والی عورتوں کو یعنی اُن پر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اُن کے واسطے ہے عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ط اور اُن کے واسطے ہے عذاب آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہے کہ وہی آگ جو اُنھوں نے موحدوں کے واسطے گڑھوں میں جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی اور اُسی نے سب کو گھیر کر جلا دیا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کئے اُنھوں نے اچھے لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط اُن کے واسطے ہیں جنّتیں کہ جاری ہیں اُن کے درختوں یا مکانوں کے نیچے سے نہریں ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ط وہ ہے بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصد وری کہ دنیا و ما فیہا اُس کے مقابلے میں کم اور حقیر ہے إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيدٌ ط البتہ سخت ہے اس واسطے کہ کفر کے سبب سے اُس نے جس کو عذاب میں پکڑا اُسے ہرگز نجات نہیں ہے إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہے اپنی پکڑ دنیا میں کافروں پر وَيُعِيدُ ط اور پھیرے گا اُسی کو اُن پر آخرت میں اور یہ عدل کی نشانی ہے وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ط اور وہ بخشنے والا ہے اُسے جو توبہ کرے اور اُسے دوست رکھتا ہے تو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہے عدل کے سبب سے چھوڑتا ہے نابود کر دیتا ہے اور فضل کے سبب سے نوازتا ہے اور بلند کرتا ہے بیت

فضل او دلنواز غمخواراں
عدل او سینہ سوز جباراں

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ط خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات میں فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ط کرنے والا وہ جو کچھ کرچاہے هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ط کیا آئی تیرے پاس بات یعنی اے ہمارے حبیب ہم نے تمھاری تسلّی کے واسطے کفر کے لشکروں کی بات بھیجی جنھوں نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ط فرعون اور اُس کی قوم اور ثمود اور قبیلہ ثمود کی ہاں یہ باتیں نازل کی گئیں اور منکروں نے نہ مانیں بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِي تَكْذِيبٍ ط باور نہ رکھنے میں ہیں وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ج اور اللہ اُن کے پرے سے جانتا ہے اُن کو یعنی اُس کی قدرت اُن پر شامل ہے اور اُس سے فوت نہیں ہو سکتی اور ایسا نہیں ہے جو وہ قرآن کے حق میں گمان کرتے ہیں کہ سحر اور شعر اور کہانت ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ط بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہے لکھا ہوا فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ع لوح میں محفوظ ہے تغیر اور تحریف سے معالم میں ہے کہ لوح ایک سفید موتی کے دانہ کی ہے اُس کا طول آسمان سے زمین تک اور اُس کا عرض مشرق سے مغرب تک اور اُس کے کنارے یاقوت کے ہیں اور وہ ایک فرشتے کی گود میں ہے عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اُسکا واقف نہیں سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

ع ۲۲

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ طارق مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ سترہ آیتیں ہیں

آیاتہا ۱۷ — رکوعہا ۱ — کلماتہا ۶۱ — حروفہا ۲۵۴

لکھا ہے کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک شعلہ اُس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہے شیطانوں کو آسمان سے ہنکاتا ہے اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہے پس اُسی وقت حضرت جبریلؑ اس سورت سمیت نازل ہوئے کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ط اور قسم آسمان کی اور تاروں کی جو رات کو ظاہر ہوتے ہیں وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ط اور کس چیز نے تجھ کو جاننے والا کیا تاکہ تو جانے کہ کیا ہے طارق النَّجْمُ الثَّاقِبُ ستارہ ہے چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح
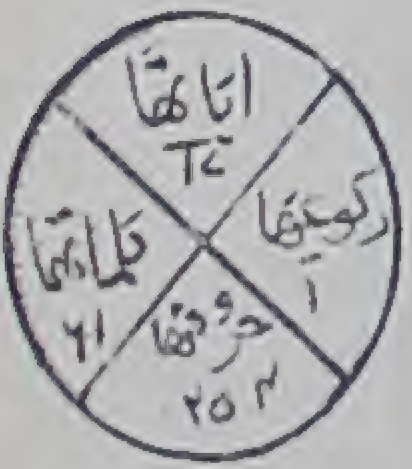
یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ نہیں ہے کوئی جی لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ مگر اُس پر ایک نگہبان ہے کہ اُس کے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہے اور شمار کرتا ہے فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ پس چاہیئے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث و نشر کا منکر ہو اُسے چاہیئے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ؕ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ پیدا کیا گیا ہے ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہے رحم میں يَّخۡرُجُ نکلتا ہے مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ مردوں کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ؕ اور عورتوں کے سینوں کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیرنے پر اُس پانی کے اُس صلب میں جس سے وہ نکلا ہے لَقَادِرٌ ؕ البتہ قادر ہے یعنی موت کے بعد اُن کے بعث اور اعادہ پر قادر ہے يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ جس دن کہ ظاہر ہو جائیں گی چھپی باتیں یعنی جو باتیں دلوں میں چھپی ہیں وہ ظاہر کردیں گے تاکہ پاکیزہ خبیث سے متمیز ہو جائے یا اُس کے فرض کام پیش کریں گے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اُس پر اطلاع نہیں رکھتا اور آدمی اُس کے کرنے پر قادر تھا اور نہ کیا یا اُس کے پوشیدہ کاموں پر سے پردہ اٹھا دیں گے اور اس سبب سے بڑی رسوائیاں ہونگی بیت

گر پردہ زروے کار بردارند آں کیست کہ رسوائے دو عالم نشود

اور جس وقت چھپی باتیں کھل جائیں گی فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ تو نہیں ہے انسان کو کچھ زور اپنی ذات پر کہ اپنے سے عذاب کو روک سکے اور نہ کوئی یار کہ اُس کی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ اور قسم آسمان مینھ والے کی یا رجعت والے کی یعنی ہر ذرہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہے اُس مقام کی طرف جہاں سے حرکت کی تھی وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ اور زمین درار والی کی کہ اُس سے اُگنے والی چیز اور پانی نکلتا ہے اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ بیشک قرآن البتہ کلام ہے سچ اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ اور نہیں ہے وہ باطل اور بیہودہ اور مسخراپن اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۙ تحقیق کہ قریش کے معاند مکر کرتے ہیں دار الندوہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہے یعنی حق تعالےٰ خبر دیتا ہے کہ کفار یہ مکر کریں گے وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ۚ اور میں جزا دوں گا اُن کو مکر کی آہستہ آہستہ اُس کے مناسب جزا فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ پس مہلت دے کافروں کو یعنی ہلاکت طلب کرنے میں جلدی نہ کر اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ۠ چھوڑ دے اُن کو تھوڑے زمانے تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جائیں گے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہے

سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰى مَكِّيَّة	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝	وَهِيَ تِسۡعَ عَشۡرَةَ اٰيَة
سورۃ اعلیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ انیس آیتیں ہیں

رکوعها ۱ — آیاتها ۱۹ — کلماتها ۷۲ — حروفها ۹۹

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ۝ پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ برتر ہے اُس میں شریک ٹھہرا لینے سے اور غیر خدا پر بولے جانے سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسم صلہ ہے اور معنی یہ ہیں کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیئے اُس سے اُس کی پاکی بیان کر یا سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡاَعۡلٰى کہ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اپنے سجدوں میں کہو الَّذِيۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ وہ خدا جس نے پیدا کیں سب چیزیں پھر درست کردی ہر ایک کی خلقت اُس سبب سے کہ عطا فرمائی اُسے وہ چیز جو اُسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اُس کے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کر دیے وَالَّذِيۡ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ اور وہ خدا جس نے اندازہ کر دیں روزیاں پھر راہ بتائی اُنھیں حاصل کرنے کی یا اندازہ کر دیں منفعتیں اور ہدایت کر دیا

حاصل کرنا یا اندازہ کر دیا رحم میں لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ۙ اور وہ خدا جس نے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اگایا کہ چارپائے چریں فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ؕ پھر کر دیا اُس اُگے ہوئے چارے کو اُس کے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ میلا سیاہ تحقیق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہیں کہ فائدہ لینے والوں کی چراگاہ دنیا ہے اگرچہ پہلے تو تازی دہری اور اچھی معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی مدت میں حادثوں کی بادِ خزاں چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جائے گی قطعہ

اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا — ولے بہ نکہت بادِ خزاں نمے ارزد
بہ گردہ خور و قرص قمر رجائے مرد — کہ خوان چرخ بیک پارہ ناں نمے ارزد

لکھا ہے کہ جب جبرئیلؑ علیہ السلام کوئی آیت یا سورت لے کر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُس کو پڑھنا شروع کر دیتے اور ہنوز حضرت جبرئیلؑ نے ختم نہ کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے اوّل سے تلاوت فرماتے با ین خیال کہ مبادا بھول جائیں تو حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھیں ہم قرآن تجھ پر یعنی جبریل امین اُس کو ہمارے حکم سے تجھ پر پڑھے فَلَا تَنْسٰٓى ۝ۙ پھر تو نہ بھولے اُس کو اُس یادداشت کی قوت سے جو ہم نے تجھکو عطا فرمائی ہے یا یہ کہ اے ہمارے حبیب تو اُمّی ہے تو ان سب سورتوں اور متشابہ آیتوں کا یاد رکھنا اس واسطے ہے کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت میں حضرتؐ کو اس بات کی بشارت ہے کہ جو کچھ ہم تجھ پر پڑھتے ہیں اُسے تو نہ بھولے گا اس واسطے کہ جبریل امین ہمارے حکم سے تیرے درس میں رہیں گے چنانچہ اخبار میں آیا ہے کہ ماہ مبارک رمضان میں ہر سال جبریل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف تلاوت کرتے آخر سال جب حضرتؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبریلؑ دوبارہ آئے اور آپ کے ساتھ قرآن شریف کا دورہ کیا حضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہے اس واسطے کہ اس ماہ رمضان میں جبریلؑ دوبارہ آئے اور میں نے اور اُنھوں نے دوبارہ قرآن ختم کیا ہر سال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اُسے بھول جا اس طرح پر کہ اُس کی تلاوت منسوخ ہو جائے اور حق تعالےٰ صحیفوں اور قاریوں اور حافظوں کے سینوں سے اُسے محو کر دے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ظاہر احوال خلق کا وَمَا يَخْفٰى ۝ؕ اور جو کچھ پوشیدہ ہیں اُن کے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ۚۖ اور آسان کریں گے اور توفیق دیں گے ہم تجھ کو وحی یاد رکھنے میں آسان طریقے کی راہ بتائیں گے ہم تجھ کو آسان شریعت کی فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ؕ پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے تحقیق کہ فائدہ دیتا ہے مومنوں کو نصیحت کرنا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ فائدہ دے یا نہ دے یعنی نصیحت کرنا چھوڑ نہیں کوئی نفع لے یا نہ لے بیت

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم — تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ۙ قریب ہے کہ نصیحت پکڑے وہ شخص جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ۙ اور پہلو تہی کرے گا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہے الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ۚ وہ جو داخل ہوگا آگ میں جو بہت بڑی ہے یعنی اُس درکۂ جہنم کی آگ میں جس کی آگ بہت تیز اور بڑی جلانے والی ہے حدیث میں ہے کہ یہ تمہاری آگ یعنی دنیا میں جو آگ ہے یہ ایک جزو ہے جہنم کی آگ کے ستر جزوں میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نارِ کبریٰ جہنم کے نیچے والے طبقہ میں ہے جو کہ جگہ ہے آلِ فرعون کی اور منافقوں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اُترا تھا اُس کے منکروں کی اور نارِ صغریٰ اوپر والے طبقہ میں ہے

جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگاروں کی جگہ ہے ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ تو وہ بڑا بدبخت نہ مرے گا اُس بڑی آگ میں کہ آسائش پا جائے اور نہ زندہ رہے گا ایسی زندگی جس سے راحت پائے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ تحقیق کہ اُس نے چھٹکارا پایا جو پاک ہو گیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی علامت ہے یا کامیاب ہوا وہ شخص جس نے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچوں وقت کی نماز ادا کی یا صدقۂ فطر دیا اور تکبیر عید کہی اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی یہ شقیوں کی طرف خطاب ہے جو دنیا میں مشغول ہو کر آخرت کا کام نہیں بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اور آخرت بہتر ہے دنیا سے اور بہت رہنے والی ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ تحقیق کہ یہ بات اگلوں کے صحیفوں میں ہے یعنی پہلی کتابوں میں جو قرآن سے قبل نازل ہوئیں صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ؏ صحیفوں میں ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں یعنی تختیوں میں

ع ۱۹

آیاتها ۲۶ — رکوعها ۱ — کلماتها ۹۲ — حروفها ۳۸۲

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ غاشیہ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھبیس ۲۶ آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والے کی کہ قیامت ہے اور وہ ہولوں میں خلائق کو ڈھانپ لے گی یعنی اس کی ہیبت سب کو گھیر لے گی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ چہرے اُس روز ڈرتے ہوں گے اور خوار یعنی جن کے چہرے ہیں وہ ذلیل ہوں گے اور بے مقدار عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے اُس عمل میں یعنی دوزخی وہ کام کریں گے جس سے اُن کو رنج اور محنت پہونچے گی جیسے آگ کی زنجیریں کھینچنا عذاب دوزخ میں اوپر آنا نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ داخل ہوں گے آگ میں جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہے اور بکر نے تُصْلٰى (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائیں گے نہایت تیز آگ میں تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ پلائے جائیں گے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اُن کو اُس چشمے سے پلائیں گے جس کا پانی نہایت گرم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ جس دن سے آگ پیدا کی ہے اس پانی کو جوش کر رہے ہیں لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہیں ہے اُن کے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ ضریع سے اور وہ ایک گھاس خاردار ہے جب تک تر رہتی ہے عرب اُس کو شبرق کہتے ہیں اور چارپائے اُسے چرتے ہیں اور جب خشک ہو جاتی ہے تو اُس کو ضریع کہتے ہیں اور چرنے والا جانور بھی اُس کے پاس نہیں پھٹکتا آخرت میں اُس کی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابوجہل نے جب یہ آیت سُنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہم کو فربہ کر دے گی جس طرح ہمارے اُونٹوں کو فربہ کر دیتی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ فربہ نہیں کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہیں کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود ہوتا ہے مگر ان دونوں میں سے کوئی بات حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ چہرے اُس روز تازہ ہوں گے اور نعمت کا اثر اُن سے ظاہر ہوگا یعنی اُن چہروں والے ناز و نعمت میں تر و تازہ ہوں گے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ اپنے کام کو پسند کرنے والے یعنی جو کام اُنھوں نے کیا ہوا اُسے پسند کریں گے اور چونکہ اُس کا ثواب دیکھیں گے تو اُس سے راضی ہوں گے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ بہت بلند قدر بہشت میں ہوں گے لَّا تَسْمَعُ نہ سُنیں گے اُن چہروں والے یا تو نہ سُنے گا اے مخاطب فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ اُس بہشت عالی میں بیہودہ بات جنتیوں کا کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ

وقف لازم

اُس بہشت میں چشمہ جاری ہوگا کہ اُس کا پانی منقطع نہ ہوگا فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ اُس جنت میں تخت بلند اُٹھائے ہوئے ہوں گے اُن کی اصل سونے کی زمرد کی یاقوت موتی سے جڑاؤ معالم میں کہا ہے کہ وہ تخت ہوا میں بلند ہوں گے جب صاحب تخت چاہے گا کہ اُس پر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اُتر آئیں گے اور جب اُس پر بیٹھے گا تو وہ تخت پھر بلند ہو کر اپنی جگہ چلے جائیں گے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ اور اُس جنت میں آبخورے ہوں گے جنتیوں کے سامنے رکھے ہوئے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور تکیے برابر رکھے ہوئے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور فرش بچھے ہوئے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ جب کافروں نے سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس میں کہا کہ یہ نہونا چاہیے اور اگر ہوتا ہے تو بلالؓ اور خبابؓ اور اُن کے مثل اور لوگوں کو کام پڑا کہ اُس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اس پر سے اُترنے کو بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنظُرُونَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہیں دیکھتے وہ اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا مسخر اور تابع ہو جاتا ہے کہ لڑکا اُس پر چڑھتا اور اُترتا ہے پھر جنت میں تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اُس سے یہ کافر کیوں تعجب کرتے ہیں اور کہا ہے اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہے اس واسطے کہ بڑا ہے بھاری بوجھ اُٹھاتا ہے مطیع ہے سب کا حکم بجالاتا ہے قانع ہے سب گھاس پات چرتا ہے متحمل ہے پیاس کی حالت میں کچھ پروا نہیں کرتا ہے اسی جہت سے بے پانی کا میدان طے کر جاتا ہے اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اُٹھانا دودھ گوشت سواری یہ سب اُس سے حاصل ہے حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہے رباعی

برخوان اَفَلَا يَنظُرُونَ تا قدرت ما بینی — یک رہ بشتر بنگر تا صنع خدا بینی

در خارخوری قانع در بارکشی راضی — ایں وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی

تبیان میں ہے کہ مخاطب عرب ہیں اُن میں سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہیں اور اُن کا مال اونٹ ہے اور جدھر دیکھتے ہیں سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہیں دیکھتے تو اونٹ کے ذکر کے بعد فرماتا ہے کہ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نہیں دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر اُٹھایا گیا ہے بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا نہیں دیکھتے پہاڑوں کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہو گئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہیں دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر چوڑی بچھی ہوئی ہے کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ پس نصیحت کر اُن کو دلائل قدرت میں نظر کرنے کے بعد سوا اس کے نہیں کہ تو نصیحت کرنے والا ہے ہر ایک کو لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ نہیں ہے تو اُن پر مسلط کہ ایمان پر اُن کو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہے اِلَّا مَن تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ مگر جو کوئی موُنھ پھیرے نصیحت سن کر اور ایمان نہ لائے اور حق کو چھپائے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ تو عذاب کریگا اللہ اُس کو بہت بڑا عذاب یعنی عذاب آخرت بالوسطہ کہ دنیا میں قحط اور قید اور قتل کے عذاب میں تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ تحقیق کہ ہماری طرف ہے بازگشت اُن کی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝ پھر بیشک ہم پر اُن کا حساب ہے محشر میں

نصف ع

ایاتها ۳۰ | رکوعها ۱ | کلماتها ۱۳۷ | حروفها ۵۸۵
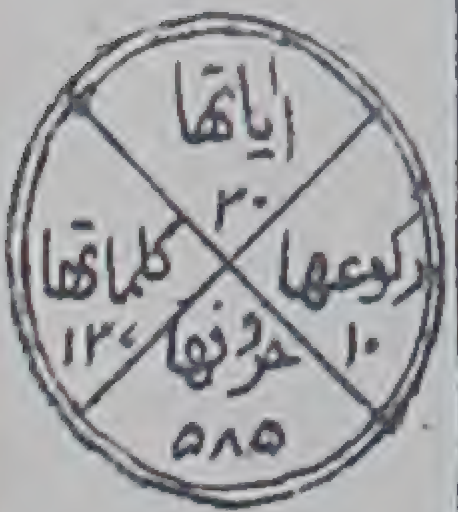
سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فجر مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ۝ قسم فجر کی جو دوستوں کی مناجات کا وقت اور ساعت ہے یا نماز فجر کی قسم جس کے سبب سے بیداروں کی جان کو آرام اور راحت ہے اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہے کہ سال اُس سے شروع ہوتا ہے یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہے کہ لیالی عشر اُس سے ملی ہوئی ہے یا جمعہ کی فجر ہے یا روز عرفہ کی صبح کہ اُس میں حاجیوں کی دعا قبول ہوتی ہے یا عید الضحیٰ کی فجر کہ قربانی کا روز ہے یا صبح قیامت کا اوّل اور تبیان میں کہا ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی طرف یہ اشارہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ چشموں وغیرہ سے پانی جاری ہونے کی جانب ایما ہے یا پتھر سے اونٹنی جو حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹ کر جو نہریں جاری ہوئی تھیں یا بدلی سے جو پانی برستا ہے یا گناہگاروں کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہیں اُس کی طرف اشارہ ہے وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ اور قسم دس راتوں کی یعنی ذالحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اُسی میں ہے یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اُس میں سے عاشورا ہے یا رمضان کے اخیر عشرہ کی کہ اُس میں شب قدر ہے یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اُس میں شب برات ہے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ تضاد اور مخالفت مراد ہے جو مخلوقوں کے اوصاف میں ہوتی ہے جیسے عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات آلٰہی کا انفراد مقصود ہے عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل قوت بے ضعف موت اور حیات بے موت یا شفع خلق ہے کہ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور فرد سے خالق مراد ہے کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہیں یا برج اور سیر کرنیوالے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقر عید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مسجدیں اور ایک مسجد اقصیٰ یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم رات کی جس وقت کہ گزرے یعنی شب قدر کی عین المعانی میں ہے کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ رات کو عام لیں هَلْ فِي ذَٰلِكَ کیا ہے اس قسم میں جو میں نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝ قسم پسندیدہ عقل والوں کے واسطے تاکہ عبرت لیں اور جانیں کہ قسم ہے تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ ہم تکذیب کرنے والوں کو عذاب کریں گے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۝ قوم عاد کے ساتھ إِرَمَ یعنی عاد اولیٰ کے ساتھ کہ اُسے عاد بن ارم کہتے تھے اور ارم اُن کے جد کا نام ہے اس واسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ارم اُن کے شہر کا نام ہے اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہوں گے پھر عادیوں کی کیفیت بیان فرماتا ہے کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ بڑے بڑے قدوں والے یا خیموں والے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہیں پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اُس کے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی میں فِي الْبِلَادِ ۝ شہروں میں اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ ارم عادیوں کے شہر کا نام ہے اور ذات العماد اُس کی صفت ہے یعنی شہر ارم بڑے مکان والا شہر ہے جس کے مثل تمام شہروں میں نہیں اور اُس مکان کا قصہ مجملاً یہ ہے کہ عبداللہ بن قلابہ کھوئے ہوئے اونٹ کو صحرائے عدن میں ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ایک بیابان میں ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبداللہ یہ امید کر کے شہر پناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھیے اور اُس سے اپنے اونٹ کو پوچھتے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی جوڑی میں قیمتی جواہر جڑے ہیں اور کسی کو وہاں نہ پایا متحیر ہوئے جب شہر کے اندر پہونچے تو اُن کو اور زیادہ حیرت ہوئی اس واسطے کہ اونچے اونچے مکانات دیکھے کہ اُن میں یاقوت اور زمرد کے ستون ہیں دیواروں میں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیواریں سونے چاندی کی تھیں صحنوں میں اسی انداز پر فرش سنگریزوں کی جگہ پر

آبدار موتی پڑے ہوئے ہر محل کے گرد نہریں جاری موتی مونگے بتے درخت بہت اُن کے تنے سونے کے زمرد کی کلیاں چاندی کی عبد اللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھ کر اپنے جی میں کہا کہ ہٰذِہِ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ وُعِدَ بِہَا الْمُتَّقُوْنَ یعنی یہ وہی جنت ہے جس کا وعدہ ہے متقیوں سے

مصرع

این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقام ست اینجا

پس تھوڑا جواہر وہاں سے اٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن میں پھر آئے لوگوں نے وہ جواہرات اُن کے ہاتھ میں دیکھے گمان کیا کہ انھیں خزانہ کہیں مل گیا یہ قصہ لوگوں کی زبانوں پر جاری ہوا یہاں تک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اُس زمانہ میں حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبد اللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سُنی اور ان کو اپنی مجلس میں بٹھایا پھر حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے جس کے مکانات سونے چاندی کے اور اس کے درخت جواہر سے جڑاؤ ہوں حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہاں ایک شہر ہے جس کو حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر فرمایا کہ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُہَا فِی الْبِلَادِ بیت

شہرے چو بہشت از نکوئی چون قصر فلک بہ تازہ روئی

اور اُسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم القدر تھا نو سو برس کی عمر ہوئی تمام عالم میں جہاں کہیں زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر بھیجے کہ انھوں نے شہر ارم بنایا تین سو برس میں بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے میں مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور اپنے دار السلطنۃ سے اس شہر کی سیر کو چلا شداد کے لشکر اور اُس شہر میں ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا اور اس نے ان لوگوں پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مر گئے اور وہ شہر لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہو گیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کر کے حضرت معاویہؓ سے یہ بات کہی کہ میں نے اگلی کتابوں میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ کی حکومت میں ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اُس کے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اس کی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہاں پہونچے گا اور اس شہر کو دیکھے گا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ ہُوَ وَاللّٰہِ ذٰلِکَ الرَّجُلُ یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہے وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قریٰ میں اپنے رہنے کو وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ جو قوی بادشاہی اور بہت لشکروں والا یا میخوں والا تھا کہ اس کے سامنے لوگ میخوں سے کھیل کرتے تھے یا لوگوں کو چومیخا کر کے سزا دیتا تھا الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝ وہ لوگ جو ان تینوں گروہوں میں جہالت اور شرارت میں بندگی کی حد سے گزرے ان شہروں میں جہاں حاکم تھے فَاَکْثَرُوْا فِیْہَا الْفَسَادَ ۝ تو بہت کی اُن شہروں میں تباہی کہ وہ حق سے مخالفت اور خلق پر ظلم تھا فَصَبَّ عَلَیْہِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ تو ڈالا اُن پر تیرے رب نے ایک نوع کا عذاب چونکہ عرب کوڑے کی مار کو سب عذابوں میں سخت جانتے تھے تو ہر طرح کے عذاب کو سوط یعنی کوڑا کہتے تھے حق تعالیٰ نے ان کے کلام کے قاعدے کے موافق اپنے عذاب کو سوط یعنی کوڑا فرمایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس کلمہ میں آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ ان کو دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی نسبت مثل کوڑے کی ضرب کے ہے تلوار کی ضرب کے نسبت اس واسطے کہ آخرت کا عذاب اَشَدُّ وَاَبْقٰی یعنی بہت سخت اور بہت باقی رہنے والا ہوگا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تحقیق کہ تیرا رب البتہ گھات والا ہے یعنی جو شخص گزرگاہ میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے اور راہ چلتوں کی گھات میں رہتا ہے جس طرح اس سے راہ چلنے والے نہیں بچتے سب کو دیکھتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ بھی سب بندوں کو دیکھتا ہے اور سب کے

کلام سنتا ہے اور اس پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے **بیت**

یعلم السر و اخفیٰ صفت حضرت اوست　　ہم نہاں داند وہم انچہ نہاں تر باشد

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ پس مگر آدمی یعنی ابی ابن خلف جب مبتلا کرتا ہے اُسے اُس کا رب یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب سے آزماتا ہے فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ پھر عزت دیتا ہے اس کو جاہ و اقتدار کے سبب سے اور نعمت دیتا ہے اُسے اور معیشت اس پر کشادہ کردیتا ہے اور اس کا کام آسانی سے بناتا ہے فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھ پر یہ عنایتیں اور کرامتیں فرمائیں وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ اور مگر جب آزماتا ہے اُسے مفلسی اور سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ پھر تنگ کردیتا ہے اُس پر اس کی روزی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل و خوار کردیا کافر اپنی عزت اور بزرگی تونگری کے سبب جانتا ہے اور اپنی ذلت اور خواری مفلسی کی وجہ سے اور یہ بات اس کے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہے اس واسطے کہ فقیری کی آسایش بیحد ہے اور فقیروں کو آرام بے شمار ہے **بیت**

درویشی اختیار کنی بر تو انگری　　اے دل اگر بدیدۂ تحقیق بنگری

كَلَّا نہ ایسا ہے جیسا کافروں نے گمان کیا ہے بلکہ عزت اور بزرگی طاعت سے ہے اور ذلت و خواری معصیت سے ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور تم جان لو کہ میں تم کو فقیری اور تنگدستی کے سبب سے ذلیل و خوار نہیں کرتا ہوں بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ بلکہ تمہاری ذلت اور اہانت اس سبب سے ہے کہ بزرگی اور حرمت نہیں کرتے ہو تم یتیم کی اور اُن کو خرچ نہیں دیتے ہو وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور نہیں رغبت دلاتے ہو تم ایک دوسرے کو فقیر کے کھانا کھلانے پر وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا اور کھا جاتے ہو مال میراث کھانا سخت اور بہت یعنی حلال حرام مال جمع کرتے ہو اور عورتوں اور لڑکوں کو میراث نہیں دیتے ہو اور ان کے حصے خود کھا جاتے ہو وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا حقا کہ جب توڑی جائے گی زمین توڑ توڑ کر یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہوجائے گی وَّجَآءَ رَبُّكَ اور آئیں گی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیاں یعنی ظاہر ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آئیں گے فرشتے میدان حشر میں صف صف اپنی منزلت اور مرتبے کے موافق ایک کے پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ہر آسمان کے فرشتوں کی صف علیحدہ ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ اور لائی جائے گی اُس دن جہنم حدیث میں ہے کہ ستر ہزار لگامیں جہنم پر چڑھی ہوں گی اور ستر ستر ہزار فرشتے ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کافروں پر غصہ میں جوش خروش کرتی ہوگی یہاں تک کہ میدان حشر میں لائیں گے اور عرش کے بائیں پر رکھیں گے اس محل پر کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہ باقی رہے گا کہ اُس کے ہول کے مارے زانو کے بل نہ گر پڑے اور اس وقت سب کہیں گے یارب نفسی نفسی اور ہمارے حضرت رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہوں گے اُمتی اُمتی اور جہنم کہے گی مالی و مالک یا محمد یعنی آپ کو مجھ سے اور مجھ کو آپ سے کیا کام اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے مجھے آپ پر حرام کردیا ہے يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ اس روز یاد کرے گا انسان اپنے گناہ یا نصیحت پکڑے گا اور اپنے اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہوجائیگا وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اور کہاں ہوگا اس کے واسطے فائدہ یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اس واسطے کہ یاد کرنے کا محل دنیا ہے عقبیٰ نہیں اور جب بندہ دیکھے گا کہ اب نصیحت ماننا کچھ فائدہ نہیں دیتا تو حسرت کی رو سے يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ کہے گا اے کاشکے قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ

آگے بھیجتا ہیں نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم میں فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ پس اس دن عذاب نہ کریگا کسی کو عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ خدا کے عذاب کے مثل کوئی لوگوں میں سے وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اور نہ قید کرے گا زنجیروں اور طوقوں میں کسی کو مثل خدا کے قید کرنے کے کوئی یعنی اس دن کوئی نہ کسی کو عذاب کرنے پر قادر ہوگا نہ قید کرنے پر اس واسطے کہ حکم خدا ہی کے واسطے ہوگا اور حق تعالیٰ موت کے قریب مومن سے کہتا ہے کہ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ اے جان آرام پکڑنے والی میرے ذکر کے ساتھ تو نعمت میں شاکر تھی اور محنت میں صابر تھی ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ پھر دنیا سے اپنے رب کی وعدہ گاہ کے جانب رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ اُس حال میں کہ پسند کرنے والی ہے تو وہ جو کہ تجھکو دیا ہے پسند کی گئی ہے تو خدا کے نزدیک اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالیٰ فرمائے گا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ پس داخل ہو میرے نیک بندوں میں وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ اور داخل ہو میری جنت میں اس سے جنتیں مراد ہیں یعنی جنتوں میں میرے مقرب اور خالص لوگوں کے ساتھ داخل ہو

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ بلد مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بیس آیتیں ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ حال یہ ہے کہ تو اے ہمارے حبیب اترا ہے اس شہر میں باوصف اس کے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہے اُس کی قسم کو اُس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مکان کا شرف مکین سے ہے قطعہ

اے کعبہ را زمین قدوم تو صد شرف — وے مردہ را ز مقدم پاک تو صد صفا
بطحا ز نور طلعت تو یافتہ فروغ — یثرب ز خاک پائے تو با رونق بہا

اور بعضوں نے کہا ہے کہ تو حلال ہے اس شہر مکہ میں یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اوروں پر حرام ہے ایک وقت تجھ پر حلال ہو جائیگا اور مکہ معظمہ فتح ہونے اور اُس میں بعض کے قتل ہونے کا وعدہ ہے اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم نازل ہوتا ہے وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اس کی قسم جو پیدا ہو یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضوں نے کہا ہے کہ وَالِد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مَا وَلَدَ آپ کی امت اور حق تعالیٰ اپنے حبیب اور اس کی امت کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ تحقیق کہ ہم نے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج میں وہ جو پیدا ہونے اور دودھ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت میں اس کو رنج پہونچتا ہے یا ابو الاشدین کو کمال قوت میں ہم نے پیدا کیا اور اسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چرسا پانوں کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اسے کھینچتے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اس کے پاؤں کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعویٰ کرتا کہ کسی کو مجھ پر قابو نہیں ہے اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا پر ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ کیا گمان کرتا ہے ابو الاشدین یہ کہ قادر نہ ہوگا اُس پر وہ شخص جو اُس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہے کہ ضائع کیا میں نے پیغمبر کی عداوت میں مال بہت اس واسطے کہ لوگوں کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیں اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہے یہ کہ نہیں دیکھا ہے

ع ۹

ایاتها ۲۰ — رکوعها ۱ — کلماتها ۸۲ — حروفها ۳۴۷

وقف لازم

اُسے کسی نے خرچ کرتے وقت ناکہ اُس سے سوال کرے کہ تو کیوں ایسا کرتا ہے یعنی خدا نے اُسے دیکھا اور اُس خرچ کرنے پر اُسے جزا دے گا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ کیا نہیں دیں ہم نے اُسے دو آنکھیں کہ اُن سے دیکھتا ہے وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۙ اور زبان کہ اُس سے بات کہتا ہے اور دو ہونٹھ کہ اُس کے دہن کو چھپاتے ہیں اور بولنے اور کھانے پینے پر اُس کی معاونت اور مدد کرتے ہیں وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۚ اور دکھائی ہم نے اس کو دو پستانوں کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی ان میں لپٹ کر دودھ پینے میں مشغول ہوا یا اُسے حق اور باطل کی راہ ہم نے دکھائی کتابیں نازل کر کے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ پس نہ گزرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی مخالفت میں اس نے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہے جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہے اُسے اُس شخص کے چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہیں جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت میں صرف کیا وہ یہ گھاٹی طے کرنے میں کیوں نہ صرف کیا اس طرح کہ اس کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۙ اور تو کیا جانے کہ کیا ہے عقبہ یعنی اس پر گزر جانے کا سبب کیا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ چھوڑا دینا ایک گردن کا بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن میں مدد کرنا اَوْ اِطْعٰمٌ یا کھانا کھلانا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ اُس دن میں جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنوں میں خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہوں تو وہ کھلائے یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اس یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھانے والے سے قرابت رکھتا ہو اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۙ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہے اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہے یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے ہیں اس واسطے کہ سب خیرات اور نیکیاں قبول ہونے میں ایمان شرط ہے وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور نصیحت کی ہے انھوں نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا معصیت سے یا دین الٰہی کی نصرت میں انواع واقسام کی مشقت پر وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۙ اور نصیحت کی ہے انھوں نے باہم مرحمت اور مہربانی کرنے کی خدا کے بندوں پر اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ اور ایمان والے صابر مہربان داہنے طرف والے کہ عرش کی داہنی طرف سے بہشت میں جائیں گے یا برکت والے لوگ ہیں وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیوں پر یعنی حق پر جو نشانیاں ہم نے قائم کی ہیں کتاب اور دلیلیں اس پر جو لوگ نہ ایمان لائے هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ وہ بائیں طرف والے ہیں کہ اُن کو عرش کی بائیں جانب سے دوزخ میں لے جائیں گے یا وہ لوگ شامت والے ہیں عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۧ اور ان پر ہے دوزخ میں آگ چھپی ہوئی یعنی جس در کہ میں اُن پر عذاب کیا جائے گا اُس کا سر سرپوش سے بند کر کے مضبوط کر دیں گے کہ نہ کبھی ہوا اس کے اندر آئے اور نہ کچھ دھواں اس کے باہر جائے

ع ۱/۲۰

وَهِیَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّیَّةٌ
اور وہ پندرہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ شمس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

آیاتها ۱۵ — رکوعها ۱ — کلماتها ۵۶ — حروفها ۲۵۳

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۙ قسم آفتاب کی اور اُس کی دھوپ کی جب وہ بلند ہوتا ہے اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہے یعنی چاندرات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہے یا جس

رات کو چاند پورا ہوتا ہے تو اس کا طلوع سورج کے غروب سے لاہوا ہوتا ہے وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ اور قسم دن کی جب وہ روشن بناتا ہے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ اور قسم رات کی جب چھپالیتی ہے آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اس کی روشنی کو وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ اور قسم آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ اور قسم زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا ہے وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ اور قسم آدمی کی جان کی اور اس کی جس نے اس کے اعضا درست کیے ہیں فَاَلْهَمَهَا پھر الہام کیا اور جتا دیا اس کو جھوٹ اور ناپاکی اور بیباکی اس کی وَتَقْوٰىهَا ۙ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کر دی یہ قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ تحقیق کہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو پاک کیا برائیوں کے میلوں سے یا اس کو نشو و نما کی بزرگیوں کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ اور تحقیق کہ بے بہرہ رہا جس نے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب سے یا اُس کی قدر و منزلت کم کی معصیت اور ضلالت کے سبب سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اللّٰھم اٰت نفسی تقوٰھا وزکّھا انت خیر من زکّٰھا انت ولیّھا ومولٰھا محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہے جس وقت نفس خواہش کے نشانوں سے پاک ہو جاتا ہے فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہو جاتا ہے۔ بیت

تا نفس مبرّا از مناہی نشود　　　دل آئینۂ نور الٰہی نشود

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۙ تکذیب کی قبیلہ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب سے صالح علیہ السلام کی اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ جس وقت کہ اٹھا بڑا بدبخت اس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے اور اسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ تو کہا ان کو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ؕ قتل نہ کرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اس کے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہے اس کے پاس نہ جاؤ تاکہ تم پر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ پھر تکذیب کی انھوں نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب میں پھر انھوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس یکبارگی ہلاکت بھیجی اوپر ان کے ان کے رب نے بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ انکے گناہ کے سبب سے پھر یکساں کر دیا اس عذاب کو سب پر کہ ان کے چھوٹے بڑے سب مر گئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۙ اور نہیں ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اس نے سب کو ہلاک کر دیا اور اس کے بد انجام سے نہ ڈرا اس واسطے کہ کسی کو اس پر قابو نہیں ہے اور بدانجاموں کو اس کی طرف کوئی راہ نہیں ہے

ع ۱۵

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ واللیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اکیس آیتیں ہیں

اٰیاتھا ۲۱ رکوعھا ۱ کلماتھا حروفھا ۲۱۴

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے میں وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کر دے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اور قسم اس کی جس نے پیدا کیا نر و مادہ یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانوں میں سے نر مادہ کو یہ قسمیں کھا کر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ جزا کاموں میں تمہاری کوشش کی البتہ پراگندہ ہے یعنی مختلف واقع ہوئی ہے کام کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہے بعض کو عذاب اور ملامت

ہے پھر مختلف کاموں اور اس کی مختلف جزاؤں کو بیان فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر مگر جس نے دیا اپنا مال اللہ کی راہ میں وَاتَّقٰى ۙ
اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہوں سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہے
یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ سورت کچھ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی خصلت کی شان میں ہے اور کچھ امیہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت میں کشف الاسرار میں ہے کہ دو آدمیوں کے باب میں یہ سورت
نازل ہے ایک اتقی یعنی بڑا متقی کہ صدیقوں کا امام ہے اس امت میں یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں اور ایک اشقی یعنی بڑا شقی کہ
زندیقوں کا پیشوا ہے اہل ضلالت میں یعنی ابوجہل اور سورت کے شروع میں جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت دوسرے کی نورانیت
کی طرف اشارہ ہے یعنی شب ضلالت میں کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی اور روز دعوت میں کسی کو وہ نور ہدایت
ظاہر نہ ہوا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی

سر روشن دلاں صدیق اعظم ... کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم
زمہرش روز دیں را روشنائی ... بدو اہل یقیں را آشنائی
سیہ دل کے کند ایں قول باور ... نفاوتہائے دوراں بیں زداور

لکھا ہے کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے وہ کافر ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتا کہ دین اسلام سے پھر جائیں اور ان کے
دل میں ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی بیت

آنجا کہ منتہائے کمال ارادت ست ... ہر چند جور بیش محبت زیادت ست

ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈال دیا ہے اور تپتے ہوئے پتھر اس کے
سینے پر رکھے ہیں اور وہ اس حال میں احد احد کہہ رہے ہیں حضرت ابوبکر صدیق کا دل ان پر جلا فرمایا اے امیہ وائے تجھ پر اس خدا
کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہے امیہ بولا اے ابوبکر اگر تیرا دل اس پر جلتا ہے تو اسے مجھ سے مول لے لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہے
بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہوں اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا غلام تھا اسے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے اسے کہہ دیا تھا کہ اگر تو ایمان لائے تو جو مال تیرے پاس ہے اور تو تجارت کرتا ہے سب تجھ کو بخشوں نسطاس ایمان نہ لاتا
تھا اور حضرت صدیق کا دل اس سے رنجیدہ تھا جب امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جان کر نسطاس کو تمام استعداد اور مقدرت
سمیت امیہ کے حوالے کیا اور حضرت بلال کو لے لیا اور اسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کر دیا حق تعالیٰ
نے یہ سورت بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت سے خبر دی اور فرمایا کہ جس نے اپنا مال خرچ کیا اور اس کا بدلا اور ثواب ملنے کو تصدیق
کیا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰى ۙ تو قریب ہے کہ آسانی دیں ہم اسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا سبب ہو یعنی اس کام
میں جو اسے جنت میں پہونچا دے کہ آسانی اور راحت وہیں ہے وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ اور مگر وہ جس نے بخل کیا اپنے مال
میں یا کلمہ توحید کہنے میں اور اپنے کو ثواب الٰہی سے بے نیاز دیکھا اور اس سبب سے جو کام ثواب حاصل ہونے کے موجب ہیں ان کی
طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ اور تکذیب کی اس نے بہت نیک خصلت کی کہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہو جانا ہے یا
حق تعالیٰ کے وعدہ کو باور نہ رکھا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰى ۙ تو ہم مہیا کر دیں گے اس کو اس صفت کے واسطے جو اسے دشواری اور محنت میں

لے روشن دلوں کے سردار صدیق اعظم کہ جن کی اقلیم تصدیق مسلم ہے۔ ان کی محبت سے دین کے روز کو روشنائی ہے اور اہل یقین ان کو پہچانتے ہیں۔ کور باطن اس قول کو کب باور رکھتا ہے یہ انقلاب زمانہ ہے خدا کی طرف سے ۱۲ سید جعفر علی مصح

ڈال دے یعنی وہ کام جو اسے دوزخ میں لے جائے وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ؕ اور دفع نہ کرے گا اس عذاب کو اس کا مال جس میں اس نے بخل کیا ہے جب کہ وہ مرجائے گا یا جب سر کے بل آئے گا یعنی قبر میں گرے گا یا دوزخ کے گڑھے میں إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ؕ تحقیق کہ ہم پر ہے بیان کرنا حق و باطل اور وعدہ اور وعید کا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ؕ اور تحقیق کہ ہمارے ہی واسطے ہے وہ سرائے عقبیٰ اور یہ پہلی جگہ کہ دنیا ہے حب کہ دونوں جہان کے مالک ہم ہی ہیں تو ہم جو کچھ چاہیں عطا کریں فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ؕ پس ڈراتا ہوں میں تم کو اے اہل مکہ اس آگ سے جو شعلے مارتی ہے لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ؕ نہ آئے گا اس میں ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابوجہل الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ؕ وہ شخص جس نے تکذیب کی پیغمبر کی اور منہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ؕ اور قریب ہے کہ دور کر دیا جائے اس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ؕ جو کہ دیتا ہے اپنا مال ڈھونڈھتا ہے اس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت بلال کا کچھ حق ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے ان کو مول لے کر آزاد کر دیا حق تعالیٰ نے ان کافروں کی بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِأَحَدٍ اور نہ تھی کسی کے واسطے عِنْدَهُ ابوبکر کے نزدیک مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ؕ کوئی نعمت اور احسان کہ بدلا لیا جائے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ؕ مگر اس نے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو برتر اور بہت بڑا ہے وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ؑ اور قریب ہے کہ راضی ہو اور جو ثواب وعدہ کیا ہوا ہے اس کو پہونچے۔

ع ۲۱

وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الضُّحَىٰ مَكِّيَّةٌ
اور وہ گیارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ ضحیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

آیاتہا ۱۱ — رکوعہا ۱ — کلماتہا ۴۰ — حروفہا ۱۷۲

لکھا ہے کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں آئے اور وحی نازل نہ ہوئی تو کافروں نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اسے چھوڑ دیا اور دشمن کر لیا تو حق تعالیٰ نے ان کا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ وَالضُّحَىٰ ؕ قسم ہے چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اسوقت بلند ہوتا ہے اور روشنی زیادہ ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضحیٰ وہ وقت تھا جسوقت حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحروں نے اسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعض کے قول پر ضحیٰ سے رب ضحیٰ یعنی وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہے وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ؕ اور رات کی جس وقت وہ تاریک ہو اور تاریکی چیزوں کو چھپالے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ دن رات سے کشف اور حجاب مراد ہے کہ لطف اور قہر کی نشانی ہے یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہے یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف اشارہ ہے اور رات آپ کے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہے بیت

والضحیٰ رمزے ز روے ہمچو ماہ مصطفیٰ ست
معنی واللیل گیسوے سیاہ مصطفیٰ ست

یہ خبریں جو مذکور ہوئیں حق تعالیٰ ان کی قسمیں کھا کر فرماتا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ؕ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اس فتح کی جو آپ کی امت کو دنیا میں ہوگی اور اکثر شہر ان کی حکومت میں آئیں گے اور مسخر ہو جائیں گے حضرت اس خوشخبری سے خوش ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی

کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت میں حق تعالیٰ تجکو عطا فرمائے اے ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل ہیں جنت میں موتی کے اور اس کی خاک مشک ہے اور ہر محل میں خادم اور حوریں اور سامان ہے جو اس کے لائق ہے خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ بہتر ہے تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہروں کا فتح ہونا ہے یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہے ابتدا سے اس واسطے کہ آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبہ کمال پر ترقی کرنے والے ہیں وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ اور قریب ہے کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگاروں کے باب میں شفاعت کا مرتبہ فَتَرْضٰى ؕ پس تو راضی ہو جائے یعنی اس قدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس میں راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتوں میں بڑی امید کی آیت یہ ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہیں کہ آیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے اس کی بہ نسبت امید بہت زیادہ ہے اسواسطے کہ جب تک آپ کی امت میں سے ایک شخص بھی دوزخ میں رہے گا ہرگز آپ راضی نہ ہوں گے نظم

نماند بدوزخ کسے در گرد — کہ دارد چنیں سید پیشرو

عطائے شفاعت چنانش دہند — کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور میں دوست رکھتا ہوں کہ اُسے نہ پوچھتا میں نے کہا کہ الٰہی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی اور فلاں فلاں کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمدؐ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ص کیا نہیں پایا تجھے تیرے رب نے بے باپ کا بچہ پس جگہ دی تجکو تیرے دادا اور چچا کی گود میں کہ انھوں نے تجکو پرورش کیا بحر الحقائق میں ہے کہ تجکو دُرِّ یتیم پایا تو ختم نبوت کی صدف میں تجکو جگہ دی بیت

بس کہ غواص کرم در تگ دریائے قدیم — غوطہ زد تا بکف آورد چنیں دُرِّ یتیم

یا تجکو ایک موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات میں منفرد تھا اور ماسویٰ سے علاقہ قطع کرنے میں متوحد تھا تو تجکو متوحد کردیا حضرت احدیت نے جمع میں کہ وہ خاص تیرا مقام ہے وَوَجَدَكَ ضَآلًّا اور پایا تجکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ پر جس وقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری ماں کو سپرد کرنے تجکو لائی تھی فَهَدٰى ص پھر راہ دکھادی تجکو اس طرح پر کہ تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچادیا یا شام کی راہ میں جبکہ میسرہ کے ساتھ اے ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے بیراہ ہو گیا میں نے جبریل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا یا اے ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نہ پائی تھی تیرے رب نے تجکو راہ بتادی حقائق سلمی میں مذکور ہے کہ تیرے رب نے تجکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا میں ڈوبا ہوا تیرے اوپر احسان رکھا اور تجکو مقام قرب میں پہونچادیا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ اور پایا تجکو درویش عیالدار پس مالدار کردیا تجکو خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتوں کے سبب سے جو کافروں سے تو نے لیں حقائق القرآن میں فرمایا ہے کہ اے ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجکو غنی کردیا اپنے انوار جمال کے مکاشفہ سے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ پس جو یتیم ہو اس پر قہر نہ کر اور اسکی قدر پہچان اس واسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ اور جو سائل ہو پس اس کو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اس واسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو کھینچ چکا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؕ اور جو نعمت ہے تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہے پس بیان کر یعنی اس کے احکام خلق کو پہونچا اس واسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت دینے والے کا شکر ہے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ نعمت ایک چیز

محبوب بالذات ہے اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا ہوتا ہے تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اس واسطے کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہے تو اس کی طرف رغبت کرتا ہے اور اسے دوست رکھتا ہے بس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کرے اور میں خلق کو دوست رکھتا ہوں

آیاتها ۸ — رکوعها ۱ — کلماتها ۲۵ — حروفها ۱۳۲

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی ثمان آیات
سورۂ الم نشرح مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہم نے کشادہ نہیں کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تاکہ حق کی مناجات اور خلق کی دعوت اور امت کا غم اس میں سمائے یا یہ معنی ہیں کہ کیا تیرے دل کو ہم نے گنجائش نہیں دی کہ وحی کے اسرار جو تجھ پر وارد ہوں انہیں قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہے کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اس طرف اشارہ ہے جو حدیثوں میں آپ کا سینہ چاک ہونا آیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا شق صدر کئی بار ہوا ہے ایک زمانہ طفولیت میں جب آپ قبیلۂ بنی سعد میں حضرت حلیمہ کے گھر تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپ کو دودھ پلاتی تھیں یا دوسری بار جب دودھ چھڑانے کے بعد آپ کو لے گئی تھیں اور ایک قول میں ہے کہ نبوت ہونے کے چھٹے یا گیارھویں برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیث میں ہے کہ معراج کی رات جبریل علیہ السلام نے مجھکو لٹا دیا اور میرے سینہ کے اوپر سے ناف تک چاک کر دیا اور میکائیل ؑ ایک طشت میں آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگیں اور میرا حلق اس پانی سے دھویا اور جبریل علیہ السلام نے میرا دل نکال کر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اس سے بھر کر پھر اسی جگہ پر اسے رکھ دیا منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک انگوٹھی سے مہر کر دی چنانچہ اس کی راحت اور لذت کا اثر اب تک اپنی رگوں اور جوڑوں میں میں پاتا ہوں بیت

دلم خزینۂ اسرار بود دست قضا — درش بہ بست کلیدش بہ دلستانے داد

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ اور نیچے رکھ دیا تجھ سے تیرا بار گراں اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بوجھ جس نے بھاری کر دی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافروں کا غم تھا اور کفر پر ان کا اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضوں نے کہا ہے کہ امت کے گناہ کا غم ہے کہ اے ہمارے حبیب تو اس سے گرانبار تھا وہ بوجھ تجھ پر سے ہم نے اٹھا لیا اور تیری شفاعت ان کے باب میں ہم نے قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا ہم نے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اس طور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ میں تیرا نام اپنے نام سے ہم نے ملا رکھا تاکہ بندے جب مجھکو یاد کریں تو تجھکو بھی یاد کریں یا خود میں نے تجھ پر سلام بھیجا اور اوروں کو بھی تجھ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اس طرف اشارہ ہے کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے گرد پھرتے تھے اور آپ کی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی قطعہ

سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا نہ رفت — آنجا کہ تو بہ بال کرامت پریدۂ

ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند — آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدۂ

اے محمد صبر کر فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ پس تحقیق کہ دنیا میں دشواری کے ساتھ آخرت میں آسانی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝

یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ میں تجھ پر ہے مدینہ میں تیرے واسطے آسانی ہے اور موضح میں ہے کہ جو سختی اور کلفت مدینہ میں تجھ کو ہوتی ہے اس کے بعد آسانی اور راحت جنت میں ہے فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ پس جب تو فارغ ہو چکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت میں یا جب نماز سے تو فارغ ہو تو کوشش کر دعا میں یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہوں کی مغفرت چاہنے میں مشغول ہو فتوحات کے نویں سفر میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل میں فرمایا کہ جب تو فارغ ہوا مشاہدۂ اکوان[1] سے تو اپنا دل جما مشاہدہ جمال رحمٰن کے واسطے وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے میں رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہے اسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادیں پوری کرنے میں اس کے سوا کوئی قادر نہیں اور تیری بات درگاہ قرب میں مقبول ہے اور تیری پاکیزہ .عائیں محل قبول میں ہیں بیت

چو مقصود کون و مکاں بود تست　　　خدا امید ہد انچہ مقصود تست

سورۃ التین مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی ثمان ایات
سورۃ تین مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ قسم انجیر کی اور زیتون کی انو آ میں ہے کہ ان دونوں میووں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ انجیر پاک میوہ ہے اور بے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہو جانے والی ہے اور تشریف دوا ہے فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہے بلغم کو تحلیل کر دوں کو پاک ریگ مثانہ کو دور کرتی ہے جگر اور تلی کے سدوں کو کھول دیتی ہے گردہ کو اور تمام جسم کو فربہ کرتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ انجیر بواسیر کو قطع کرتا ہے اور نقرس کو فائدہ دیتا ہے اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اس میں روغن ہوتا ہے بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہے کہ انجیر اور زیتون سے ان کے اگنے کی جگہ مراد ہے اور زمین مقدس میں وہ دو پہاڑ ہیں ایک طور زیتا دوسرا طور تینا کہ ہر ایک ان میں سے انبیا علیہم السلام میں سے ایک ایک کی عبادت گاہ تھی یا دو مسجدیں مراد ہیں ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی معالم میں فرمایا ہے کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہے اور زیتون مسجد ایلیا ہے بستان میں ہے کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہے کہ حق تعالیٰ ان کی قسم کھاتا ہے وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ اور قسم طور سینا کی یعنی اس زمین کی جو حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہے وَہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد مبارک ہے یعنی آپ وہاں پیدا ہوئے ہیں بحر الحقائق میں اہل اشارت کی زبانی یہ تفسیر لکھی ہے کہ قسم شجرہ تنبیہ قلبیہ کی جو مثمر علوم دینیہ ہے اور قسم شجرہ زیتونہ مبارک سیریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہے اور طور سینین روح معلی ہے کہ تجلی الٰہی سے روشن اور مجلی ہے اور بلد امین حقی ہے کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن و امان کا محل ہے اور قسم کا جواب ہے کہ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب میں یعنی حیوانات میں سے قد رمناسب صورت اچھی مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کر لینے کے ساتھ اسے ہم نے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہم نے اسے مظہر اتم و اکمل تجلی گاہ اعم و اشمل تاکہ حامل امانت الٰہی اور منبع فیض نامتناہی ہو سکے ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ پھر پھیرا ہم نے اسے بہت نیچے سب نیچوں سے

[1] اکوان جمع کون بمعنی ہستی ۱۲

ع ۸

ایاتھا ۸	رکوعھا ۱
کلماتھا ۳۴	حروفھا ۱۶۹

یعنی عالم طبیعت میں یا اس کے سبب سے ہم نے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے دقائق
اور حقائق جواہر التفسیر میں شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہیں تو ان پر مطلع ہونا اسی کے مطالعہ پر حوالہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیت کے
معنی یہ ہیں کہ ہم نے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھیر دیئے ہم اسکو خرف ہو جانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہے اور اسفل السافلین
اسی کی طرف اشارہ ہے اور اس وقت کچھ کام نہیں کر سکتے اور کسی کو اس سن میں کچھ اجر نہیں ہوتا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر ان لوگوں کو
جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے ہیں انھوں نے اچھے فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ تو ان کے واسطے اجر
ہے غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جس طرح جوانی اور تندرستی میں اُن کی عبادت کا اجر لکھتے تھے بڑھاپے اور ضعیفی میں بھی باوصف اسکے کہ وہ
عمل نہیں کرتے ہیں اُسی طرح اُنکا اجر ثابت ہے فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ پھر کیا تجھے تکذیب پر رکھتی ہے لے بعث وحشر کے منکر
پس دلیلیں ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا مقرر کیوں نہیں ہونا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝ کیا نہیں ہے اللہ بڑا
حکم کرنے والا حاکموں کا یعنی ہے حدیث میں ہے کہ جو کوئی اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ کہے اسے چاہیے کہ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ بھی کہے

سورۃ العلق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی تسع عشرۃ ایۃ
سورۂ علق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اُنیس آیتیں ہیں

جمہور علما اس بات پر ہیں کہ قرآن میں پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتیں ہیں اور اس حال کا بیان مجمل یہ
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غار حرا میں تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ جبریل امین آپ پر ظاہر ہوئے اور
کہا کہ اے محمد خدا نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے اور تو خدا کا رسول ہے اس امت میں پھر کہا کہ اِقْرَاْ یعنی پڑھ آپنے فرمایا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی
میں پڑھنے والا نہیں ہوں پس حضرت جبریل نے آپ سے لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہو گئے پھر آپکو چھوڑ دیا اور
کہا کہ پڑھ آپنے وہی جواب دیا پھر حضرت جبریل آپ سے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اور ایک قول
یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ اس میں یاقوت اور موتی لگے ہوئے تھے نکالا اور
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ میں پڑھا نہیں ہوں اور اس نامہ میں کچھ لکھا
نہیں دیکھتا پس حضرت جبریل نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جائیں
تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپکو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتیں پڑھیں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ پڑھ قرآن شروع کر
اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیں سب چیزیں یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ پیدا
کیا آدمی کو جمے ہوئے خون سے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہے اور تیرا رب بہت بزرگ ہے سب بزرگوں
سے اور اس کا کرم سب کریموں کے کرم سے بڑھ کر ہے اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ وہ خدا جس نے سکھایا لکھنا قلم کو تاکہ علم کو خط
میں مقید کریں اور دوردوں کو نامہ سے آگاہی دیں تبیان میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہے
کہ پہلے جس نے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝ حقا کہ بیشک انسان

ع ۱

اٰیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱ کلماتہا حروفہا ۲۸۰

یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہے اور گردن کشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہے یعنی تو انگر اور مال کے سبب گیوں کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالیٰ کی عبادت میں سرکشی کرے اور چھوڑ دے اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہے بازگشت سب کی آخرت میں اور وہاں اعمال کام آئیں گے اموال نہیں بیت

توانگری نہ بمال ست نزد اہل کمال — کہ مال تالب گور ست بعد ازاں اعمال

لکھا ہے کہ ابوجہل نے یہ بات کہی کہ اگر میں محمدؐ کو سجدہ میں دیکھوں تو اس کی گردن پر لات ماروں ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اس کو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرے کا رنگ اڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگوں نے پوچھا کہ تجکو کیا ہوا بولا کہ میں نے اپنے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا منہ پھیلائے ہوئے اور پرند جانور پر سے پر ملائے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اڑا لے جاتے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ؕ کیا دیکھا تو نے اسے جو باز رکھتا ہے عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس وقت نماز پڑھتا ہے وہ بندہ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ؕ کیا دیکھا تو نے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا سیدھی راہ پر اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اس کو اس حال سے باز رکھ سکتے ہیں اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ تکرار تاکید کی جہت سے ہے کہ کیا دیکھا تو نے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلقاً حق بات اور ایمان سے منہ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ کیا نہیں جانتا ابوجہل نے یعنی نہیں جانتا ہے یہ بات کہ بہ تحقیق خدا دیکھتا ہے اسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اس نے کیا بزرگوں نے کہا ہے کہ کلمہ اِنَّ اللّٰهَ يَرٰى میں وعدہ بھی ہے وعید بھی یعنی اے زاہد عبادت کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہے اور اے فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اے ریاکار اخلاص اختیار کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہے اور اے زاہد تنہائی میں گناہ کا قصد نہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے ایک درویش نے گناہ کر کے توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا لوگوں نے کہا کہ اتنا کیوں روتا ہے خدا غفور و رحیم ہے درویش بولا ہر چند وہ گناہ معاف کرتا مگر اس کی خجلت کہ اس نے گناہ جانا اور دیکھ لیا ہے اپنے دل سے کیونکر دفع کروں بیت

گیرم کہ تو از سر گنہ ہم گزری — زاں شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم فرد

سر خجالت درویش زاں بود در پیش — کہ گر گناہ بہ بخشند شرمساری ہست

لکھا ہے کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ اے محمدؐ میں نے تجھ کو نماز سے منع نہیں کیا پس حضرت نے اسے بہت تہدید فرمائی اور وعیدیں سنائیں ابوجہل نے کہا کہ تم مجھ کو ڈراتے ہو حالانکہ میری مجلس سب بدوؤں کی مجلس سے بہت بڑی اور عزت دار ہے اور میری مجلس کے لوگ بہت زیادہ ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۬ۙ حقا اگر ابوجہل نہ باز آئے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ضرور پکڑیں گے ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے اور دوزخ میں کھینچ لے جائیں گے نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب اور خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طریق پر ہے اور مراد پیشانی والا ہے یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہے فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ پس کہہ کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والوں کو سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ قریب ہے کہ پکاریں ہم دوزخ کے فرشتوں کو اسے دوزخ میں لے جانے کے لئے كَلَّا ؕ

لَا تُطِعْهُ وہ بات نہیں ہے جو وہ کہتا ہے حکم نہ مان اُس کا نماز ترک کرنے میں یعنی اُس کی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور سجدہ کر ہمیشہ خدا کو اور قریب ہو جا حضرت احدیت کے حدیث میں ہے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں ہوتا ہے اُس وقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہے اور یہ قرآنی سجدوں میں سے چودھواں سجدہ ہے فتوحات میں اُسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہے

سجدۃ ۱۴ ع ۱

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
سورۂ قدر مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتیں ہیں

آیاتہا ۵ رکوعہا ۱ کلماتہا ۳۰ حروفہا ۱۲۵

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا اصحاب متعجب ہو کر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر میں اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کر سکتے ہیں تو حق تعالےٰ نے یہ سورت نازل کی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہم نے بھیجا قرآن بے ذکر کیے ہوئے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اُس کی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہے یعنی بزرگی اور شرف کے سبب اپنی تصریح سے مستغنی ہے اور دوسرے اُسے اُتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اُسے ہم نے اُتارا مبترک وقت میں فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ شب قدر میں یعنی اُس کے اترنے کی ابتدا اس شب میں تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی شب میں اُترا اور حضرت جبریل علیہ السلام تیئیس برس میں آیت آیت اور سورت سورت کی مصلحت کے موافق دنیا میں لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ تو جانے کہ کیا ہے شب قدر یعنی شرف اور عزت والی رات کہ اُس میں جو کوئی عبادت کرتا ہے وہ معزز اور مشرف ہو جاتا ہے یا اُس رات کو جو نیک کام وقوع میں آتا ہے وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قدر حکم کے معنی میں ہے یعنی اُس رات میں ہر ایک کام کو تقسیم کرتے ہیں حکمت کے ساتھ کہ اُس میں نقص راہ نہیں پاتا یا قدر تنگی کے معنی میں ہے اس واسطے کہ اُس رات فرشتے اس کثرت سے اُترتے ہیں کہ اُن پر زمین تنگ ہو جاتی ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اُس شخص کے واسطے بہتر ہے جو اُس شب کو پائے اور عبادت میں فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر شب قدر تمام سال میں دورہ کرتی رہتی ہے اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات میں فرمایا ہے کہ میں نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول میں دیکھا ہے اور اکثر رمضان میں پایا ہے اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہے اخیر عشرہ میں غالباً طاق شبوں میں اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسویں اور تیئیسویں شب کو اختیار کرتے ہیں اور حنفی ستائیسویں شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر میں نو حرف ہیں اور یہ کلمہ اس سورت میں تین بار مکرر ہے تو نو تیے ستائیس ہوئے اور یہ لفظ ہی جو اس سورت کے آخر میں ہے یعنی یہ تو یہ بات آخر قول کی تائید کرتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور شب قدر پوشیدہ رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ سب شبوں کی تعظیم کی جاوے اور اُن میں بطلب عبادت کرتے ہیں بیت

اے خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ۔۔۔ ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اُترتے ہیں فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبریل علیہ السلام اُن کے ساتھ اس مبارک شب میں ہوتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ فرشتوں کے ساتھ ایک بڑا فرشتہ اُترتا ہے کہ روح اُس کا نام ہے یا فرشتوں کی ایک قسم کہ اُسے روح کہتے ہیں یا بنی آدم کی روح یا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ اُترتے ہیں حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ کی تفسیر میں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذکور ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اُترتی ہے بصائر میں فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام اُن فرشتوں کے ساتھ زمین پر آتے ہیں جن کو اہل زمین سے علاقہ اور آشنائی ہے اور مومنوں کے گھروں میں جاتے ہیں اور جبریل علیہ السلام مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور اُن کے مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ جھجھک اٹھنا بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جانا قلب کی رقت آنکھوں سے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے ہے کہ ملائکہ روح سمیت زمین پر آتے ہیں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ خدا کے حکم سے ایک ایک کام کو جس کا خدا نے حکم فرمایا ہے یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ سلامتی ہے سب آفتوں سے شب قدر کو سفیدۂ صبح نمود ہونے تک عالموں اور عارفوں کو اس سورت سے اسرار کھلے ہیں کہ اُن کا ایک شمہ جواہر التفسیر میں مذکور ہے

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَات
سورۂ بینہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب میں سے یعنی یہود و نصاریٰ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ اور عرب کے مشرکوں میں سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اُس وقت تک کہ آئی اُن کے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ پڑھتا ہے اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اُسے تعظیم کے واسطے صحیفے فرمایا اس لئے کہ سب صحیفوں کے اسرار اُس میں جمع ہیں فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اُن صحیفوں میں نوشتے ہیں صحیح اور درست احکام اور نصیحتیں ہیں اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے قدیم دین اور آئین پر تھے یہاں تک کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے اُن کو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الٰہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہیں متفرق ہوئے یعنی نہیں اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اُن لوگوں نے جو کتاب دیے گیے ہیں اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اس کے کہ آئے اُن کے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپ کے مبعوث ہونے کے قبل سب آپ کی تصدیق پر متفق تھے جب آپ کو پیغمبری ہوئی تو مختلف ہو گئے بعضے ایمان لائے بعضے کافر ہو گئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہیں حکم کئے گئے ہیں اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ پاک کرنے والے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شرک اور ایجاد سے پاک رہیں حُنَفَآءَ میل کرنے والے باطل عقیدوں سے دین اسلام کی طرف وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کئے گیے ہیں کہ ادا کریں نماز فرض اُس کے وقتوں پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دیں زکوۃ واجب اُسکے محل پر وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جو سپردہ امور ہیں یہ دین ملت صحیح اور درست ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ میں سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکوں یعنی بت پرستوں میں سے وہ آتش دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۝ ہمیشہ رہنے والے اُس میں اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بدتر ہیں تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اُنھوں نے اچھے اور پاک اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بہتر ہیں سب مخلوقات سے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

معانقه
عند المتاخرین ۱۲
ثلث عہ ۵

اٰیاتھا ۸
رکوعھا ۱
کلماتھا ۹۵
حروفھا ۴۱۳

جزا اُن کی جو بہترین خلائق ہیں اُن کے رب کے پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ باغ ہیں قیام کرنے کے کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُن کے درختوں کے نہریں اس واسطے کہ باغ بے نہر جاری کے نہ ہونا چاہیئے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رہنے والے ہیں جنتوں میں ہمیشہ ابدً خلود کی تاکید ہے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا اللہ اُن سے اور اُن کی عبادتوں سے وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب سے اور منتہاے مرادات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلیٰ اور مقصد اقصیٰ ہے وہ اُن کو عطا فرمائیں گے بیت

دارند ہر کس از تو مرادے و مطلبے ۔۔۔۔ مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ لقائے تست

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ؒ یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضامندی اُس شخص کے واسطے ہے جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہیں اُن میں مشغول رہے

وَهِیَ ثَمَانِ اٰیَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سورة الزلزال مدنیة
اور وہ آٹھ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ زلزال مدینہ منورہ میں نازل ہوئی

ع ۸ — رکوعها ۱ — اٰیاتها ۸ — کلماتها ۳۶ — حروفها ۱۵۸

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جب ہلائی جائے زمین ہلایا جانا اپنا کہ نفخہ اولیٰ یا ثانیہ کے قریب مقرر ہے کہ اُسکے سبب سے زمین ٹوٹ پھٹ جائے گی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ اور نکالے گی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مُردوں کے جسم اور دفینے اور خزانے ہیں یعنی اپنے اندر سے نکال کر باہر ڈال دے گی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ اور کہے گا انسان یعنی کافر کہ کیا ہے زمین کو کہ اُس میں جو کچھ پوشیدہ تھا اُسے باہر کئے دیتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان عام ہے یعنی سب آدمی یہ بات کہیں گے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اُس دن کہے گی زمین اپنی خبریں زبان حال سے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حق تعالیٰ زمین کو گویائی عطا فرمائے گا اور وہ خبریں بیان کریگی اپنا ہلنا اور مدفون چیزوں کا باہر پھینک دینا یا جو عمل اُس پر بندگان خدا نے کیے ہیں وہ بیان کر دے گی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا ۝ بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کرے گا اُس کو اور اجازت دیگا کہ لوگوں نے جو کچھ کام کیے ہیں اُس کی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ۙ اُس روز پھریں گے اور باہر نکل آئیں گے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائیں طرف لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ تاکہ دکھائے جائیں اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول میں لکھا ہے کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو کیڑا اور نوالہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہے بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اُسے اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر مجھ سے مواخذہ نہ ہوگا بلکہ کبیرہ گناہوں پر بندے کو عذاب کریں گے حق تعالیٰ نے اُن دونوں کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چینٹی کے برابر نیک دیکھے گا اُسکی جزا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چینٹی کے برابر برا پائیگا اُسکی جزا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہیں جو دنیا میں کچھ نیکی یا بدی کرتا ہو مگر حق تعالیٰ اسکا عمل قیامت کے دن اُسے دکھائے گا مگر مومن کے برے کام بخش دے گا اور اُسکے نیک کاموں کی جزا عطا کرے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دیگا اور بدیوں پر اُسکو عذاب میں مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قرآن میں بڑی محکم آیت یہ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذہ کہتے تھے عین المعانی میں ہے کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے دادا تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی

ع ۸

کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہے میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اُنکے سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یعنی بس ہے جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اُس میدان عظیم الشان میں ذرہ ذرہ پوچھیں گے اور پوچھنے کو کسی طرح کچھ نہ چھوڑیں گے تو وہ ضرور آج اپنے حساب میں مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھے گا قطعہ

حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست　زخیر و شر بنگر تا چہاست حاصل تو
اگر بنقد نکوئی توانگری خوش باش　ورت بغیر بدی نیست وائے بر دل تو

وهي احدى عشرة اية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورة العٰديٰت مكية
اور وہ گیارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ عادیات مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

ایاتھا ١١ — رکوعھا ١ — کلماتھا ٤٠ — حروفھا ١٧٠

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلۂ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں روز صبح کے وقت چاہیے کہ اُن پر پہونچو اور غارت کرو اور فلاں روز پھر آؤ انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھرنے میں ایک بڑا پانی اترنے کی وجہ سے توقف ہوا منافقوں نے زبان دراز کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اُنکی خبر پہونچائے یہ بات مومنوں نے سُنی غمگین ہوے حق تعالےٰ نے اُس فوج کے حال سے مومنوں کے خوش دل ہونے کے واسطے یہ سورت بھیج کر خبر دی کہ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ قسم دوڑنے والے گھوڑوں کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہیں سانس لینا ایسی آواز کے ساتھ کہ وہ ہنہنانا نہیں ہے فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ پھر قسم آگ جھاڑنے والوں کی پتھر سے اپنے سموں کی ٹھوکر سے یعنی نعل بندھے سُم کے نیچے پتھر آنے سے آگ جھاڑتے ہیں آگ جھاڑ کر فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ پھر قسم غارت کرنے والوں کی صبح کے وقت اس سے اُن گھوڑوں کے سوار مراد ہیں فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ پس اٹھایا اُن گھوڑوں نے نور کے تڑکے غبار اُس قبیلہ کے کنارے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر اُسی وقت بیچ میں گھس گئے ایک گروہ دشمن دین کے اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ انسان اس سے ابن اُبی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہے کہ لوگوں میں بُری خبریں ڈالتا تھا یا مطلق انسان مراد ہے لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ اپنے رب کے واسطے ناشکر گزار ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ابو حاجب کی شان میں ہے امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ عرب میں تین آدمی ایک وقت میں ایک ایک صفت میں یگانہ تھے اشعث طمع میں ابو حاجب بخل میں حاتم سخاوت میں تو حق تعالی قسم کھاتا ہے کہ ابو حاجب بخیل ہے اور کم خیر اور بعضوں نے کہا ہے کہ کنود وہ ہے جو رنج و محنت کو تو شمار میں لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کنود وہ ہے جو تنہا کھائے دوسرے کو نہ دے اور اپنے غلام کو مارا کرے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور تحقیق کہ خدا اُس کے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہے یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہے اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اُس سے ظاہر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یقینی انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہے یعنی اُس کا بخل نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست رکھتا ہے تو دے ڈال کہ پھر تجھ کو دین اور وارث کے واسطے نہ چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر رکھیں نظم

مال ہماں بہ کہ بیاراں دہی　گر نہ دہی بہ کہ بجا کش نہی
در نپے منفعت ست اے حکیم　پھر نہادن چہ سفال و چہ سیم بیت
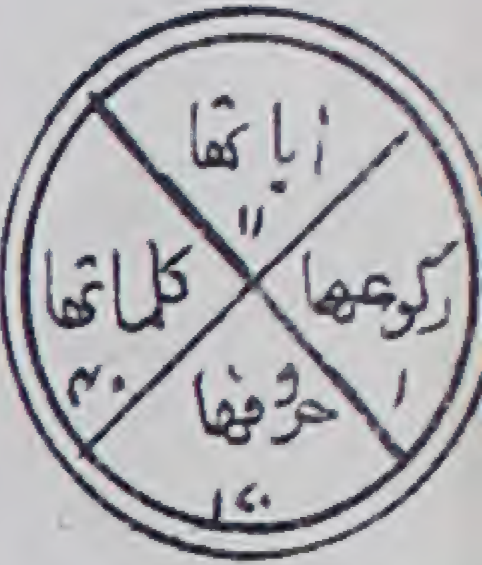
زر از بہر خوردن بود اے پسر برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر

فَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ کیا نہیں جانتا ہے انسان کہ جب ظاہر ہوگا اور باہر نکالا جائے گا مَا فِی الْقُبُوْرِ وہ جو قبروں میں ہے یعنی مردے وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اور حاصل کیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے یعنی اُسے درمیان میں لائیں گے اور اُس کا خیر وشر تمیز کردیں گے تو اُس وقت خدا جزا دیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ تحقیق کہ اُن کا رب اُن کے اقوال اور افعال یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ اُس روز یعنی قیامت کے دن البتہ جاننے والا ہے اور جزا دینے پر قادر ہے

سورۃ القارعۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی احدی عشرۃ اٰیۃ
سورۂ قارعہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آتیس ہیں

اَلْقَارِعَةُ دن ٹھوکنے والا مَا الْقَارِعَةُ کیا ہے ٹھوکنے والا وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَةُ اور کس چیز نے تجھکو جاننے والا کیا کہ تو جانے کہ کیا ہے ٹھوکنے والا اس سے قیامت کا دن مراد ہے کہ دلوں کو ہول اور ہیبت سے ٹھوکے گا یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ جس دن ہوں گے لوگ اٹھنے اور دوڑنے کی شدت میں کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ پراگندہ پتنگوں کے مانند یا ٹڈی دل کی طرح کہ اکٹھا نکلتی ہیں اور پامال اور پریشان حال ہوجاتی ہیں وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ اور ہوجائیں گے پہاڑ اس دن کے ہول کے کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ جیسے اون رنگین دھنکی ہوئی دھنیے کی دھنکی سے یعنی اُس دن کے ہول سے پہاڑ اجزائے متفرق ہوکر ہوا پر اڑ جائینگے رنگین دھنکی ہوئی اون کے مثل ہوں گے اس واسطے کہ رنگنے سے اون نرم اور سست ہوجاتی ہے اور پھر دھنکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہوجاتی ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ پھر اُس دن جس کے عمل کی ترازویں بھاری ہوں گی یعنی اُس کی نیکیوں کا پلہ جھکا ہوگا فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ تو وہ زندگانی پسندیدہ میں ہوگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ اور وہ جس کے اعمال کی ترازویں ہلکی ہوں گی اس طرح کہ وہ نیکیاں رکھتا ہی نہ ہو یا اُس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ تو اُس کی جگہ ہاویہ ہے اور وہ دوزخ کے سب درکوں کے نیچے والا درکہ ہے وَمَا اَدْرٰکَ مَا هِیَهْ اور کس چیز نے بتایا تجھکو کہ کیا ہے ہاویہ نَارٌ حَامِیَةٌ آگ ہے دہکتی ہوئی یعنی سوزش میں نہایت کے درجہ پر پہونچی ہوئی

سورۃ التکاثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی ثمان اٰیات
سورۂ تکاثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

لکھا ہے کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم نے ایک دوسرے پر قبیلہ کے لوگوں کی کثرت پر تفاخر کیا پھر ایک نے اپنے قبیلے کے لوگوں کا شمار کیا تو بنی عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنی سہم بولے کہ ہمارے لوگ جاہلیت میں بہت قتل ہوگئے ہم مُردے اور زندے سب ملاکر شمار کرتے ہیں جب اس طرح شمار کیا تو بنی سہم کے لوگ تین خانوادہ زیادہ نکلے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ کیا غافل اور مشغول کیا تمکو قوم کی کثرت پر فخر کرنے نے حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ آئے تم قبرستانوں میں اور مُردوں کو شمار کیا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ

۱ آیہ غیر بصری وشامی ۱۲ ۲ آیہ غیر بصری وشامی ۱۲

(حاشیہ: ع ۱۱ — ایاتہا ۱۱، رکوعہا ۱، کلماتہا ۳۵، حروفہا ۱۶۰)

(حاشیہ: ع ۱۱ — ایاتہا ۸، رکوعہا ۱، کلماتہا ۲۸، حروفہا ۱۲۳)

تم مال اور اولاد کی زیادتی میں غافل اور مشغول ہوے اور امور معیشت میں مستغرق ہوے یہانتک کہ مرکر قبرستان میں آے کَلَّا ایسا نہ چاہیئے کہ عاقل کی ہمت دنیا میں مصروف ہو اور آخرت کو بھول جائے کہ ناگاہ اجل آپہونچے اور پھر ندامت سے کچھ فائدہ نہ ہو قطعہ

روزے کہ اجل کند شبیخوں البتہ ببایدا ز جہاں رفت
گر دل نبود اسیر دنیا آساں رہ آنجہاں تواں رفت

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ قریب ہے کہ جانو گے تفاخر اور تکاثر کا انجام یعنی مرتے وقت ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر حقا کہ جلدی جانو گے اپنی خطا قبروں سے اُٹھکر منتشر ہوتے وقت كَلَّا ایسا نہ چاہئے کہ زندہ اور مُردہ پر فخر اور مباہات کرو لَوْ تَعْلَمُوْنَ اگر جانو کہ کیا حال درپیش رکھتے ہو عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ جاننا یقین کا کچھ شک وشبہہ نہ رہے تو البتہ مفاخرت اور مکاثرت سے تم کو باز رکھے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ قسم خدا کی کہ دیکھو گے تم دوزخ کو اوّل دُور سے جسوقت کہ میدان حشر میں لائیں گے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پھر ضرور ضرور دیکھو گے تم اُس کو عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ دیکھنا یقین کی آنکھ سے جب کہ اُس میں داخل ہو گے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ پھر البتہ پوچھے جاؤ گے يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ اُس روز حساب کے وقت اُن نعمتوں سے جن میں مشغول ہو کر عبادتوں سے باز رہے یہ خطاب خاص اُس دنیا دار کی طرف ہے جس کو دنیا نے دین سے باز رکھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافر مخاطب ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ عام رکھیں اسواسطے کہ جسے جو نعمت حاصل ہے اُس سے اُسکے شکر کا سوال ہوگا اور بعضوں نے نعمت کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ خاص کیا ہے اور تر خرمے یا ٹھنڈے سائے یا نیند کے مزے یا اعتدال خلق یا اسلام یا تخفیف شرائع یا قرآن کے ساتھ اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ وہ نعمت صحت اور فراغت ہے بیت

فراغ دلت ہست ونیروے تن چو میداں فراخ ست گوے بزن

اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ دو نعمتیں ہیں کہ بہت لوگ اُن کی بابت نقصان میں ہیں اور اُن کی قدر نہیں جانتے ایک صحت دوسری فراغت عین المعانی میں ہے کہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سب سے اُن کی ملت اور اتباع سنت کا سوال کیا جائے گا بیت

چہ نعمتی ست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین سپاسداری ایں نعمت ست فرض العین

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ تین آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ عصر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

آیاتہا ۲ رکوعہا ۱ کلماتہا ۱۳ حروفہا ۷۴
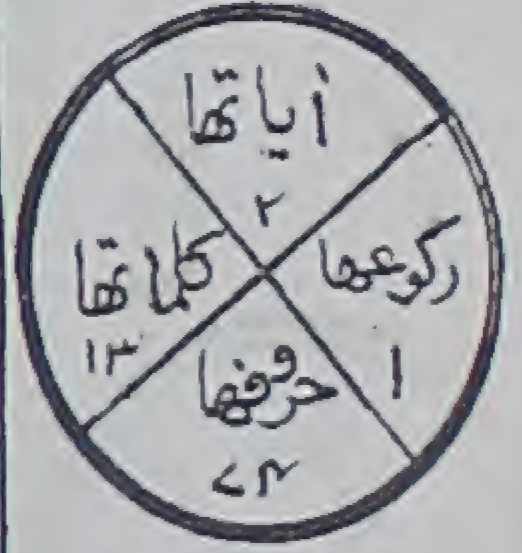
لکھا ہے کہ ابو الاشدین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہی کہ اے ابو بکر تم نے نقصان کیا کہ اپنے اجداد کا دین چھوڑ دیا اور بتوں کی عبادت سے ہاتھ کھینچا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ زیانکار نہیں جو خدا اور رسول کی بات سُنے اور نیک کام کرے بلکہ بڑا زیانکار وہ ہے جو بُت پوجے اور شیطان کی متابعت کرے حق تعالے نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب باصواب کے موافق یہ سورت بھیجی کہ وَالْعَصْرِ ۙ قسم زمانہ کے خدا کی یا زمانہ کی کہ بہت عجیب باتوں کو شامل ہے یا نماز عصر کی قسم یا ہر پیغمبر کے عصر کی قسم یا تمہارے عصر کی قسم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب عصروں یعنی زمانوں سے افضل ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ یقینی ابو الاشدین یا ابو جہل یا سب آدمی لَفِيْ خُسْرٍ ۙ البتہ نقصان میں ہیں یا ناپائدار مطلب میں عمر کو صرف کرنے کے سبب سے بیت

مدہ بیہدہ نقد عزیز عمر ز دست کہ بس زیاں کنی و مرترا اندار دسود

تو یہ مشرک سب عمر ضائع کرنے والے اور زیانکار ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کئے انھوں نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ اور نصیحت کی انھوں نے ایک دوسرے کو صحیح اور درست کام کی کہ وہ طریق حق پر قائم رہنا ہے یا صحیح کلام پر کہ وہ قرآن ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور نصیحت کی ہے انھوں نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی طاعت پر یا معصیت سے اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ لفی خسر ابوجہل کے حال سے کنایہ ہے اور آمنوا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت کی طرف ایا ہے اور عملوا الصالحات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہے اور وتواصوا بالحق حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہے اور وتواصوا بالصبر حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی عادت سے حکایت کرتا ہے

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ
سورۂ ہمزہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ نو آیتیں ہیں

ایاتھا ۹ رکوعھا ۱ کلماتھا ۲۳ حروفھا ۱۳۵

لکھا ہے کہ اخنس بن شریف رسول مقبول کا عیب آپ کے حضور میں کرتا اور ولید بن مغیرہ آپ کی غیبت کرتا حق تعالے نے اُن کے بارہ میں آیت بھیجی کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ وائے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَةِ ۙ۬ غیبت کرنیوالے کو یا وائے اُس پر جو طعن کرنیوالا ہو اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنیوالا ہو الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ۬ وہ جس نے جمع کیا مال اور گنا اُس کو یا اُسکے شمار کو نگاہ رکھا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ۬ گمان کرتا ہے کہ اُس کا جمع کیا ہوا مال اُسے ہمیشہ رکھے گا دنیا میں كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۙ۬ ایسا نہیں جو کہ آدمی گمان کرتا ہے البتہ ڈال دیا جائے گا حطمہ میں اور حطمہ دوزخ کے ایک درکہ کا نام ہے کہ اُس میں جو کچھ پڑتا ہے فوراً شکست اور سوخت ہو جاتا ہے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو تاکہ تو جانے کہ کیا ہے حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ آگ ہے اللہ کی جلائی ہوئی یعنی خدا نے وہ آگ جلائی ہے اپنی قدرت سے اور جو حق تعالی جلائے اُسے کوئی دوسرا نہیں بجھا سکتا بیت

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ وہ آگ ہے کہ چڑھ آئے گی اور غالب ہو جائیگی دلوں پر اور دلوں کے اندر سما جائے گی اور کافروں کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہے کہ کافروں کے دل عقائد نابائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہیں اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ۬ تحقیق کہ وہ آگ کا مکان کافروں پر بند کیا گیا ہے فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ لمبے ستونوں سے یعنی اس درکہ کا دروازہ بند کیا ہے اور ستون اڑا کر مضبوط کر دیا ہے کہ ہر ایک نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہے آگ میں اُنکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ جو آگ دل میں راہ پائے گی وہ عجب[1] کی آگ ہے حسین منصور قدس سرہٗ نے فرمایا کہ بیس برس نار اللہ الموقدۃ میرے باطن میں لگائی یہانتک کہ تمام سوخت ہو گیا ناگاہ ایک شرر مقدمہ انا الحق سے نکلا اور اُس جلے ہوئے میں جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے بیت

اے شمع بیا تا من و تو راز بگوئیم کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

[1] عجب خود پسندی ۱۲

ع ۳ ‏ ع ۹

آیاتھا ۵ رکوعھا ۱ کلماتھا ۲۳ حروفھا ۹۲

وھی خمس اٰیات	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝	سورۃ الفیل مکیۃ
اور وہ پانچ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ فیل مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

سیر کی کتابوں میں معتبر نقلوں کے ساتھ مذکور ہے کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اُس نے حج کے موسم میں دیکھا کہ لوگ اطراف و جوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور معلوم کیا کہ اُنکا مقصد خانۂ کعبہ کی زیارت ہے نخوت اور تکبر کی ہوا اُسکے دماغ میں سمائی داعیہ کیا کہ خانۂ خدا کے مقابلہ میں ایک گھر بنائے اور حاجیوں کو اُس کی طرف متوجہ کرے صنعا میں سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اُسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے اور ملک یمن میں لوگوں کے گروہ کو اُس کے طواف کی تکلیف دی یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اُن کو چارہ نہ تھا بنی کنانہ میں سے ایک شخص اُس گھر کی خدمت میں مشغول ہو کر وہاں کا مجاور بنا ایک شب اُس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے آلودہ کرکے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگوں کی طبیعت اُس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سُن کر بگڑا اور لشکر بڑے بڑے قوی اور مہیب ہاتھیوں سمیت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکۂ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے پہاڑ کا ٹکڑا بیت

بہ ہیکل قوی راست چوں کوہ قاف چو شبر غریں جابک اندر مصاف

اس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور مکۂ معظمہ کے گرداگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے مکۂ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگوں نے پہاڑوں پر آڑ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے سے لشکر مہیا کیا اور ہاتھیوں کو اُبھارا اور لگا کر مکۂ معظمہ کی طرف چلا پس محمود ہاتھی نے شہر مکہ کی دیوار کی طرف سے منھ پھیرا اور لشکر گاہ کی طرف منھ کیا ہر چند فیلبانوں نے کوشش کی کہ مکۂ معظمہ کی طرف اُسے پھیریں مگر وہ نہ پھرا اُسکے پھرنے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال دیکھ کر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑوں کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہے ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول سیاہ چڑیاں اُن کی سبز گردنیں نمودار ہوئیں اور حملہ کرکے اُس لشکر پر پتھر برسائے پس یکدم میں وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہو گیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ کیا نہیں جانا تو نے کہ کیسا کیا تیرے رب نے بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ۝ ہاتھی والوں کے ساتھ یعنی ابرہہ اور اُس کے لشکر کے ساتھ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ کیا نہیں کیا اور نہیں ڈال دیا اُنکے مکر کو جو کعبہ شریف خراب کرنے کے واسطے اُنھوں نے کیا فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۝ تباہی اور بطلان میں وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ اور بھیجا اُن پر دریائے سندھ کے کنارے کی طرف سے طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۝ چڑیاں غول غول اُن کی چونچیں چڑیوں کی اور پنجے کتے کے سے اور سر درندوں کے مثل اور بعض نے کہا ہے کہ چڑیاں سبز تھیں اور اُن کی چونچیں زرد تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۝ ڈالتی تھیں اُس لشکر پر پتھر کنکرے یعنی مٹی خشک ہو کر پتھر ہو گئی تھی فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ۝ تو کر دیا خدا نے اُن لشکریوں کو اُن کنکریوں کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ افسردہ نیست و نابود پڑے تھے یہ اُن لوگوں کی ہلاکت سے کنایہ ہے لکھا ہے کہ ہر چڑیا تین کنکریاں لئے تھی ایک چونچ میں دو دونوں پنجوں میں کافر کے جس عضو پر کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اُن سنگدلوں سے ایک ایک کا نام لکھا تھا جنھوں نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا نجاشی کے سامنے جا کر گرا جس چڑیا کی چونچ میں ابرہہ کے نام کا پتھر تھا اُسے مارتے کو مکہ سے حبشہ تک اُسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار میں ابرہہ کے سر پر وہ چڑیا اڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیاں تھیں جنھوں نے اتنے لڑنے والوں کو ہلاک کر ڈالا اُس حال میں ابرہہ کی نظر اُس چڑیا پر پڑی

ع ۵
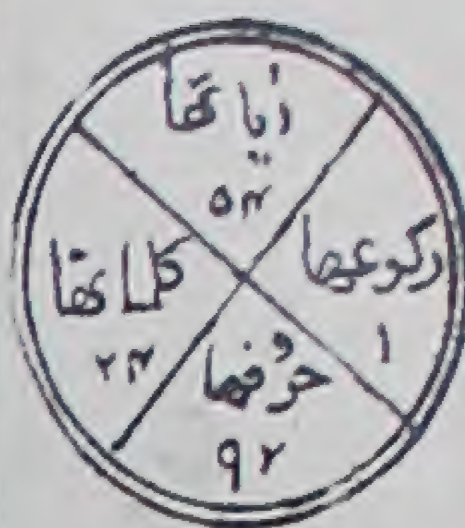
بولا کہ اے بادشاہ اُن میں سے ایک چڑیا یہ ہے پس اُسی دم اُس چڑیا نے اُس کے نام کی کنکری اُسکے سر پر چھوڑ دی بدن کے پار ہی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے دل میں عبرت جم گئی بیت

نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر — خطے کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

سورۃ القریش مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم○	وھی اربع ایات
سورۂ قریش مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چار آیتیں ہیں

ایاتها ۴ — رکوعها ۱ — کلماتها ۱۷ — حروفها ۷۹

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف لوگ اُن کو اہل حرم کہتے تھے اور اُن کی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہے کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہے عرب میں جس کا نسب نضر سے ملتا ہے وہ قریشی ہے اور نسبوں کے بعضے عالم اس بات پر ہیں کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہے کہ نضر کے پوتے ہوتے ہیں تو حق تعالیٰ نے اُن پر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ○ واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اٖلٰفِهِمْ اُنکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ○ سفر میں جاڑے اور گرمی کے اور اُنکے پوجے کے واسطے کہ بت پوجتے ہیں یعنی تعجب کا محل ہے کہ میں نے تو اُن کو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑ کر بتوں کی پرستش میں مشغول ہیں فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ○ پس چاہئے کہ عبادت کریں اس گھر کے رب کی کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہے اور قریش کی تعظیم بھی انہی گھر کی بدولت ہے الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جس نے کھانا دیا اُنکو اِن دو سفروں کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ○ بھوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ○ اور بے خوف کر دیا اُن کو اس حرم محترم کی بدولت اُنکے خوف سے جو کہ معظمہ کے گرد ہیں اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے ہیں

۱۹ع

سورۃ الماعون مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم○	وھی سبع ایات
سورۂ ماعون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ سات آیتیں ہیں

ایاتها ۷ — رکوعها ۱ — کلماتها ۲۵ — حروفها ۱۱۵

مفسر اس بات پر ہیں کہ اس سورت میں سے نصف اول کافروں کی شان میں ہے اور نصف اخیر منافقوں کے باب میں لکھا ہے کہ ابوجہل ملعون قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال میں سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اُس یتیم کو مار کر نکال دیتا اور ہمیشہ لوگوں کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ○ کیا دیکھا تو نے اور جانا اسکو جو تکذیب کرتا روز جزا کی اور اُس روز کو باور نہیں کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ○ پس وہ شخص ہے جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہے اور ہنکا دیتا ہے یتیم کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اُسکے حصے کر رہا تھا ایک یتیم نے اُس سے حصہ مانگا اُسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالیٰ اُس کی مذمت فرماتا ہے کہ وہ کا فر مارتا ہے یتیم کو وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ○ اور رغبت نہیں دیتا اپنے لوگوں کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہے بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہے نظم

چوں زکرم سفلہ بود بر کراں — منع کند از کرم دیگراں
سفلہ نخواہد دگرے را بکام — خس نگذارد مگسے را بجام

پھر منافقوں کی شان میں فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ؕ پس سختی عذاب کی ریاکار نمازیوں کے واسطے یعنی ابن ابی اور اُس کے یاروں کے واسطے الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار میں نہیں لاتے اور فقط لوگوں کے سامنے ہی نماز ادا کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ منافق لوگ تنہائی میں نماز کی پروا نہیں کرتے ہیں اور جب مسلمانوں کی صحبت میں پہونچتے ہیں تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بیت

کلید در دوزخ ست آں نماز　　　که در چشم مردم گذاری دراز

الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہیں اپنے کام میں لوگوں کی تعریف کی امید پر وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۠ اور باز رکھتے ہیں مال زکوۃ کو یعنی مستحقوں کو نہیں دیتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ماعون گھر کا اسباب ہے کہ لوگ باہم اس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہیں جیسے دیگ کاسہ کلھاڑی بیلچہ ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہے کہ ماعون تین چیزیں ہیں کہ اُنھیں روک رکھنا نہ چاہئے آگ پانی نمک

رکوعھا ۱ | آیاتھا ۳ | کلماتھا ۱۰ | حروفھا ۴۲

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
سورہ کوثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تین آیتیں ہیں

معالم میں ہے کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر باتیں ہوتی رہیں پھر حضرت تو باہر تشریف لے گئے اور عاص مسجد میں آیا چند رؤسائے قریش جو مسجد میں بیٹھے تھے اُنھوں نے عاص سے پوچھا کہ کس سے باتیں کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہ ہوتا اُسے ابتر کہتے تھے یعنی اُسکی نسل نہ باقی رہے گی اور اُنھی ایام میں حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا جب یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ کا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالے نے آپ کا دل مبارک خوش کرنے کو اور آپ کی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ ہم نے عطا کی تجکو کثرت اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہے اور کثرت سے کنایہ ہے یعنی ہم نے تجکو بہت خیر عطا کی ہے اور بہت فرزند عطا فرمائے ہیں اور بہت علم و عمل عنایت کیا ہے اور تفسیر عین المعانی میں ہے کہ امت کی کثرت اور بعض نے کہا ہے کہ زمین آسمان میں تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت معجزات یا دوستوں کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں معراج کے حوال میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے ایک حدیث میں وارد ہوا کہ ساتویں آسمان پر میں نے ایک نہر دیکھی اُس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیاں اُس نہر کے کنارے میں نے دیکھیں جبرئیل امین سے میں نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہے کہا کہ نہر کوثر ہے حق تعالے نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں اُس کے کنارے سونے کے ہیں اور اُس کے سوتے موتی اور یاقوت کے اُس کی خاک میں مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہے دوسری حدیث میں ہے کہ میرا حوض یعنی حوض کوثر اُس کی سیر مہینہ بھر کی راہ ہے اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اسکی بو مشک سے بہتر ہے اُس کے آبخورے اور کٹورے آسمان کے تاروں کی طرح روشن ہیں جو اُس حوض سے پانی پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ کوثر کثرت کی معرفت ہے وحدت میں اور وحدت کا شہود عین کثرت میں ہے اور یہ ایک نہر ہے بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اُس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ

ع ۷ آیہ غیر حجازی و شامی ۱۲

قیامت کی پیاس سے بےخوف ہے اور یہ معنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاء کرام کا خاصہ ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اسکے لئے بخلاف مشرکوں کے کہ وہ بتوں کے واسطے قربانی کرتے ہیں یا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر نماز میں رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور وہ قلادہ کی جگہ ہے سینہ سے اور بعض نے کہا ہے کہ عید الضحیٰ کی نماز مراد ہے اور اُس کے بعد قربانی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دُم کٹا ہے اور خیر سے منقطع اور بے نسل اور بے ذریت اور بہت حسن شہرت اور بزرگی آثار بے شمار قیامت تک باقی رہیں گے بیت

آثار اقتدار تو تا حشر متصل
خصم سیاہ روئے تو بیحاصل وخجل

سورة الکٰفرون مکیة	بسم الله الرحمٰن الرحیم ۝	وهی ست اٰیات
سورہ کافرون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھ آیتیں ہیں

قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤں کی پرستش کیجئے تو ہم بھی ایک برس آپکے خدا کی عبادت کریں جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اُسکے ساتھ ہی حضرت جبریل نازل ہوئے اور یہ سورت لائے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے جواب میں کہ اے کافرون سے وہی گروہ مراد ہے جو مذکور ہوا حق تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے طعن و امتحان کی راہ سے یہ بات کہتے ہیں تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ نہ پوجوں گا میں وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی بت کہ جماد ہے وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ اور نہ تم پوجنے والے ہو فی الحال اُس کو جس کی میں عبادت کرتا ہوں کہ خالق عباد ہے وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ اور نہ میں ہوں پوجنے والا اُس چیز کو جس کی تم پرستش کرتے ہو وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ اور نہ ہوگے تم عبادت کرنے والے زمانہ استقبال میں اُس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ تمہارے واسطے تمہارا دین ہے جس کے تم معتقد ہو اور اُس سے ہاتھ نہ اٹھاؤ گے اور میرے لئے میرا دین ہے جس پر میں ہوں اور اُسے نہ چھوڑوں گا یا تمہارے واسطے تمہارے کیے کی سزا ہے اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عادت کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قرآن میں اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہیں ہے اس واسطے کہ یہ سورت توحید محض ہے اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے برابر ہوتا ہے

سورة النصر مدنية	بسم الله الرحمٰن الرحیم ۝	وهی ثلث اٰیات
سورہ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تین آیتیں ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجھکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پر مکہ کی فتح اور تیری امت کو سب شہروں کی فتح وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ اور دیکھے تو لوگوں کو کہ داخل ہوتے ہیں فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ اللہ کے دین میں کہ اسلام ہے گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اُس سال حضرت کے تابع ہونے کا لوگوں کے دلوں میں جوش تھا اور نبی اسد اور
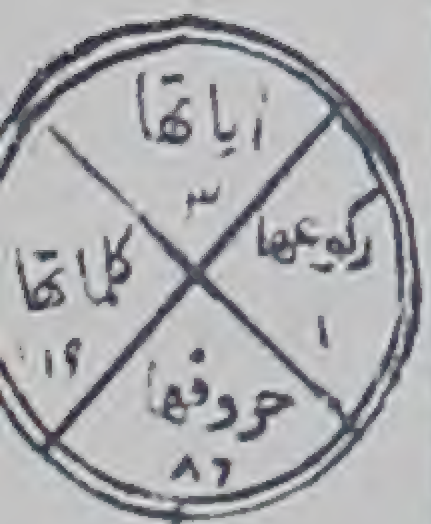
قریضہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور کنانہ اور بنی ہلال اور ملخا اور دارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تنزیہ کر ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو آپ یہ بھی کہتے تھے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اور بعض نے یہ معنی کہے ہیں کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ اور مغفرت مانگ اس سے یعنی انکسار نفس اور عمل کم جاننے کے واسطے اور بعض نے کہا ہے کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہوں کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک خدا ہے توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والوں کی اکثر علما اس بات پر ہیں کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہے جب حضرت نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما روئے آپ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ یہ آپ کی وفات کی آپ کی خبر دی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد آپ دو برس زندہ رہے اور یہ آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ اے میری بیٹی مجھے میری وفات کی خبر دی ہے بیت

نامہ رسید از جہاں بہر مراجعت برم عزم رجوع میکنم رخت بعرش برم

حضرت بی بی فاطمہؓ یہ خبر سن کر روئیں آپ نے فرمایا کہ رو نہیں میرے اہل بیت میں جو میرے پاس پہونچیں گے اُن میں سے اوّل تو ہو گی

وقفہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ۳

وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ تَبَّتْ مَكِّيَّةٌ
اور وہ پانچ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ ابولہب مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

ایاتہا ۵ · رکوعہا ۱ · کلماتہا ۲۳ · حروفہا ۸۱

جب آیۂ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر ندا کی یا صباحاہ رؤسائے قریش آپ کے پاس جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تم کو خبر کروں کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس داعیہ پر آئے ہیں کہ تم پر شبخون ماریں اور تم کو لوٹیں ماریں تو اس بات میں تم مجھے سچا جانتے ہو یا نہیں سب نے کہا کہ ہم کیوں نہ سچا جانیں تم کو ہمارے سامنے کسی نے تم کو جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی تو حضرت نے فرمایا کہ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ پس ابولہب اٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تیرے واسطے ہم کو اسی لئے تو نے بلایا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں ہاتھ سے اُس سنگدل نے پتھر اٹھایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینک مارے اُسی حال میں حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ ہلاک اور نیست و نابود ہو جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے کہ پتھر اٹھا کر اُس نے میرے حبیب کو مارنا اور ہلاک کرنا چاہا ابولہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا اور عبدالعزیٰ اُسکا نام تھا حضرتؐ کے ساتھ بہت عداوت رکھنے کی وجہ سے اُس پر نفرین اور پھٹکار واقع ہوئی اور بعضوں نے یہ آیت کے معنی اس طرح کہے ہیں کہ ناچیز ہو دنیا اور آخرت اُس کی وَتَبَّ ۝ اور ہلاک ہوا اور ناچیز ہو گئی اُس کی دنیا اور آخرت اس دعا کے بعد لکھا ہے کہ ابولہب نے کہا کہ جو کچھ میرا بھتیجا کہتا ہے اگر برحق ہے تو میں اپنا مال اور اپنی اولاد فدا کروں گا کہ نجات پاؤں اسکی بات رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ نہ دفع کریگا اُس سے اس بددعا کی تاثیر کو اور اس پھٹکار کو اُسکا مال اور وہ جو اُس نے کمائی کی ہے یعنی اُس کا بیٹا عتبہ

سلہ میں ڈرانے والا ہوں تم کو اُس عذاب سے جو آگے ہے عسہ میرے پاس اُس جہاں سے پیام مراجعت پہونچا ہے۔ اب میں رجوع کا عزم کر رہا ہوں اور سامان سفر عرش پر لئے جاتا ہوں ۱۲ منہ

یا اُس کی کمائی اس سے تجارت اور معاملات کے منافع مراد ہیں سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ قریب ہے کہ داخل ہو آگ شعلہ والی میں کہ شعلہ مارتی ہے یعنی آتش دوزخ میں وَّامْرَاَتُهٗ ؕ اور اُسکی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی ابو سفیان کی بہن بھی اُسکے ساتھ دوزخ میں داخل ہو حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اُٹھانے والی لکڑیوں کی اور لادنے والی ایندھن کی اور یہ اس طرح پر تھا کہ ام جمیل کا گھر رسول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پڑوس میں تھا وہ دن کو کانٹوں کے گٹھے تنکوں کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں ڈال دیتی تاکہ دامن مبارک میں کانٹا اٹکے یا آپکے پائے نازک میں گڑے اور حضرت نماز کو باہر تشریف لاتے تو اُن کانٹوں اور تنکوں کو اُٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے کہ یہ کس قسم کی ہمسائگی ہے جس کا حق تم میرے ساتھ یہ ادا کرتے ہو بیت

میریختند در رہِ تو خار و باہمہ ۔۔۔ چوں گل شگفتہ بود رخ دلستانِ تو

اور بعضوں نے کہا ہے کہ لکڑیاں چننا سخن چینی سے عبارت ہے کہ دو آدمیوں میں خصومت اور عداوت کی آگ لگا دیتی ہے مثنوی

میان دو کس جنگ چوں آتش ست ۔۔۔ سخن چیں بدبخت ہیزم کش ست

کنند ایں آں خوش دگر بارہ دل ۔۔۔ وے اندر میاں خاکسار و خجل

میان دو کس آتش افروختن ۔۔۔ نہ عقل ست خود در میاں سوختن

اور ام جمیل سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا ایندھن اُٹھانے والی تھی اس واسطے کہ رسول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی عداوت کے سبب بار گناہ اُٹھاتی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حقیقت میں اپنے واسطے لکڑیاں ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتوں کا رسم ہے ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی تھک گئی لکڑیوں کی رسی اُس کی گردن میں پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھ دیا کہ ستالے ایک فرشتے کو حکم ہوا اور اُسنے آکر اُس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرا دیا رسی اُسکے گلے میں رہی اور پھانسی ہو گئی اور وہ کمبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے خبر کی کہ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اُس کی گردن میں رسی ہے کھجور کے پوست کی کہ اُس میں لکڑیاں باندھتی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ دوزخ میں زنجیر مراد ہے کہ قیامت کے دن اُسکی گردن میں باندھ کر کھینچیں گے

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ
سورۂ اخلاص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ چار آیتیں ہیں

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ اے محمدؐ ہمارے سامنے اُس خدا کی صفت بیان کرو جس کی عبادت کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اور معالم میں ہے کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ اے ابو القاسم خدا کا وصف بیان کرو تاکہ تم پر ایمان لائیں اسواسطے کہ ہم نے توریت میں اُس کی صفت لکھی دیکھی ہے اور ہم جانتے ہیں کہو تو خدا کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے کس کی میراث اس نے لی ہے اُس کی میراث کون لے گا تو یہ سورت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے جو خدا کو پوچھتا ہے کہ هُوَ اللّٰهُ وہ ہے خدا اَحَدٌ ۝ ایک ذات میں متوحد صفات میں منفرد اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ خدا کہ بے نیاز ہے سب اور وہ نیازمندوں کی پناہ ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے باقی ہے کہ ہرگز فنا اور نیست نہ ہوگا اور واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صمد وہ ہے کہ جو کچھ چاہے کرے عین المعانی میں حضرت امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ صمد وہ ہے جس کی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلیں نا امید ہوں بیت

کمالش رہ دے ہر اندیشہ برنسبت	خرد را پشت ازیں اندیشہ بشکست

لَمْ يَلِدْ ۙ نہ پیدا کیا اُس نے کسی کو یہ یہود کی رد ہے کہ اُنھوں نے کہا ہے کہ عزیر علیہ السلام اُس کے بیٹے ہیں وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاریٰ کی رد ہے کہ وہ کہتے ہیں عیسیٰ ابن مریم خدا ہیں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا اُسکے واسطے كُفُوًا اَحَدٌ ۠ برابری کرنے والا کوئی یہ مجوس اور عرب کے مشرکوں کی رد ہے اس واسطے کہ انھوں نے اُس کا برابر اور ہمسر کہا ہے یعنی اہرمن اور بتوں کو معاذ اللہ شیخ ابوعلی رودباری نے کہا ہے کہ شرکت دائر ہے عدد اور تقلب[لے] اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر تو حق تعالیٰ نے عدد اور کثرت کی نفی کی اپنی ذات سے ہُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فرما کر اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اَللّٰهُ الصَّمَدُ فرما کر اور علت و معلول کی نفی کی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ فرما کر اور اشکال و اضداد کی نفی کی لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فرما کر اسی جہت سے اس سورت کو سورۂ اخلاص کہتے ہیں محققوں نے کہا ہے کہ ماہیت میں دوسرے مثل کے وجود اور قوت میں برابری کرنے والے کے وجود کی نفی سے توحید متصور ہوسکتی ہے اور ماہیت میں متماثل اور قوت میں متکافی یا رتبہ میں متاخر مثل معلول کے ہوتا ہے جیسے ولد یعنی بیٹا یا رتبہ متقدم بمنزلہ علت ہوتا ہے جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہے بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدہ توحید کی تمہید جو قُلْ ہُوَ اللّٰهُ کے سبب سے قائم ہوئی لَمْ يَلِدْ کے سبب کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہے اور لَمْ يُوْلَدْ سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہے اور لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہے تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہے کہ معطلہ کہتے ہیں کہ عالم کا کوئی صانع نہیں فلاسفہ کہتے ہیں کہ ہے مگر اس کا نام اور صفت نہیں ثنویہ کا مذہب یہ ہے کہ شریک رکھتا ہے مشبہ کا اعتقاد یہ ہے کہ خلق کے مثل ہے یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ اُس کے جورو لڑکے ہیں معتقد مغان یہ ہے کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہے جب بندۂ مومن نے کہا کہ ہُوَ تو معطلہ کے عقیدہ سے بیزار ہوا جب کہا اَللّٰهُ تو فلاسفہ کے قول سے مبرا ہوا جب کہا اَحَدٌ تو ثنویہ کی روش سے برات کی جب زبان پر لایا اَللّٰهُ الصَّمَدُ تو مشبہ کے مذہب سے دور ہوا جب پڑھا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ تو یہود و نصاریٰ سے بیزاری کی جب لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہا معتقد مغان سے تبرا کیا اور کہا ہے کہ اسرار تو کلمہ ہُوَ سے حصہ لیتے ہیں ارواح کلمہ اللّٰہ سے راحت پاتی ہیں دل نور اَحَدٌ سے محفوظ رہتے ہیں عقلیں اَللّٰهُ الصَّمَدُ کے بھید سے نصیبہ پاتی ہیں نفس لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کو سمجھنے سے نفع اُٹھاتے ہیں شخص وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سے مراد کو پہونچتے ہیں اور کہا ہے کہ کلمہ ہُوَ والہوں یعنی عاشقوں کا حصہ ہے لفظ اللّٰہ عالموں کا نام اَحَدٌ محبوں کا کلام اَللّٰهُ الصَّمَدُ عارفوں کے کلمات لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ عاقلوں کے الفاظ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عام مومنوں کا حصہ ہے جو سر ہُوَ کو پہونچا والہ یعنی عاشق ہے اور جو اللّٰہ کو جانے عالم ہے جو اَحَدٌ کو دریافت کرے محب ہے جو صَمَدٌ کو پہچانے عارف ہے جو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کا اعتقاد کرے عاقل ہے اور جو کوئی وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کی تصدیق کرے وہ مومن ہے اور جو کوئی ان سب معانی کو جمع کرلے موحد خالص ہے اور اس صورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر میں پا سکتے ہیں

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
سورۂ فلق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتیں ہیں

آیاتہا ۵ | رکوعہا ۱ | کلماتہا ۲۳ | حروفہا ٧٣

لکھا ہے کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیاں اس سے اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لے گئیں اور حضرت کا نام لے کر ایک سی پر جادو پھونک کے چاہ ذروان میں ایک پتھر کے

لے تقلب بہت پھرنا ۱۲

نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خبر کی حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ رسّی لے آئے اُس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں تو حق تعالیٰ نے معوذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھیجیں گیارہ آیتیں جبرئیل علیہ السلام نے یہ سورتیں پڑھیں تو ہر آیت کے ساتھ اُس رسّی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ یعنی پناہ مانگنے والوں کے واسطے ان دو سورتوں کے مثل کوئی پناہ نہیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ کہہ پناہ لیتا ہوں میں صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہے کہ فلق وہ چیز ہے جو پھٹے جیسے گٹھلی درخت اُگنے کی جہت سے پھٹ جاتی ہے اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے کے سبب سے شق ہو جاتی ہے یا دوزخ میں ایک قید خانہ ہے اور بہر تقدیر اُس کے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ بُرائی سے اُس چیز کی جو پیدا کی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اُس کا اندھیرا آئے سبب اس کے کہ اندھیرے میں وحشی جانور اور سانپ بچھو وغیرہ زمین پر آتے ہیں یا چاند کی بُرائی سے جب نکلے اور گہن بیٹھے یا ثریا کی برائی سے جب گرے کہ وہ بیماریوں کی کثرت اور رنج کا سبب ہے اور بُرائی سے جب وہ غروب کرے طلوع رنجوں اور بیماریوں کی قلت کا وقت ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیوں کے یعنی اُن عورتوں کی بُرائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہیں اور پھونکتی ہیں فِي الْعُقَدِ ۝ گرہوں میں اس سے لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیاں مراد ہیں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور بُرائی سے حسد کرنے والے کے اِذَا حَسَدَ ۝ جب وہ اپنا حسد ظاہر کرے اور اُس کے موافق عمل کرے اس واسطے کہ اگر چھپائے تو اُس کے حسد کا ضرر اُسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالیٰ نے اس سورت کی بُرائیاں حسد پر ختم کیں جو سب سے بُری صفت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حسد کی بُرائی سے زیادہ بُری چیز عالم میں کوئی ہوتی تو یہ سورت اُس پر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا

نظم

حسد آتشے داں کہ چوں بر فروخت — حسود لعیں را بہاں لحظہ سوخت
گرفتم بصورت ہمہ دیں شوی — حسد کے گذار و کہ حق بیں شوی

سورۃ النّاس مدنیّۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورۂ ناس مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ کہہ پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے رب کے ساتھ مَلِكِ النَّاسِ ۝ بادشاہ لوگوں کا اِلٰهِ النَّاسِ ۝ معبود بنی آدم کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ رہنے والے کے جس وقت یادِ الٰہی کرتے ہیں شیطان کی عادت یہ ہے کہ جب بندہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان بھاگتا ہے اور جب یادِ الٰہی سے بندہ غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ دیتا ہے الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ جنوں اور آدمیوں سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب میں ہے کہ اس سورت میں لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اُس کے معنی ایک ہی نہیں مکرر نہیں ہیں پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہیں اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش اس پر دلالت کرتی ہے اور دوسرے لفظ

ع ۵

ع ۶

ایاتها ۶ — رکوعها ۱ — کلماتها ۲۰ — حروفها ۸۰

ناس سے جوان آدمی مراد ہیں اس طرف لفظ ناس اشارہ کرتا ہے کہ قہر اور سیاست کی دلیل ہے اور یہ جوانوں پر ہوتی ہے اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہیں اور آلہ کا اسم کہ آگاہ کرنے والا ہے طاعت اور عبادت سے اس کے مناسب ہے کہ بڑھاپا عبادت کرنے کا وقت ہے اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہیں اس واسطے کہ وسوسہ اُنہی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہے اور پانچویں لفظ ناس سے مفسد آدمی مراد ہیں اس واسطے کہ اُسکا عطف جِنّة پر ہے اُس سے پناہ مانگی گئی ہے بعض لوگ اس بات پر ہیں کہ پانچ کا عدد کہ اُس کے مراتب کلّیہ کو حضرات خمس کہتے ہیں اُس میں منحصر ہے نہائیت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہے اور اسی جہت سے اُسے دائر کہتے ہیں اور دوران اس طرف اشارہ ہے کہ ہر چند اُسے اُسی میں ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اُسی میں ضرب کیجیے الی غیر النہایۃ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر پھر آتے ہیں اور نہایت میں وہ عدد اپنے کو ظاہر کرتا ہے جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علیٰ ہذا القیاس پس خلاصۂ مخلوقات کہ انسان ہے اُس کے جسم کی حدیں پانچ عضو پر تمام ہوتی ہیں ایک سر دو ہاتھ دو پاؤں پانچ ہوئے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر تمام ہیں ہاتھ پاؤں میں پانچ پانچ اُنگلیاں ظاہر ہیں اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہے اُسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس سے اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہے اور اس قول کا مؤید ہے یہ کہ اس سورت میں جب یہ قرآن کی سورتیں تمام ہوتی ہیں پانچ بار لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد میں بے نہایت اسرار مندرج ہیں اُن میں سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر میں تحریر ہوا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ کلام الٰہی کی ابتدا بسم اللہ کی بے سے اور انتہا ناس کے سین پر ہونے میں ایک بہت عمدہ نکتہ اور بھید ہے کہ ان دونوں حرفوں کو ملائیے تو بس ہوتا ہے اور عرب بولتے ہیں بَسْكَ یعنی حَسْبُكَ تو یہ معنی ہوئے کہ حَسْبُكَ مِنَ الْكَوْنَيْنِ مَا أَعْطَيْنَاكَ بَيْنَ الْحَرْفَيْنِ یعنی بس ہے تجکو دونوں جہان میں وہ جو عطا کیا ہے ہم نے تجکو دو حرفوں کے درمیان میں اور عجیب اتفاق ہے کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی میں بھی اُسی معنی میں آتا ہے حکیم سنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے بلبیت

اوّل[1] و آخر قرآں زچہ با آمد و سین ۔۔۔ یعنی اندر رہ دیں رہبر تو قرآں بس

مترجم ستر عیوبہ وغفر ذنوبہ کہتا ہے کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزۂ قرآنی ہے کہ زبان اُردو میں بھی بس کا لفظ اُسی معنی میں بولا جاتا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰى لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ اَنْوَارِ التُّقٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمہ تفسیر حسینی مؤلفۂ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلۂ دار العلم والعمل فرنگی محل نے حسب فرمائش والیائے مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے بکمال طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام وتصحیح مالا کلام مطبع فیض منبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں بسرپرستی جناب رائے بہادر راجہ رام کمار بھارگو وارث نولکشور رکبڈپو وباہتمام بی بی کپور سپرنٹنڈنٹ بماہ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء مطابق ماہ شوال سنہ ۱۳۷۱ھ بار دوازدہم حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر آویزۂ گوش عالم ہوئی

[1] قرآن کے اول و آخر بے اور سین اس وجہ سے آیا ہے کہ دین کے راستے میں قرآن ہی رہبر و بس ہے ۱۲
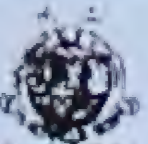
مژدہ

ضروری اعلان

معزز ناظرین! خدا کے فضل و کرم سے ہمارا کتب خانہ تجارتی بوجہ اپنی صداقت
اور قدامت کے روز بروز ترقی پذیر ہے اس کتب خانہ میں جملہ علوم و فنون کی عربی فارسی اردو
کتابیں موجود ہیں۔ قرآن شریف مختلف سائز کے مترجم و غیر مترجم حمائل شریف تفسیر و حدیث
کی کتابیں فقہ و اصول فقہ وغیرہ وغیرہ غرضکہ مذہبی اہل اسلام سنی و شیعہ بڑی تعداد میں موجود
رہتی ہیں کتب خانہ کی مفصل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کیجاتی ہے کاغذ کی عمدگی خط کی
وضاحت چھپائی کی نفاست کی جانب خاص طور پر توجہ کیجاتی ہے اور باوجود ان خوبیوں کے
قیمت نہایت مناسب لیجاتی ہے ہمکو بجا طور پر فخر ہے کہ کتب مذہبی اہل اسلام جس قدر ہمارے
مطبع سے شایع ہوئی ہیں [illegible] نظیر ہندوستان میں ملنا نہایت مشکل ہے اگر آپ کو اب تک
ہمارے کتب خانہ سے کتابوں کے طلب فرمانے کا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ایک مرتبہ فرمایش
روانہ کرکے ہمارے قول کی تصدیق فرمائیں ہمیں امید ہے کہ ہماری خوش معاملگی و دیانت
راست بازی سے آپ فائدہ اٹھا کر ہمکو شکر گذار فرمائیں گے۔ اپنا پتہ مفصل
اور صاف تحریر فرمائیں

المشتہر

منیجر اصح المطابع [illegible]

لکھنؤ

بہ اہتمام بپن بہاری
کیوٹر منیجر راجہ رام کمار پریس
لکھنؤ